الجواب للخاصة

للمبتدئ (اول)

لحل اسئلة الخاصة

مولوی ابو اسامہ محمد یامین رحمانی صاحب

مکتبہ زکریا
0300-6137913, 0313-6137913

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

تمام فنون کے کتب کے پی-ڈی-ایف ہمارے ویب سائٹ سے اور پلے سٹور سے فری ڈاون لوڈ کریں۔ ہم روزانہ کی بنیاد پر اس میں مزید کتب شامل کر رہے ہیں اس لیے آپ ہفتے میں ایک بار ضرور ہمارے پلے سٹور اور ویب سائٹ کو چیک کیا کریں۔

ابھی مطلوبہ پی-ڈی-ایف مفت ڈاون لوڈ کریں

تفاسیر	خطبات	منطق
احایث	سیرت	معانی
فقہ	تاریخ	تصوف
سوانح حیات	صرف	تقابل ادیان
درس نظامی	نحو	تجوید
لغت	فلسفہ	نعت
فتاوی	حکمت	تراجم
اصلاحی	بلاغت	تبلیغ ودعوت
تمام فنون		

مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام
Maktaba Tul Ishaat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
١	انتساب	٣
٢	پیش لفظ	٢٧
٣	اظہار تشکر	٢٨
٤	**الورقة الاولى: في التفسير ١٤٢١ھ**	٣١
٥	وَثُمَّ أَسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهَا (نازعات: ٢٧ تا ٣٣) ترجمہ، مطلب، ترکیب اور الفاظ مخلوط کی تحقیق	٣١
٦	وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ (مطففین: ١ تا ٦) ترجمہ، تفسیر، شانِ نزول اور الفاظ مخلوط کی لغوی تحقیق	٣٢
٧	هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ (غاشیة: ١ تا ٧) ترجمہ، تفسیر اور حدیث الغاشیہ کی مراد، کلمات مخلوط کے صیغے	٣٣
٨	لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ (بلد: ١ تا ٧) ترجمہ، تفسیر، قسم و جوابِ قسم کی تعیین اور بلد کی مراد، نحوی ترکیب	٣٣
٩	إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ (قدر) ترجمہ، تشریح، شانِ نزول، لیلۃ القدر کی تاریخ، ملائکہ و روح میں فرق	٣٥
١٠	إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ (کوثر) ترجمہ، تفسیر، شانِ نزول، کوثر کا مصداق، فَصَلِّ وَانْحَرْ صیغوں کی وضاحت	٣٦
١١	**١٤٢٢ھ**	٣٧
١٢	عَبَسَ وَتَوَلَّىٰ (عبس: ١ تا ١٠) ترجمہ، شانِ نزول، تفسیر، الاعمیٰ کی مراد، تَزَكّٰی کی وضاحت، الذکریٰ کا اعراب	٣٧
١٣	هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ (نازعات: ١٥ تا ٣٣) ترجمہ، تفسیر، الآیۃ الکبریٰ کی مراد	٣٨
١٤	الْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ ترجمہ، تفسیر، قارعۃ، فراش، مبثوث، عهن، منفوش کا لغوی و مرادی معنی، یوم یکون الناس کالفراش المبثوث کی نحوی ترکیب، لغوی تحقیق	٣٩
١٥	وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ (بروج: ١ تا ٧) ترجمہ، تفسیر، اصحاب اخدود کا واقعہ، الفاظ قسم کا مصداق، لغوی تحقیق	٤١
١٦	وَالضُّحَىٰ (الضحیٰ: ١ تا ٦) ترجمہ، تشریح، شانِ نزول، یتیماً اور آخرت و اولیٰ کی مراد، صرفی تحقیق	٤٢
١٧	**١٤٢٣ھ**	٤٤
١٨	سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى (اعلیٰ: ١ تا ٨) ترجمہ، تفسیر، استثناء (إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ) کا مفہوم، یسریٰ کی مراد، ترکیب	٤٤
١٩	فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ (تکویر: ١ تا ١٥) ترجمہ، تفسیر، رسول کی مراد، ذی قوۃ، مطاع، امین صفات کا موصوف، تحقیق	٤٥
٢٠	وَإِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ (انشقاق: ١ تا ٩) ترجمہ، تفسیر، لغوی و صرفی تحقیق، فملقیہ کی تحقیق، تفسیر، مجرور کا مرجع، ترکیب	٤٥
٢١	تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ (لہب) ترجمہ، تفسیر، سورۃ کا شانِ نزول، خط کشیدہ کلمات کے معانی، حمالة الحطب کے منصوب ہونے کی وجہ، "ابولہب" کا اصلی نام اور "ابولہب" کنیت کی وجہ	٤٧
٢٢	**١٤٢٤ھ**	٤٨
٢٣	وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا (نازعات: ١ تا ٣) ترجمہ، تفسیر، ابصارھا میں ضمیر کا مرجع، لغوی و مرادی معنی	٤٨

Scanned with CamScanner

۲۴	وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ (طارق:۱۱تا۱۴) ترجمہ تفسیر، ضمیر کا مرجع، خط کشیدہ کلمات کی صرفی و نحوی وضاحت	۴۹
۲۵	وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى (الیل:۱تا۲) ترجمہ تفسیر، قسم و جواب قسم کی تعیین، یسریٰ و عسریٰ کی مراد	۵۰
۲۶	كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى (علق:۶تا۷) ترجمہ تفسیر، انسان اور عبد کا مصداق	۵۱
۲۷	۱۴۲۵ھ	۵۲
۲۸	كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهُ (عبس:۱۱تا۱۲) ترجمہ تفسیر، الف لام مخلوط کی لغوی تشریح، ضمیر کا مرجع	۵۲
۲۹	اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ (مطففین:۲۲تا۲۸) ترجمہ تفسیر، خط کشیدہ الفاظ کا لغوی معنی، عینا کے نصب کی وجہ	۵۳
۳۰	فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ (انشقاق:۱۶تا۱۷) ترجمہ تفسیر، لترکبن طبقا عن طبق کی مراد، تحقیق	۵۴
۳۱	وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ (فجر:۱تا۴) ترجمہ تفسیر، لیالی عشر کی مراد، قوم عاد کی سزا اور وجہ، قوم عاد کے پیغمبر کا نام، غیر اللہ کی قسم کا حکم	۵۴
۳۲	وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ (العصر) ترجمہ تفسیر، قسم و جواب قسم میں مناسبت، عصر کی مراد	۵۶
۳۳	۱۴۲۶ھ	۵۷
۳۴	وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرَ السَّوْءِ (نمل:۵۸تا۵۹) ترجمہ تفسیر، لغوی تشریح، افواجا، احقابا کی مراد	۵۷
۳۵	فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ (البلد:۱۱تا۱۲) ترجمہ تفسیر، خط کشیدہ الفاظ کے معانی	۵۹
۳۶	اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ (انشراح) ترجمہ تفسیر، شرح صدر، وضع وزر، رفع ذکر کی مراد	۶۰
۳۷	اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا (زلزال) ترجمہ تفسیر، زلزلہ کی تعیین، اثقالہا کی مراد	۶۱
۳۸	۱۴۲۷ھ	۶۲
۳۹	وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ (ھمزہ) ترجمہ تفسیر، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح	۶۲
۴۰	وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا (عادیات:۱تا۵) ترجمہ تفسیر، خط کشیدہ کلمات کی لغوی تشریح، الخیر کی مراد	۶۴
۴۱	۱۴۲۸ھ	۶۵
۴۲	اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ (تکویر:۱۹تا۲۳) ترجمہ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق، ولقد راٰہ کی ضمیر کا مرجع	۶۶
۴۳	وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ (مطففین:۱تا۶) تطفیف کی مراد، یوم یقوم الناس الخ کی ترکیب	۶۶
۴۴	هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ (بروج:۱۷تا۲۲) ترجمہ، جنود کی مراد، فرعون و ثمود کا محل اعراب	۶۷
۴۵	لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ (بینۃ:۱تا۳) ترجمہ، خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق، بینۃ کی مراد	۶۷
۴۶	۱۴۲۹ھ	۶۸
۴۷	وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ (طارق:۱تا۲) ترجمہ تفسیر، النجم کی مراد، ترکیب	۶۸
۴۸	وَالَّيْلِ اِذَا يَغْسَقُ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ (انشقاق:۱۷تا۱۹) ترجمہ تفسیر، الاتقی کی مراد	۶۹
۴۹	اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (تکاثر) ترجمہ تفسیر، التکاثر کی مراد	۷۰

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

فہرست

۴۰	۱۴۳۰ھ	۷۱
۵۱	اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا (نبا:۶ تا ۱۶) ترجمہ، تفسیر، لغوی تحقیق سراجا وھاجا کی مراد، ترکیب	۷۱
۵۲	قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا (شمس:۹ تا ۱۵) ترجمہ، تفسیر، أشقی کی مراد، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق، ترکیب	۷۳
۵۳	۱۴۳۱ھ	۷۵
۵۴	فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ اَنَّا (عبس:۲۴ تا ۳۲) ترجمہ، تفسیر، کلمات مخطوط کی لغوی تحقیق	۷۵
۵۵	وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ (التین:۱ تا ۵) ترجمہ، تفسیر، بلد امین کی مراد، کلمات مخطوط کی لغوی تحقیق	۷۶
۵۶	اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ (البینۃ:۶ تا ۸)، ترجمہ، تفسیر، اہل کتاب کی مراد، آیت مخطوطہ کی ترکیب	۷۷
۵۷	اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ (فیل) ترجمہ، تفسیر، اصحاب فیل کے واقعہ کی وضاحت، کلمات مخطوطہ کی لغوی تحقیق	۷۸
۵۸	۱۴۳۲ھ	۸۱
۵۹	اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۙ (ضحیٰ:۶ تا ۱۱) ترجمہ، تفسیر، سورۃ الضحیٰ کا شان نزول، الفاظ مخطوطہ کی صرفی تحقیق	۸۱
۶۰	اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۙ (علق:۹ تا ۱۴) واقعہ کی وضاحت، اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى کی ترکیب	۸۲
۶۱	لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۙ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ (قریش) ترجمہ، تفسیر، رحلۃ الشتاء والصیف کی مراد	۸۳
۶۲	۱۴۳۳ھ	۸۴
۶۳	وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ خَاشِعَةٌ ۙ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۙ (غاشیۃ:۲ تا ۴) ترجمہ، ترکیب، الفاظ مخطوطہ کی لغوی تحقیق	۸۵
۶۴	۱۴۳۴ھ	۸۶
۶۵	اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا (نبا:۳۱ تا ۳۸) ترجمہ، تفسیر، الفاظ مخطوطہ کی لغوی تحقیق	۸۶
۶۶	يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ (مطففین:۶ تا ۱۳) ترجمہ، تفسیر، سجین وعلیین کی لغوی تحقیق ومراد	۸۷
۶۷	مخرج کی تعریف، تعداد و تفصیل، نون ساکن وتنوین میں فرق	۸۸
۶۸	ادغام کی تعریف واقسام	۸۹
۶۹	۱۴۳۵ھ	۸۹
۷۰	لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ (بینۃ:۱ تا ۵) ترجمہ، تفسیر، الفاظ مخطوطہ کی لغوی تحقیق	۹۰
۷۱	قرآن کریم کو تجوید سے پڑھنے کی ضرورت کا ثبوت، لحن جلی وخفی کی تعریف، میم ساکنہ کے احوال کی وضاحت	۹۱
۷۲	اجتماع ساکنین کا مطلب، قواعد، ملازم کی اقسام کی وضاحت	۹۲
۷۳	۱۴۳۶ھ	۹۳
۷۴	فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۙ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۙ (النازعات:۳۷ تا ۴۱) ترجمہ، تفسیر، الفاظ مخطوطہ کے ابواب وصیغے	۹۳
۷۵	دس صفات لازمہ متضادہ کے اصطلاحی نام وتعریف	۹۵
۷۶	۱۴۳۷ھ	۹۶

Scanned with CamScanner

۷۷	فَإِذَا جَاءَتِ الصَّآخَّةُ (عبس ۳۳:۳۳) ترجمہ، تفسیر، الفاظ مخطوط کی لغوی تحقیق	۹۶
۷۸	صفات لازمہ غیر متعاودہ کی تعریف واقسام، ہاء کو ہمزہ اور ہمزہ کو ہاء سے بدلنے کی صورتیں مع امثلہ	۹۷
۷۹	صفات ممیزہ کی تعریف، صفات میں سے قوی اور ضعیف کی شناخت، قوی اور ضعیف ہونے کے اعتبار سے حروف کی اقسام	۹۸
۸۰	**الورقة الثانية: في الحديث ۱۴۲۱ھ**	۱۰۱
۸۱	اَلْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ الخ، لِلطَّاعَةِ الخ، اعراب، ترجمہ، تشریح، اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً الخ کی ترکیب	۱۰۱
۸۲	مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ الخ، اعراب، ترجمہ، تشریح، اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ کی ترکیب	۱۰۱
۸۳	المومن غر كريم والفاجر الخ، ترجمہ، تشریح، کلمات مخطوط کی لغوی تحقیق	۱۰۳
۸۴	قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيَاتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى الخ، اعراب، ترجمہ، عبارات مخطوط کا مطلب	۱۰۴
۸۵	**۱۴۲۲ھ**	۱۰۵
۸۶	قال النبي ﷺ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا الخ، اعراب، ترجمہ، تشریح، لغوی تحقیق	۱۰۵
۸۷	اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيْحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ الخ، اعراب، ترجمہ، تشریح	۱۰۶
۸۸	اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَيْمُوْنَةَ اِذْ اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَدَخَلَ الخ، اعراب، ترجمہ، تشریح	۱۰۷
۸۹	قال كنا مع رسول الله في سفر فلنطلق لحاجته فرأينا الخ، ترجمہ، مطلب، الفاظ مخطوط کی صرفی تحقیق	۱۰۷
۹۰	**۱۴۲۳ھ**	۱۰۸
۹۱	البر حسن الخلق الخ، حبك الناس الخ، من حسن اسلام الخ، ترجمہ، تشریح، لغوی تحقیق	۱۰۸
۹۲	لاتظهر الشماتة، ليس المؤمن بالطعان، ليس منامن ضرب الخدود الخ، ترجمہ، تشریح، لغوی تحقیق	۱۰۹
۹۳	لا يزال من امتي امة قائمة بامر الله الخ، ترجمہ، امر اللہ کی مراد	۱۱۰
۹۴	رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْمَدِيْنَةِ الخ، اعراب، ترجمہ، مطلب، اسباغ کی مراد	۱۱۰
۹۵	**۱۴۲۴ھ**	۱۱۱
۹۶	ان السعيد الخ، لاورع كالكف، المؤمن مرأة الخ، ترجمہ، مطلب، لغوی تحقیق	۱۱۱
۹۷	الكيس من دان الخ، الاقتصاد الخ، ان الدين بدء غريبا الخ، ترجمہ، مطلب، لغوی تحقیق	۱۱۲
۹۸	قال النبي ﷺ يوشك الامم ان تداعى عليكم الخ، ترجمہ، مطلب، خط کشیدہ صیغوں کی وضاحت	۱۱۳
۹۹	**۱۴۲۵ھ**	۱۱۴
۱۰۱	المومن مالف الخ، الكبائر الاشراك بالله الخ، السفر قطعة الخ، ترجمہ، تشریح، لغوی وصرفی تحقیق	۱۱۴
۱۰۲	ان الصدق طمانينة الخ، يبعث كل عبد الخ، كبرت خيانة الخ، ترجمہ، مطلب، لغوی وصرفی تحقیق	۱۱۵
۱۰۳	مَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ الخ، انا سرتك حسنتك الخ، انا وسندالامر الخ، انا طبخت الخ، اعراب، ترجمہ، تشریح	۱۱۵
۱۰۴	قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْعَتُ الضَّالِعُوْنَ، اَلْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ الخ، لاتقوم الساعة الخ، اعراب، ترجمہ، مطلب	۱۱۶

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

۱۰۵	۱۴۲۶ھ	۱۱۷
۱۰۶	التجار يحشرون يوم القيامة الخ، ترجمہ، تشریح، خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق	۱۱۷
۱۰۷	قفلة كغزوة، مطل الغني ظلم، آية المنافق الخ، ترجمہ، مطلب، لغوی وصرفی تحقیق	۱۱۸
۱۰۸	إيـاك والتنعم الخ لايخلون الخ بادروا بالصدقة الخ، اعراب، ترجمہ، الفاظ کے صیغے، الا ومعها محرم کی مراد	۱۱۸
۱۰۹	لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ الخ، ليس الكذاب الخ، اعراب، ترجمہ، الفاظ کے صیغے اور باب	۱۱۹
۱۱۰	۱۴۲۷ھ	۱۲۰
۱۱۱	إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ الخ، اعراب، ترجمہ، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق، ميتة السوء کی مراد	۱۲۰
۱۱۲	لَايَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اِثْنَيْنِ، اعراب، ترجمہ، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح، لَاتَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ کا مطلب	۱۲۰
۱۱۳	ليس الخبر الخ، من سكن البادية الخ، ترجمہ، مطلب، لغوی تحقیق	۱۲۱
۱۱۴	من رأى عورة الخ، من وقر صاحب بدعة الخ، من اذن الخ، ترجمہ، خط کشیدہ الفاظ کے صیغے اور باب	۱۲۱
۱۱۵	۱۴۲۸ھ	۱۲۲
۱۱۶	الخلق عيال الله، المسلم من سلم المؤمن من امنه الخ، ترجمہ، المجاهد من جاهد نفسه کی ترکیب	۱۲۲
۱۱۷	ان الله حرم عليكم عقوق الخ، ترجمہ، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق، محرّم اور مکروہ کہنے کی وجہ	۱۲۳
۱۱۸	قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ الخ، اعراب، ترجمہ، خط کشیدہ کلمات کے صیغے	۱۲۳
۱۱۹	۱۴۲۹ھ	۱۲۴
۱۲۰	إِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ الخ، دع ما يريبك الخ، اتق الله الخ، اطعموا الجائع الخ، اعراب، ترجمہ، لغوی تحقیق، احمر واسود کی مراد	۱۲۴
۱۲۱	بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُسْتَكْبِرُ الخ، لايدخل الجنة الخ، اعراب، ترجمہ، لغوی تحقیق كُنْ فِي الدُّنْيَا کا مطلب	۱۲۵
۱۲۲	ليس الشديد بالصرعة الخ، ليس الغنى الخ، من يحرم الرفق الخ، ترجمہ، مطلب، لغوی تشریح	۱۲۶
۱۲۳	من اكل من هذه الشجرة المنتنة فلا يقربن الخ، ترجمہ، خط کشیدہ الفاظ کے صیغے اور باب	۱۲۶
۱۲۴	۱۴۳۰ھ	۱۲۷
۱۲۵	مَنْ صَلَّى رِئَاءَ النَّاسِ الخ، اعلم ان الامة لواجتمعت الخ، اعراب، ترجمہ، لغوی تحقیق، اعلم ان الامة الخ کی وضاحت	۱۲۷
۱۲۶	لَيْسَ الْوَاصِلُ، اذا دخلتم المريض، اعراب، ترجمہ، کلمات مخطوط کی تحقیق يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الخ کی تشریح	۱۲۸
۱۲۷	ان السعيد، خالفوا المشركين الخ، سبحان الله وبحمده الخ، ترجمہ، تشریح، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق	۱۲۹
۱۲۸	ان الله حرم عليكم، ليس منامن خبب، فاخبرني عن امراتها الخ، ترجمہ، تشریح، الفاظ کی تحقیق	۱۳۰
۱۲۹	۱۴۳۱ھ	۱۳۱
۱۳۰	مَنْهُوْمَانِ لَايَشْبَعَانِ الخ، تعلموا القرآن الخ، اعراب، ترجمہ، لغوی تحقیق، إِذَا قُمْتَ فِيْ صَلَاتِكَ کی تشریح	۱۳۱

Scanned with CamScanner

۱۳۱	كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ الخ، اعراب، ترجمہ، کلماتِ مخطوط کی لغوی تحقیق، لاتذهب الدنيا کا مطلب	۱۳۲
۱۳۲	من تحلى بمالم يعط الخ، املك عليك لسانك الخ، ترجمہ، تشریح، کلماتِ مخطوط کی تحقیق	۱۳۳
۱۳۳	من انتهب نهبة ، لا تقوم الساعة ، حتى يخرج قوم يأكلون الخ، ترجمہ، تشریح، کلماتِ مخطوط کی تحقیق	۱۳۴
۱۳۴	۱۴۳۲ھ	۱۳۵
۱۳۵	المؤمن من امنه الخ، احب الاعمال الخ، ترجمہ، لغوی تحقیق	۱۳۶
۱۳۶	حجبت النار بالشهوات الخ، ترجمہ، بئس العبد المحتكر کے مفہوم کی وضاحت، الفاظِ مخطوط کی لغوی تحقیق	۱۳۷
۱۳۷	قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا الخ، اعراب، ترجمہ، تشریح، الفاظِ مخطوط کی لغوی تحقیق	۱۳۸
۱۳۸	۱۴۳۳ھ	۱۳۹
۱۳۹	اَلْحِرْصُ مَزَايِيزُ الشَّيْطَانِ ، اَلنِّسَاءُ حَبَائِلُ الخ، اعراب، ترجمہ، کلماتِ مخطوط کی تحقیق	۱۴۰
۱۴۰	إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ الخ، اعراب، ترجمہ، الفاظِ مخطوط کی لغوی تحقیق	۱۴۱
۱۴۱	اذا كنتم ثلاثة الخ، ترجمہ، الفاظِ مخطوط کے صیغے و اعراب، اذا لم تستحيي الخ تشریح	۱۴۲
۱۴۲	إِقْرَءُوا الْقُرْآنَ بِلُحُونِ الْعَرَبِ، اعراب، ترجمہ، الفاظِ مخطوط کے صیغے و اعراب، صفتونة قلوبهم الخ کا مفہوم	۱۴۳
۱۴۳	۱۴۳۴ھ	۱۴۴
۱۴۴	الغناء الخ، الخلق عيال الخ، ترجمہ، تشریح، الكيس من دان کی نحوی ترکیب	۱۴۵
۱۴۵	بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، اعراب، ترجمہ، الفاظِ مخطوط کی لغوی تحقیق، اعطوا الاجير الخ کی ترکیب	۱۴۶
۱۴۶	يحمل هذا العلم الخ، ترجمہ، تشریح، الفاظِ مخطوط کے ابواب و صیغے	۱۴۷
۱۴۷	ان من اشراط الساعة الخ، ان من اشد امتي الخ، ترجمہ، تشریح، لغوی تحقیق	۱۴۸
۱۴۸	إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ الخ، حق المسلم الخ، لايرحم الله الخ، اعراب، ترجمہ، الفاظِ مخطوط کے معانی	۱۴۹
۱۴۹	جوامع الکلم میں سے دس عربی احادیث	۱۵۰
۱۵۰	۱۴۳۵ھ	۱۵۱
۱۵۱	اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ الخ، اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ الخ، اليد العليا، الغيبة، الظهور، اعراب، ترجمہ، ترکیب	۱۵۲
۱۵۲	إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا ، إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ الخ، اعراب، ترجمہ، ان الرجل ليحرم الخ کی ترکیب	۱۵۳
۱۵۳	من تواضع لله، من لم يسئل الله الخ، ترجمہ، الفاظِ مخطوط کی لغوی تحقیق	۱۵۴
۱۵۴	۱۴۳۶ھ	۱۵۵
۱۵۵	اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ ، اَلْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيشَةِ کی ترکیب	۱۵۶
۱۵۶	إِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ الخ، اعراب، ترجمہ، تحقیق	۱۵۶
۱۵۷	إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ الخ، ترجمہ، تحقیق، إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ کی تشریح	۱۵۷

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

۱۶۸	لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّۃٌ قَائِمَۃٌ بِاَمْرِ اللّٰہِ الخ، اعراب، ترجمہ، تشریح	۱۴۸
۱۶۹	۱۴۲۷ھ	۱۴۹
۱۶۰	اَلتُّجَّارُ یُحْشَرُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الخ، اعراب، ترجمہ، اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ کی ترکیب	۱۴۹
۱۶۱	اَفْضَلُ الْجِھَادِ مَنْ قَالَ کَلِمَۃُ حَقٍّ الخ، اعراب، ترجمہ، طُوْبٰی لِمَنْ وَجَدَ رِضَی الرَّبِّ فِیْ الخ کی ترکیب	۱۴۹
۱۶۲	من صلی یراائی فقد اشرک، من تحلی بمالم یعط الخ، اعراب، ترجمہ، ترکیب وتشریح	۱۵۰
۱۶۳	عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ کُنْتُ غُلَامًا فِیْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ الخ، اعراب، ترجمہ، جوامع الکلم کی دس احادیث	۱۵۱
۱۶۴	جوامع الکلم کی آخری پانچ عربی احادیث	۱۵۲
۱۶۵	**الورقة الثالثة: في الفقه والسيرة ۱۴۲۷ھ**	۱۵۵
۱۶۶	حضرت محمد ﷺ کی جائے پیدائش وسکونت، حضرت محمد ﷺ کے والد ودادا کا نام، حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے نبی اور قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کتاب ہونے کا علم، نماز کی مراد اور اسکا طریقہ	۱۵۵
۱۶۷	آسمانی کتب اور ان کے پیغمبروں کے نام، رسول کی تعریف اور نبی ورسول میں فرق، رسول ونبیوں کی تعداد، قیامت کا وقوع اور اس کی نشانیاں، تقدیر اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کی مراد	۱۵۵
۱۶۸	پانچوں نمازوں کے اوقات، ظہر وعصر کا مستحب وقت	۱۵۶
۱۶۹	معروضی سوالوں کے جوابات آپ ﷺ کی مہر نبوت کی جگہ، مقدار اور وجود پیدائشی یا عطائی	۱۵۷
۱۷۰	آنحضرت ﷺ کے اخلاق کریمانہ پر مضمون	۱۵۸
۱۷۱	۱۴۲۸ھ	۱۵۸
۱۷۲	ناپاک کنویں کو پاک کرنے کا طریقہ، مرا ہوا جانور کنویں میں گر جانے کا حکم، زندہ جانور کنویں میں گر کر باہر نکل آئے تو اسکا حکم	۱۵۸
۱۷۳	توراۃ، انجیل وزبور کا آسمانی کتابیں ہونے کا علم، ان کتابوں کو اللہ تعالیٰ کی کتابیں نہ ماننے والے کا حکم، قرآن کریم کی پہلی کتب پر فضیلت کی وجہ	۱۵۹
۱۷۴	شرائط نماز وارکان نماز کی تعداد واسماء، واجبات نماز کی مراد ونشاندہی	۱۶۰
۱۷۵	واجب الوجود، صفت وحدت، صفت علم وصفت کلام کا معنی ومفہوم، قرآن کریم کی موجودہ ترتیب کی تفصیل	۱۶۱
۱۷۶	آپ ﷺ کے چچا، تایا اور پھوپھیوں کی وضاحت	۱۶۱
۱۷۷	مذہبی طور پر نکاح کے مقاصد، ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے اسماء، حضرت خدیجہ، اُم حبیبہ، فاطمہ رضی اللہ عنہن کے مہر کی تفصیل	۱۶۲
۱۷۸	۱۴۲۹ھ	۱۶۳
۱۷۹	پانی کی کن کن اقسام سے وضو کرنا جائز اور کن سے ناجائز ہے؟ کن پانیوں سے وضو کرنا جائز نہیں ہے، جس پانی سے وضو یا غسل کیا گیا ہو اسے فقہی اصطلاح میں کیا کہتے ہیں؟ کن جانوروں کا جھوٹا پانی ناپاک ہے	۱۶۳
۱۸۰	معجزہ کسے کہتے ہیں؟ نیز آپ ﷺ کے کم از کم چار معجزات کو وضاحت کے ساتھ تحریر کریں، کرامت کی تعریف کرکے معجزہ، کرامت، استدراج میں فرق تحریر کریں، کیا کسی اللہ والے کے ہاتھ پر کرامت کا ظاہر ہونا ضروری ہے	۱۶۳

Scanned with CamScanner

۱۸۱	ظریف ہونے کا کیا مطلب ہے؟ ① ولی کسے کہتے ہیں اور ولی کی پہچان کیا ہے؟	۱۶۴
۱۸۲	آنحضرت ﷺ کے پیدائشی وفطری اوصاف آنحضرت ﷺ کی تقسیم اوقات	۱۶۴
۱۸۳	۱۴۳۰ھ	۱۶۵
۱۸۴	قرآن مجید کتنے عرصہ میں اور کیسے نازل ہوا؟ امام منفرد اور مقتدی کی نماز میں کیا فرق ہے؟ رکوع اور سجدہ کا طریقہ	۱۶۵
۱۸۵	اللہ تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کے عقائد، موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ اور مدت	۱۶۶
۱۸۶	توحید کا معنی، مخلوق کو توحید کے طرف کی کیفیت، قرآن مجید کی آیات سے توحید کا اثبات	۱۶۶
۱۸۷	سجدۂ سہو کی مراد وطریقہ، سجدۂ سہو کو واجب کرنے والے افعال، امام کے پیچھے مقتدی کے سہو کا حکم	۱۶۷
۱۸۸	حضور ﷺ کے لوگوں کے ساتھ معاملات اور ان کی کیفیت	۱۶۷
۱۸۹	حضور ﷺ کے طرز عبادت	۱۶۸
۱۹۰	۱۴۳۱ھ	۱۶۸
۱۹۱	ایمان مجمل وایمان مفصل کی وضاحت، اللہ تعالیٰ کو نہ ماننے یا کسی اور چیز کی پوجا کرنے والوں کا حکم	۱۶۸
۱۹۲	اسلام کی بنیادی اشیاء، کلمہ طیبہ وشہادت کے الفاظ ومعنی، قیامت کے دن کی وضاحت اور جانداروں کے مرنے کی کیفیت	۱۶۹
۱۹۳	فرشتوں کا تعارف وتعداد، مشہور چار فرشتوں کے نام وکام، عمومی فرشتوں کے کام	۱۶۹
۱۹۴	زکوٰۃ کا مطلب، حکم وشرائط، سونا وچاندی کا نصاب زکوٰۃ	۱۷۰
۱۹۵	رسول اللہ ﷺ کا ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے ساتھ گزر اوقات	۱۷۰
۱۹۶	آپ ﷺ کی عادات (بعد رونی خلق، تواضع اور جانوروں پر مہربانی) پر بحث	۱۷۱
۱۹۷	۱۴۳۲ھ	۱۷۲
۱۹۸	نماز میں درود شریف کے بعد کی دعا، دعائے قنوت	۱۷۲
۱۹۹	وضوء کے فرائض، سنن ومستحبات، وضوء کے مکروہات اور وضوء کو توڑنے والی چیزوں کی وضاحت	۱۷۲
۲۰۰	آپ ﷺ کی عمر مبارک کتنی تھی اور آپ ﷺ کو کتنی عمر میں پیغمبری ملی؟ آپ ﷺ وحی کے نزول کے بعد کتنا عرصہ زندہ رہے، آپ ﷺ مدینہ منورہ کیوں گئے؟	۱۷۳
۲۰۱	قرآن مجید کے اصلی ہونے کے دلائل، آپ ﷺ کے متعلق مسلمانوں کے عقائد	۱۷۳
۲۰۲	آپ ﷺ کے خاص خادمین، پہریدار اور مؤذنین کے اسماء	۱۷۴
۲۰۳	رسول اکرم ﷺ کے سونے کا طریقہ	۱۷۵
۲۰۴	۱۴۳۳ھ	۱۷۵
۲۰۵	جبیرہ کی تعریف وحکم، نقصان وتکلیف نہ ہونے کی صورت میں پٹی کھولنے کا حکم	۱۷۵
۲۰۶	صحابی کا تعارف وتعداد، سب سے افضل صحابی کی نشاندہی	۱۷۶

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

۲۰۸	معصوم کی مراد، شفاعت کی تعریف، شفاعت کے ذریعے معاف ہونے والے گناہ	۱۷۶
۲۰۸	عید کے دن کے سنت و مستحب اعمال، عید کی نماز کا حکم، تکبیرات تشریق و ایام تشریق کی وضاحت	۱۷۷
۲۰۹	رسول اللہ ﷺ کے ملنے جلنے کے متعلق اخلاق	۱۷۷
۲۱۰	گھر کے آدمیوں کے ساتھ حضور ﷺ کے رہنے کا طریقہ، غلام و باندیوں کے ساتھ حضور ﷺ کا برتاؤ	۱۷۸
۲۱۱	۱۴۲۴ھ	۱۷۹
۲۱۲	غسل کی اقسام کی وضاحت، غسل کے مکروہات، غوطہ لگانے یا بارش میں نہانے سے غسل کا حکم	۱۷۹
۲۱۳	فرض، واجب، سنت، نفل کی وضاحت اور فرق، فرض اور سنت کی اقسام	۱۷۹
۲۱۴	کفر و شرک کا مفہوم، اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں شرک کا معنی و اقسام	۱۸۰
۲۱۵	نماز جنازہ کا حکم و شرائط، نماز جنازہ ادا کرنے کا طریقہ، نابالغ بچے کی نماز جنازہ کی دعا	۱۸۱
۲۱۶	حضور ﷺ کے حلیہ شریف کی وضاحت آرام کے وقت میں سے سنت کیلئے نکالے گئے وقت کی خصوصیات	۱۸۲
۲۱۷	۱۴۲۵ھ	۱۸۲
۲۱۸	استنجا کا مفہوم، طریقہ و حکم، استنجا کی مباح و مکروہ اشیاء	۱۸۲
۲۱۹	تیمم کا مفہوم اور جواز، پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم سے نماز پڑھنے کے بعد پانی ملنے کا حکم، نواقض تیمم	۱۸۳
۲۲۰	مفسدات نماز کا مفہوم اور ان کی وضاحت مکروہات نماز کی مکمل وضاحت	۱۸۴
۲۲۱	حضور ﷺ کی پوشاک کی کیفیت، حضور ﷺ کی عام غذا، مرغوب غذا و ناپسند غذا کی وضاحت	۱۸۵
۲۲۲	کاتبین رسول ﷺ کی نشاندہی، عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کی وضاحت	۱۸۵
۲۲۳	۱۴۲۶ھ	۱۸۶
۲۲۴	موزوں پر مسح کی مدت کی ابتداء، مسح کو توڑنے والی چیزیں، متعدد جگہ سے موزہ پھٹنے کا حکم	۱۸۶
۲۲۵	حرام، مکروہ تحریمی، مکروہ تنزیہی اور مباح کی وضاحت	۱۸۶
۲۲۶	مدرک، مسبوق و لاحق کی تعریف، لاحق کا چھوٹی ہوئی نماز پوری کرنے کا وقت اور طریقہ	۱۸۷
۲۲۷	اعتکاف کی اقسام کی وضاحت، اعتکاف کے مستحبات، مکروہات اور مفسدات کی وضاحت، اعتکاف کی شرائط	۱۸۷
۲۲۸	نبی کریم ﷺ کے مکہ سے مدینہ ہجرت کے واقعہ کی تفصیل	۱۸۸
۲۲۹	کلام و گفتگو میں حضور ﷺ کی خصوصیات و عادات	۱۸۹
۲۳۰	۱۴۲۷ھ	۱۸۹
۲۳۱	نماز پڑھنے کے فوائد، غسل کے فرائض اور سنتیں	۱۸۹
۲۳۲	وضو کا طریقہ، نجاست حقیقیہ کی اقسام، تعریف، مثال اور حکم	۱۹۰
۲۳۳	تیمم کے فرائض و طریقہ، قرآن مجید کے نزول کی ابتداء کا مقام اور کیفیت، آیات کا تعارف	۱۹۱

Scanned with CamScanner

۲۰۸	معصوم کی مراد، شفاعت کی تعریف، شفاعت کے ذریعے معاف ہونے والے گناہ	۱۷۶
۲۰۸	عید کے دن کے سنت و مستحب اعمال، عید کی نماز کا حکم، تکبیرات تشریق و ایام تشریق کی وضاحت	۱۷۷
۲۰۹	رسول اللہ ﷺ کے ملنے جلنے کے متعلق اخلاق	۱۷۷
۲۱۰	گھر کے آدمیوں کے ساتھ حضور ﷺ کے رہنے کا طریقہ، غلام و باندیوں کے ساتھ حضور ﷺ کا برتاؤ	۱۷۸
۲۱۱	۱۴۲۴ھ	۱۷۹
۲۱۲	غسل کی اقسام کی وضاحت، غسل کے ضروریات، غوطہ لگانے یا بارش میں نہانے سے غسل کا حکم	۱۷۹
۲۱۳	فرض، واجب، سنت، نفل کی وضاحت اور فرق، فرض اور سنت کی اقسام	۱۷۹
۲۱۴	کفر و شرک کا مفہوم، اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں شرک کا معنی و اقسام	۱۸۰
۲۱۵	نماز جنازہ کا حکم و شرائط، نماز جنازہ ادا کرنے کا طریقہ، نابالغ بچے کی نماز جنازہ کی دعا	۱۸۱
۲۱۶	حضور ﷺ کے حلیہ شریف کی وضاحت آرام کے وقت میں سے سنت کیلئے نکالے گئے وقت کی خصوصیات	۱۸۲
۲۱۷	۱۴۲۵ھ	۱۸۲
۲۱۸	استنجا کا مفہوم، طریقہ و حکم، استنجا کی مباح و مکروہ اشیاء	۱۸۲
۲۱۹	تیمم کا مفہوم اور جواز، پانی نہ ملنے کی صورتیں، تیمم سے نماز پڑھنے کے بعد پانی ملنے کا حکم، نواقض تیمم	۱۸۳
۲۲۰	مفسدات نماز کا مفہوم اور ان کی وضاحت مکروہات نماز کی مکمل وضاحت	۱۸۴
۲۲۱	حضور ﷺ کی پوشاک کی کیفیت، حضور ﷺ کی عام غذا، مرغوب غذا و ناپسند غذا کی وضاحت	۱۸۵
۲۲۲	کاتبین رسول ﷺ کی نشاندہی، عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کی وضاحت	۱۸۵
۲۲۳	۱۴۲۶ھ	۱۸۶
۲۲۴	موزوں پر مسح کی مدت کی ابتداء، مسح کو توڑنے والی چیزیں، متعدد جگہ سے موزہ پھٹنے کا حکم	۱۸۶
۲۲۵	حرام، مکروہ تحریمی، مکروہ تنزیہی اور مباح کی وضاحت	۱۸۶
۲۲۶	مدرک، مسبوق و لاحق کی تعریف، [illegible] کا معنی، ہوئی نماز پوری کرنے کا وقت اور طریقہ	۱۸۷
۲۲۷	امر مفسدات کی وضاحت، اعتکاف کی شرائط	۱۸۷
	[illegible]	۱۸۸
۲۲۹	[illegible]	۱۸۹
	[illegible]	۱۸۹
۲۳	نماز پڑھ [illegible]	۱۸۹
		۱۹

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

۲۳٤	طول مفصل، اوساط مفصل اور قصار مفصل کی وضاحت، قرآن کی مشہور اور نادر کی مشہور قرأت اور وزن کے بغیر	۱۹۴
۲۳۵	**الورقة الرابعة: في الصرف ۱٤۲۱ھ**	۱۹۵
۲۳٦	ثلاثی مجرد، ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد، رباعی مزید فیہ کے ابواب کی تفصیل	۱۹۵
۲۳۷	ہفت اقسام کی تعریف واقسام مع امثلہ	۱۹۵
۲۳۸	یُوْمُ، یَمَلُ، عِدَةٌ، یَفِیْ، رَضِیَ کی اصل وتعلیل	۱۹٦
۲۳۹	الخوف سے ماضی ومضارع معروف کی گردان، خَیِفَ اور مَخُوْفٌ کا صیغہ تعلیل	۱۹٦
۲٤۰	دَامَ، یُقَالُ، خِفْنَ، خَفْنَ، وَقْتٌ کی وضاحت، اصل وتعلیل	۱۹۷
۲٤۱	العبادة، البعد، الاسلام، المبارکة سے صرف صغیر	۱۹۷
۲٤۲	**۱٤۲۲ھ**	۱۹۸
۲٤۳	اسمیرار سے صرف صغیر	۱۹۸
۲٤٤	حق کا معنی، حق رباعی کی اقسام اور ان اقسام کے ابواب کی تعداد ونشاندہی	۱۹۹
۲٤۵	الدعاء والدعوة سے صرف صغیر اور امر حاضر کی گردان، اُدْعُ کی تعلیل	۱۹۹
۲٤٦	ایمانًا، یهب، میزان، موقن، جِفْنٌ، رَضِیَ، دَامَ، مرمیٌّ میں جاری شدہ قواعد کی اصل وتعلیل	۲۰۰
۲٤۷	مضاعف میں تغیر کی صورتوں کی وضاحت مع امثلہ، ذَبَّ سے اسم فاعل واسم مفعول کی گردان، مَنْسِیَّةٌ ومَتَلِقٌّ کی اصل وتعلیل	۲۰۱
۲٤۸	**۱٤۲۳ھ**	۲۰۲
۲٤۹	رَاسٌ، یَئِبٌ، یُوْسٌ، اَمَنَ، اُوْمِنَ، اِنْقَلَنَا، یَمَلُ، مِیْزٌ کی اصل وتعلیل	۲۰۲
۲۵۰	القول سے ماضی ومضارع مجہول کی گردان، قُلْ و مَقُوْلٌ کی تعلیل	۲۰۲
۲۵۱	رَاضٍ، مَرْضِیٌّ، رَامٍ، یَقِیْ، قِ، صیغہ، اصل وتعلیل	۲۰۳
۲۵۲	**۱٤۲٤ھ**	۲۰۳
۲۵۳	النصر سے صرف صغیر	۲۰٤
۲۵٤	القول سے اسم فاعل واسم مفعول کی گردان، قلن (معروف) قلن (مجہول) اقیل میقال کی اصل وتعلیل	۲۰٤
۲۵۵	مدہ، لین، حذف، ابدال، اسکان، ادغام، تعلیل، تخفیف کی تعریف مع امثلہ	۲۰۵
۲۵٦	یَعِدُ، یَهَبُ، یَضَعُ، مِیْزَانٌ، اِنْقَادَ کی اصل وتعلیل، حروف حلقی کی تعداد ونشاندہی	۲۰۵
۲۵۷	الرضوان سے ماضی معروف ومجہول کی گردان نرضیَ، لَمْ یَرْضَ کی اصل وتعلیل	۲۰٦
۲۵۸	بِیْعَ، یَفِیْ خَفْ، خَائِفٌ، یَدْعُوْنَ صیغوں کی وضاحت، اصل وتعلیل	۲۰٦
۲۵۹	**۱٤۲۵ھ**	۲۰٦
۲٦۰	الانصراف سے صرف صغیر، افعال کے امر حاضر کا ہمزہ وصلی ہے یا قطعی؟	۲۰۷

Scanned with CamScanner

٢٦٥	مہموز کے قواعد کی تعداد اور وضاحت بالامثل والاکمل سے صرف صغیر، جاری شدہ قواعد کی نشاندہی	٢٠٧
٢٦٢	معتل الفاء کے قاعدے، اتقد، متقد کی تقلیل، عدة سے صرف صغیر	٢٠٨
٢٦٣	البیع سے مضارع مجہول اور اسم فاعل کی گردان، بغیٰ (مجہول) بُیِعَ، یُبَایَعُ، مَبِیْعٌ کی اصل وتقلیل	٢٠٩
٢٦٤	اجتاب، مجتاب، اختبر، ینقاد، انقض صیغہ، اصل وتقلیل	٢١٠
٢٦٥	١٤٢٦ھ	٢١٠
٢٦٦	مجرد اور مزید فیہ کی تعریف مع امثل، الشہادة مصدر سے صرف صغیر	٢١٠
٢٦٧	البیع سے مضارع معروف، لام تاکید، نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ کی گردان، بیاع، بعن سیبیع یُبَایِعُ کی اصل وتقلیل	٢١١
٢٦٨	ذب، یذب، لم یذب کی اصل وتقلیل، لم یذب میں جائز صورتیں	٢١٢
٢٦٩	١٤٢٧ھ	٢١٢
٢٧٠	رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ کی تعریف مع امثلہ، رباعی مزید فیہ یا ہمزہ وصل اور بے ہمزہ وصل کے ابواب اور صرف صغیر	٢١٢
٢٧١	الخوف مصدر سے ماضی مجہول اور مضارع مجہول کی گردان	٢١٤
٢٧٢	دعاء دعوا (جمع مذکر غائب) ادعُ، داعٍ کی اصل وتقلیل، الدعوة سے اسم فاعل اور اسم مفعول کی گردان	٢١٤
٢٧٣	ایع، ل، اطو، اغناء، تسمیة کے صیغے، ابواب اور تقلیل	٢١٥
٢٧٤	ادّعاء، ادّخار، ازدحام، اصطلح، اضطرب، اطّلع، اظطلم، اطّهر، اثّاقل کی اصل وتقلیل	٢١٥
٢٧٥	١٤٢٨ھ	٢١٦
٢٧٦	ثلاثی مجرد، ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد، رباعی مزید فیہ کی تعریف، السمع سے صرف صغیر	٢١٦
٢٧٧	الدعوة مصدر سے فعل ماضی مجہول اور امر حاضر کی گردان	٢١٧
٢٧٨	قیل، یبیع، یخاف، قلائل صیغہ باب وتقلیل، یطیر، استعن، استخار، اجتوب کے باب اور بحث اتمام	٢١٧
٢٧٩	العلم مصدر سے صرف صغیر تاء افتعال کو ختم کرنے والے حروف کی نشاندہی	٢١٨
٢٨٠	١٤٢٩ھ	٢١٩
٢٨١	الاستغفار سے صرف صغیر	٢١٩
٢٨٢	رُجِّیَ، یُدعیٰ، دَاعٍ کی اصل وتقلیل، القول سے لام تاکید، نون ثقیلہ معروف ومجہول کی گردان	٢١٩
٢٨٣	رمی، یرمی، ارم، رام، مرمی کی اصل اور تقلیل، الرمی سے نفی جحد بلم معروف کی گردان	٢٢٠
٢٨٤	وَقَی، وَقَوْا (معروف) وُقُوْا (مجہول) لَمْ یَقِ، قِ، وَاقٍ کی اصل وتقلیل	٢٢٠
٢٨٥	اَوَائِلُ، خَبَائِزُ، اَقِتَتُ، اِشَاحٌ، اَوَاصِلُ، جِبَاضٌ، رِیَاضٌ کی اصل وتقلیل	٢٢١
٢٨٦	١٤٣٠ھ	٢٢١
٢٨٧	ملحق رباعی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر	٢٢٦

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

۲۸۸	الخوف سے صرف صغیر	۲۲۲
۲۸۹	مُتَلَقٍّ، مَرْمِيٌّ، إِنْقَضَا، لَتُوْفَوْنَ کی اصل، تعلیل و بحث اقسام کی نشاندہی، الدعوة سے امر حاضر معروف ومجہول بانون ثقیلہ کی گردان	۲۲۲
۲۹۰	خُوْدِعَ، ظَلَلْتُمْ، كَرَابِيْمُ، ذَلِيٌّ، أَنَاةٌ، إِطَّلَعُوْا، لَاتَقْذِفِيْنَ کی اصل وتعلیل	۲۲۳
۲۹۱	الوقاية، العسل، الوسم، الاستعلاء، الإبلاء، المحاباة سے صرف صغیر ترجمہ، باب اور بحث اقسام کی تعیین	۲۲۴
۲۹۲	۱۴۳۱ھ	۲۲۴
۲۹۳	التخافت کا معنی وصرف صغیر	۲۲۴
۲۹۴	الف وصل میں فرق الاجلواذ، اَلْوَجِيُّ، الصَّبُّ، الإِنْزِوَاء سے صرف صغیر مع ترجمہ باب وبحث اقسام	۲۲۵
۲۹۵	لَاتَبْتَلِفْنَ، تُرْمَيْنَ، وَقُوْا، تَلَقٍّ، إِدْعَى، لِتُقَاتِلْنَ، لِيَخْلُفْنَ، تَدْعِيْنَ، إِقْوَ کی وضاحت، اصل وتعلیل	۲۲۶
۲۹۶	الصَّيْغُ، اَلْإِرْمَلُ، اَلْإِطَارَةُ، اَلْإِجْتِنَابُ، اَلْإِزَادَةُ سے صرف صغیر مع ترجمہ، باب وبحث اقسام	۲۲۷
۲۹۷	۱۴۳۲ھ	۲۲۹
۲۹۸	اَلْدَّعْرَجَةُ سے صرف صغیر	۲۲۹
۲۹۹	البیع سے ماضی معروف ومجہول کی گردان، بیع (امر حاضر) کی اصل وتعلیل	۲۳۰
۳۰۰	اَلْدَّبُّ سے لام تاکید بانون ثقیلہ معروف کی گردان، تَرْضَيْنَ، خَفَ کی اصل وتعلیل	۲۳۰
۳۰۱	اَلْطَّيُّ سے صرف صغیر	۲۳۱
۳۰۲	۱۴۳۳ھ	۲۳۱
۳۰۳	التقدیم سے صرف صغیر	۲۳۲
۳۰۴	قَابِلٌ، يُقَالُ، جُفِنَ، بِغِنَّ میں جاری شدہ قواعد، اَلْدَّعْوَةُ سے لَتُ تاکید بان معروف کی گردان	۲۳۲
۳۰۵	ذَبِيَ، يَدْعَى میں جاری شدہ قواعد، القول سے ماضی معروف کی گردان	۲۳۳
۳۰۶	يَرْضَوْنَ، تَقِيْنَ کی اصل وتعلیل، "الوقاية" سے نَّ جمع مذکر حاضر معروف کی گردان	۲۳۳
۳۰۷	"اَلْدَّبُّ" سے لام تاکید بانون خفیفہ معروف کی گردان	۲۳۴
۳۰۸	۱۴۳۴ھ	۲۳۴
۳۰۹	فعل مضارع بنانے کا قاعدہ، اسم فاعل اور اسم ظرف کی تعریف، بنانے کا طریقہ، گردان	۲۳۴
۳۱۰	امر حاضر معروف بنانے کا قاعدہ، لَنْ اور لَمْ کا فعل مضارع میں تغیر، معنوی عمل، اسم تفضیل کی تعریف، گردان اور وزن	۲۳۵
۳۱۱	قال، بِيعَ میں جاری شدہ قواعد، "اَلْوَعْدُ" سے لام تاکید بانون ثقیلہ معروف کی گردان	۲۳۷
۳۱۲	اَلْإِخْتِيَارُ سے صرف صغیر، اَلْطَّهْرُ، إِشْعَى، إِضْطَرَبَ کی اصل وجاری شدہ قواعد	۲۳۷
۳۱۳	۱۴۳۵ھ	۲۳۸

Scanned with CamScanner

٣١٤	مضارع مجہول بنانے کا طریقہ، اسم الہ کی تعریف، اسم فاعل و اسم مفعول و اسم الہ بنانے کا طریقہ	٢٣٨
٣١٥	اَلْإِيقَاظُ سے صرف صغیر	٢٣٩
٣١٦	اَلْإِسْتِغَاثَةُ سے صرف صغیر دواع کی اصل و تقلیل	٢٤٠
٣١٧	١٤٣٦ھ	٢٤١
٣١٨	علم الصرف کی تعریف اور فائدہ، حرف اصلی اور زائد کی تعریف مع امثلہ، لام تاکید بانون تاکید خفیفہ کی گردانیں	٢٤١
٣١٩	صیغہ واحد مذکر غائب سے فعل ماضی کے بقیہ تیرہ صیغے بنانے کا طریقہ، سَلَكْتُمُوا، مَنَعْتُمْ، إِجْتَنَبْتُنَّ، مَاتَرَكَ کے معانی و صیغے، اَلْإِزْمَلُّ سے صرف صغیر	٢٤١
٣٢٠	"الاستفسار" مصدر سے لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ معروف کی گردان	٢٤٣
٣٢١	"الوقاية" مصدر سے نفی تاکید بلن معروف کی گردان، "الذب" مصدر سے ماضی مجہول کی گردان	٢٤٤
٣٢٢	١٤٣٧ھ	٢٤٤
٣٢٣	فعل امر و نہی، معروف و مجہول، لازم و متعدی کی تعریف مع امثلہ	٢٤٤
٣٢٤	لَاتَنْفَعُوا، لَايَتْرُكْنَ، لَا يَنْفَعُنَّ، لِأَضْرِبَنَّ، لَاتَنْفَعِيْ، إِنْفَعْنَّ کے صیغے و معانی	٢٤٥
٣٢٥	الجلوس مصدر سے صرف صغیر	٢٤٦
٣٢٦	التبختر سے صرف صغیر، التصریف مصدر سے لام تاکید بانون خفیفہ مجہول کی گردان	٢٤٦
٣٢٧	الوقاية مصدر سے لام تاکید بانون ثقیلہ معروف کی گردان	٢٤٧
٣٢٨	التلقي سے صرف صغیر، قَائِلٌ، دُعِيَ، رَامٍ، مُوْقِنٌ کی اصل، تقلیل و قواعد، الولي سے صرف صغیر	٢٤٧
٣٢٩	الورقة الخامسة: في النحو ١٤٢١ھ	٢٥١
٣٣٠	والى لانتهاء الغاية و قد يكون مابعدها داخلا الخ ترجمہ، مطلب و امثلہ کی ترکیب	٢٥١
٣٣١	وهذه الحروف الخمسة تنصب الاسم اذا كان الخ ترجمہ، مطلب، عبارت مخطوطہ کی ترکیب	٢٥٢
٣٣٢	حروف تجزم الفعل المضارع وهي خمسة الخ ترجمہ، تشریح، حروف جازمہ کی تعداد و نشاندہی مع امثلہ	٢٥٣
٣٣٣	افعال مدح و ذم کی تعداد و نشاندہی مع امثلہ	٢٥٣
٣٣٤	وَفِيْ هٰذِهِ الْأَفْعَالِ لَايَجُوْزُ الخ اعراب، ترجمہ، مطلب، عبارت مخطوطہ کی ترکیب، هذه الافعال کی مراد	٢٥٤
٣٣٥	اَلَّذِيْنَ اَلْمُضَارِعُ وَهُوَ إِسْمُ جِنْسٍ أُشْتُقَّ الخ اعراب، ترجمہ، مطلب، عبارت مخطوطہ کی ترکیب	٢٥٤
٣٣٦	١٤٣٢ھ	٢٥٥
٣٣٧	حروف جارہ کی تعداد و نشاندہی اور عمل، و حتى لانتهاء الغاية في الزمان الخ کی ترکیب	٢٥٥
٣٣٨	حروف مشبہ بالفعل کا عمل، حروف تنصب الاسم فقط وهي سبعة الخ کی ترکیب	٢٥٦
٣٣٩	اسماء افعال کی تعداد و نشاندہی اور عمل، الثاني كم، معناه عدد مبهم الخ کی ترکیب	٢٥٧

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

۳٤۰	افعال ناقصہ کی تعداد ونتائجی، ان کا عمل ہر ایک واحد من هذه الافعال الاربعة الخ کی ترکیب	۲۵۸
۳٤۱	افعال مقاربہ اور ان کا عمل مع مثال عوامل قیاسیہ اور عوامل سماعیہ کی نتائجی وعمل مع مثال	۲۵۹
۳٤۲	۱٤۲۳ھ	۲٦۰
۳٤۳	حُرُوْفُ تَنْوِيْنُ الْإِسْمِ فَقَطْ الخ، اعراب ترجمہ مطلب محفوظہ عبارت، امثلہ کی ترکیب، استطاعت ظرفیت وزیادت کا معنی	۲٦۰
۳٤٤	والثاني كم، معناه عددمبهم وهو على نوعين الخ ترجمہ مطلب، امثلہ کی ترکیب	۲٦۲
۳٤۵	وَبَيْنَ هٰذِهِ الْأَفْعَالِ لَايَجُوْزُ الْإِقْتِصَارُ عَلٰى اَحَدِ الْمَفْعُوْلَيْنِ الخ، اعراب، امثلہ کی ترکیب	۲٦۳
۳٤٦	وَالْخَامِسُ الصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ وَهِيَ مُشْتَقَّةٌ مِنَ اللَّازِمِ الخ، اعراب ترجمہ تخریج، مثال کی ترکیب	۲٦۳
۳٤۷	۱٤۲٤ھ	۲٦٤
۳٤۸	وعن للبعد و المجاوزة نحو رميت السهم عن القوس الخ ترجمہ تخریج، امثلہ کی ترکیب	۲٦٤
۳٤۹	حروف تنصب الفعل المضارع الخ ترجمہ تخریج، امثلہ کی ترکیب، کَيْ واِذَنْ کا معنی مع امثلہ	۲٦۵
۳۵۰	الاول كان وهي تجيئ على معنيين الخ ترجمہ مطلب	۲٦٦
۳۵۱	اسم الفاعل وهو كل اسم اشتق الخ ترجمہ تخریج، مثال کی ترکیب، عوامل قیاسیہ کی تعداد ونتائجی	۲٦۷
۳۵۲	۱٤۲۵ھ	۲۷۸
۳۵۳	والسادس ظل والسابع بات وهمالا فتران مضمون الجملة الخ، مطلب، عبارت محفوظہ کی ترکیب	۲٦۸
۳۵٤	وَالرَّابِعُ إِسْمُ الْمَفْعُوْلِ وَهُوَ كُلُّ إِسْمٍ اُشْتُقَّ الخ، اعراب، مطلب، مثال کی ترکیب	۲٦۹
۳۵۵	۱٤۲٦ھ	۲۷۰
۳۵٦	وَعَلٰى لِلْإِسْتِعْلَاءِ، اعراب ترجمہ، استعلاء کی دو مثالیں ذکر کرنے کی وجہ، بعد و مجاوزۃ کا مطلب، امثلہ کی ترکیب	۲۷۰
۳۵۷	وَاِذَا زِيْدَتِ الْهَمْزَةُ فِيْ اَوَّلِ عَلِمَكَ الخ، اعراب ترجمہ، افعال قلوب کی تعداد وعمل	۲۷۱
۳۵۸	اَمَّا الْمَفْعُوْلُ فَمِنْهَا عَدَدَانِ اَحَدُهُمَا الْفَاعِلُ فِيْ الْمُبْتَدَأِ وَالْخَبَرِ الخ، اعراب ترجمہ	۲۷۲
۳۵۹	۱٤۲۷ھ	۲۷۲
۳٦۰	وَمِنْ وَهِيَ لِابْتِدَاءِ الْغَايَةِ نَحْوُ سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوْفَةِ، اعراب ترجمہ، مفہوم، مثالوں کی ترکیب	۲۷۲
۳٦۱	اَلنَّوْعُ السَّابِعُ لَسْتَ تَجْزِمُ الخ، اعراب، مفہوم، ترکیب، اسماء جازمہ للمضارع کی تعداد ونتائجی مع امثلہ	۲۷۳
۳٦۳	اسماء تسمى اسماء الافعال وهي تسعة، ستة منها موضوعة لامر الحاضر الخ کی تخریج	۲۷۵
۳٦٤	۱٤۲۸ھ	۲۷۵
۳٦۵	حروف مشبہ بالفعل کی تعداد ونتائجی اور عمل، غلط کشیدہ عبارت کی ترکیب، لیت ولعلّ کے معانی	۲۷۵
۳٦٦	وَكَيْ لِلسَّبَبِيَّةِ مِثْلُ اَسْلَمْتُ كَيْ اَدْخُلَ، اعراب ترجمہ، غلط کشیدہ عبارت کی ترکیب، کَيْ اور اِذَنْ کا عمل	۲۷٦

Scanned with CamScanner

۳۶۷	كَانَ ناقصہ ناسخہ میں فرق مع امثلہ، كان زيدٌ قائمًا اور كان الله عليما حكيما میں فرق	۲۷۷
۳۶۸	اسم تام کی تعریف، اسم کن چیزوں سے تام ہوتا ہے، اسم تام کا عمل	۲۷۷
۳۶۹	امّا التّثنويّةُ فمِنْها القَدَدانِ اَخلفنا الغابِلُ الخ، اعراب، تشریح، خط کشیدہ عبارت کی ترکیب	۲۷۷
۳۷۰	۱۴۲۹ھ	۲۷۸
۳۷۱	والى لانتهاء الغاية في المكان الخ، تشریح، ولاتكلوا اموالهم الى اموالكم کی ترکیب، الی کے بعد کا ضابطہ مع امثلہ	۲۷۸
۳۷۲	والوا وللقسم نحو: والله، ترجمہ، مثالوں کی ترکیب، واؤ قسم، تاء قسم اور باء قسم کے درمیان فرق	۲۷۹
۳۷۳	وهذه الحروف الخمسة تنصب الاسم اذا كان مضافا الى اسم آخر کی ترکیب	۲۷۹
۳۷۴	۱۴۳۰ھ	۲۸۰
۳۷۵	وَالْكَافُ لِلتَّشْبِيهِ نَحْوُ زَيْدٌ كَالْاَسَدِ وَقَدْ تَكُونُ زَائِدَةً الخ، اعراب، تشریح، مثالوں کی ترکیب	۲۸۰
۳۷۶	وَلَامُ الْاَمْرِ وَهِيَ لِطَلَبِ الْفِعْلِ مِثْلُ لِيَضْرِبْ وَلَا النَّهْيِ الخ، اعراب، تشریح، خط کشیدہ عبارت کی ترکیب	۲۸۲
۳۷۷	أسماء تسمى أسماء الأفعال وهي تسعة الخ، ترجمہ، تشریح، مثالوں کی ترکیب	۲۸۳
۳۷۸	والتاسع مازال والعاشر مابرح والحادي عشر الخ، تشریح، بحث کی تعیین، مثالوں کی ترکیب	۲۸۳
۳۷۹	والرابع أوشك وهو يرفع الاسم وينصب الخبر الخ، تشریح، خط کشیدہ عبارت کی ترکیب	۲۸۴
۳۸۰	السادس المضاف وهو كل اسم أضيف الى اسم الخ، تشریح، مقسم کی تعیین، خط کشیدہ عبارت کی ترکیب	۲۸۵
۳۸۱	۱۴۳۱ھ	۲۸۶
۳۸۲	وَاللَّامُ لِلْاِخْتِصَاصِ نَحْوُ الْعَبْدُ لِلّٰهِ وَلِلزِّيَادَةِ الخ، اعراب، تشریح، مثالوں کی ترکیب	۲۸۶
۳۸۳	وَلٰكِنْ وَهِيَ لِلْاِسْتِدْرَاكِ مِثْلُ غَابَ زَيْدٌ الخ، اعراب، تشریح، عبارت مخطوط کی ترکیب	۲۸۷
۳۸۴	فان كان المميز مذكرا فطريق التركيب الخ، ترجمہ، تشریح، عبارت مخطوط کی ترکیب	۲۸۸
۳۸۵	الاول عسى وعمله على نوعين الاول الخ، تشریح، بحث کی نشاندہی، عبارت مخطوط کی ترکیب	۲۸۸
۳۸۶	وهو كل اسم اشتق من فعل لذات من قام به الفعل وهو يعمل عمل فعله كالمصدر کی ترکیب	۲۸۹
۳۸۷	وهو ينصب النكرة على انها تمييز الخ، تشریح، عبارت کی بحث کی نشاندہی، امثلہ کا ترجمہ و ترکیب	۲۹۰
۳۸۸	۱۴۳۲ھ	۲۹۰
۳۸۹	وهي تسعة، ستة منها موضوعة للامر الحاضر کی ترکیب	۲۹۱
۳۹۰	معروضی سوالات و جوابات	۲۹۲
۳۹۱	۱۴۳۳ھ	۲۹۲
۳۹۲	معروضی سوالات پر قلط و درست کا نشان	۲۹۳

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

۳۹۳	۵۱۴۳۴	۳۹۳
۳۹۴	اسم، فعل، حرف، مرکب مفید، مسند الیہ، مسند کی تعریف مع مثال، اسم منسوب کی تعریف، قواعد، منصرف، غیر منصرف کی تعریف، علم	۳۹۳
۳۹۵	اسم کی علامات مع امثلہ، اسم غیر متمکن کی اقسام، معرفہ کی سات اقسام مع امثلہ	۳۹۵
۳۹۶	صفت کی تعریف، اقسام، صفت و موصوف میں موافقت، دالی اشیاء مع امثلہ، فعل متعدی کی اقسام مع امثلہ، جاء نی رجل عالم، جاءتنی امرأۃ عالم ابنها، اخرجنا من هذه القرية الظالم اهلها کی ترکیب	۳۹۶
۳۹۷	مضموم ات کی تعداد، اسم مع امثلہ، اَن اسم کے متعدد ہونے کے مقامات مع امثلہ، ترکیب	۳۹۷
۳۹۸	وَخَتْمٌ لِاِنْتِهَاءِ الْغَايَةِ فِي الزَّمَانِ نَحْوُ بِنْتُ الْبَارِحَةَ الخ، اعراب، ترجمہ	۳۹۸
۳۹۹	۵۱۴۳۵	۳۹۹
۴۰۰	فعل کی علامات مع امثلہ، صفت کے اعتبار سے جملہ کی اقسام، اسم تفضیل کی تعریف و ضروری قواعد	۳۹۹
۴۰۱	معرفہ بکثرہ کی تعریف، معرفات کی تعداد و اسماء، زید ابوہ عالم، الله یعصمك، العالم ان جاءكم فاكرموه، الله معكم کی ترکیب	۴۰۰
۴۰۲	مفعول کی اقسام، حسب کی تعریف مع امثلہ، حمدت حمدًا حامدًا وحميدًا... شعر کا ترجمہ اور ترکیب	۴۰۱
۴۰۳	مستثنیٰ کی تعریف و اعراب، امثلہ کی ترکیب، حروف مصدریہ، تخصیص، تعمیم، ایجاب کی نشاندہی	۴۰۲
۴۰۴	اَلْاَفْعَالُ النَّاقِصَةُ وَهِيَ تَدْخُلُ عَلَى الْجُمْلَةِ الْاِسْمِيَّةِ فَتَرْفَعُ الْجُزْءَ الْاَوَّلَ الخ، اعراب، ترکیب	۴۰۳
۴۰۵	۵۱۴۳۶	۴۰۴
۴۰۶	جملہ انشائیہ کی تعریف، اقسام مع امثلہ، معرب و مبنی کی تعریف، اسمائے شرطیہ بمعنی ان کی تعداد مع امثلہ	۴۰۴
۴۰۷	مرکب غیر مفید کی تعریف و اقسام مع امثلہ، لقيت بكرا وهو جالس، رأيت احد عشر كوكبا، جاء تني امرأة عالم ابوها کی ترکیب	۴۰۵
۴۰۸	تاکید کی تعریف اور اقسام مع امثلہ، صحیح و غلط کی نشاندہی	۴۰۶
۴۰۹	بدل کی تعریف اور اقسام مع امثلہ، صحیح و غلط کی نشاندہی	۴۰۷
۴۱۰	وَقَدْ يَكُوْنُ مَا بَعْدَهَا دَاخِلًا الخ، اعراب، ترجمہ، امثلہ کی ترکیب	۴۰۷
۴۱۱	اَلنَّوْعُ الثَّالِثَ عَشَرَ: اَفْعَالُ الْقُلُوْبِ وَهِيَ تَدْخُلُ عَلَى الْمُبْتَدَأِ وَالْخَبَرِ الخ، اعراب، ترجمہ، ترکیب	۴۰۸
۴۱۲	۵۱۴۳۷	۴۰۸
۴۱۳	جملہ کی باعتبار ذات اقسام، جمع مکسر، جمع سالم، جمع قلت اور جمع کثرت کی تعریف و امثال	۴۰۸
۴۱۴	اسمائے موصولہ کی نشاندہی عدل کی تعریف و اقسام، اسباب منع صرف کی تعداد و نام، صحیح و غلط کی نشاندہی	۴۰۹
۴۱۵	عطف بحرف اور عطف بیان کی تعریف و امثال، صحیح و غلط کی نشاندہی	۴۱۰
۴۱۶	اِعْلَمْ اَنَّ الْعَوَامِلَ فِي النَّحْوِ مِائَةٌ الخ، اعراب، ترجمہ، سماعی اور قیاسی عوامل کی تعداد، عبارت کی ترکیب	۴۱۱

Scanned with CamScanner

٤١٧	وَلَنْ لِتَكْذِيبِ نَفْيِ الْمُسْتَقْبَلِ مِثْلُ لَنْ تَرَانِيَ الخ، اعراب، ترجمہ، ترکیب	٣١١
٤١٨	**الورقة السادسة: في اللغة والأدب العربي ١٤٢١ھ**	٣١٥
٤١٩	اردو جملوں کا عربی میں اور عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ	٣١٥
٤٢٠	قُلْ آمَنْتُ بِاللهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ الخ، اعراب، ترجمہ، جملوں کی تکمیل	٣١٨
٤٢١	٤ خطوط کے نام بیماری کی بنا پر چھٹی کی درخواست	٣١٩
٤٢٢	المدرسة، الاسرة، التلميذة المودبة، الساعة (عربی مضامین)	٣١٩
٤٢٣	والد کے نام عربی میں خط	٣٢٥
٤٢٤	تقول الوالدة لابنها يابني اذهب الى الحديقة الخ، ترجمہ	٣٢٧
٤٢٥	کبیر، صغیر، متوسط، سریع، ماکر، طائر کا جملوں میں استعمال	٣٢٦
٤٢٦	ناقص جملوں کی تکمیل (الوالدة نصحت الاولاد، الطالبة تقرأ الكتاب، المرأة دعت البنات، الخارفة تتنظف الحجرة)	٣٢٧
٤٢٧	العب، انظر، امش، لاتضحك، لاتكسر سے تثنیہ جمع	٣٢٨
٤٢٨	اسمائے اشارات کے مواقع استعمال	٣٢٩
٤٢٩	داخل، شمال، حمام، بين، يمين، وراء، خارج کا معنی اور جملوں میں استعمال	٣٢٩
٤٣٠	ذهب، لعب، رجع، اكل، نام سے جمع کے صیغے اور جملوں میں استعمال	٣٣٠
٤٣١	استيقظ كل يوم الساعة الخامسة صباحا الخ، ترجمہ	٣٣١
٤٣٢	تعیشی کیفیت کے حوالہ سے اپنے والد کے نام عربی میں خط	٣٣١
٤٣٣	فعل نہی کی تعریف، فعل نہی بنانے کا طریقہ مع امثلہ	٣٣٣
٤٣٤	اسمائے اشارات کے لکھنے اور پڑھنے کے قواعد	٣٣٦
٤٣٥	فعل مضارع میں متکلم مخاطب وغائب کی علامت	٣٣٧
٤٣٦	فعل مضارع کے واحد کے صیغے سے جمع وتثنیہ مذکر وجمع مؤنث بنانے کا طریقہ	٣٣٧
٤٣٧	مہتمم صاحب کے نام رخصت کی درخواست	٣٣٨
٤٣٨	فعل امر کی تعریف اور بنانے کا طریقہ	٣٣٩
٤٣٩	فعل مضارع کی تعریف، فعل مضارع میں مؤنث کی علامات، الاخذ، الفتح، الاغلاق، الجلوس، المشي، الخروج سے فعل مضارع مؤنث کے جملے	٣٤٣
٤٤٠	والد کے نام امتحان میں کامیابی کا عربی میں خط	٣٤٤
٤٤١	تاء کی اقسام اور جملوں میں استعمال، البيتوتة، الاخذ، الشتم، القطف، المساعدة، المخاصمة سے ماضی مؤنث کے جملے مع ترجمہ	٣٤٥

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

٤٤٢	مجاز کے احتمال کے لئے بحثی کی درخواست	۳۴۸
٤٤٣	ملمقة، نحيف، مزمول، كأس، قوي، سمين، مكتبة کے معانی وجملوں میں استعمال	۳۴۸
٤٤٤	دنوں کے عربی نام	۳۵۰
٤٤٥	ہمزہ قطعی لکھنے کے قواعد	۳۵۲
٤٤٦	فلاح، قط، طاؤس، ثور، حصان، جاموس، ثعلب، غزالة کا معنی وجملوں میں استعمال	۳۵٤
٤٤٧	۱۱ سے ۱۹ تک معدود کی وضاحت، قمری (ہجری) مہینوں کے نام	۳۵٤
٤٤٨	بھائی کو سالانہ امتحان میں کامیابی کا خط	۳۵۵
٤٤٩	اعراب کی تعریف واقسام، اسم کی اعرابی حالتوں کی وضاحت، اسم ال کی تعریف واوزان مع امثلہ	۳۵٦
٤٥٠	جملہ اسمیہ وفعلیہ اور اسمیہ ومرکب توصیفی میں فرق، مبتدا وخبر میں مطابقت والی اشیاء، اسم تفضیل کی تعریف، اوزان وگردان	۳۵٦
٤٥١	۱۱ سے ۲۰ تک عدد ومعدود کے قواعد	۳۵۸
٤٥٢	حرف اصلی کی تعریف، اسم وفعل میں حروف اصلیہ کی تعداد، حروف اصلیہ کی تعداد کے لحاظ سے کل کی تقسیم	۳۵۹
٤٥٣	مثنی، جمع مذکر سالم، جمع مؤنث سالم اور غیر منصرف کا اعراب	۳٦۰
٤٥٤	اسمائے مشتقہ کی نشاندہی، اسم ظرف، اسم آلہ، مصدر میمی کی تعریف واوزان	۳٦۲
٤٥٥	ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی استمراری، ماضی شرطی اور ماضی شرطیہ کو بنانے کا طریقہ مع امثلہ	۳٦۳
٤٥٦	عربی میں تین تک عدد اور معدود کے قاعدے	۳٦٤
٤٥٧	فعل فاعل کی تقدیم وتاخیر سے جملوں میں تبدیلی کی وضاحت	۳٦۵
٤٥٨	اسماء استفہام اور حروف استفہام کی نشاندہی اور ان میں فرق	۳٦٦
٤٥٩	**الورقة الاولى: في التفسير ۱۴۳۸ھ**	۳٦۹
٤٦٠	عَمَّ يَتَسَآءَلُونَ ۝ (نبا: ۱-۲) ترجمہ، تفسیر، تحقیق	۳٦۹
٤٦١	إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ (علق: ۱-۲) ترجمہ، شانِ نزول وتفسیر، پہلی آیت کی ترکیب	۳۷۰
٤٦٢	اسکان، روم، اشمام کے ساتھ وقف کا طریقہ	۳۷۱
٤٦٣	ہمزہ کی اقسام اور وصلیہ وقطعیہ کی پہچان	۳۷۱
٤٦٤	**الورقة الثانية: في الحديث ۱۴۳۸ھ**	۳۷۲
٤٦٥	اَلْكَيِّسُ الخ، اَلْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ الخ، اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ الخ، اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي الخ، اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ الخ، قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ، مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، اعراب، ترجمہ، پہلی حدیث کی ترکیب	۳۷۲
٤٦٦	مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ، أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، أَحَبُّ الْبِلَادِ، اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ، إِمْلَاءُ الْخَيْرِ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ اَلْعَوْنُ، يَدُ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ، كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ، اعراب، ترجمہ، پہلی دو حدیث کی ترکیب	۳۷۲

Scanned with CamScanner

۱۶۷	ان الربوا وان كثر، إنّ الغضب ليفسد، ان الصدق يهدي الى البر، ان من الشرائط الساعة ان يتباهى، ترجمہ، تحقیق، آخری دو احادیث کی تخریج	۲۷۲
۱۶۸	أغنى مسئلة عن علم، من التي بغير علم، من أشار على أخيه، من تحلى بما لم يعط، من وقر صاحب بدعة، من يضمن لي ما بين لحييه، ترجمہ، تحقیق، آخری دو احادیث کی تخریج	۲۷۴
۱۶۹	جوامع الکلم کی آخری گیارہ احادیث	۲۷۵
۱۷۰	**الورقة الثالثة: في الفقه والسيرة ۱۴۲۸ھ**	۲۷۶
۱۷۱	گناہگار کے مسلمان رہنے کا حکم اور توبہ سے محال ہونے والے گناہ	۲۷۶
۱۷۲	سنت مؤکدہ نمازوں کی تعداد	۲۷۶
۱۷۳	**الورقة الرابعة: في الصرف ۱۴۲۸ھ**	۲۷۷
۱۷۴	فعل ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ	۲۷۷
۱۷۵	اسم تاکید، نون ثقیلہ بنانے کا قاعدہ، اسم مفعول کی تعریف، بنانے کا قاعدہ اور گردان، مضروب، مفتاح، مقراض سے اسم آلہ کی گردان	۲۷۷
۱۷۶	الآخر تمام صحیح سے صرف صغیر	۲۷۸
۱۷۷	لم یرض صحیح سے اسم تاکید بالنون تاکید خفیفہ مجہول کی گردان الذئب سے فعل مضارع مجہول کی گردان	۲۷۹
۱۷۸	**الورقة الخامسة: في النحو ۱۴۲۸ھ**	۲۸۰
۱۷۹	اسم متمکن، منتہی الجموع کی تعریف، مرکب بنانے، منع صرف کا اعراب: "مررت بالذين ضربوك، هاتان البنتان أختان، اجلس حيث زيد جالس" کی ترکیب	۲۸۰
۱۸۰	فعل کو مذکر و مؤنث لانے کی اختیاری صورتیں، فعل کو جمع مذکر و واحد مؤنث لانے کی جوازی صورت، فاعل کی تعریف و اقسام: "العلم ان جدكم فاذكروه، لا رجل افضل منك، يا رجلا خذ بيدي" کی ترکیب	۲۸۱
۱۸۱	**الورقة السادسة: في اللغة والأدب العربي ۱۴۲۸ھ**	۲۸۲
۱۸۲	اردو عربی جملوں کا ترجمہ	۲۸۲
۱۸۳	جمع مکسر کے کثیر الاستعمال اوزان	۲۸۴

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَاشَاءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص صبح کو تین بار اور شام کو سو بار کہے

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ

اس کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر
کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں (عن ابی ہریرہؓ المستدرک للحاکم
کتاب العمل بالسنۃ اول صلاۃ)

Scanned with CamScanner

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ

کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کیساتھ
بھلائی کرنے کا حکم دیا ہے۔ (الاحقاف ۱۵)

Scanned with CamScanner

تسبیح تراویح

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی

پاک ہے وہ زمین کی بادشاہی اور آسمانوں کی بادشاہی والا پاک ہے

الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ

وہ عزت اور بزرگی اور ہیبت اور قدرت والا اور بڑائی

وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا

اور دبدبے والا ہے بادشاہ (حقیقی) زندہ جو سوتا نہیں اور اسے موت نہیں

يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ

بہت ہی پاک اور بہت ہی مقدس ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور روح کا پروردگار

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ

الٰہی ہمیں دوزخ سے پناہ دے اے پناہ دینے والے اے پناہ دینے والے

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

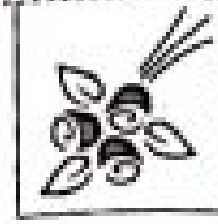

پیش لفظ

بندہ کے والدِ گرامی حضرت مولانا محمد یٰسین شاکر صاحبؒ استاذ الحدیث والتفسیر جامعہ خیر المدارس ملتان نے اپنے تدریسی تجربات کی روشنی میں طلباء وطالبات کے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے امتحانات کے پرچہ جات کو عام فہم انداز میں حل کر کے اہلِ علم کی خدمت میں پیش کیا تھا۔

اُسی سلسلہ کی ایک کڑی ''ثانویہ خاصہ بنات'' کے پرچہ جات تھے۔ مگر نصاب کی تبدیلی کی وجہ سے متعدد پرچہ جات ناقابلِ استعمال تھے اور احباب کا اصرار تھا کہ ثانویہ خاصہ بنات کا حل نئے نصاب کے مطابق ہونا چاہیے جس کی بناء پر دیگر درجات کے پرچہ جات سے مدد لے کر نئی ترتیب کے ساتھ ''الجواب خاصہ بنات (اوّل)'' حاضرِ خدمت ہے۔

اُمید ہے کہ سابقہ پرچہ جات کی طرح یہ پرچہ جات بھی طالبات کی امتحانی تیاری میں معین ومددگار ثابت ہوں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو بھی قبولیتِ عامہ عطا فرمائے

اور بندہ کی نجاتِ اُخروی کا ذریعہ بنائے۔ آمین

محمد یامین
0300-7383000

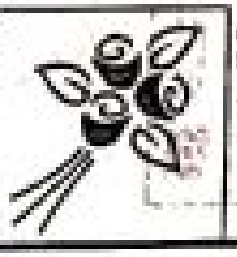

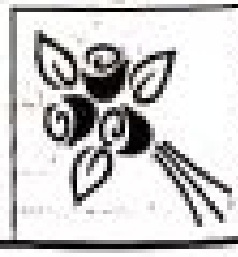

Scanned with CamScanner

اظہار تشکر

بندہ حقیر پُر تقصیر اُن حضرات اکابر کا بے حد ممنون اور شکر گزار ہے کہ جنہوں نے اپنی انتہائی تعلیمی مصروفیات و مشغولیات سے قیمتی وقت نکال کر اپنی آرائے گرامی سے سرفراز فرمایا اور اس سلسلہ میں ہماری رہنمائی فرمائی۔ نیز عزیزی مولوی محمد یامین رحمانی سلمہ اللہ انتہائی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اس کی ترتیب اور کتب کی ورق گردانی میں بڑی جانفشانی سے حصہ لیا اور عزیزم مولوی محمد طاسین صاحب رحیمی زید علمہ وعملہ بھی قابل صد مبارک و تحسین ہیں جنہوں نے نظرِ ثانی اور طباعت کے مراحل کو باحسن وجوہ سرانجام دیا اور عزیزان محمد صفدر، محمد رضوان حسن، محمد تصور، مقصود احمد، محمد کامران سلمہم الرحمٰن بھی شکریہ کے لائق ہیں جنہوں نے مسوّدے کی تصحیح میں تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو اپنی شایان شان جزائے خیر عطا فرماوے۔ اور علم نافع نصیب فرماوے اور بندہ کو ہر قسم کی ریاکاری سے محفوظ فرما کر دین کی خدمت کی مزید توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

اعتذار

جملہ ناظرین و ناظرات سے گزارش ہے کہ بار بار نظر کر کے کتاب کو اغلاط سے پاک کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے پھر بھی الانسان مرکب من الخطأ والنسیان، مُسلّم ہے۔ اگر کوئی غلطی نظر سے گزرے تو ازراہِ اصلاح، اطلاع فرمادیں تاکہ آئندہ اس غلطی کو درست کیا جاسکے۔ ادارہ آپ کا ممنون ہوگا۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

الورقة الاولیٰ

تفسیروتجوید

پاره عم

خلاصة التجوید

Scanned with CamScanner

﴿الورقة الاولیٰ فی التفسیر﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۱ھ

السوال الاول ..... ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۚ بَنٰهَا ۞ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۞ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا ۞ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا ۞ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا ۞ وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا ۞ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۞ (نازعات: ۲۷ تا ۳۳)

ترجمہ ومطلب لکھیں، پہلی و پانچویں آیت کی ترکیب لکھیں، مقاماً ترکیب میں کیا واقع ہے اور عط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں پانچ امور حل طلب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کا مطلب (۳) مذکورہ آیات کی ترکیب (۴) مقاماً کی ترکیب (۵) عط کشیدہ الفاظ کی تحقیق۔

جواب ..... ❶ **آیات کا ترجمہ:۔** کیا تم زیادہ سخت ہو از روئے پیدائش کے یا آسمان کہ بنایا اس نے اس کو، بلند کیا اس کی چھت کو پھر برابر کیا اس کو اور تاریک کیا اس کی رات کو اور نکالا اس کی روشنی کو اور زمین کو اس کے بعد بچھایا اس نے، نکالا اس زمین سے اس کے پانی کو اور اس کے چارے کو، اور پہاڑ کہ گاڑ دیا اس نے ان کو بہ جہ نفع کے تمہارے لئے اور تمہارے جانوروں کیلئے۔

❷ **آیات کا مطلب:۔** ان آیات میں اللہ تعالیٰ دلائل قدرت کے ذریعہ حشر نشر اور دوبارہ زندہ ہونے کو بیان فرما رہے ہیں، تو فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اتنا بڑا آسمان بغیر ستون، بغیر دیوار کے اتنی بلندی پر کھڑا کر دیا اور بالکل ہموار ہے کوئی اونچ نیچ نہیں، کوئی جوڑ یا پیوندکاری نہیں تو اس خدا کے لئے اتنا بڑا آسمان کا پیدا کرنا دشوار تھا یا چھوٹے سے انسان کا دوبارہ پیدا کرنا دشوار ہے جبکہ وہ ایک دفعہ تمہیں پہلے پیدا بھی کر چکا ہے، دنیاوی اعتبار سے گویا اسے اس کام کا تجربہ بھی ہو چکا ہے تو پھر اس کے لئے کیا مشکل ہے، لہٰذا انکار حشر ونشر سوائے حماقت وعناد کے اور کچھ نہیں، پھر زمین کو بھی اس نے پیدا کیا اور زمین سے پانی کو اور چارہ کو نکالا بطرح طرح کی غذائیں پھل میوہ جات ترکاریاں سبزیاں پیدا کیں اور اتنے بڑے بڑے پہاڑ بھی اس نے زمین کے اندر گاڑے تاکہ زمین میں اضطراب نہ ہو اور یہ تمام کام اس نے صرف تمہارے لئے اور تمہارے جانوروں کے نفع کیلئے کئے تو جو ذات یہ تمام مشکل سے مشکل کام کر سکتی ہے اس کے لئے تمہیں دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل اور دشوار ہے۔

❸ **مذکورہ آیات کی ترکیب:۔** ھمزہ استفہامیہ انتم ضمیر مبتدا اشد اسم تفضیل اس میں ھو ضمیر مستتر خلقا تمیز مجموعہ تمیز مل کر فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ ام عاطفہ السماء مبتدا اشد خلقا محذوف اس کی خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر موصوف بنٰھا فعل فاعل مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

اخرج فعل وفاعل منھا جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے ماءھا ومرعٰھا دونوں مضاف ومضاف الیہ مل کر بذریعہ عطف معطوف علیہ ومعطوف ہو کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل متعلق ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

❹ **مقاماً کی ترکیب:۔** اَرْسٰھا یا اَخْرَجَ فعل کا مفعول لہ ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

❹ خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق:۔ "سمکھا" یہ بھی جہت مصدر از باب نصر بمعنی بلند کرنا، بلند ہونا۔

"فسوّٰھا" ماضی کا صیغہ ہے از مصدر تسویہ (تفعیل) بمعنی برابر کرنا، درست کرنا۔

"اَغطَشَ" ماضی کا صیغہ ہے از مصدر اغطاش (افعال) بمعنی تاریک کرنا۔

"لَیلَھَا" یہ مفرد ہے اس کی جمع لیالی ہے بمعنی رات۔ "ضحٰھا" ماضی کا صیغہ ہے از باب فتح و نصر بمعنی بچھانا، ہموار کرنا۔

"مَرعٰھَا" ظرف مکان بمعنی چراگاہ، از باب فتح بمعنی جانور کا گھاس چرنا۔ "اَلجِبَالَ" یہ جَبَلٌ کی جمع ہے بمعنی پہاڑ۔

"اَرسٰھَا" ماضی از باب افعال بمعنی گاڑنا اور کھونٹا۔

سوال ۱۲۱ ..... وَیلٌ لِّلمُطَفِّفِینَ ۝ الَّذِینَ اِذَا اکتَالُوا عَلَی النَّاسِ یَستَوفُونَ ۝ وَاِذَا کَالُوھُم اَو وَّزَنُوھُم یُخسِرُونَ ۝ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّھُم مَّبعُوثُونَ ۝ لِیَومٍ عَظِیمٍ ۝ یَّومَ یَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ العٰلَمِینَ ۝ (مطففین ۱۲۱)

ترجمہ کریں، آیات کی مختصر تفسیر ذکر کرتے ہوئے بتائیں کہ یہ آیتیں کس موقع پر نازل ہوئیں، نیز خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق ذکر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) آیات کا شان نزول (۴) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق۔

جواب ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ ہلاکت ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے، وہ لوگ کہ جب لیتے ہیں وہ لوگوں سے تو پورا پورا وصول کرتے ہیں اور جب ان کو ناپ کر یا وزن کر کے دیتے ہیں تو کمی کرتے ہیں، کیا ان کو اس بات کا یقین نہیں ہے کہ وہ اٹھائے جائیں گے سخت دن میں جس دن تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

❷ آیات کی تفسیر:۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی مذمت بیان کر رہے ہیں کہ کیا ایسے لوگوں کو یوم آخرت کا یقین نہیں ہے یعنی آخرت پر یقین رکھنے والا شخص ایسا کام نہیں کرتا لہٰذا اس کام سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے ورنہ روز جزا تو پورا پورا حق ادا کرنا پڑے گا۔

❸ آیات کا شان نزول:۔ امام نسائیؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ جب حضور اقدس ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے تاجروں کو دیکھا کہ وہ ناپ تول میں کمی اور چوری کے عادی ہیں تو اس پر انکے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں۔

❹ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق:۔ "مبعوثون" صیغہ جمع مذکر بحث اسم مفعول از مصدر بعث (فتح) بمعنی اٹھانا۔

"للمطففین" صیغہ جمع مذکر بحث اسم فاعل از مصدر تطفیف (تفعیل) بمعنی: پ تول میں کمی کرنا۔

"اکتالوا" صیغہ جمع مذکر غائب بحث فعل ماضی معروف از مصدر اکتیال (افتعال) بمعنی کیل کرنا۔

"یستوفون" صیغہ جمع مذکر غائب بحث فعل مضارع معروف از مصدر استیفاء (استفعال) بمعنی پورا پورا وصول کرنا۔

"کالوا" صیغہ جمع مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر کَیلٌ (ضرب) بمعنی تولنا، کیل کرنا۔

"وزنوا" صیغہ جمع مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر وَزنٌ (ضرب) بمعنی وزن کرنا۔ "ویل" اسم ہے بمعنی ہلاکت۔

Scanned with CamScanner

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۱ھ

السؤال الاول ..... هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۘ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۙ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۙ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۙ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۭ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۙ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۭ (الغاشیۃ: ۱-۷)

آیات کریمہ کا سلیس ترجمہ، مختصر تفسیر تحریر کریں، حدیث الغاشیہ سے کیا مراد ہے اور خط کشیدہ کلمات کے صیغے تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) حدیث الغاشیہ کی مراد (۴) کلمات مخطوطہ کے صیغے۔

الجواب ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ کیا آئی ہے آپ کے پاس چھا جانے والے حادثہ کی خبر، کتنے چہرے اس دن ذلیل مصیبت جھیلنے والے تھکے ہوئے ہوں گے، داخل ہوں گے وہ دہکتی ہوئی آگ میں، پانی پلائے جائیں گے وہ کھولتے ہوئے چشمہ کا، نہیں ہوگا ان کیلئے کھانا مگر خاردار جھاڑیاں (کانٹے) جو نہ موٹا کریں گی اور نہ دفع کریں گی بھوک کو۔

❷ آیات کی تفسیر:۔ اس سورت میں قیامت کے حادثہ ہولناکی اور اس کے حالات کو بیان فرمارہے ہیں کہ روز قیامت کفار و مؤمنین کے الگ الگ حالات ہوں گے اور امتیازی شان ہوگی تو پہلے کفار کے حالات کو بیان فرمارہے ہیں کہ بہت سے چہرے اس دن ذلیل مصیبت زدہ اور تھکے ہوئے ہوں گے پریشان ہوں گے کیونکہ وہ جہنم میں داخل ہوں گے اور کھولتے ہوئے چشمہ کا گرم پانی ان کی پیاس کے لئے ہوگا اور خاردار جھاڑیاں ان کے کھانے کے لئے ہوں گی جن کے نہ پینے کا کوئی فائدہ اور نہ کھانے کا کوئی فائدہ ہوگا اس کے بعد اگلی آیات میں مؤمنین کے حالات کا ذکر ہے۔

❸ حدیث الغاشیہ کی مراد:۔ اس سے مراد قیامت ہے، اس لئے کہ اس کی ہولناکیاں سب پر چھا جائیں گی۔

❹ خط کشیدہ صیغے:۔ "اتٰی" صیغہ واحد مذکر غائب، بحث اثبات فعل ماضی معروف از مصدر اتیان (ضرب) بمعنی آنا۔

"خاشعة" صیغہ واحد مؤنث، بحث اسم فاعل از مصدر خشوع (فتح) بمعنی ذلیل ورسوا ہونا۔

"تصلیٰ" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث اثبات فعل مضارع معروف از مصدر صلیٰ بمعنی داخل ہونا۔

"تسقیٰ" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث اثبات فعل مضارع مجہول از مصدر مسقایۃ (ضرب) بمعنی پلانا۔

"لا یسمن" صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی مضارع معروف از مصدر اسمان (افعال) بمعنی موٹا کرنا۔

"لا یغنی" صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی مضارع معروف از مصدر اغناء (افعال) بمعنی دفع کرنا بے پرواہ کرنا۔

السؤال الثانی ..... لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۭ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۘ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۭ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۭ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۚ (البلد: ۱-۱۰)

آیات کریمہ کا ترجمہ کریں، آیات کی مختصر تفسیر ذکر کرتے ہوئے قسم و جواب قسم متعین کریں، بھذا البلد میں بلد سے کون سا شہر مراد ہے۔ آخری تین آیتوں کی نحوی ترکیب کریں۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں پانچ امور توجیہ طلب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) قسم وجواب قسم کی تعیین (۴) بلد کی مراد (۵) آخری تین آیات کی نحوی ترکیب۔

﴿جواب﴾ ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ قسم کھاتا ہوں میں اس شہر کی، اس حال میں کہ آپ اترنے والے ہیں اس شہر میں اور قسم کھاتا ہوں میں والد کی اور اس چیز کی جو اس نے جنی البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے انسان کو مشقت میں، کیا گمان کرتا ہے وہ اس بات کا کہ ہرگز نہیں قادر ہوگا اس پر کوئی؟ کہتا ہے وہ کہ خرچ کیا میں نے بہت مال، کیا گمان کرتا ہے وہ یہ کہ نہیں دیکھا اس کو کسی ایک نے بھی؟ کیا نہیں بنائیں ہم نے اس کے لئے دو آنکھیں اور زبان اور دو ہونٹ اور رہنمائی کی ہم نے اس کو دو واضح راستوں کی طرف۔

❷ آیات کی تفسیر:۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تین قسمیں کھا کر اس بات کو بیان کیا کہ انسان کو ہم نے انتہائی سختی اور مشقت میں پیدا کیا ہے، انسان کی فطرت میں ہی محنت اور مشقت داخل ہے کہ ابتداءً میں رحم مادر میں محبوس رکھا پھر ولادت کے وقت مشقت کے ساتھ دنیا میں آیا پھر دودھ پینے اور چھوڑنے کے وقت مشقت برداشت کی، پھر جوان ہوا تو فکر معاش اور ضروریات زندگی کی مشقت، پھر بڑھاپے کی تکلیف پھر قبر وحشر کی مصیبتیں، پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہی ہے، پھر سزا و جزا کا عمل، یہ تمام کی تمام مشقتیں اور مصیبتیں انسانی زندگی کا حصہ ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اصل مقصد کو بیان کیا یعنی منکر آخرت غافل و جاہل انسان کی چند خصلتوں کا ذکر ہے اور اس کے خیالات فاسدہ کی تردید کی گئی ہے کہ انسان اتنی مشقت اور سختی میں رہنے کے باوجود غرور میں مبتلا ہے کہ میں کسی کی گرفت اور قابو میں نہیں آؤنگا میں نے بے تحاشہ مال خرچ کر کے اپنی حفاظت اور دائمی قیام کا انتظام کر لیا ہے، مگر اسے اس بات کا علم نہیں کہ وہ ایک بے جان پانی کے قطرہ سے پیدا ہوا اور اپنے ہر قدم اور سانس میں ہر گھڑی باری تعالیٰ کا محتاج ہے اس کی تمام کمزوریوں سے اللہ تعالیٰ خوب واقف ہے اور اس کے تمام اعمال کو دیکھ رہا ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ مزید چند نعمتوں کا ذکر فرما کر کافر انسان کو متوجہ فرما رہے ہیں کہ اے انسان تیرے وجود میں ہماری عطاء کردہ ایسی ایسی نعمتیں ہیں جو ہماری حکمت وقدرت کا بے مثال مظہر ہیں مثلاً ہم نے آنکھیں عطا کیں پھر ان میں روشنی رکھی اور ریت مٹی ذرات وغیرہ سے عمومی حفاظت کے لئے پلکوں اور ابروؤں کے پردے لگائے اور چوٹ وغیرہ سے خصوصی حفاظت کے لئے ان کے گرد ہڈی کا حلقہ بنایا اور ہم نے دل ودماغ کے مضمون کو الفاظ میں ڈھالنے کے لئے زبان جیسی عظیم نعمت عطاء کی اور اس کی مدد کے لئے ہونٹ عطاء کئے تاکہ مضمون کا خاکہ صحیح الفاظ میں ڈھالا جا سکے اور پھر سب سے بڑھ کر ہم نے خیر وہدایت اور شر وگمراہی کے دونوں راستے واضح طور پر دکھلا دیئے اور یہ بھی بتلا دیا کہ اگر خیر وہدایت کے راستہ پر چلے گا تو منزل کامیابی وجنت ہے اور اگر شر وگمراہی کے راستہ پر چلے گا تو منزل ناکامی وجہنم ہے۔

❸ قسم وجواب قسم کی تعیین:۔ اول تین آیات لا اقسم الخ وما ولد قسم ہیں اور چوتھی آیت لقد خلقنا الانسان فی کبد جواب قسم ہے۔

❹ بلد کی مراد:۔ لا اقسم بھذا البلد میں البلد سے مراد مکہ معظمہ ہے۔

❺ آخری تین آیات کی نحوی ترکیب:۔ ھمزہ استفہامیہ لم نجعل فعل وفاعل لہ جار ومجرور متعلق ہوا فعل کے

Scanned with CamScanner

عینین معطوف علیہ واؤ عاطفہ لسانا و شفتین دونوں معطوف، معطوف علیہ، معطوف کلہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مضمر کے متعلق سے مکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ ھدیناہ فعل وفاعل کا ضمیر مفعول بہ اول النجدین مفعول بہ ثانی فعل اپنے فاعل دونوں مفعولوں سے مکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مکر جملہ معطوف ہوا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۱ھ

السؤال الاول ..... اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۚ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۚ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۙ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ (قدر)

آیات کا سلیس ترجمہ تحریر کریں، شانِ نزول ذکر کرتے ہوئے بتائیں کہ لیلۃ القدر کب ہوتی ہے، ملائکہ وروح میں کیا فرق ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تشریح (۳) آیات کا شانِ نزول (۴) لیلۃ القدر کی تاریخ (۵) ملائکہ وروح میں فرق۔

جواب ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ بے شک ہم نے نازل کیا قرآن کریم کو لیلۃ القدر میں اور کیا معلوم آپ کو کیا ہے لیلۃ القدر، لیلۃ القدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے، اترتے ہیں اس میں فرشتے اور روح الامین اپنے رب کے حکم سے ہر امر لیکر، یہ رات سلامتی والی ہے یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جائے۔

❷ آیات کی تشریح:۔ اس سورت میں اولاً لیلۃ القدر میں نزول قرآن کا ذکر ہے پھر لیلۃ القدر کی فضیلت کو بیان کیا گیا ہے کہ اس ایک رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت وریاضت سے افضل ہے جیسا کہ شانِ نزول سے واضح ہے پھر فرمایا کہ اس رات کی ایک اہم بات یہ ہے کہ اس رات میں خصوصی فرشتوں کے لشکر رحمت وبرکات خداوندی کے ساتھ دنیا میں اُترتے ہیں اور یہ پوری کی پوری رات ہی سراپا سلامتی وخیر وبرکت ہے۔

❸ آیات کا شانِ نزول:۔ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے سامنے بنی اسرائیل کے ایک عابد کا تذکرہ کیا جس نے ہزار ماہ تک دن کو جہاد اور رات کو عبادت کی تھی، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کا بہت صدمہ ہوا کہ ہم بہترین امت ہونے کے باوجود بنی اسرائیل کے مجاہدوں اور عابدوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے، کیونکہ ہماری تو عمریں ہی تھوڑی ہیں، اس سے ملتے جلتے اور بھی واقعات احادیث میں وارد ہیں مگر مضمون سب کا یہی ہے تو اس موقع پر یہ سورۃ نازل ہوئی۔

❹ لیلۃ القدر کی تاریخ:۔ اس رات کی تعیین میں متعدد اقوال ہیں مگر اکثر حضرات کی رائے یہ ہے کہ رمضان کے اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہے۔

❺ ملائکہ وروح میں فرق:۔ ملائکہ سے مراد عام فرشتے ہیں اور روح سے کیا مراد ہے اس میں متعدد اقوال ہیں ① روح القدس حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں ② ایک بہت بڑا فرشتہ ہے تمام زمین آسمان اس کے سامنے ایک لقمہ کے برابر ہے ③ فرشتوں کی ایک مخصوص جماعت مراد ہے جو فرشتوں کو بھی لیلۃ القدر میں نظر آتی ہے ④ اللہ کی خاص مخلوق ہے جو کھاتی ہے پیتی ہے مگر نہ فرشتوں

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

ہیں سے ہے اور انسانوں میں سے ① حضرت عیسیٰ علیہ السلام مراد ہیں جو امت محمدیہ کے کارنامے دیکھنے کیلئے فرشتوں کے ساتھ اترے ہیں ② اللہ کی خاص رحمت مراد ہے جو صرف اس رات نازل ہوتی ہے۔

السوال الثالث ..... إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلْأَبْتَرُ ۝ (الکوثر)

سورت کا سلیس ترجمہ و تفسیر لکھیں، شانِ نزول بیان کریں، کوثر کا مصداق کیا ہے، فَصَلِّ وَانْحَرْ کون سے صیغے ہیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) سورت کا ترجمہ (۲) سورت کی تفسیر (۳) سورت کا شانِ نزول (۴) کوثر کا مصداق (۵) فَصَلِّ وَانْحَرْ صیغوں کی وضاحت۔

الجواب ..... ① سورت کا ترجمہ:۔ بے شک ہم نے عطا کی آپ کو کوثر، پس آپ نماز پڑھیں اپنے رب کے لئے اور قربانی کریں، بے شک آپ کا دشمن ہی دُم کٹا (بے نام ونشان) ہے۔

② سورۃ کی تفسیر: پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی فضیلت اور آپ ﷺ پر کئے گئے خصوصی انعام کو ذکر کیا کہ اے پیغمبر! ہم نے آپ کو کوثر عطا کی ہے جس میں دنیا و آخرت کی ہر خیر و بھلائی شامل ہے، دنیا میں دینِ اسلام کی بقاء و ترقی اور آخرت میں جنت کے درجاتِ عالیہ سب اس میں داخل ہیں، پس آپ ﷺ ان تمام نعمتوں کے شکر میں اپنے پروردگار کی نماز پڑھیں، کیونکہ سب سے بڑی نعمت کے شکر میں سب سے بڑی عبادت یعنی نماز ہونی چاہیے اور تکمیلِ شکر کے لئے مالی عبادت یعنی قربانی بھی کیجئے جو مالی عبادت ہونے کے ساتھ مشرکین کی مشرکانہ رسوم کی مخالفت بھی ہے کہ وہ بتوں کے نام پر قربانی کیا کرتے تھے۔

آخری آیت میں مشرکین کی طرف سے آپ ﷺ کی نسل نہ چلنے والے طعنہ کا جواب دیا کہ یقین آپ ﷺ کا دشمن ہی بے نام ونشان ہے خواہ اس کی ظاہری نسل چلے یا نہ چلے لیکن دنیا میں اس کا ذکر خیر نہیں رہے گا، جبکہ آپ ﷺ کی امت اور آپ ﷺ کا ذکر خیر محبت و عقیدت کے ساتھ قیامت تک باقی رہے گا۔ (معارف القرآن)

③ سورت کا شانِ نزول:۔ جب آنحضرت ﷺ کے بیٹے قاسم و ابراہیم کا انتقال ہوا تو اہلِ عرب نے آپ ﷺ کو ابتر (دُم کٹا) ہونے کا طعنہ دیا کہ اس کا دین تو آگے نہیں چل سکتا، کیونکہ بیٹوں کا کام ہے کہ اپنے باپ کے دین کی تبلیغ و اشاعت کریں اور اس کو آگے پھیلائیں، اور اس کا کوئی بیٹا نہیں ہے، لہٰذا اس کا دین اس کے بعد اس دنیا سے مٹ جائے گا اس موقع پر یہ سورت نازل ہوئی۔

④ کوثر کا مصداق:۔ اس میں متعدد اقوال ہیں، امام رازیؒ نے پندرہ اقوال ذکر کئے ہیں ان میں سے چند مشہور یہ ہیں ① وہ تمام خیر کثیر جو آپ کو دنیا میں عطاء ہوئی ② جنت کی وہ نہر جو آپ کو شبِ معراج میں دکھائی گئی ③ حوضِ کوثر جو پلِ صراط سے قبل میدانِ حشر میں آپ ﷺ کو عطاء ہوگا ④ قرآن مجید ⑤ دینِ اسلام ⑥ آپ ﷺ کو جو علوم عطا ہوئے ⑦ آپ ﷺ کا خلقِ عظیم ⑧ یہی سورۃ الکوثر ⑨ مقامِ محمود ⑩ اولاد کی کثرت، اس میں جسمانی و روحانی دونوں اولادیں شامل ہیں۔ (مظہری)

⑤ فَصَلِّ وَانْحَرْ صیغوں کی وضاحت:۔ فَصَلِّ "صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم از مصدر تَصْلِيَةً (تفعیل) بمعنی نماز پڑھنا۔

وَانْحَرْ "صیغہ واحد مذکر بحث امر حاضر معلوم از مصدر نَحْرًا (فتح) بمعنی قربانی کرنا۔

●●●●●

Scanned with CamScanner

﴿الورقة الاولیٰ فی التفسیر﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۲ھ

السؤال الاول ..... عَبَسَ وَتَوَلّٰى ۝ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ۝ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝ وَهُوَ يَخْشٰى ۝ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ۝ (عبس ۱-۱۶)

آیات کا ترجمہ وشانِ نزول بیان کریں، ان کی تفسیر ذکر کریں، الاعمیٰ سے مراد کون ہے یَزَّکّٰی کونسا صیغہ ہے اور الذکریٰ پر کیا اعراب ہے۔ الفاظ مخطوط کی لغوی تحقیق کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں سات امور حل طلب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کا شانِ نزول (۳) آیات کی تفسیر (۴) الاعمیٰ کی مراد (۵) یَزَّکّٰی صیغہ کی وضاحت (۶) الذکریٰ کا اعراب (۷) الفاظ مخطوط کی لغوی تحقیق۔

الجواب ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ ترشرو ہوئے اور منہ پھیر لیا، اس بات سے کہ آیا ان کے پاس ایک نابینا، اور کیا معلوم آپ کو شاید کہ وہ تزکیہ کرتا یا وہ یاد کرتا پس نفع دیتا اس کو یاد کرنا بہر حال جو پرواہ نہیں کرتا پس آپ اس کے پیچھے پڑتے ہیں حالانکہ یہ آپ پر ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ نہ سنورے اور بہر حال جو آیا آپ کے پاس دوڑتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے پس آپ اس سے بے پروائی برتتے ہیں، ہرگز نہیں (ایسا نہ کیجئے) بے شک یہ قرآن نصیحت ہے، پس جو شخص چاہے اس کو یاد کرلے، وہ ایسے معزز صحیفوں میں ہے جو بلند ہیں، پاک ہیں، جو ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں جو بزرگ و نیک ہیں۔

❷ آیات کا شانِ نزول:۔ آنحضرت ﷺ ایک دن مسجد حرام میں تشریف فرما تھے اور آپ کے پاس سرداران قریش جمع تھے آپ ﷺ ان کو اسلام کی خوبیاں اور شرک و بت پرستی کی خرابیاں بتا کر توحید کی دعوت دے رہے تھے کہ ایک نابینا صحابی حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ علّمنی ما علّمك الله (اے اللہ کے رسول تعلیمات الٰہیہ میں سے مجھے بھی کچھ سکھایئے) آپ ﷺ کو ان کا آنا ناگوار گزرا، آپ ﷺ نے ان کو کچھ جواب نہ دیا اور وہ نابینا صحابی بار بار درخواست کرتے رہے جس کی وجہ سے آپ ﷺ کے چہرہ پر ناگواری کے آثار ظاہر ہو گئے اور آپ ﷺ نے اس صحابی سے منہ موڑ لیا اور سرداران قریش کی طرف متوجہ رہے اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی۔

❸ آیات کی تفسیر:۔ ان آیات کے اندر اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو مخاطب فرما رہے ہیں کہ ایک نابینا صحابی جو نہایت طلب صادق لیکر حاضر ہوا تھا آپ ﷺ نے اس سے اپنا چہرہ پھیر لیا اور ناگواری کا اظہار کیا حالانکہ آپ ﷺ کو کیا معلوم کہ جو صحابی رضی اللہ عنہ بات دریافت کر رہے تھے ان کا فائدہ متعین و یقینی تھا آپ ﷺ اگر ان کو تعلیم دیتے تو وہ اپنے نفس کا تزکیہ کر لیتے اور کمال درجہ کو پہنچ جاتے، اگر اتنا نہ ہوتا تو کم از کم اس ذکر اللہ سے ابتدائی نفع اٹھاتے جس سے ان کے قلب میں محبت الٰہی و خوف الٰہی میں ترقی ہوتی، الغرض آپ کو اس جانب متوجہ ہونا چاہیے تھا جس جانب نفع یقینی تھا، اس کے بعد آپ ﷺ کو ایسا کرنے سے منع کیا جا رہا ہے کہ

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

آپ ﷺ آئندہ مخلصین سے اعراض کر کے مخالفین و مشرکین کی طرف زیادہ توجہ نہ دیں کیونکہ قرآن کریم ایک نصیحت کی چیز ہے اور آپ ﷺ کے ذمہ صرف اس کی تبلیغ ہے جو چاہے قبول کرے آپ ﷺ اتنی مشقت برداشت نہ کریں، اس کے بعد قرآن کریم کے اوصاف عالیہ کو بیان کیا کہ یہ قرآن ایسے صحیفوں میں محفوظ ہے جو مکرم یعنی مقبول و پسندیدہ ہیں اور وہ صحیفے بلند و عالی شان ہیں اور وہ صحیفے مقدس و پاک ہیں، جنبی، حائضہ و نفاس والی عورت اور بے وضو کا اس کو چھونا جائز نہیں ہے اور یہ صحیفے ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں جو مکرم و نیکوکار ہیں اس سے مراد فرشتے یا انبیاء علیہم السلام یا کاتبین وحی ہیں۔ (جلالین)

⑦ **الاعمیٰ کی مراد:۔** الاعمیٰ سے مراد نابینا صحابی رسول حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ ہیں۔

⑧ **یَزَّکّٰی صیغہ کی وضاحت:۔** صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معروف از مصدر تزکی (تفعل) بمعنی پاک ہونا، سنورنا۔ اصل میں یَتَزَکّٰی تھا تا کو زاء سے بدل کر زاء کا زاء میں ادغام کر دیا یَزَّکّٰی ہو گیا۔

⑨ **الذکریٰ کا اعراب:۔** یہ تَنْفَعُ فعل کا فاعل ہونے کی وجہ سے محلاً مرفوع ہے۔

⑩ **الفاظ مخطوطہ کی لغوی تحقیق:۔** تَوَلّٰی" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معلوم از مصدر تَوَلِّیًا (تفعل بالفیف) منہ موڑنا، اعراض کرنا۔

"عَبَسَ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل ماضی معلوم از مصدر عَبْسًا و عُبُوْسًا (ضرب، سمع) بمعنی تیوری چڑھانا۔

"یَزَّکّٰی" اصل میں یَتَزَکّٰی تھا صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل مضارع معلوم از مصدر تَزَکِّیٌ (تفعل، ناقص) بمعنی تزکیہ کرنا، سنورنا، پاک صاف ہونا۔

"یَذَّکَّرُ" اصل میں یَتَذَکَّرُ تھا صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل ماضی معلوم از مصدر تَذَکُّرًا (تفعل صحیح) بمعنی یاد کرنا، نصیحت حاصل کرنا۔

"اِسْتَغْنٰی" صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل ماضی معلوم از مصدر اِسْتِغْنَاءٌ (استفعال، ناقص) بمعنی بے نیاز ہونا۔

"تَصَدّٰی" اصل میں تَتَصَدّٰی تھا صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل مضارع معلوم از مصدر تَصَدِّیًا (تفعل، ناقص) بمعنی درپے ہونا، پیچھے پڑنا۔ "صُحُف" یہ صَحِیْفَۃٌ کی جمع ہے بمعنی لکھا ہوا ورق اور کاغذ۔

"تَلَهّٰی" اصل میں تَتَلَهّٰی تھا صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل مضارع معلوم از مصدر تَلَهِّیًا (تفعل، ناقص) بمعنی توجہ و اعتراض کرنا۔

"کِرَام" یہ کَرِیْمٌ صیغہ صفت کی جمع ہے از مصدر کَرَمًا و کَرَامَۃً (کرم، سمع) بمعنی معزز و شریف ہونا۔

"بَرَرَۃ" یہ بَارٌّ صیغہ صفت کی جمع ہے از مصدر بِرًّا و مَبَرَّۃً (نصر و ضرب، مضاعف) بمعنی نیکی کرنا۔

النص القرآنی ..... هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۝ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۝ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۝ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۝ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝ (نازعات: ۱۵تا۲۶)

آیات کریمہ کا سلیس ترجمہ و تفسیر کریں اور بتائیں کہ الایۃ الکبریٰ سے کیا مراد ہے۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) الآیۃ الکبریٰ کی مراد۔

جواب ..... ❶ **آیات کا ترجمہ:۔** کیا آیا آپ کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ جب پکارا اس کو اس کے رب نے پاک

Scanned with CamScanner

وادی (یعنی طوی میں (فرمایا اللہ تعالیٰ نے) جاتو فرعون کی طرف، بے شک اس نے سرکشی کی ہے (وہ حد سے سرکش ہو گیا ہے) پس کہہ تو اس سے کیا تو چاہتا ہے یہ کہ تو تزکیہ کرے (راہ راست پر آجائے) اور میں رہنمائی کروں تیری تیرے رب کی طرف پس تو اس سے ڈرنے لگے، پس دکھائی اس کو موسیٰ علیہ السلام نے بڑی نشانی پھر جھٹلایا اس نے اور نافرمانی کی، پھر پیٹھ پھیر کر چلا کوشش کرتا ہوا، پھر جمع کیا اس نے (سب کو) اور پکارا اس نے اور کہا کہ میں سب کا سب سے اوپر والا (بڑا) رب ہوں۔ پس پکڑا اس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت کی سزا کے ساتھ بیشک اس میں عبرت ہے اس شخص کے لئے جو ڈرے۔

❷ **آیات کی تفسیر:۔** ان آیات میں اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف دعوت تبلیغ کیلئے جانے کا حکم دے رہے ہیں کہ اے موسیٰ فرعون کی طرف جا کر اسے دعوت دو وہ سرکش ہو گیا ہے اور وہ لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے، چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے جا کر توحید کی دعوت دی معجزہ دکھایا اس نے قبول حق سے انکار کیا اور مقابلہ کیلئے تیار ہو گیا اور کہا کہ تیرے معجزہ کا مقابلہ میرے جادوگر کریں گے، اسکے بعد ایک دن مقرر ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور جادوگر مقابلہ کیلئے میدان میں آئے، جادوگروں کے جادو پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ غالب آ گیا، جادوگروں نے برسر میدان اعلان کر دیا کہ آمنا برب هارون وموسیٰ فرعون نے کہا کہ تم جادوگر بھی اس کے ساتھ مل گئے ہو وہ تمہارا سردار ہے تم اس کے کارندے ہو، اور کہا انا ربکم الاعلیٰ اور ایمان لانے سے انکار کر دیا اس کا انجام یہ ہوا کہ اسے دریائے قلزم میں غرق کر دیا گیا اور اس کی لاش کو باہر پھینک دیا گیا تا کہ وہ لوگوں کے لئے عبرت ہو۔

❸ **الآیۃ الکبریٰ کی مراد:۔** اس سے مراد موسیٰ علیہ السلام کا عصا (لاٹھی) والا معجزہ ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۲ھ

السؤال الثانی ..... اَلْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝ (قارعۃ)

سورت کا ترجمہ و تفسیر لکھیں اور بتائیں کہ قارعۃ، فراش، مبثوث، عہن، منفوش کا لفظی ترجمہ و مرادی معنی کیا ہے۔ یوم یکون الناس کالفراش المبثوث کی نحوی ترکیب کریں۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں پانچ امر توجہ طلب ہیں (۱) سورت کا ترجمہ (۲) سورت کی تفسیر (۳) مذکورہ الفاظ کے لفظی و مرادی معانی (۴) آیت کی نحوی ترکیب (۵) کلمات مخطوط کی لغوی تحقیق۔

الجواب ..... ❶ **سورت کا ترجمہ:۔** کھڑکھڑانے والی، کیا ہے کھڑکھڑانے والی، اور کیا معلوم آپ کو کہ کیا ہے کھڑکھڑانے والی، جس دن ہوں گے لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح، اور ہوں گے پہاڑ دھنی ہوئی رنگین روئی کی طرح، لیکن وہ شخص کہ بھاری ہو گئے اس کے نامۂ اعمال پس وہ پسندیدہ آرام میں ہوگا اور لیکن وہ شخص کہ ہلکے ہو گئے اس کے نامۂ اعمال، پس اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہے، اور کیا معلوم آپ کو کہ ہاویہ کیا ہے وہ دہکتی و بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

❶ سورت کی تفسیر:۔ ان آیات مبارکہ میں قیامت اور اس کے بعض احوال کا تذکرہ ہے۔ وہ کھڑکھڑانے والی آپ کو نہیں معلوم کہ وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے؟ ہم آپ کو بتلاتے ہیں کہ وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے جس دن اس کھڑکھڑانے والی کا وجود ہوگا تو اس دن تمام انسان بکھرے پروانوں کی سی حالت میں ہونگے جس طرح پروانے بکثرت ہوتے ہیں اسی طرح انسان بھی سارے کے سارے ایک جگہ جمع ہونگے۔ جس طرح پروانے بے کس و عاجز ہوتے ہیں اسی طرح اس دن انسان بھی ضعیف و ناتواں ہونگے جس طرح پروانے بے چین اور بے قرار ہوتے ہیں اسی طرح انسانوں میں بھی اس دن بے چینی اور بے تابی ہوگی۔ اس دن پہاڑ باوجود اپنے بڑے حجم کے اور باوجود اپنے زیادہ بوجھ کے اون کی طرح ہوا میں اڑتے ہونگے جس طرح اون دھنی جاتی ہے تو اس کے اجزاء ہوا میں اڑتے ہیں اور اس میں گرد و غبار بال وغیرہ شامل ہو جاتے ہیں اور محسوس ہوتا ہے کہ ہوا میں رنگ برنگی اون اڑ رہی ہے اسی طرح مختلف رنگوں کے پہاڑ بھی قیامت کے دن رنگین دھنی ہوئی اون کی طرح اڑیں گے۔ اور اس دن تمام لوگوں کے اعمال کا وزن ہوگا جس کے اعمال صالحہ کا پلڑا بھاری ہو گیا وہ خوشی والی زندگی میں ہوگا اس کو حیات جاودانی اور زندگی کامرانی ملے گی اور جس شخص کے اعمال صالحہ کا پلڑا ہلکا ہو گیا تو وہ شخص ناکام ہو گیا اور اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا یہ جہنم کے ناموں میں سے ایک نام ہے بمعنی گڑھا، پھر اللہ تعالیٰ نے ہاویہ کی شدت دہولناکی کو بیان کرنے کے لئے پوچھا کہ تمہیں ہاویہ کے متعلق معلوم بھی ہے کہ وہ کیا ہے؟ پھر جواب دیا کہ وہ انتہائی شدید انداز میں دہکتی دہکتی ہوئی آگ ہے۔ (خزائن)

❷ مذکورہ الفاظ کے لفظی و مرادی معانی:۔ "قارعۃ" کا معنی کھڑکھڑانے والی ہے اس سے مراد قیامت ہے کیونکہ وہ دلوں کو گھبراہٹ سے اور کانوں کو سخت آوازوں سے کھڑکھڑائے گی۔ "فراش" کا معنی پروانہ و پتنگا ہے، مراد یہ ہے کہ لوگ پتنگوں کی طرح بکھرے ہوئے ہوں گے، یہ کثرت میں یا ضعف میں لوگوں کو پتنگوں کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ "مَبْثُوْث" بث مصدر سے اسم مفعول ہے بمعنی بکھرا ہوا، مراد یہ ہے کہ لوگ اس دن بکھرے ہوئے حیران و پریشان پھر رہے ہونگے۔ "عِهْن" کا معنی ہے رنگی ہوئی اون مراد اس سے پہاڑوں کی کمزوری اور ضعف کا بیان کرنا ہے کہ وہ اون کی طرح اڑتے پھریں گے۔ "مَنْفُوْش" نفش مصدر سے اسم مفعول کا صیغہ ہے بمعنی دھنی ہوئی اس سے مراد بھی وہی ضعف ہے کیونکہ دھنی ہوئی روئی اور زیادہ ہلکی ہوتی ہے۔

❸ آیت کی نحوی ترکیب:۔ یوم مضاف یکون فعل ناقص الناس اس کا اسم کاف جارہ الفراش موصوف المبثوث اس کی صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، کاف جارہ اپنے مجرور سے مل کر ثابتین کے متعلق ہو کر خبر، یکون اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مضاف الیہ یوم مضاف و مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ فعل محذوف تقرع القارعۃ القلوب کیلئے۔

❹ کلمات مخطوط کی لغوی تحقیق:۔ "اَلْفَرَاشُ" یہ جمع ہے اس کا مفرد اَلْفَرَاشَۃُ ہے بمعنی پروانہ و پتنگا۔

"اَلْمَنْفُوْشُ" صیغہ واحد مذکر بحث اسم مفعول از مصدر نَفْشًا (نصر، ضرب) بمعنی دھنا۔

"ثَقُلَتْ" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی معلوم از مصدر ثِقَلًا و ثِقَالَۃً (کرم، ضرب) بمعنی بھاری ہونا۔

"رَاضِيَةٌ" صیغہ واحد مؤنث بحث اسم فاعل از مصدر رِضًا و رِضْوَانًا (سمع، ناقص) بمعنی خوش ہونا۔

"خَفَّتْ" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث فعل ماضی معلوم از مصدر خَفًّا و خِفَّۃً (ضرب، مضاعف) بمعنی ہلکا ہونا۔

Scanned with CamScanner

"مَوَازِيْنُهٗ" یہ جمع ہے اس کا مفرد میزانٌ ہے بمعنی ترازو۔ مصدر وَزْنًا، وِزْنَةً (ضرب، مثال) بمعنی وزن کرنا۔

"حَامِيَةٌ" صیغہ واحد مؤنث جنس اسم فاعل از مصدر حَمْيًا، حُمِيًّا، حُمُوًّا (سمع، ناقص) بمعنی تیز گرم ہونا۔

لسان القرآن ..... وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۙ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۙ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۙ (بروج ۱ تا ۷)

ترجمہ و تفسیر ذکر کریں، اصحاب اخدود کون تھے واقعہ کی تفصیل بیان کریں، الفاظ قسم کا مصداق واضح کریں، خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق کریں۔

خلاصہ سوال ..... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) اصحاب اخدود کا واقعہ (۴) الفاظ قسم کا مصداق (۵) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق۔

جواب ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ قسم ہے برجوں والے آسمان کی، اور وعدہ کئے ہوئے دن کی اور حاضر ہونے والے کی اور اس کی جس کے پاس حاضر ہوں، قتل کر دیئے گئے (ملعون و ہلاک ہو گئے) خندقوں والے یعنی بہت سے ایندھن کی آگ والے جس وقت وہ اس پر بیٹھے ہوئے تھے اور وہ اس چیز کو جو وہ مؤمنین کے ساتھ کر رہے تھے دیکھ رہے تھے۔

❷ آیات کی تفسیر:۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ چار چیزوں کی قسم کھا کر کہ مؤمنین کو تسلی دے رہے ہیں کہ جس طرح اصحاب اخدود اس وقت کے مؤمنین کو انکے ایمان لانے کی وجہ سے انتقاماً آگ میں ڈالتے تھے اور پھر اس منظر کو دیکھ کر خوش ہوتے تھے پھر بالآخر وہ اپنے انجام بد کو پہنچے اسی طرح آج کے کفار جو مؤمنین کو تکالیف پہنچا رہے ہیں یہ بھی گرفتار لعنت ہو کر اپنے انجام بد کو پہنچیں گے۔

❸ اصحاب اخدود کا واقعہ:۔ ایک بادشاہ تھا جس کے ہاں ایک کاہن اور ساحر تھا، بادشاہ اپنا ہر کام اس ساحر سے کروا لیتا گویا اسکی سلطنت اسکے جادو کے بل قائم تھی، ماہر عمر میں اس ساحر نے بادشاہ سے کہا کہ میری عمر ختم ہونے والی ہے آپ مجھے کوئی ذہین لڑکا دیں جس کو میں اپنا علم سکھا سکوں، بادشاہ نے ایک لڑکا اسکے حوالہ کر دیا وہ بچہ صبح شام اس ساحر کے پاس حاضر ہونے لگا اسی دوران راستہ میں اس کی کسی راہب سے ملاقات ہوئی وہ بچہ اس راہب سے بڑا متاثر ہوا اور راہب نے اس بچہ کو توحید کی تعلیم دی وہ بچہ ایمان لے آیا، پھر بچہ روزانہ اس ساحر کے پاس آتے جاتے اس راہب کے پاس آنے جانے لگا، ایک دن یہ بچہ بادشاہ کی طرف جا رہا تھا کیا دیکھتا ہے کہ کسی مہلک جانور نے راستہ روک رکھا ہے لوگ ٹھہرے ہوئے ہیں، اس بچے نے سوچا کہ آج میں امتحان لیتا ہوں کہ ساحر حق پر ہے یا راہب۔ چنانچہ اس نے پتھر اٹھایا اور کہا کہ اے خدا اگر اس راہب کا مذہب حق ہے تو اس پتھر سے اس جانور کو ہلاک فرما، چنانچہ پتھر سے وہ جانور ہلاک ہو گیا اور لوگوں میں شہرت ہو گئی کہ بچہ کو جادوگری میں کمال حاصل ہو گیا ہے، پھر آہستہ آہستہ وہ بچہ ولایت عظمیٰ کے مرتبہ پر فائز ہو گیا، لاعلاج مریض اسکی دعا سے شفایاب ہونے لگے، شہرت کی وجہ سے بادشاہ کا اندھا مصاحب بھی آیا اور تحفے وغیرہ پیش کر کے درخواست کی کہ مجھ پر بھی کچھ نظر کرم کریں، میری آنکھیں بھی درست کر دیں بچے نے کہا کہ شفاء میرے ہاتھ میں نہیں ہے، میرا رب شفا دیتا ہے اگر تو میرے رب پر ایمان لائے تو میں اس سے دعا کرتا ہوں امید ہے کہ آنکھیں درست ہو جائیں گی، چنانچہ اس طرح ہوا کہ وہ ایمان لے آیا بچے نے دعا کی اس کی آنکھیں درست ہو گئیں۔ جب وہ آدمی

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

صبح بادشاہ کے دربار میں پہنچا تو بادشاہ نے تعجب سے پوچھا کہ پہلے تو کسی بھی معالج سے ٹھیک نہیں ہوا اب کیسے ٹھیک ہو گیا؟ اس نے کہا کہ میرے پروردگار نے اپنی قدرت سے مجھے بینائی دی ہے، بادشاہ نے کہا کہ میرے سوا تیرا پروردگار کون ہے؟ اس نے کہا کہ جس نے ساری کائنات پیدا کی ہے، بادشاہ اس کے جواب سے غضبناک ہوا اور اسے مارا پیٹا اور پوچھا کہ بتا تجھے یہ عقیدہ کس نے سکھایا ہے؟ اس نے بچے کا نام لیا، اور پھر بچے کو بلا کر سختی سے پوچھا گیا تو اس نے راہب کا نام لیا، بادشاہ نے اس راہب کو بلا کر دین چھوڑنے کا کہا اس نے انکار کیا تو بادشاہ نے اسے آرے سے چیر دیا پھر مصاحب سے بھی اسی طرح کہا اس نے انکار کر دیا بادشاہ نے اس کو بھی چیر دیا، اور بچے سے کہا کہ تو بھی اپنے دین سے باز آجا، ورنہ تیرا بھی یہی انجام ہوگا بچے نے انکار کر دیا، الغرض بادشاہ نے مختلف حیلے بہانے کئے مگر تمام تدابیر ناکام ہو گئیں وہ اس کو قتل نہ کر سکے پھر بچے نے خود ہی اپنے قتل کی تدبیر بتلائی کہ بڑے میدان میں لوگوں کو جمع کرو پھر مجھے سولی پر چڑھا دو اور پھر بسم اللہ رب هذا الغلام کہہ کر مجھے تیر مارو میں مر جاؤں گا چنانچہ اسی طرح کیا گیا تیر اس بچے کی کنپٹی پر لگا اور وہ جاں بحق ہو گیا جب لوگوں نے یہ دیکھا تو تمام لوگوں نے بآواز بلند کہا آمنا برب هذا الغلام، بادشاہ کو اور غصہ آگیا کہ پہلے تین تھے اب بے شمار لوگ اس بچے کے رب پر ایمان لا چکے ہیں چنانچہ اس نے حکم دیا کہ خندقیں کھود کر ان میں آگ لگائی جائے اور تمام لوگوں سے ایک ایک کر کے پوچھا جائے جو بھی ان میں سے ہمارے مذہب سے پھر گیا ہو اس کو اس آگ میں ڈال دیا جائے چنانچہ خندقیں کھود کر تمام اعیان سلطنت ان کے کناروں پر نظارہ کیلئے بیٹھ گئے اور پھر تمام اہل ایمان کو آگ میں ڈالنا شروع کر دیا گیا۔ اسی دوران آگ بھڑکی اور بادشاہ اور اسکے کارندے وغیرہ جو کناروں پر بیٹھے نظارہ کر رہے تھے ان تمام کو آگ نے جلا کر راکھ کر دیا۔

⑦ **الفاظ قسم کا مصداق:۔** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت ہے کہ یوم موعود سے مراد قیامت کا دن، شاهد سے مراد جمعہ کا دن، مشهود سے مراد عرفہ کا دن ہے۔ اگرچہ اس میں اور بھی اقوال ہیں مگر راجح قول یہی ہے۔

⑧ **کلمات مخطوطہ کی لغوی تحقیق:۔** "بُرُوْج" یہ جمع ہے اس کا مفرد بُرْج ہے بمعنی مضبوط قلعہ، بڑا محل و گنبد، مصدر بُرُوْجًا (نصر) بمعنی بلند ہونا و ظاہر ہونا۔ "اُخْدُوْد" یہ مفرد ہے اس کی جمع اَخَادِیْد ہے بمعنی لمبا گڑھا، مصدر خَدًّا (نصر) بمعنی کھودنا۔

"وَقُوْد" اسم بمعنی آگ سلگانے کا ایندھن، مصدر وَقْدًا وُقُوْدًا (ضرب) بمعنی روشن ہونا، آگ جلنا، بھڑکنا۔

"قُعُوْد" یہ جمع مکسر اسم فاعل ہے اس کا مفرد قَاعِدٌ ہے از مصدر قُعُوْدًا (نصر) بمعنی بیٹھنا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۲ھ

الشق الاول ..... اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ (الکوثر)

سورۃ کا شان نزول لکھنے کے بعد سلیس و بے عبارت ترجمہ کریں۔ نیز کوثر کی تفسیر میں مفسرین کے اقوال لکھیں۔

جواب ..... مکمل جواب کما مر فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۱ھ۔

الشق الثانی ..... وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝ (الضحیٰ ۲۲)

آیات کا سلیس ترجمہ و مختصر تشریح کریں، شان نزول بیان کریں، ما ودعك میں ضمیر خطاب اور یتیما سے کون مراد ہیں۔

Scanned with CamScanner

آخرت واولی سے کیا مراد ہے۔ خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں چھ امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تشریح (۳) آیات کا شانِ نزول (۴) ماودعك میں ضمیر خطاب اور یتیمًا کی مراد (۵) آخرت واولی کی مراد (۶) خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق۔

جواب ..... ❶ **آیات کا ترجمہ:۔** قسم ہے دن کی (یا چاشت کی) اور رات کی جب وہ چھا جائے نہیں چھوڑا آپ کو آپ کے رب نے اور نہ بیزار ہوا ہے اور البتہ آخرت بہتر ہے آپ کے لئے پہلے سے (دنیا سے) اور البتہ عنقریب دے گا آپ کو آپ کا رب پس آپ راضی ہو جائیں گے۔ کیا نہیں پایا آپ کو یتیم پس آپ کو ٹھکانہ دیا۔

❷ **آیات کی تشریح:۔** اللہ تعالیٰ دو قسمیں کھا کر مشرکین کے دعویٰ کی تردید کر رہے ہیں کہ آپ کو آپ کے رب نے چھوڑا نہیں ہے اور نہ ہی نفرت کی ہے ان کا یہ دعویٰ سراسر غلط ہے کہ آپ کو آپ کے رب نے چھوڑ دیا ہے۔ اس سے اگلی آیت میں فرمایا کہ آپ کی ہر آنے والی گھڑی پہلی گھڑی سے بہتر ہوتی چلی جائے گی۔ اور مسلسل آپ کی ظاہری و باطنی ترقیات میں اضافہ ہوتا چلا جائیگا۔ اور آپ کو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اتنا نوازیں گے کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

❸ **آیات کا شانِ نزول:۔** کچھ عرصہ کیلئے سرکار دو عالم ﷺ پر وحی آنا بند ہو گئی، حضرت جبرائیل علیہ السلام کوئی پیغام ربانی لیکر نہ آئے، اس موقع پر مشرکین نے طعنہ دینا شروع کر دیا کہ آپ کا رب آپ سے ناراض ہو گیا ہے اس وجہ سے اس نے تمہیں چھوڑ دیا ہے، اسکے اس طعنہ کی وجہ سے آپ ﷺ کو بہت صدمہ ہوا تو اس طعنہ کی تردید میں یہ آیات نازل ہوئیں۔

❹ **ماودعك میں ضمیر خطاب اور یتیمًا کی مراد:۔** ان دونوں سے مراد آنحضرت ﷺ کی ذات اطہر ہے۔

❺ **آخرت واولی کی مراد:۔** اس میں دو تفسیریں مشہور ہیں۔ ① اولی سے مراد سابقہ زندگی اور آخرت سے مراد مستقبل کی زندگی ہے مطلب یہ کہ آپ کا آئندہ زمانہ گزرے ہوئے زمانہ سے بہتر ہوگا۔

② اولی سے مراد دنیا اور آخرت سے مراد آخرت ہی ہے مطلب یہ کہ آپ کی آخرت آپ کی دنیا سے بہتر ہوگی۔

❻ **خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق:۔** "فسجی" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر سَجْوًا (نصر) بمعنی چھا جانا، ڈھانپ لینا۔

"قلی" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر قِلًا (ضرب) بمعنی ناراض ہونا، بیزار ہونا۔

"ودعك" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر تودیع (تفعیل) بمعنی الوداع کہنا، رخصت کر دینا۔

"فترضی" صیغہ واحد مذکر حاضر بحث مضارع معروف از مصدر رضوانا (سمع) بمعنی راضی ہونا، خوش ہونا۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

﴿الورقة الاولیٰ : فی التفسیر﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ١٤٢٣ھ

الشق الاوّل ..... هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۝ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۝ (نازعات: ١٥-٢٠)

آیات کریمہ کا سلیس ترجمہ و مختصر تفسیر ذکر کریں، اذهب، هل لك کا مخاطب کون ہے۔ الآية الكبرى سے کیا مراد ہے، واضح کریں۔

الجواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ١٤٢٢ھ۔

الشق الثانی ..... سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝ وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۝ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۝ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝ (اعلیٰ: ١-٨)

آیات کا ترجمہ و مختصر تفسیر تحریر کریں، الا ماشاء الله میں استثناء کا مفہوم بیان کریں، ونيسرك لليسرىٰ میں یسریٰ سے کیا مراد ہے نیز آیات مخطوط کی ترکیب۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں پانچ امور توجہ طلب ہیں (١) آیات کا ترجمہ (٢) آیات کی تفسیر (٣) استثناء کا مفہوم (٤) یسریٰ کی مراد (٥) آیات مخطوط کی ترکیب۔

الجواب ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ اپنے عالی شان رب کی تسبیح بیان کیجئے جس نے پیدا کیا اور ٹھیک بنایا اور جس نے مقدر کیا اور راہ دکھائی اور جس نے چارہ نکالا (اگایا) پھر کر دیا اسے سیاہ کوڑا، پس عنقریب ہم آپ کو پڑھائیں گے پھر آپ ﷺ نہ بھولیں گے مگر جو چاہے گا اللہ تعالیٰ، بے شک وہ جانتا ہے ظاہر و باطن کو اور سہولت دیں گے ہم آپ کو آسان چیز کی۔

❷ آیات کی تفسیر:۔ سب سے پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے نام کی تسبیح و تقدیس کا حکم دے رہے ہیں، اس کے بعد اپنی قدرت و حکمت کے چند واقعات بیان کرنے کے بعد آنحضرت ﷺ کو رسالت و نبوت کے متعلق چند ہدایات دے رہے ہیں اور اس کے بعد خوشخبری سنا کر فریضۂ نبوت کو آسان فرما رہے ہیں کہ اے پیغمبر جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا ہے آپ اس کے بارے میں فکرمند نہ ہوں، اگر اس کا کوئی حصہ آپ کو بھول جائے تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے یاد کرانا اور صحیح پڑھانا، یا کسی حصہ کو بھلا دینا یہ تمام تر ہماری ذمہ داری ہے، آپ ﷺ اس بارے میں فکر و اندیشہ میں نہ پڑیں۔

❸ استثناء کا مفہوم:۔ استثناء کا مفہوم یہ ہے کہ آپ کو صحیح پڑھانا اور یاد کرانا ہماری ذمہ داری ہے اگر ہم کسی مصلحت اور حکمت کے نتیجہ میں کوئی حصہ محو کرنا چاہیں گے تو خود ہی آپ کے ذہن سے نکال دیں گے، اس وجہ سے آپ ﷺ اس بارے میں فکرمند نہ ہوں۔

❹ یسریٰ کی مراد:۔ اس آیت میں یسریٰ سے مراد حفظ وحی کا آسان طریقہ یا شریعت مطہرہ یا تمام امور حسنہ ہیں۔

❺ آیات مخطوط کی ترکیب:۔ سبح فعل و فاعل اسم مضاف ربك مضاف الیہ مکمل موصوف الاعلى صفت اوّل الذي اسم موصول خلق فسوّى دونوں جملے فعلیہ مکمل صلہ، اسم موصول وصلہ مکمل صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفت سے مکمل

مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل امر اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

السوال الثانی ۱۴۲۳ھ

السؤال الاول ..... فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۙ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۙ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۙ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۙ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۙ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۙ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۙ (التکویر ۱۵:۲۱)

آیات کا ترجمہ وتفسیر بیان کریں، "رسول کریم" سے کون مراد ہیں؟ ذی قوۃ، مطاع، امین کس کی صفات بیان کی گئی ہیں خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) رسول کی مراد (۴) مذکور صفات کا موصوف (۵) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق۔

الجواب ..... ❶ **آیات کا ترجمہ:** قسم کھاتا ہوں میں پیچھے ہٹنے والے سیدھے چلنے والے چھپ جانے والے ستاروں کی اور رات کی جب وہ چھا جائے اور صبح کی جب وہ روشن ہو یقیناً یہ قرآن ایک معزز ایلچی فرشتہ کا لایا ہوا کلام ہے جو عرش والے کے نزدیک صاحب مرتبہ ہے وہاں کا سردار اور معتمد ہے۔

❷ **آیات کی تفسیر:** ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تین قسمیں کھا کر (پہلی قسم ستاروں کی، دوسری قسم رات کی، تیسری قسم صبح کی) حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کی پانچ صفات بیان کی ہیں جن سے مقصود قرآن کریم کی حقانیت اور اس کے من جانب اللہ ہونے کو بیان کرنا ہے اور صفات کی وضاحت اس طرح ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام معزز ہیں اللہ تعالیٰ اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان واسطہ ہیں زبردست قوت کے مالک ہیں کہ انہوں نے قوم لوط کی بستیوں کو اٹھا کر تہہ وبالا کر کے رکھ دیا تھا اور پلک جھپکنے میں آسمان سے زمین اور زمین سے آسمان تک پہنچ جاتے ہیں اور باری تعالیٰ کے ہاں ان کا بڑا مرتبہ ہے اور بارگاہ الٰہی تک ان کی رسائی ہے اور تمام فرشتوں کے سردار ہیں بقیہ تمام فرشتے ان کے مطیع وفرمانبردار ہیں اور انتہائی امانتدار ہیں جو حکم ان کو من جانب اللہ ملتا ہے بعینہٖ بغیر کسی ردوبدل اور کمی بیشی کے وحی حکم آنحضرت ﷺ تک پہنچاتے ہیں جب قرآن کو لانے والے فرشتے ان صفات حمیدہ کے مالک ہیں تو قرآن کریم کے من جانب اللہ ہونے میں کیا شک وشبہ باقی رہتا ہے۔

❸ و ❹ **رسول کی مراد مذکور وصفات کا موصوف:** رسول کریم سے مراد اور مذکور صفات کا موصوف حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں۔

❺ **خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق:**

"اَلْجَوَارِ" جاریۃ کی جمع ہے از باب ضرب بمعنی جاری ہونا، آگے کو چلنا۔

"اَلْخُنَّسِ" الخانس یا الخانسۃ کی جمع ہے از باب نصر ضرب بمعنی پیچھے ہٹنا وعلیحدہ ہونا۔

"الْكُنَّسِ" کانس یا کانسۃ کی جمع ہے از باب ضرب بمعنی چھپنا، غروب ہونا، ہرن کا جائے پناہ میں چھپنا۔

"عسعس" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف باب فعللۃ بمعنی رات کا چھا جانا، رات کا گزرنا۔

السؤال الثالث ..... اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۙ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۙ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۙ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۙ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۙ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۙ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۙ

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

وَيَنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ﴿الانشقاق: ٩﴾

آیات مبارکہ کا سلیس ترجمہ کرکے مختصر تفسیر تحریر کریں، خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق ذکر کریں، فملاقیہ کون سا صیغہ ہے اور اس میں ضمیر مجرور کا مرجع متعین کریں نیز آخری آیت کی نحوی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں چھ امور توجہ طلب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) فملاقیہ کی تحقیق (۵) ضمیر مجرور کا مرجع (۶) آخری آیت کی نحوی ترکیب۔

الجواب ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ جب آسمان پھٹ جائیگا اور سن لے گا اپنے رب کے حکم کو اور حق یہی ہے (زیبا یہی ہے) اور جب زمین کھینچ دی جائے گی اور ڈال دے گی وہ ان چیزوں کو جو اس میں ہیں اور خالی ہو جائیگی اور سن لے گی اپنے رب کے حکم کو اور حق یہی ہے، اے انسان بیشک تو اپنے رب کی طرف چلا جا رہا ہے پس تو جا ملے گا اس کو لیکن وہ شخص کہ جس کو دیا جائے گا اپنا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں تو عنقریب وہ حساب لیا جائے گا آسان حساب اور وہ لوٹے گا اپنے گھر والوں کی طرف خوشی کی حالت میں۔

❷ آیات کی تفسیر:۔ ان آیات میں قیامت کی سختی اور ہولناکی کو ذکر کرکے بتلایا کہ اے انسان تو نے بھی ایک دن مر کر اپنے رب سے ملاقات کرنی ہے اس وجہ سے اپنے اردگرد کے حالات میں غور وفکر کر اور راہ راست پر آجا۔

اگلی آیات میں ایمان باللہ وایمان بالقرآن کی تلقین کی گئی ہے اس کے بعد فرمایا کہ جس شخص کو نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائیگا اس کا یوں سمجھو کہ انتہائی مختصر اور آسان حساب وکتاب کے ذریعہ سے ہی اس کی جان بخشی ہوگئی ہے وہ خوشی خوشی اپنے گھر والوں کی طرف لوٹے گا، اس لئے دائیں ہاتھ کے نامۂ اعمال والے عمل کرو۔

❸ خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:۔ "انشقت" صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی معروف از مصدر انشقاق (انفعال، مضاعف) بمعنی پھٹنا یہ لازمی ہے، مجرد میں الشق مصدر متعدی ہے بمعنی پھاڑنا۔

"اذنت" صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی معروف از مصدر اذن (سمع، مہموز) بمعنی کان لگانا، سننا۔

"حقت" صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی معروف از مصدر حقًا (نصر، مضاعف) بمعنی کسی چیز کا ثابت ہونا، واجب ہونا۔

"مدت" صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی مجہول از مصدر مدًا (نصر، مضاعف) بمعنی کھینچنا۔

"القت" صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی معروف از مصدر القاء (افعال) بمعنی کسی چیز کو ڈالنا، باہر نکالنا۔

"تخلت" صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی معروف از مصدر تخلی (تفعیل، ناقص) بمعنی تہائی میں رہنا، خالی ہونا، فارغ ہونا۔

"کادح" صیغہ واحد مذکر اسم فاعل از مصدر کدحا (فتح، صحیح) بمعنی محنت کرنا، کمائی کرنا، مشقت اٹھانا، کوشش کرنا۔

❹ فملاقیہ کی تحقیق:۔ صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر ملاقاۃ (مفاعلہ، ناقص) بمعنی ملنا، ملاقات کرنا۔

❺ ضمیر مجرور کا مرجع:۔ فملاقیہ میں ضمیر مجرور کا مرجع کادح الی ربک میں لفظ رب ہے۔

❻ وینقلب الی اھلہ مسرورا کی ترکیب:۔ واؤ عاطفہ ینقلب فعل، اس میں ھو ضمیر ذوالحال الی جارہ اھلہ مضاف ومضاف الیہ مل کر مجرور ہو کر متعلق ہوا فعل کے، مسرورًا حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل، متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

السوال الثالث ۱۴۲۳ھ

الشق الاول ..... وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ (الضحیٰ: ۱-۵)

آیات کریمہ کا ترجمہ وشان نزول تحریر کریں، نیز آیات مذکورہ کی تفسیر ذکر کریں۔

الجواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۲ھ۔

الشق الثانی ..... تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ (اللھب)

سورۃ کا سلیس ترجمہ کر کے مختصر تفسیر وشان نزول تحریر کریں، خط کشیدہ کلمات کے معانی بیان کریں۔ حمالة الحطب کے منصوب ہونے کی وجہ تحریر کریں۔ ابولہب کا اصلی نام اور ابولہب کنیت کی وجہ بیان کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چھ امور مطلوب ہیں (۱) سورۃ کا ترجمہ (۲) سورۃ کی تفسیر (۳) سورۃ کا شان نزول (۴) خط کشیدہ کلمات کے معانی (۵) حمالة الحطب کے منصوب ہونے کی وجہ (۶) ابولہب کا اصلی نام وکنیت کی وجہ۔

الجواب ..... ❶ سورۃ کا ترجمہ:۔ ٹوٹ جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور ہلاک ہو وہ، نہیں فائدہ دیا اس کو اس کے مال نے اور جو کچھ اس نے کمایا، عنقریب وہ داخل ہوگا شعلہ والی آگ میں اور اس کی بیوی اس حال میں کہ اٹھانے والی ہے وہ لکڑیوں کو اس کی گردن میں رسی ہوگی مونج کی۔

❷ سورۃ کی تفسیر:۔ یہ سورت ابولہب کے جملہ تبالك الهذا جمعتنا کے جواب میں نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ بددعا دے رہے ہیں کہ محمد ﷺ کے بجائے ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ ہلاک ہو چنانچہ جنگ بدر کے بعد وہ اپنے انجام بد کو پہنچا اور اس کا مال ومتاع جاہ وجلال، حسب ونسب وغیرہ کوئی بھی چیز اس کے کام نہ آئی اور انجام بد سے اسے نہ بچا سکی، چنانچہ بہت جلد وہ شعلہ والی آگ میں داخل ہوگا، ابولہب کے انجام کو ذکر کرنے کے بعد اس کی بیوی کا انجام ذکر کیا کہ وہ بھی جہنم میں ہی داخل ہوگی اور اس کے گلے میں آگ کی رسی ہوگی کیونکہ مسلمانوں کو بالعموم اور آنحضرت ﷺ کو بالخصوص ایذا اور سانی وشمنی اور مخالفت اسلام میں اپنے خاوند کا پورا پورا ساتھ دیتی تھی، اس کا نام ارویٰ بنت حرب اور کنیت ام جمیل تھی۔

❸ سورۃ کا شان نزول:۔ جس وقت آنحضرت ﷺ پر آیت وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے اپنے خاندان وقبیلہ کو دعوت توحید دینے کے لئے کوہ صفا پر اکٹھا کیا اور کہا کہ میں نے چالیس برس کا طویل عرصہ تم میں گزارا ہے میری کوئی بری عادت (جھوٹ، خیانت، لڑائی وغیرہ) تم نے دیکھی ہو تو بتلاؤ؟ سب نے بیک زبان کہا کہ آپ صادق الامین ہیں تو آپ نے طویل تمہید کے بعد کہا کہ قولوا لا اله الا الله تفلحون کہ اگر کامیابی چاہتے ہو تو باطل معبودوں کو چھوڑ کر ایک اللہ اور معبود کی طرف آجاؤ تو فوراً ابولہب نے کہا تبالك یا محمد الهذا جمعتنا (ہلاک ہو تو اے محمد کیا تو نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا) پھر پتھر اٹھا کر آپ کو مارا اور گالیاں دیتا ہوا مجلس سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے بعد مستقل طور پر اس نے آپ ﷺ کی مخالفت

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

شروع کردی، اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔

❼ خط کشیدہ کلمات کے معانی:۔ "تَبَّتْ" صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی معروف از مصدر تَبًّا (نصر) بمعنی ہلاک ہونا۔
"لَهَبٌ" مصدر (سمع) بمعنی شعلہ کا بھڑکنا۔ "حَمَّالَةَ" "حَمْلٌ" مصدر (ضرب) سے مبالغہ کا صیغہ بمعنی اٹھانا۔
"الْحَطَبِ" بمعنی لکڑی اس کی جمع اَحْطَابٌ ہے۔ "جِيْدِ" بمعنی گردن اس کی جمع اَجْيَادٌ ہے۔

❽ حمالة الحطب کے منصوب ہونے کی وجہ:۔ حمالة الحطب یہ مضاف ومضاف الیہ ملکر حال بن رہا ہے عامل وامرأته سے اور حال منصوبات میں سے ہے۔

❾ ابولہب کا اصلی نام وکنیت کی وجہ:۔ ابولہب کا اصل نام عبدالعزیٰ تھا اور کنیت اس کی ابولہب تھی اس لئے کہ لہب آگ کے شعلہ کو کہتے ہیں چونکہ ابولہب بھی بہت خوبصورت اور سرخ رنگ والا تھا اس لئے یہ اس کی کنیت ہوگئی باقی کنیت اس لئے ذکر کی کہ نام کی نسبت یہ زیادہ مشہور تھی۔

﴿الورقة الاولى فى التفسير﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۴ھ

السؤال الاول ..... وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۙ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ يَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِى الْحَافِرَةِ ۘ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۘ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۘ فَاِنَّمَا هِىَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۘ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۘ (نازعات ۱۳۲۱)

آیات کا سلیس ترجمہ وتفسیر کریں۔ ابصارھا میں ضمیر کا مرجع متعین کریں۔ خط کشیدہ کلمات کا لغوی ومرادی معنی بیان کیجیے اور قلوب یومئذ واجفة ابصارها خاشعة کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) ابصارھا میں ضمیر کا مرجع (۴) مخطوط الفاظ کا لغوی ومرادی معنی (۵) قلوب یومئذ واجفة الخ کی ترکیب۔

الجواب ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ قسم ہے ان فرشتوں کی جو سختی سے جان نکالنے والے ہیں اور ان فرشتوں کی جو بند کھولنے والے ہیں اور ان فرشتوں کی جو تیرنے والے ہیں، پھر ان فرشتوں کی جو سبقت کرنے والے ہیں پھر ان فرشتوں کی جو ہر معاملہ کا انتظام کرتے ہیں ضرور قائم ہوگی قیامت جس دن کہ ہلانے والی ہلادے گی، پیچھے آئے گی اسکے پیچھے آنے والی، کتنے دل اس دن دھڑکتے ہونگے انکی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی، کہتے ہیں منکر لوگ کہ کیا ہم لوٹائے جائینگے پہلی حالت پر، کیا جب ہم ہو جائینگے بوسیدہ ہڈیاں؟ وہ کہتے ہیں کہ اس وقت لوٹنا خسارہ والا ہے۔ بیشک وہ ایک چیخ ہوگی پس اچانک وہ سب کے سب میدان میں ہوں گے۔

❷ آیات کی تفسیر:۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرشتوں کی پانچ صفات کی قسمیں کھا کر قیامت کے وقوع اور اس کی ہولناکی کو ذکر کرتے ہیں۔ چنانچہ پانچ قسمیں (جن کی وضاحت مابعد والے امر ثالث میں آرہی ہے) کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

کہ ایک دن ضرور ایسا آنے والا ہے جس دن سب اشیاء (زمین و آسمان، پہاڑ وغیرہ) کو ہلانے والی چیز (گھڑ دوڑ) ان کو ہلا کر رکھ دے گی پھر اسکے بعد ایک اور چیز (گھڑ دوڑ ثانیہ) آئے گی جو تمام حیوانات و انسانوں کو دوبارہ زندہ کرے گی اور سب لوگ دربار الٰہی میں حاضر ہونگے اور خوف کی وجہ سے لوگوں کے دل دھڑک رہے ہونگے اور ندامت و شرم کی وجہ سے آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ کافر لوگ ان حالات کو سن کر از راہ تمسخر و مذاق کہتے ہیں کہ جب ہم لوگ بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا اس وقت ہم دوبارہ اٹھائے جائینگے؟ اگر ہم دوبارہ اٹھائے گئے تو پھر ہم خسارہ میں ہونگے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بیہودہ قول کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے دوبارہ زندہ کرنا کوئی مشکل نہیں ہے صرف ایک چیخ نکلے گی اور سب کے سب جان تیار ہو کر جمع ہو جائیں گے اور اس وقت روح کا تعلق ابدان سے ہو جائے گا اور سب لوگ زندہ کھڑے ہونگے جیسے سوتے ہوئے کو جگا دیا ہو اور اللہ تعالیٰ کے حضور حساب و کتاب کیلئے جمع ہو جائیں گے۔

⑫ **ابصارھا میں ضمیر کا مرجع:** ابصارھا کی ضمیر کا مرجع اصحاب القلوب ہے جو قلوب یومئذ واجفۃ میں ضمناً گزر چکا ہے۔

⑬ **الفاظ مخطوطہ کا لغوی و مرادی معنی:** "نازعات" نَزْعٌ (ضرب) مصدر سے جمع مؤنث اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی کھینچنا و اکھیڑنا۔ مراد کافر کی روح نکالنا ہے کہ وہ اس کے جسم سے زبردستی کھینچی جاتی ہے وہ خود مرنے کیلئے تیار نہیں ہوتا۔

"ناشطات" نَشْطٌ (ضرب) مصدر سے جمع مؤنث اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی گرہ کھولنا۔ مراد مومن کی روح نکالنا ہے کہ وہ خود ہی مرنے کیلئے تیار ہوتا ہے جو بہت آسانی سے روح نکال لی جاتی ہے جیسے کسی ڈوری کی گرہ کھول دی جائے تو بغیر کسی زور کے خود بخود ہی چیز باہر آجاتی ہے۔

"سابحات" سَبْحٌ (فتح) مصدر سے جمع مؤنث اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی تیرنا۔ مراد یہ ہے کہ وہ فرشتے روح کو نکال کر ایسے سکون سے اس کو لیکر اوپر کی طرف جاتے ہیں جیسے آدمی سکون سے پانی میں تیر رہا ہو۔

"سابقات" سَبْقًا و سَبْقَةٌ (فتح و ضرب) مصدر سے جمع مؤنث اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی آگے نکلنا و سبقت کرنا۔ مراد یہ ہے کہ فرشتے روح کو نکال کر تیزی سے اس کی منزل اور ٹھکانہ پر پہنچا دیتے ہیں تاخیر نہیں کرتے۔

"مدبرات" تدبیر (تفعیل) مصدر سے جمع مؤنث اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی تدبیر کرنا۔ مراد یہ ہے کہ وہ فرشتے روح پہنچانے کے بعد حکم الٰہی کے مطابق اس روح کی راحت و عذاب کا انتظام و انصرام کرتے ہیں۔

"مردودون" الرَّدُّ (نصر) مصدر سے جمع مذکر اسم مفعول کا صیغہ ہے بمعنی لوٹانا۔ مراد موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔

"عظام" عظمٌ کی جمع ہے بمعنی ہڈیاں۔ "نخرۃ" بمعنی بوسیدہ اور ریزہ ریزہ۔ مصدر (سمع) بمعنی بوسیدہ ہونا۔

⑭ **آیات مذکورہ کی ترکیب:** قلوب مبتدا یومئذ ظرف مشہور ظرف ہوا واجفۃ کا و واجفۃ اسم فاعل ھی ضمیر مستتر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ابصارھا مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدا خاشعۃ شبہ جملہ ہو کر خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوال ۱۱ تا ۱۴ ..... وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۙ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۙ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۙ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۙ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۙ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۙ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۙ (الطارق ۱۱ تا ۱۷)

آیات کا ترجمہ اور تفسیر بیان کریں۔ الفاظ اور جملوں میں ضمیر کا مرجع واضح کریں۔ خط کشیدہ کلمات کی صرفی (صیغہ) اور معنوی وضاحت کریں۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) ضمیر کا مرجع (۴) خط کشیدہ کلمات کی صرفی ومعنوی وضاحت۔

الجواب ..... ① **آیات کا ترجمہ:۔** قسم ہے بارش والے آسمان کی اور پھٹنے والی زمین کی، بے شک وہ البتہ فیصلہ کن کلام ہے، اور نہیں ہے وہ لایعنی کلام، بے شک وہ لوگ تدبیر کرتے ہیں تدبیر کرنا اور میں بھی تدبیر کر رہا ہوں تدبیر کرنا، پس آپ مہلت دیجئے ان کافروں کو تھوڑی سی مہلت دیجئے۔

② **آیات کی تفسیر:۔** اللہ تعالیٰ ان آیات میں قرآن کریم کی حقانیت اور فکرِ آخرت کو بیان فرما رہے ہیں، پہلے فرمایا کہ ہم نے ہر انسان پر ایک نگران مقرر کیا ہے جو اس کے تمام افعال واقوال، حرکات وسکنات کو دیکھتا جانتا اور لکھتا ہے اس وجہ سے انسان کو چاہیے کہ اپنے انجام کی فکر کرے، پھر امثلہ سے روزِ محشر سب کے جمع ہونے کو بیان کیا، اور فرمایا کہ یہ جمع ہونا ادھر اُدھر کی لایعنی اور فضول بات نہیں بلکہ فیصلہ کن کلام ہے۔ آگے مسلمانوں کو تسلی دی کہ کافروں کو عیش وعشرت میں دیکھ کر گھبرانے کی ضرورت نہیں، ہم نے صرف تدبیر کے تحت انکو مہلت دی ہوئی ہے ایک دن عنقریب انکی گرفت کا آغاز ہوگا جب انکی سب خوشیاں خاک ہو جائیں گی۔

③ **ضمیر کا مرجع:۔** انہ اور ملاقو میں دونوں جگہ ضمیر کا مرجع قرآن کریم ہے۔

④ **خط کشیدہ کلمات کی صرفی ومعنوی وضاحت:۔** "الرجع" یہ باب ضرب کا مصدر ہے بمعنی بارش۔

"الصدع" یہ باب فتح کا مصدر ہے بمعنی پھٹنا۔ "فصل" یہ باب ضرب کا مصدر ہے بمعنی جدا کرنا و فیصلہ کرنا۔

"هزل" یہ باب ضرب کا مصدر ہے بمعنی لغو کرنا۔ "مهل" صیغہ واحد مذکر امر حاضر معروف از باب تفعیل بمعنی مہلت دینا۔

"امهل" صیغہ واحد متکلم مضارع معروف بمعنی مہلت دینا۔ "رویدا" یہ اسم فعل ہے جو امہل فعل امر کے معنی میں ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۴ھ

الشق الاول ..... هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝ (غاشیہ ۱ تا ۷)

آیات کریمہ کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ کلمات کے صیغے تحریر کریں، حدیث الغاشیہ سے کیا مراد ہے؟

الجواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۱ھ۔

الشق الثانی ..... وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗ اِذَا تَرَدّٰى ۝ (اللیل ۱ تا ۱۱)

آیات مبارکہ کا ترجمہ اور مختصر تفسیر تحریر کیجئے، نیز قسم اور جواب قسم متعین کریں، یسریٰ اور عسریٰ سے کیا مراد ہے؟ واضح کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال کا حل چار امور ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی مختصر تفسیر (۳) قسم وجواب قسم کی تعیین (۴) یسریٰ وعسریٰ کی مراد۔

Scanned with CamScanner

الجواب ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے اور قسم ہے دن کی جب روشن ہو جائے اور قسم ہے اس ذات کی جس نے پیدا کیا مرد اور عورت کو بے شک تمہاری کوشش البتہ جدا جدا ہے، لیکن وہ شخص جس نے دیا اور ڈر گیا اور سچا جانا اس نے نیکی کی بات کو تو ہم آسان کر دیں گے اس کے لئے راحت کی چیز اور لیکن وہ شخص جس نے بخل کیا اور بے پرواہ ہو گیا اور جھٹلایا نیکی کی بات کو پس سہولت دیں گے ہم اس کو مشکل چیز کے لئے اور نہیں کام آئے گا اس کے اس کا مال جب گرے گا وہ۔

❷ آیات کی مختصر تفسیر:۔ والیل اذا یغشٰی سے تین قسمیں کھا کر باری تعالیٰ جواب قسم کے مضمون کو پختہ فرما رہے ہیں، پہلی قسم رات کی ہے جب وہ چھا جائے یعنی اپنے کمال کو پہنچے، دوسری قسم دن کی ہے جب وہ خوب روشن ہو جائے اور تیسری قسم اس ذات کی ہے جس نے دو مختلف چیزوں یعنی مرد اور عورت کو پیدا کیا۔

"ان سعیکم الخ" سے جواب قسم ہے کہ ہر انسان فطرت کے اعتبار سے کسی نہ کسی کام کے لئے جدوجہد کر رہا ہے اور سب کی سعی جدا جدا ہے اعمال بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں اس لئے اعمال کے ثمرات بھی مختلف ہیں۔

اس کے بعد صراحت کے ساتھ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور امیہ بن خلف کا واقعہ بیان کیا کہ دونوں شخص مالدار ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں مگر دونوں کی سعی و کوشش میں فرق ہے۔ پہلے کی کوشش تین چیزیں ہیں ① راہ خدا میں مال خرچ کرنا ② اللہ سے ڈر کر زندگی کے ہر شعبے میں احکام کے خلاف کرنے سے بچنا ③ اچھی بات کی تصدیق کرنا، یہاں حُسنٰی سے مراد ایمان و کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفات اور آسمانی کتب اور قیامت کا اقرار و تصدیق کرنا ہے۔

دوسرے کی کوشش بخل کرنا، حق بات کی تکذیب کرنا ہے اور اس کے مال کا مصرف بدی ہے۔ مطلب یہ کہ ہر انسان فطری طور پر کسی سعی و عمل کا خوگر ہے، لہٰذا اے انسان تو نیکی کا طالب بن، بدی کی سعی کو ترک کر، اور نیکی کے طالب کیلئے ہم خود راحتیں پیدا کر دیں گے، اور بدی کے طالب کیلئے تکلیف اور مشقت کا سامان پیدا کر دیں گے۔

❸ قسم و جواب قسم کی تعیین:۔ پہلی تین آیات قسم ہیں اور چوتھی آیت ان سعیکم لشتّٰی جواب قسم ہے۔

❹ یسریٰ و عسریٰ کی مراد:۔ "یسریٰ" کا لغوی معنی نرم اور آرام دہ چیز ہے اور یہاں اس سے مراد جنت ہے کہ ہم اس کو جنت میں جانے کے لئے آسانی دیں گے۔ "عسریٰ" کا لغوی معنی تنگی و مشکل ہے لیکن یہاں مراد جہنم ہے جو ایسے اعمال کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کو جہنم میں جانے کے لئے اسباب مہیا کرتے ہیں اور جہنم کا راستہ آسان کر دیتے ہیں۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۴ھ

السوال ..... كَلَّآ إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَىٰٓ ۝ أَن رَّآهُ اسْتَغْنَىٰٓ ۝ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰٓ ۝ أَرَءَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ ۝ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰٓ ۝ أَرَءَيْتَ إِن كَانَ عَلَى الْهُدَىٰٓ ۝ أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰٓ ۝ أَرَءَيْتَ إِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰٓ ۝ أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ ۝ (العلق ۹۶/۱-۱۴)

آیات کا ترجمہ و مختصر تفسیر ذکر کریں، نیز ان الانسان میں انسان اور عبدا اذا صلی میں عبدا کا مصداق متعین کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) انسان اور عبد کا مصداق۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

الجواب ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ یقیناً بلاشبہ انسان حد سے تجاوز کرتا ہے اس لئے کہ وہ دیکھتا ہے اپنے آپ کو مستغنی، بے شک تیرے رب کی طرف لوٹنا ہے، کیا دیکھا آپ نے اس شخص کو جو روکتا ہے بندہ کو جب وہ نماز پڑھتا ہے، بتلائیے کہ اگر وہ ہدایت پر ہو یا حکم کرے تقویٰ کا، بتلائیے کہ اگر وہ جھٹلائے اور منہ پھیرے، کیا وہ نہیں جانتا اس بات کو کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔

❷ آیات کی تفسیر:۔ یہ آیات اگرچہ ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئیں مگر ان کا مضمون عام ہے، ان میں انسان کی ایک خصلت سیہ اور گمراہی کا ذکر ہے کہ جب تک وہ کسی کا محتاج ہوتا ہے اس وقت تک سیدھا چلتا ہے اور جب اس کے پاس مال و دولت آجائے تو وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اب میں کسی کا محتاج نہیں رہا، میں سب سے بے نیاز ہوں تو اس وقت اس میں سرکشی ظلم و جور کے رجحانات پیدا ہو جاتے ہیں جیسا کہ عموماً اہل دولت اور ارباب سلطنت میں ہوتا ہے، ابوجہل کا بھی یہی حال تھا کہ اس کا تعلق مکہ کے خوشحال اور دولت مند گھرانے سے تھا اس وجہ سے اس نے حضور ﷺ کے بارے میں یہ گستاخانہ الفاظ کہے کہ اگر آج کے بعد میں نے اس کو زمین پر پیشانی رگڑتے دیکھا تو پاؤں سے اس کی گردن روند ڈالوں گا اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں خصوصاً اور دیگر سرکشوں کے بارے میں عموماً انجام بد کا ذکر فرمایا کہ ہم ان کو پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹ کر جہنم میں پھینکیں گے۔

❸ انسان اور عبد کا مصداق:۔ انسان کا مصداق ابوجہل اور عبد کا مصداق حضور ﷺ ہیں۔

السوال الثانی ..... اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۚ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۚ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۙ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ (القدر)

سورۂ مبارکہ کا ترجمہ و شان نزول تحریر کریں، نیز مختصر تفسیر ذکر کرتے ہوئے یہ بتائیں کہ روح سے کون مراد ہیں؟

الجواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۱ھ۔

﴿الورقة الاولیٰ فی التفسیر﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۵ھ

السوال الاوّل ..... كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهُ ۚ فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۙ بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ ۙ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ۚ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ۚ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ۚ مِنْ نُّطْفَةٍ ۚ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۚ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ۚ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۚ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝ (عبس: ۱۱تا۲۲)

آیات مبارکہ کا واضح ترجمہ کرکے مختصر تفسیر تحریر کریں۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح کریں نیز کلاّ انها میں ھا ضمیر کا مرجع متعین کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح (۴) ضمیر کا مرجع۔

الجواب ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ آپ ہرگز ایسا نہ کریں، بیشک یہ قرآن نصیحت ہے، پس جو شخص چاہے اس کو قبول کرلے، وہ معزز بلند مرتبہ پاکیزہ صحیفوں میں نیک بزرگ لکھنے والوں کے ہاتھوں میں رہتا ہے، ہلاک ہو انسان یہ کس قدر ناشکرا ہے، کس چیز سے اس کو پیدا کیا اس نے؟ ایک قطرہ سے، پیدا کیا اس کو پھر ایک اندازہ مقرر کیا اس کا، پھر اس کا راستہ آسان کیا، پھر اس کو موت

دی، پھر اس کو قبر میں رکھوایا پھر جب چاہے گا اس کو دوبارہ زندہ کرے گا۔

(۲) آیات کی تفسیر:۔ ابتدائی چھ آیات میں عظمت قرآن کا ذکر ہے کہ یہ قرآن تو صرف نصیحت ہی ہے جو طالب کیلئے نافع ہے، لہٰذا جو چاہے اسکو قبول کرے اور اگر یہ متکبر لوگ اس پر کان نہ دھریں تو قرآن کریم کو اس سے نقصان نہیں ہوگا یہ اپنا ہی نقصان کریں گے اور ان کے ماننے سے بھی قرآن کریم کی عزت و وقعت نہیں بڑھے گی بلکہ وہ تو آسمان پر بلند مرتبہ نہایت معزز اور صاف ستھرے اوراق میں لکھی ہوئی کتاب ہے، آسمانوں پر فرشتے لکھتے اور وحی لیکر آتے ہیں اور دنیا میں بھی اس کو لکھنے پڑھنے اور جمع کرنیوالے دنیا کے بزرگ ترین فرشتہ خصلت بندے ہیں جنھوں نے ہر قسم کی کمی بیشی اور تحریف و تبدیلی سے اسے محفوظ رکھا ہوا ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ شکوہ کر رہے ہیں کہ انسان کو تو ہلاک ہو جانا چاہیے کہ اس قدر اپنے رب کی وہ ناشکری کرتا ہے، اسے اپنی اصل پر غور و فکر کرنا چاہیے کہ وہ تو ناپاک پانی کا ایک قطرہ تھا جس میں کوئی شعور فہم و فراست تو کیا بے جان و بے قدر قیمت قطرہ تھا (حتی کہ والدین بھی اس قطرہ سے نفرت کرتے تھے) مگر اسکے باوجود رب نے اس قطرہ سے جاندار کو بنایا، پھر اسکے ہاتھ پاؤں اور تمام اعضاء کو ایک خاص اسلوب سے رکھا پھر آسانی کے ساتھ ماں کے پیٹ سے نکالا، پھر موت دی، قبر میں بھی اعزاز و اکرام کے ساتھ رکھا گیا، پھر جب اللہ چاہے گا دوبارہ اس کو زندہ کرے گا، اس سب احسان کے باوجود پھر بھی جو انسان ناشکری کرتا ہے اس کیلئے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح:۔ "صحف" "صحیفہ" کی جمع ہے بمعنی کتابچہ۔ "بررة" "بر" کی جمع ہے بمعنی نیک۔

"مکرمة" باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے بمعنی تکریم کیا ہوا۔

"مرفوعة" باب فتح سے اسم مفعول کا صیغہ ہے بمعنی بلند مقام و مرتبہ۔

"مطهرة" باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے بمعنی پاکیزہ۔ "کرام" کریم کی جمع ہے بمعنی شریف و بزرگ۔

"سفرة" "سافر" کی جمع ہے بمعنی واضح کرنے والے لکھنے والے۔

"ما اکفره" فعل تعجب کا صیغہ ہے بمعنی کس نے اس کو ناشکرا بنا دیا ہے۔

"اقبره" باب افعال سے واحد مذکر غائب ماضی معروف کا صیغہ ہے بمعنی قبر میں اتارنا اور رکھنا۔

"انشره" باب افعال سے واحد مذکر غائب ماضی معروف کا صیغہ ہے بمعنی زندہ کرنا۔

(۴) ضمیر کا مرجع:۔ کلا انها تذکرة میں ھا ضمیر کا مرجع قرآن کریم ہے۔

السنن الثانی ..... إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ۝ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ۝ يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ۝ خِتَامُهُ مِسْكٌ ۚ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ۝ وَمِزَاجُهُ مِن تَسْنِيمٍ ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ۝ (مطففین: ۲۲ تا ۲۸)

آیات مبارکہ کا سلیس ترجمہ اور مختصر تفسیر تحریر کریں، خط کشیدہ الفاظ کے معانی بیان کریں، یہ بتائیں کہ عینا کیوں منصوب ہے۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) خط کشیدہ الفاظ کا لغوی معنی (۴) عینا کے نصب کی وجہ۔

جواب ..... **(۱) آیات کا ترجمہ:۔** بے شک نیک لوگ البتہ نعمتوں میں ہوں گے مسہریوں پر بیٹھے نظارہ کریں گے۔ دیکھو

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

گے تم ان کے چہروں میں نعمتوں کی تروتازگی، پلائے جائیں گے وہ خالص شراب سے جس پر مہر لگی ہوگی مشک کی اور اس میں چاہیے کہ حرص کریں حرص کرنے والے اور اس شراب میں آمیزش ہوگی تسنیم کی وہ ایک چشمہ ہے جس سے پئیں گے مقرب لوگ۔

آیات کی تفسیر:۔ ان آیات میں اللہ رب العزت عالم آخرت میں اہل جنت کے احوال کو بیان فرمارہے ہیں کہ وہ آخرت میں ہر قسم کی نعمتوں اور عیش وعشرت میں ہوں گے اور مزین مسہریوں پر بیٹھ کر سیر وسیاحت اور نظارے کریں گے اور ان کے چہروں سے نعمتوں کی شادابی وتازگی جھلک رہی ہوگی اور وہ دنیاوی شراب کے برعکس سفید اور صاف وشفاف شراب پلائے جائیں گے جس پر مشک کی مہر ہوگی۔ ابرار کی نعمتوں اور خوشحالیوں کو ذکر کرنے کے بعد اللہ رب العزت فرمارہے ہیں کہ دنیا کی اشیاء کو مرغوب سمجھ کر اس کو حاصل کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ ابرار والی ان دائمی نعمتوں کو حاصل کرنے میں ایک دوسرے سے بڑھیں اور رغبت کریں اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ اپنے مقرب بندوں کی شراب کو بیان فرمارہے ہیں کہ وہ نہر تسنیم سے پئیں گے۔

خط کشیدہ الفاظ کا لغوی معنی:۔ "ابرار" "بَرٌّ" کی جمع ہے بمعنی نیک وفرمانبردار۔

"ارائک" "اَرِیکَۃ" کی جمع ہے بمعنی مزین کیا ہوا تخت یعنی مسہری جس میں دلہن کو بٹھاتے ہیں۔

"نَضْرَۃ" بمعنی رونق، تروتازگی۔ مصدر از باب نصر کرم وضرب بمعنی بارونق ہونا۔ "رَحِیق" بمعنی خالص شراب۔

"مختوم" اسم مفعول کا صیغہ ہے بمعنی مہر لگایا ہوا۔ "خِتَامَۃ" مٹی یا موم وغیرہ جس سے کسی چیز پر مہر کی جائے۔ اسکی جمع "خُتُم" ہے۔

"مِسْك" بمعنی مشک، کستوری کو کہتے ہیں۔ "وِزَاج" یہ مصدر ہے از باب ضرب بمعنی ملانا اور ملانے کی چیز۔

"تَسْنِیم" اس کا معنی بلند کرنا ہے یہ جنت کے ایک چشمہ کا نام ہے جو اوپر سے نیچے گرے گا۔

عینا کے نصب کی وجہ:۔ امدح یا اعنی فعل مقدر کا مفعول بہ ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۵ھ

السوال الثانی ..... فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝ فَمَا لَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۙ وَاِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ ۝ (الانشقاق:۱۶تا۲۱)

آیات کا ترجمہ تفسیر تحریر کریں۔ لترکبن طبقا عن طبق کی مراد واضح کریں۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور توجہ طلب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) آیت مذکورہ کی مراد (۴) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح۔

جواب ..... **آیات کا ترجمہ:۔** قسم کھاتا ہوں میں شفق کی اور رات کی اور ان چیزوں کی جن کو وہ سمیٹ لے اور چاند کی جب وہ پورا ہو البتہ سوار ہوتا ہے تم نے ایک حالت سے دوسری حالت پر، پس کیا ہے ان کو کہ وہ ایمان نہیں لاتے اور جب پڑھا جاتا ہے ان کے سامنے قرآن تو وہ سجدہ نہیں کرتے۔

آیات کی تفسیر:۔ ان آیات میں باری تعالیٰ چار چیزوں کی قسم کھا کر احوال برزخ اور احوال قیامت کی تفصیل بیان فرمارہے ہیں اور مشاہدات کے ذریعہ معرفت قدرت خداوندی کی طرف راہنمائی ہے کہ جس طرح شفق کے وقت سے رات کی تاریکی کا

ابتداء ہے پھر اس کے بعد رات کو مکمل تاریکی چھا جاتی ہے حتیٰ کہ تمام اشیاء زمانہ چھپ جاتی ہیں پھر چاند کی روشنی کی ابتداء ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ وہ روشنی چودھویں رات کو جا کر مکمل ہوتی ہے تو اس طرح مسلسل بے در پے انقلابات احوال پر شہادت دینے والی چار چیزوں کی قسم کھا کر فرمایا کہ تم بھی ایک حالت سے دوسری حالت پر چڑھتے چلے جاؤ گے تمہارے احوال بھی تبدیل ہوتے رہیں گے حتیٰ کہ آخری منزل رب کی ملاقات کا وقت آن پہنچے گا۔ آگے فرمایا کہ اس سارے تغیرات کو دیکھنے اور ان کا مشاہدہ کرنے کے باوجود بھی انسان کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنے رب پر ایمان نہیں لاتا اور اپنے رب کے حکم پر اطاعت گزاری سے گردن نہیں جھکاتا۔

❷ آیت مذکورہ کی مراد:۔ لترکبن طبقا عن طبق سے کیا مراد ہے اس میں متعدد اقوال ہیں اکثر اقوال کا حاصل یہ ہے کہ اس سے مراد مختلف تغیرات زمانہ اور انقلابات زندگی ہیں جن کو الگ الگ طبق سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جن کا نمایاں پہلو بچپن، لڑکپن، جوانی، بڑھاپا اور موت ہے۔

❸ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح:۔ الشفق غروب آفتاب کی سرخی کے بعد افق پر ظاہر ہونے والی روشنی کو شفق کہتے ہیں۔

وسق صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم از باب ضرب بمعنی سمیٹنا۔

اتسق صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معلوم از باب افتعال بمعنی چاند کا پورا ہونا۔

السوال الثانی ..... وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝ وَالَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ۝ هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ ۝ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝ وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۝ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ۝ (الفجر ۱۴۲)

آیات کا سلیس ترجمہ و تفسیر کریں۔ ولیال عشر و الشفع والوتر سے کونسی راتیں مراد ہیں قوم عاد کو کیا سزا ملی؟ کیوں ملی؟ ان کی طرف کون سے نبی مبعوث ہوئے تھے، کیا غیر اللہ کی قسم جائز ہے؟ آپ کے پاس ان آیات کا کیا جواب ہے یہاں غیر اللہ کی قسم کھائی گئی ہے۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں چھ امور حل طلب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) کیا ہر قسم کی مراد (۴) قوم عاد کی سزا اور وجہ کی وضاحت (۵) قوم عاد کے پیغمبر کا نام (۶) غیر اللہ کی قسم کا حکم۔

الجواب ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور جفت کی اور طاق کی اور رات کی جب وہ چل جائے، بے شک ان چیزوں کی قسم عقلمندوں کیلئے کافی ہے، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ کیا معاملہ کیا آپ کے رب نے قوم عاد کے ساتھ یعنی اس قوم عاد کے ساتھ جو ستونوں والے تھے کہ جیسے پیدا کئے گئے ان کی مثل شہروں میں۔ اور (کیسے کیا) قوم ثمود کے ساتھ جنہوں نے تراشا پتھروں کو وادی میں، اور (کیسے کیا) فرعون کے ساتھ جو میخوں والا تھا، وہ لوگ جنہوں نے سرکشی کی شہروں میں اور زیادہ کیا انہوں نے ان شہروں میں فساد کو۔

❷ آیات کی تفسیر:۔ اللہ رب العزت ان آیات میں متعدد اشیاء کی قسم کھا کر قیامت کے متعلق شکوک و شبہات کا ازالہ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کاملہ کا تقاضا یہ ہے کہ جزا و سزا کا ایک دن مقرر ہے جس کا انظار کیا جائے کیونکہ یہ زندگی عمل کے لئے ہے اس دن جزا ملے گی، نیز اس عالم میں جزا و سزا کا مکمل نہیں، نیز فوراً گرفت کرنا حلم باری کے خلاف ہے، نیز توبہ کی مہلت دینا رحمت کا تقاضا اور مہربانی کی دلیل ہے، لہٰذا ان قسموں والی اشیاء میں خوب غور و خوض کیا جائے تو قدرت اور رحمت کی روشنیاں نظر آئیں گی

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

اور جزا و سزا والے دن کا انتظار معلوم ہوگا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کفار کے دنیوی عذاب کی بعض مثالیں ذکر کر رہے ہیں مثلاً قوم عاد و ارم کو ہم نے طاقتور ہونے کے باوجود کیسے تباہ و برباد کیا کہ ان جیسی مضبوط و طویل القامہ مخلوق آج تک پیدا نہیں ہوئی۔

دوسری عذاب والی قوم کی مثال قوم ثمود ہے جو طاقت و قوت میں اپنی مثال آپ تھی جو پہاڑوں و پتھروں کو تراش کر نہایت مضبوط و مستحکم مکان تیار کرتے تھے مگر نافرمانی کی صورت میں عذاب سے نہ بچ سکے۔

تیسری مثال قوم فرعون ہے جو میخوں والی قوم تھی یعنی فرعون مضبوط عمارتوں یا مستحکم و پائیدار حکومت یا مثالی فوج یا میخوں کے ذریعہ سخت ظلم کرنے والا تھا اور اس نے جب شہروں میں فساد برپا کیا اور اس کا ظلم حد سے بڑھا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر بھی عذاب کا کوڑا نازل کیا۔ مطلب یہ ہے کہ جو پروردگار دنیا میں سزا و عذاب پر قادر ہے اس نے آخرت میں بھی سزا و جزا کا ایک دن مقرر کر رکھا ہے لہٰذا اس کی مہلت و ڈھیل سے غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے۔ (تفہیم)

⑫ **اپنی قسم کی مراد:۔** الفجر سے مراد راجح قول کے مطابق روزانہ کی صبح ہے۔

لیال عشر سے مراد ذوالحجہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں۔ شفع سے مراد یوم النحر (۱۰ ذوالحجہ) ہے۔

وتر سے مراد یوم عرفہ (۹ ذوالحجہ) اور لیل سے مطلق رات مراد ہے اگرچہ تمیں اور بھی اقوال ہیں مگر یہاں اقوال راجحہ کو ذکر کیا گیا ہے۔

⑬ **قوم عاد کی سزا اور وجہ کی وضاحت:۔** قوم عاد کو ہوا کے طوفان (سخت آندھی) سے ہلاک کیا گیا۔ اور وہ قوم بت پرستی و دیگر شرکیہ رسومات اور شرارتوں میں مبتلا تھے۔

⑭ **قوم عاد کے پیغمبر کا نام:۔** قوم عاد کی طرف حضرت ہود علیہ السلام کو مبعوث کیا گیا تھا جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے والی عادا اخاھم ھودا۔

⑮ **غیر اللہ کی قسم کا حکم:۔** غیر اللہ کی قسم کھانا صرف مخلوق کیلئے ہے، اللہ تعالیٰ کسی حکم و قانون کے پابند نہیں ہیں۔

نیز مضاف محذوف ہے تقدیر عبارت ورب الفجر و رب لیال عشر ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۵ھ

السؤال الاول ..... وَالضُّحٰى ۙ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؕ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ؕ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۪ (الضحیٰ ۱-۶)

آیات کریمہ کا ترجمہ و تفسیر ذکر کریں، نیز آیات مذکورہ کا شانِ نزول لکھنا نہ بھولیں۔

الجواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۶ھ۔

السؤال الثانی ..... وَالْعَصْرِ ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۧ (العصر)

سورۂ مبارکہ کا ترجمہ و تفسیر ذکر کرتے ہوئے قسم و جواب قسم کے درمیان مناسبت واضح کریں نیز عصر کی مراد بھی تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل چار امور ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) قسم و جواب قسم میں

مناسبت (۴) عصر کی مراد۔

الجواب ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ قسم ہے زمانہ کی بے شک انسان البتہ خسارے میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کئے انہوں نے اچھے اور تلقین کی انہوں نے آپس میں ایک دوسرے کو حق پر قائم رہنے کی اور تلقین کی انہوں نے آپس میں پابندی (صبر) کی۔

❷ آیات کی تفسیر:۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے زمانہ کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا کہ ساری نوع بنی آدم خسارے میں ہے، تمام لوگ نقصان کی زندگی بسر کر رہے ہیں، صرف وہ شخص اس خسارے سے مستثنیٰ ہے جس نے چار عمل کیے اول یہ کہ ایمان لایا دوم یعنی اپنا عقیدہ درست کیا اور ثانی یہ کہ عمل صالح کیا یعنی اپنی زندگی کو احکامات الٰہیہ کے مطابق عمل پیرا ہو کر بسر کیا، ان دونوں کاموں کا تعلق خود اس کی اپنی ذات سے ہے کہ خود ایمان لایا اور خود عمل صالح کیا، ثالث یہ ہے کہ ایک دوسرے کو حق پر قائم رہنے کی تلقین کی یعنی اچھے اعمال کرنے کی تلقین کی اور رابع یہ کہ حق پر صبر کرنے کی تلقین کی یعنی بری خواہشات نفس و شیطانی وساوس سے بچنے کی تلقین کی گویا امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیا، ان دونوں اعمال کا تعلق دوسرے کو دعوت دینے کے ساتھ ہے تو جو شخص یہ چار اعمال کرے گا وہ خسارے سے محفوظ ہوگا، اس کے علاوہ تمام انسان خسارے میں ہیں۔

❸ قسم و جواب قسم میں مناسبت:۔ انسان اور اسکے تمام حالات و واقعات کا وجود زمانہ ہی میں ہوتا ہے اور جن اعمال کی ہدایت دی گئی ہے ان کا وقوع بھی اسی زمانہ کے لیل و نہار، صبح و شام میں ممکن ہے اس وجہ سے زمانہ کی قسم کھائی گئی کہ یہی زندگی اسکا اصل سرمایہ ہے اسی کو وہ اپنے لئے خسارے کا سبب بنا سکتا ہے اور اسی کو کامیاب بنا کر ہمیشہ کی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

❹ عصر کی مراد:۔ اس میں متعدد اقوال ہیں ① دن رات مراد ہیں ② زوال سے غروب آفتاب تک وقت مراد ہے ③ وقت عصر مراد ہے ④ نماز عصر مراد ہے ⑤ مطلق زمانہ مراد ہے۔

﴿الورقة الاولیٰ فی التفسیر﴾

السوال الاول ۱۴۲۶ھ

السؤال الاول ..... وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۙ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۙ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۝ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۝ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۝ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۝ جَزَآءً وِّفَاقًا ۝ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۝ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۝ (النبا ۱۰-۲۸)

آیات کا ترجمہ کریں، مختصر تفسیر ذکر کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح کریں۔ فتاتون افواجا میں افواجا اور لبثین فیھا احقابا میں احقابا کی مراد کو واضح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل چار امور ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح (۴) افواجا احقابا کی مراد۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

جواب ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ اور اتارا ہم نے بادلوں سے خوب برسنے والے پانی کو تاکہ نکالیں ہم اس سے غلہ اور گھاس اور گنجان و گھنے باغات، بیشک فیصلہ کا دن ایک وقت معین ہے۔ جس دن پھونکا جائیگا صور میں پس آؤ گے تم فوج در فوج اور کھولا جائیگا آسمان پس ہو جائیگا وہ دروازے ہی دروازے اور چلا دیئے جائینگے پہاڑ پس ہو جائینگے وہ سراب (ریت) بے شک جہنم ہے گھات، سرکشوں کیلئے ٹھکانہ ہے، رہیں گے وہ اس میں مدتوں تک نہیں چکھیں گے وہ اس میں کچھ مزہ ٹھنڈک کا اور نہ پینے کا مگر گرم پانی اور پیپ، بدلہ ہے پورا پورا، کیونکہ وہ نہیں امید رکھتے تھے حساب کی، اور جھٹلایا انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلانا۔

❷ آیات کی تفسیر:۔ ابتدائی چھ آیات میں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ اور صنعت و کاریگری کے عجیب و غریب چند مناظر کو ذکر کر رہے ہیں کہ اولاً ہم نے عجیب انداز میں بارش نازل کی، پھر اس پانی کے ذریعہ مختلف اشیاء گھاس غلہ اناج سبزیاں ترکاریاں وغیرہ کی صورت میں پیدا کیں تو جو ذات ان اشیاء کے پیدا کرنے پر قادر ہے وہ تمہیں بھی دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے۔

جب یہ بات معلوم ہوگئی کہ دنیا کی کوئی بھی چیز بے فائدہ نہیں ہے ہر چیز کسی کے فائدہ کیلئے ہے تو جو لوگ ان اشیاء سے فائدہ اٹھا رہے ہیں ان کا حساب و کتاب بھی ہونا چاہیے۔ تو اس موقع پر یہ سوال پیدا ہوا کہ وہ دن کب آئے گا جب ہر کسی سے سوال و جواب ہوگا تو بعد والی آیات میں اس کا جواب دیا کہ فیصلہ کا ایک دن مقرر ہے، آگے اس دن کی ہولناکی کا ذکر ہے کہ جب صور پھونکا جائے گا تمام مردے زندہ ہو کر لشکروں کی صورت میں بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوں گے اور آسمان دروازوں کی مانند کھول دیئے جائیں گے اور پہاڑ روئی کی طرح اڑتے پھریں گے۔ آگے ان لوگوں کے ٹھکانہ کا ذکر ہے جنہوں نے ان نعمتوں سے فائدہ حاصل کرنے کے باوجود سرکشی کی ہوگی کہ جہنم سرکش قسم کے لوگوں کے انتظار اور تاک میں ہے کہ جونہی وہ آئیں اور میں ان پر جھپٹوں اور وہ صرف شریر لوگوں کا ہی ٹھکانہ ہے، وہ اس میں مدتوں تک پڑے ہی رہیں گے، کوئی حال پوچھنے والا نہ ہوگا، اور ان کو جہنم میں کچھ بھی کھانے پینے کیلئے نہ دیا جائے گا بلکہ جب وہ پانی طلب کریں گے تو گرم کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا جس سے چہرہ جھلس جائے گا اور اندر کی آنتیں باہر آ پڑیں گی، اور ان کے ساتھ زیادتی بھی نہیں ہوگی بلکہ ان کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، اور ان کو یہ سارا بدلہ صرف اس وجہ سے ملا کہ وہ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے تھے اور ہماری آیات کو جھٹلاتے تھے جب ہماری آیات اور آخرت پر ایمان نہیں تھا تو اس کیلئے اعمال بھی نہ کرتے تھے (اعاذنا اللہ منہا)۔

❸ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح:۔ "اَفْوَاجًا" یہ فَوْجٌ کی جمع ہے بمعنی جماعت و گروہ۔

"اَبْوَابًا" یہ بَابٌ کی جمع ہے بمعنی دروازہ۔ "جِبَالٌ" یہ جَبَلٌ کی جمع ہے بمعنی پہاڑ۔

"مِرْصَادًا" رَصْدًا (نصر) سے ظرف مکان ہے بمعنی دشمن کی تاک و انتظار میں بیٹھنے کی جگہ، جہاں سے چھپ کر آسانی سے دشمن پر حملہ کیا جا سکے۔ "الطَّاغِیْن" یہ طَغْیًا و طُغْیَانًا (فتح و ضم) سے اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی گناہوں میں حد سے بڑھنا۔

"مَاٰبًا" اَوْبًا مصدر (نصر) سے ظرف مکان ہے بمعنی لوٹنے کی جگہ۔ "غَسَّاقًا" بمعنی گندا لہو، پیپ، بدبودار پانی۔

"لٰبِثِیْنَ" لُبْثٌ (ضرب) مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی ٹھہرنا۔ "اَحْقَابًا" حِقْبٌ کی جمع ہے بمعنی زمانہ۔

"لَا یَذُوْقُوْنَ" یہ اَلذَّوْقُ (نصر) مصدر سے مضارع کا صیغہ ہے بمعنی چکھنا۔

Scanned with CamScanner

"خَبِيثًا" یہ مفرد ہے اس کی جمع اَجِثَّۃ ہے بمعنی گرم کھولتا ہوا پانی۔

"لَا يَرْجُوْنَ" یہ اَلرَّجَاءَ (نصر) مصدر سے مضارع کا صیغہ ہے بمعنی اُمید کرنا۔

"كَذَّبُوْا" یہ تکذیب (تفعیل) مصدر سے ماضی کا صیغہ ہے بمعنی جھٹلانا، تکذیب کرنا۔

① افواجًا واحقابًا کی مراد:۔ افواجًا: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ قیامت کے دن تین فوجوں میں تقسیم ہوں گے ① پیٹ بھرے ہوئے اچھے لباس میں سواریوں پر سوار آئیں گے ② پیدل دوڑ کر جائیں گے ③ منہ کے بل گھسیٹ کر لائے جائیں گے۔

بعض مفسرین کا قول ہے کہ قیامت کے دن بہت سے گروہ ہوں گے اور ہر نبی کی امت علیحدہ ہوگی پھر مومنین کا الگ گروہ اور کافروں کا الگ گروہ ہوگا پھر مومنین میں سے نیکوں کا الگ اور بدکاروں کا الگ ہوگا۔

احقابا: یہ حِقْبٌ کی جمع ہے اور ایک حقب اسی برس کا اور ہر برس بارہ مہینہ کا اور ہر مہینہ تیس دن کا اور ہر دن اس دنیا کے ہزار برس کا ہوگا، یہ تفصیل بقول بغوی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور بقول بناء حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام مجاہد نے کہا کہ احقاب تینتالیس حقب کا ہے اور ہر حقب ستر خریف کا اور ہر خریف سات سو سال کا اور ہر سال تین سو ساٹھ دن کا اور ہر دن دنیا کے ایک ہزار برس کا ہوگا۔

مقاتل بن حبان کہتے ہیں کہ ایک حقب ستر ہزار برس کا ہوگا۔ (مظہری)

حقب: ختم ہونے والی مدت کو کہتے ہیں کہ قرن پر قرن (زمانہ پر زمانہ) گزرتے چلے جائیں گے مگر ان کی عسرت وعذاب کا خاتمہ نہ ہوگا۔ (کمالین)

السوال الثالث ..... فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۙ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۙ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۩ (الانشقاق: ۱۶تا۲۱)

آیات مبارکہ کا ترجمہ اور تفسیر تحریر کیجئے، نیز کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح کیجئے۔

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۵ھ۔

السوال الثانی ۱۴۲۶ھ

السوال الاوّل ..... فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۙ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۙ فَكُّ رَقَبَةٍ ۙ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۙ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۙ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۙ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۩ (البلد: ۱۱تا۲۰)

آیات مذکورہ کا ترجمہ اور مختصر تشریح تحریر کیجئے، نیز کشیدہ الفاظ کے معنی بتائیے۔

آیات مذکورہ کا ترجمہ اور مختصر تشریح تحریر کیجئے، نیز کشیدہ الفاظ کے معنی بتائیے۔

خلاصہ سوال ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی مختصر تشریح (۳) نیز کشیدہ الفاظ کے معانی۔

جواب ..... ① آیات کا ترجمہ:۔ کیوں نہ داخل ہوا وہ (انسان) گھاٹی میں اور کیا پتہ آپ کو کیا ہے گھاٹی وہ گردن کا چھڑانا

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

ہے یا کھلانا ہے بھوک والے دن میں یتیم کو جو قرابت والا ہے یا مسکین کو جو خاک والا ہے، پھر ہووے وہ ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور وصیت کی انہوں نے صبر کیساتھ اور وصیت کی ترس کرنے کے ساتھ یہی لوگ دائیں والے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہماری آیات کے ساتھ یہی لوگ بائیں والے ہیں ان پر آگ ہے بند کی ہوئی۔

② آیات کی مختصر تشریح:۔ یہاں عقبہ سے مراد دین اسلام اور اوامر ونواہی ہیں۔ دین اسلام کو عقبہ سے تعبیر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جب دشمن کا خوف ہو تو آدمی عقبہ پر چڑھ کر یا اس میں گھس کر اپنی جان بچاتا ہے تو اسی طرح اوامر ونواہی پر عمل کر کے اپنے آپ کو آخرت کے عذاب سے بچالیتا ہے۔

یا پھر اس لئے تعبیر کیا کہ جس طرح گھاٹی کا راستہ بہت دشوار اور تکلیف دہ ہوتا ہے تو اسی طرح شریعت پر چلنا بھی دشوار ہے پھر عقبہ کی تفسیر کی کہ وہ گردن چھڑانا ہے یا تو اس لئے کہ غلام آزاد کرنا بہت بڑی عبادت ہے کہ اس غلام کے بدلے میں آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔

یا پھر جو قصاص میں گرفتار ہو تو اس کی طرف سے مال ادا کرتا ہے یا کسی قرض دار مفلس کی امداد کرتا ہے اور اگر وہ یتیم رشتہ دار ہو تو اس پر دوہرا اجر ہے کیونکہ اس صورت میں اطعام کے ساتھ صلہ رحمی بھی ہے۔

ثم سے اعمال مذکورہ کے قبول ہونے کی شرط بیان کی کہ جو کرنے والا ہے وہ مومن ہو اور ایمان کے ساتھ بھائیوں کو صبر کی تلقین کرے اور لوگوں پر رحم کرے الغرض ہر بھلائی کا کام کرے کیونکہ یہ سب مرحمۃ کی شاخیں ہیں۔

پھر جو اعمال صالحہ کرتے ہیں ان کا ثواب بیان کیا کہ قیامت کے دن ان کے نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں ہونگے یا عرش کے دائیں جانب ہونگے اسی طرح آخر میں کفار ومنکرین کی سزا کو بیان کیا کہ یہ بدبخت ومنحوس لوگ ہیں ان کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں ہونگے اور ان پر ایسی آگ جلائی جائے گی جو بند ہوگی کیونکہ جہنم کے دروازے بند کر دیئے جائیں گے۔

③ خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔ "اقتحم" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از (افتعال) بمعنی کسی معاملہ میں اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنا۔ قَحَمَ قُحُوْمًا (نصر) بمعنی قریب ہونا (فتح) بمعنی طے کرنا۔

"العقبہ" دشوار گزار گھاٹی، عَقَبَ عَقْبًا (نصر، ضرب) بمعنی ایڑی مارنا، پیچھے آنا۔ "فک" مصدر از باب نصر بمعنی چھڑانا۔

"مسغبة" بروزن مفعلة مصدر از باب نصر وسمع بمعنی بھوکا ہونا۔ "مقربة" مصدر از باب سمع وکرم بمعنی قریب ہونا۔

"متربة" مصدر از باب سمع بمعنی محتاج ہونا۔ "مرحمة" مصدر از باب سمع بمعنی رحم کرنا۔

السؤال الثالث ..... وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ (العصر)

الجواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ١٤٢٥ھ۔

✿✿✿✿

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۶ھ

السؤال الاول ..... اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِيْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝ (الانشراح)

سورہ مبارکہ کا ترجمہ اور مختصر تفسیر ذکر کیجئے، شرح صدر، وضع وزر اور رفع ذکر کا مفہوم واضح کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) شرح صدر، وضع وزر، رفع ذکر کی مراد۔

الجواب ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ کیا نہیں کھولا ہم نے آپ کیلئے آپ کے سینے کو، اور اتارا ہم نے آپ سے آپ کے بوجھ کو، اتارا وہ کہ جس نے بوجھل کر دیا آپ کی پیٹھ کو، اور بلند کر دیا ہم نے آپ کیلئے آپ کے ذکر کو، بے شک تنگی کیساتھ آسانی ہے، بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے، پھر جب فارغ ہو جائیں آپ تو پس محنت کریں اپنے رب کی طرف پس دل لگائیے۔

❷ آیات کی تفسیر:۔ اس سورۃ میں باری تعالیٰ نے تین انعامات کا ذکر کیا ہے ① شرح صدر ② وضع وزر ③ رفع ذکر، کہ ہم نے آپ کا سینہ علوم و معارف کیلئے کھول دیا ہے اور اس کو علم و حکمت سے بھر دیا ہے وہ جس کو بڑے بڑے عقلاء بھی حاصل نہ کر سکے یا یہ کہ کفار کی ایذاء و تکالیف کے برداشت کیلئے آپ کا سینہ فراخ کر دیا ہے اور آپ کو بردبار و حلیم بنا دیا ہے۔

یا شرح صدر کا یہ مطلب ہے کہ شق صدر کیا ہے، آپ ﷺ کا شق صدر دو مرتبہ ہوا ہے، ایک مرتبہ بچپن میں (واقعہ معروف ہے) اور دوسری مرتبہ لیلۃ المعراج میں ہوا ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ آپ ہر وقت پریشانی میں رہتے تھے کہ کہیں سلسلۂ وحی منقطع نہ ہو جائے تو یہ تو ہم انقطاع وحی اور غم فراق آپ پر بھاری تھا ہم نے سورۂ ضحیٰ کو نازل کر کے یہ بوجھ بھی دور کیا۔

تیسرا یہ کہ کفر و شرک مٹانے اور مخلوق کو توحید پر جمع کرنے کے لئے اور کلمۂ حق کو پوری دنیا میں پھیلانے کیلئے آپ پر جو ذمہ داری ڈالی تھی یہ آپ ﷺ پر بوجھ تھا آپ اس ذمہ داری کے نبھانے میں پریشان رہتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے شرح صدر فرمایا کہ مشکل کام آپ کو محبوب و مرغوب نظر آنے لگے شرعی تکالیف تو آپ کی فطرت بن گئی تھی۔ پھر نعمتوں کے ذکر کے بعد باری تعالیٰ نے دو چیزوں کا حکم دیا ① دعوت و تبلیغ ② تمام دنیا کو چھوڑ کر اللہ کی طرف متوجہ ہوں۔

❸ شرح صدر، وضع وزر، رفع ذکر کی مراد:۔ شرح صدر کے دو مطلب ہیں ① کہ آپ کا سینہ علوم معارف کیلئے کھول دیا ② اس سے مراد شق صدر ہے۔

وضع وزر سے مراد ① توہم انقطاع سلسلۂ وحی ② بار نبوت و شریعت ③ بعض جائز کام آپ نے کر لئے بعد میں معلوم ہوا کہ مصلحت کے خلاف تھے وہ مراد ہیں۔

رفع ذکر کا مطلب بخاری شریف میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ فرماتے ہیں جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں آپ ﷺ کا ذکر ہوگا یہاں تک

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

کہ کلمہ نماز ملائکہ اعلیٰ فرشتوں میں بھی اونچی طرح عرش پر لکھی آپ ﷺ کا نام ہے۔

السؤال الثانی ..... اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۚ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۚ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۚ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۚ (الزلزال)

سورۃ مبارکہ کا ترجمہ کر کے مختصر تفسیر کیجئے۔ زلزلہ سے کون سا زلزلہ مراد ہے، نیز اثقالھا سے کیا مراد ہے۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل چار امور ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی مختصر تفسیر (۳) زلزلہ کی تعیین (۴) اثقالھا کی مراد۔

الجواب ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ جب زمین ہلا دی جائے گی اپنے بھونچال سے، اور نکال دے گی وہ اپنے دفینوں کو اور کہے گا انسان کہ کیا ہو گیا اس کو، اس دن بیان کرے گی وہ اپنی خبروں کو، اس وجہ سے کہ آپ کا رب حکم کرے گا اس کو، اس دن واپس ہوں گے لوگ مختلف گروہ بن کر تا کہ دکھائے جائیں ان کو ان کے اعمال، پس جو شخص عمل کرے گا ذرہ کے برابر نیک تو دیکھ لے گا وہ اس کو، اور جو برا عمل کرے گا ذرہ کے برابر تو وہ اس کو بھی دیکھ لے گا۔

❷ آیات کی تفسیر:۔ اس سورت میں وقوع قیامت کے وقت کا ذکر ہے کہ زمین پر سخت زلزلہ آئے گا کوئی عمارت کوئی پہاڑ باقی نہیں رہے گا، پھر زلزلہ کے نتیجہ میں جو کچھ خزانے کانیں اور مردے زمین میں مدفون ہیں وہ سب کچھ باہر نکال پھینکے گی اور اپنے اوپر کئے جانے والے اعمال بیان کرے گی، اس کیفیت کو دیکھ کر انسان کہے گا اسے کیا ہو گیا ہے کہ یہ ہر بات بیان کر رہی ہے کوئی بھی بات مخفی نہیں رکھ رہی تو اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیا کہ میرا اس دن اسے حکم ہو گا اس وجہ سے وہ سب کچھ بیان کرے گی اور سب دفینے باہر نکال پھینکے گی، اور پھر لوگ اپنی قبروں سے اٹھ کر گروہ در گروہ بن کر بارگاہ ایزدی کی طرف چل پڑیں گے تا کہ جو کچھ انہوں نے دنیا میں اچھا یا برا عمل کیا ہے اس کو وہ دیکھ لیں، کوئی بھی عمل اس دن مخفی نہ رہے گا۔

❸ زلزلہ کی تعیین:۔ زلزلہ سے مراد یا تو نفخہ اولیٰ سے پہلے والا زلزلہ ہے جو قیامت کی ایک علامت ہے یا پھر نفخہ ثانیہ کے بعد کا زلزلہ مراد ہے، جب مردے زندہ ہو گئے یا پھر اس سے متعدد زلزلے مراد ہیں۔

❹ اثقالھا کی مراد:۔ اثقالھا سے مراد زمین میں مدفون خزانے، کانیں، مردے طرح طرح کے قیمتی پتھر اور اسی طرح سونے کی بڑی بڑی کانیں ہیں۔

﴿الورقة الاولیٰ فی التفسیر﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۷ھ

السؤال الاول ..... عَبَسَ وَتَوَلّٰى ۙ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۚ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰى ۙ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۚ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۙ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۚ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۚ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۙ وَهُوَ يَخْشٰى ۙ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۚ (عبس ۱ تا ۱۰)

آیات مبارکہ کا ترجمہ اور مختصر تفسیر تحریر کیجئے نیز مذکورہ آیات کا شان نزول لکھنا بھولئے۔

الجواب ..... مکمل جواب کما مر فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ۔

Scanned with CamScanner

السؤال الثالث ..... وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ۝ يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ۝ كَلَّا لَيُنۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ ۝ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ ۝ إِنَّهَا عَلَيْهِم مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝ (الهمزة)

سورہ مبارکہ کا ترجمہ اور مختصر تفسیر تحریر کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح۔

الجواب ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ ہلاکت ہے ہر عیب چننے والے کیلئے، طعنہ مارنے والے کیلئے، وہ جس نے جمع کیا مال کو اور گن گن کر رکھا اس کو، گمان کرتا ہے وہ انسان بے شک اس کا مال ہمیشہ رہے گا اس کے ساتھ، ہرگز نہیں (اللہ کی قسم) ضرور ضرور پھینکا جائے گا وہ حطمہ میں، اور کیا پتہ آپ کو کیا ہے حطمہ وہ اللہ کی آگ ہے بھڑکائی ہوئی وہ جو چڑھ آئے گی دلوں پر بے شک وہ (آگ) ان پر بند کی گئی ہے لمبے لمبے ستونوں میں۔

❷ آیات کی تفسیر:۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ تین بڑے گناہوں کا ذکر کر کے ان پر عذاب کی وعید اور پھر عذاب کی شدت کو بیان فرما رہے ہیں وہ تین گناہ ① ھمزہ ② لمزہ ③ جمع مال ہیں۔

"ھمزہ ولمزہ" کے معنیٰ ومصداق میں متعدد اقوال ہیں ① ھمزہ کسی کے عیب نکالنا، لمزہ کسی کو روبرو طعنہ دینا ② ھمزہ چغل خوری کرنیوالا، لمزہ طعن کرنیوالا ③ ھمزہ اپنے وجود میں نکتہ چینی کرنیوالا، لمزہ دوسروں میں طعن کرنیوالا ④ ھمزہ ہاتھ سے برائی کرنے والا، لمزہ زبان سے برائی کرنے والا۔ یہ دونوں بڑے گناہ ہیں خصوصاً غیبت (ھمزہ) کی وعیدیں قرآن و حدیث میں بہت زیادہ ہیں۔ قرآن مجید میں غیبت کو مردہ بھائی کے گوشت کھانے کی مثل کہا گیا ہے اور حدیث میں ہے کہ الغیبة اشد من الزنا پھر یہ گناہ ایسا ہے کہ انسان اس میں بڑھتا چڑھتا ہی جاتا ہے کوئی سامنے دفاع کرنے والا ہی نہیں ہوتا جواب دینے والا ہی کوئی نہیں ہوتا اور علاوہ ازیں کسی کی پشت پیچھے اسکی عیب جوئی کرنا اسلئے بھی بڑا ظلم ہے کہ اس کو پتا بھی نہیں ہوتا کہ اس پر کیا الزام لگایا جا رہا ہے تاکہ وہ اسکا جواب دے سکے اس طرح لمزہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کے بندوں میں سے بدترین وہ لوگ ہیں جو چغل خوری کرتے ہیں دوستوں کے درمیان فساد ڈلواتے ہیں اور بے گناہ لوگوں میں عیب تلاش کرتے ہیں تیسری خصلت یہ ہے کہ مال کو جمع کرتے ہیں پھر فخر سے اسکو بار بار گنتے ہیں اور اسکو ابدی سمجھتے ہیں کہ اسکے ساتھ ہمیشہ رہیں گے تو فرمایا اللہ کی قسم یہ حطمة جو اللہ کی آگ ہے اس میں ڈال دیا جائیگا وہ آگ جو بھڑکائی گئی ہے اور پھر جہنم کے دروازے بند ہو گئے اور آگ سے نکلنے کا کوئی راستہ نہ ہوگا اور ان جہنمیوں کو پھر جہنم میں لمبے لمبے ستونوں کے ساتھ جکڑ دیا جائیگا جو لوہے یا آگ کے ہونگے۔

❸ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح:۔ "ھمزہ" بمعنیٰ عیب تلاش کرنے والا۔

"لمزہ" بمعنیٰ آمنے سامنے لوگوں کے عیوب نکالنے اور بیان کرنیوالا۔ "الافئدة" یہ جمع ہے اسکا مفرد فؤاد ہے بمعنیٰ دل۔

"اخلده" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معلوم از باب افعال بمعنیٰ ہمیشہ رکھنا۔

"لینبذن" صیغہ واحد مذکر غائب بحث لام تاکید با نون ثقیلہ مجہول از باب ضرب بمعنیٰ پھینکنا وڈالنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

"الموقدة" صیغہ واحد مؤنث بحث اسم مفعول از مصدر ایقاد (افعال) بمعنی آگ بھڑکانا۔

"مؤصدة" صیغہ واحد مؤنث بحث اسم مفعول از مصدر ایصاد (افعال) بمعنی دروازہ بند کرنا۔

﴿السوال الثانی﴾ ١٤٢٧ھ

السؤال الاول ..... وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى ۝ إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰى ۝ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى ۝ وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدّٰى ۝ (اللیل: ١-١١)

آیات مبارکہ کا ترجمہ اور مختصر تفسیر تحریر کیجئے یسری اور عسری سے کیا مراد ہے؟ واضح کیجئے۔

جواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ١٤٢٤ھ۔

السؤال الثانی ..... إِنَّا أَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا أَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (قدر)

سورہ مبارکہ کا ترجمہ اور شان نزول لکھئے مختصر تفسیر تحریر کیجئے اور یہ بتائیے کہ الروح سے کون مراد ہیں؟

جواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ١٤٢١ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٢٧ھ

السؤال الاول ..... وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُورِيٰتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِيرٰتِ صُبْحًا ۝ فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا ۝ فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ۝ إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ ۝ وَإِنَّهُ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيدٌ ۝ وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ۝ أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ۝ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ۝ إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ۝ (عادیات)

آیات کا ترجمہ و تفسیر کریں مخط کشیدہ کلمات کی لغوی تشریح کریں۔ "انّه لحب الخیر لشدید" میں الخیر سے کیا مراد ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (١) آیات کا ترجمہ (٢) آیات کی تفسیر (٣) مخط کشیدہ کلمات کی لغوی تشریح (٤) الخیر کی مراد۔

جواب ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ قسم ہے ان گھوڑوں کی جو دوڑتے ہیں ہانپتے ہوئے پھر ان گھوڑوں کی جو چنگاریاں اڑاتے ہیں ٹاپ مار کر، پھر انکی جو حملہ کرتے ہیں صبح کے وقت، پھر اڑاتے ہیں اسکے ذریعہ سے غبار، پھر جا گھستے ہیں اسکے ذریعہ مجمع میں، بیشک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے، اور بیشک وہ اسپر البتہ باخبر ہے اور بے شک وہ مال کی محبت میں البتہ سخت ہے۔ کیا پس وہ نہیں جانتا کہ جب اٹھایا جائیگا جو کچھ قبروں میں ہے اور ظاہر کردی جائیگی وہ چیز جو سینوں میں ہے بیشک انکا رب انکے متعلق اس دن خبر رکھنے والا ہے۔

❷ آیات کی تفسیر:۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مجاہدین کے گھوڑوں کی چند قسمیں کھا کر انسان کا گلہ کر رہے ہیں کہ اے انسان تیرے اوپر تیرے رب کے بے شمار احسانات ہیں پھر بھی تو اس کا نافرمان ہے تجھے ایک حیوان (گھوڑے) سے سبق حاصل کرنا

Scanned with CamScanner

چاہیے کہ اس کا عارضی مالک جو اسے تھوڑا سا صبح شام چارہ اور گھاس ڈالتا ہے وہ حیوان اپنے اس مالک کے حکم سے کسی چیز کی پرواہ کئے بغیر جب وہ اسے حکم کرتا ہے میدان کارزار میں گھس جاتا ہے تیر تلوار نیزہ کی پرواہ نہیں کرتا جان پر کھیل کر بھی مالک کی حفاظت واطاعت کرتا ہے مگر تو اپنے محسن کا ناشکرا و نافرمان ہے اور اس ناشکری کا خود بھی اقرار کرتا ہے مگر مال کی محبت اس قدر دل و دماغ پر سوار ہے کہ کسی چیز کا احساس ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان دو خصلتوں (ناشکری و مال کی محبت) پر آخرت کے عذاب کی وعید و خبر دے رہے ہیں کہ کیا اس غافل انسان کو معلوم نہیں کہ جب مردے زندہ کر دیئے جائیں گے اور سینوں کے راز ظاہر کر دیئے جائیں گے یعنی اُن کو یہ سب کچھ معلوم ہے اور اُن کو یہ بھی معلوم ہے کہ ہم اُنکے اعمال سے باخبر ہیں اور اُنکے اعمال کے مطابق اُن کو اچھا اور برا بدلہ دینگے۔

❷ **خط کشیدہ کلمات کی لغوی تشریح:۔** "العادیات" العادیة کی جمع صیغہ جمع مؤنث بحث اسم فاعل از مصدر عَدْوًا عَدْوًا عَدْوانًا (نصر) بمعنی دوڑنا۔ "ضبحا" مصدر (فتح) بمعنی ہانپنا۔ "قدحا" مصدر (فتح) بمعنی پتھریلی زمین پر ٹاپ مارنا۔

"الموریات" الموریة کی جمع صیغہ جمع مؤنث بحث اسم فاعل از مصدر الایراء (افعال) بمعنی آگ روشن کرنا۔

"اثرن" صیغہ جمع مؤنث غائب بحث ماضی معروف از مصدر الاثارة (افعال) بمعنی اڑانا، اٹھانا، ابھارنا۔

"نقعا" اسم جامد بمعنی غبار۔ "لکنود" صیغہ واحد بحث صفت مشبہ از مصدر الکنود (نصر) بمعنی ناشکری کرنا۔

❸ **الخیر کی مراد:۔** اس سے مراد مال ہے، اس لئے کہ اہل عرب مال کو خیر سے تعبیر کرتے ہیں۔

السؤال الثالث ..... وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (مطففین: ۱تا۶)

آیات مبارکہ کا شان نزول اور سلیس ترجمہ تحریر کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح کیجئے۔

الجواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔

الورقة الاولیٰ فی التفسیر

السوال الاوّل ۱۴۲۸ھ

السؤال الاول ..... عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ۝ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ۝ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝ وَهُوَ يَخْشٰى ۝ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝ (عبس: ۱تا۱۰)

آیات مبارکہ کا سلیس ترجمہ کریں، الاعمیٰ سے کون مراد ہے نام بتائیں اور شان نزول تحریر کریں۔

الجواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ۔

السؤال الثانی ..... اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۝ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۝ (التکویر: ۱۹تا۲۳)

آیات کریمہ کا سلیس ترجمہ کریں۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔ ولقد راٰہ میں ضمیر کا مرجع متعین کریں۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق (۳) ولقدراٰہ کی ضمیر کے مرجع کی تعیین۔

﴿جواب﴾..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ بے شک وہ قرآن بھیجا ہوا ایسے معزز طاقتور فرشتہ کا لایا ہوا کلام ہے جو عرش والے کے نزدیک مرتبہ والا ہے جو فرمانبردار ہے وہاں (آسمانوں میں) جو امانت دار ہے اور تمہارا ساتھی دیوانہ نہیں ہے اور اس نے دیکھا ہے اس فرشتہ کو آسمان کے کھلے کنارے کے پاس۔

❷ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔ "رسول" یہ مفرد ہے اس کی جمع رسل ہے بمعنی قاصد و بھیجا ہوا۔

"کریم" باب کرم سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے بمعنی معزز و مکرم۔ "مجنون" اسم مفعول کا صیغہ ہے از باب نصر بمعنی دیوانہ۔

"مطاع" صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، از باب افعال بمعنی فرمانبردار ہونا، فرمانبرداری کرنا۔

"امین" صفت مشبہ کا صیغہ ہے از باب کرم بمعنی امانت دار ہونا اس کی جمع امناء ہے۔

❸ ولقدراٰہ کی ضمیر کے مرجع کی تعیین:۔ "ہ" ضمیر کا مرجع حضرت جبرائیل امین علیہ السلام ہیں کہ آپ ﷺ نے کھلے کنارہ میں حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کو اصلی شکل میں دیکھا تھا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۸ھ

الشق الاول..... وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (مطففین ۱ تا ۶)

آیات مبارکہ کا واضح ترجمہ کریں۔ تطفیف سے کیا مراد ہے وضاحت کریں۔ آخری آیت کریمہ کی نحوی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) تطفیف کی مراد (۳) آخری آیت کی ترکیب۔

﴿جواب﴾..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔

❷ تطفیف کی مراد:۔ اگرچہ تطفیف ناپ تول میں کمی کرنے کو کہتے ہیں اور کمی کرنے والے کو مطفف کہتے ہیں مگر مفسرین نے لکھا ہے کہ حقدار کو اس کے حق سے کم دینا بھی تطفیف ہے خواہ اس میں ناپ تول ہو یا نہ ہو اور اسی طرح کسی بھی اور طریقہ سے حقدار کے حق میں کمی کرنا تطفیف ہے خواہ حقوق اللہ میں ہو مثلاً نماز میں کمی کرنا، وضو میں کمی کرنا یا حقوق العباد میں ہو جیسے مزدور یا ملازم جتنے وقت کا معاہدہ کریں تو اس میں سے وقت چرانا یا وقت میں کسی کام سے سستی کرنا یہ سب تطفیف میں داخل ہے اور پھر عوام تو کیا اہل علم بھی اس سے غفلت کرتے ہیں اور اپنی ملازمت کے فرائض سے کوتاہی کرتے ہیں۔

❸ یوم یقوم الناس الخ کی ترکیب:۔ یوم ظرف مضاف یقوم فعل الناس فاعل لام جارہ رب مضاف العلمین مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مل کر مجرور ہوا لام جارہ کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوا یقوم فعل کے، یقوم فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مجرور محلاً مضاف الیہ ہوا یوم کا، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوا فعل محذوف مبعوثون

کا فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

السوال الثالث ..... هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ (البروج: ۱۷ تا ۲۲)

آیات مبارکہ کا مطلب خیز ترجمہ کریں۔ جنود سے کون مراد ہیں وضاحت کریں۔ فرعون وثمود کا محل اعراب بتائیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) جنود کی مراد (۳) فرعون وثمود کا محل اعراب۔

جواب ..... ❶ **آیات کا ترجمہ:-** کیا آئی ہے کہ آپ کے پاس لشکروں کی خبر یعنی فرعون وثمود کی خبر بلکہ وہ لوگ جو کافر ہیں جھٹلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انکو ہر طرف سے گھیرنے والا ہے بلکہ وہ قرآن ہے جو لوح محفوظ میں ہے بڑی شان والا ہے۔

❷ **جنود کی مراد:-** ایک تو فرعون کے لشکر کی ہلاکت کا ذکر ہے جو بڑا طاقتور تھا اور دوسرا لشکر قوم ثمود کا ہے جنہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کی گستاخی اور نافرمانی کی ان کی اونٹنی کو قتل کیا، اللہ تعالیٰ نے ان طاقتور اور ظالم لشکروں کو نیست و نابود کر دیا۔

❸ **فرعون وثمود کا محل اعراب:-** فرعون و ثمود یہ بدل ہیں جنود سے لیکن غیر منصرف ہونے کی وجہ سے مبدل منہ والا کسرہ ان پر نہیں ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۸ھ

السوال الاول ..... لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ (البینۃ: ۱ تا ۳)

آیات مبارکہ کا سلیس ترجمہ کریں۔ خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق کریں۔ بینۃ سے کیا مراد ہے وضاحت کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) آیات کا سلیس ترجمہ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق (۳) بینۃ کی مراد۔

جواب ..... ❶ **آیات کا سلیس ترجمہ:-** نہیں تھے وہ لوگ جو کافر ہیں اہل کتاب سے اور مشرکین سے باز رہنے والے یہاں تک کہ آ گئی ان کے پاس کھلی دلیل یعنی رسول ﷺ اللہ کی طرف سے جو تلاوت کرتا ہے پاک صحیفوں کی ان میں مضامین ہیں مضبوط (درست ٹھیک ٹھاک)۔

❷ **خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق:-** "لم یکن" صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی جحد بلم معلوم از باب نصر۔ اصل میں لم یَکُوْنُ تھا تو یقول یبیع والے قاعدہ سے لم یَکُوْنُ ہوا التقائے ساکنین میں اوّل مدہ تھا تو اس کو حذف کیا لم یَکُنْ ہو گیا۔

"یتلوا" صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل مضارع معلوم از باب نصر اصل میں یَتْلُوُ تھا بدغو یدعی والے ضابطہ سے یَتْلُوْ ہو گیا۔

"مطہرۃ" صیغہ واحد مؤنث بحث اسم مفعول از مصدر تطہیر (تفعیل) بمعنی پاک ہونا۔

❸ **بینۃ کی مراد:-** چونکہ کفار و مشرکین و اہل کتاب کفر و شرک کے شدید مرض میں مبتلا تھے تو رحمت رب العالمین کا تقاضا یہ تھا کہ جب مرض وبا عالمگیر ہے تو علاج کیلئے بھی بڑا ماہر و حاذق بھیجنا چاہیے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ہی معالج بنا کر بھیجا ہے اور بینۃ سے بھی مراد آپ ﷺ کی ذات ہے جیسا کہ آگے رسول من اللہ کو بدل بنا کر ذکر کیا گیا ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

السؤال الثالث ..... تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ (لهب)

سورۂ مبارکہ کا ترجمہ کریں۔ سورۃ کا شانِ نزول تحریر کریں۔ حمالة الحطب کے منصوب ہونے کی وجہ تحریر کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ في الشق الثاني من السوال الثالث ١٤٢٣ھ۔

الورقة الاولى فى التفسير

السوال الاوّل ١٤٢٩ھ

السؤال الاول ..... وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝ (نازعات ۱۴)

آیات مبارکہ کا سلیس ترجمہ کیجئے، آیات کریمہ کی مختصر تفسیر بیان کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ في الشق الاوّل من السوال الاوّل ١٤٢٤ھ۔

السؤال الثاني ..... اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝ (انشقاق ۱۲۱)

آیات مبارکہ کا سلیس ترجمہ کیجئے مختصر تفسیر لکھئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح کیجئے۔

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ في الشق الثاني من السوال الثاني ١٤٢٣ھ۔

السوال الثانى ١٤٢٩ھ

السؤال الاول ..... وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝ (الطارق ۸۲)

آیات مبارکہ کا سلیس ترجمہ اور مختصر تفسیر کیجئے۔ النجم الثاقب میں النجم سے کیا مراد ہے؟ واضح کیجئے نیز دوسری آیت کی نحوی ترکیب بھی لکھیں۔

خلاصۂ سوال ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی مختصر تفسیر (۳) النجم کی مراد (۴) دوسری آیت کی نحوی ترکیب۔

جواب ..... ❶ **آیات کا ترجمہ:** قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے کی اور کیا پتہ آپ کو کیا ہے رات کو آنے والا وہ ستارہ ہے چمکنے والا نہیں ہے کوئی نفس مگر اس پر ایک نگران ہے پس چاہیے کہ دیکھے انسان کس چیز سے پیدا کیا گیا وہ پیدا کیا گیا ہے پانی سے جو پیک کر گرنے والا ہے جو نکلتا ہے پیٹھ اور چھاتی کے درمیان سے، بیشک وہ اللہ اس انسان کے لوٹانے پر البتہ قادر ہے۔

Scanned with CamScanner

(۲) آیات کی مختصر تفسیر:۔ ان آیات مبارکہ میں بعث بعد الموت کا اثبات کیا گیا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان اور رات میں ظاہر ہونے والے ستاروں کی قسم کھا کر ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر ہر انسان پر نگہبان فرشتے مقرر کئے گئے ہیں جنہیں کراماً کاتبین کہا جاتا ہے، یہ فرشتے ہر ہر انسان کے ایک ایک عمل کا ریکارڈ رکھتے ہیں، یہ نامۂ اعمال قیامت کے دن ہر انسان کو پیش کیا جائیگا جیسے آسمان میں تاروں کے موجود ہونے کا دن میں پتہ نہیں چلتا لیکن رات ہونے پر جب ستارے روشن ہو جاتے ہیں تو ہر ایک کو ان کے وجود کا یقین ہو جاتا ہے اسی طرح ممکن ہے کہ بعض انسانوں کو نامۂ اعمال کے ترتیب دیے جانے کا یقین نہ ہو لیکن جب قیامت کا دن طلوع ہوگا تو ہر ایک کو اس بات کی حقانیت کا علم ہو جائے گا جب معاملہ اس طرح ہے کہ انسان کا نامۂ اعمال ترتیب دیا جا رہا ہے تو اُسے اس دن کی فکر کرنی چاہیے اور اگر قیامت کے دن کے واقع ہونے میں انسان کو کچھ استبعاد و تعجب ہو تو اسے چاہیے کہ اپنی تخلیق میں غور کرے کہ کیسے اسے اللہ تعالیٰ نے عدم سے وجود بخشا، اس غور و فکر کے نتیجہ میں اسے یوم قیامت کے وقوع میں شک نہیں رہے گا۔

(۳) النجم کی مراد:۔ اس میں مفسرین کے متعدد اقوال ہیں ① اس سے خاص ستارہ مراد نہیں ہے بلکہ ہر ستارہ مراد ہے جو ٹوٹ کر گرے اور اس سے روشنی پھیلے ② اس سے ثریا مراد ہے جو ستاروں کا گچھا ہوتا ہے اور ان کے اجتماع سے روشنی زیادہ ہوتی ہے ③ زحل ستارہ مراد ہے جو ساتویں آسمان پر ہے لیکن اس کی روشنی ساتوں آسمانوں میں سوراخ کر کے زمین پر آتی ہے اس لئے النجم سے مراد یہی ہے۔ بعض مفسرین نے النجم الثاقب سے ثریا ستارہ مراد لیا ہے کیونکہ عرب النجم کا اطلاق ثریا پر کرتے ہیں۔

(۴) دوسری آیت کی نحوی ترکیب:۔ ما بمعنی أی شیئ مبتداء أدری فعل ھو ضمیر مستتر فاعل، کاف ضمیر خطاب مفعول اوّل ما بمعنی أی شیئ مبتداء الطارق اس کی خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر أدری کے لئے مفعول ثانی، أدری فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ما مبتداء کے لئے خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

السؤال الثالث ..... فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۝ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝ (اللیل ۱۴تا۲۱)

آیات مبارکہ کا سلیس ترجمہ اور مختصر تفسیر کیجئے، الاتقی سے کون مراد ہیں؟

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی مختصر تفسیر (۳) الاتقی کی مراد۔

الجواب ..... **(۱) آیات کا ترجمہ:۔** پس ڈرایا ہے میں نے تم کو آگ سے جو بھڑکتی ہے نہیں داخل ہوگا اس میں مگر وہ بدبخت جس نے جھٹلایا اور منہ پھیر لیا اور عنقریب بچایا جائیگا اس آگ سے ڈرنے والا وہ جو دیتا ہے اپنے مال کو درانحالیکہ پاک ہوتا ہے اور نہیں ہے کسی ایک کیلئے اسکے پاس کوئی احسان کہ بدلہ دیا جائے مگر چاہنا اپنے رب کی رضا کو اور البتہ عنقریب راضی ہو جائیگا وہ شخص۔

(۲) آیات کی مختصر تفسیر:۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ گزشتہ آیات میں ہم نے مختلف اعمال کی جزا و سزا ذکر کر کے تمہیں آگ سے ڈرایا ہے تاکہ تم ایمان اور اطاعت اختیار کر کے آگ سے بچو لیکن ہمارے ڈرانے کے باوجود اگر کسی نے کفر و معصیت کو اختیار کیا تو وہ بہت بڑا بدبخت ہے اور جہنم ایسے ہی بدبختوں کا ٹھکانہ ہے۔

اس کے بعد اہل شقاوت کے مقابلہ میں اہل سعادت کے احوال و ان کی جزا کا بیان ہے وہ شخص جو اللہ سے ڈرتا ہے اور اپنا مال

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

صرف اس لئے خرچ کرتا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جائے تو ایسا شخص جہنم سے دور رکھا جائے گا اس سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں کہ یہ زر کثیر خرچ کر کے غلاموں کو صرف اللہ کی رضا و خوشنودی کے لئے آزاد کرتے تھے کسی احسان کے بدلے میں نہیں کہ غلاموں نے کوئی احسان کیا ہو بلکہ محض **ابتغاء وجه الله** مقصود ہوتا تھا تو جو شخص دنیا میں رضائے الٰہی کی خاطر مال خرچ کر کے اللہ کو خوش کرے گا تو اللہ بھی آخرت میں اس کو جنت کی **نعماء عجیبه ودائمه** دیکر خوش کریں گے یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کیلئے اعزاز عظیم و خوشخبری ہے۔

❷ **الاتقی کی مراد:۔** اس سے مراد علیٰ وجہ الافضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ ہی رضائے الٰہی کے ابتغاء میں غلاموں کو کثیر مال خرچ کر کے آزاد کیا کرتے تھے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۹ھ

السؤال الاول ..... اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۚ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۙ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۙ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝ (التکاثر)

سورہ مبارکہ کا ترجمہ اور مختصر تفسیر تحریر کیجئے اور یہ بتایئے کہ "التکاثر" سے کیا مراد ہے۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) سورۃ مبارکہ کا ترجمہ (۲) سورۃ کی مختصر تفسیر (۳) "التکاثر" کی مراد۔

الجواب ..... ❶ **سورۃ مبارکہ کا ترجمہ:۔** غفلت میں ڈال دیا تم کو مال کی کثرت نے یہاں تک کہ زیارت کی تم نے قبروں کی ہرگز نہیں عنقریب جان لو گے تم، ہرگز نہیں پھر عنقریب جان لو گے تم، ہرگز نہیں اگر جان لیتے تم یقین کا جاننا (تو تمہیں کثرت مال غفلت میں نہ ڈالتی) اللہ کی قسم ضرور دیکھو گے تم جہنم کو پھر ضرور ضرور دیکھو گے اس جہنم کو یقین کی آنکھ سے پھر ضرور ضرور سوال کئے جاؤ گے تم اس دن نعمتوں کے بارے میں۔

❷ **سورۃ کی مختصر تفسیر:۔** حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سورۃ انصار کے دو قبیلوں (بنی حارثہ، بنوالحارث) کے بارے میں نازل ہوئی، دونوں نے اپنے مال کی کثرت پر فخر کیا اور اپنے آباء و اجداد پر فخر کیا پھر قبرستان چلے گئے اور قبروں کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے ہمارے اس شخص جیسا شخص تمہارے پاس ہے تو دکھاؤ تو سہی تو اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی، اگر **تکاثر** کا معنیٰ تفاخر ہو تو پھر **زرتم المقابر** کا معنیٰ شمار کرنا ہوگا اور اگر **تکاثر** بمعنیٰ کثرت مال ہو تو پھر **زرتم المقابر** کا معنیٰ موت ہے جیسا کہ خود نبی کریم علیہ السلام نے اس کی تفسیر فرمائی ہے "**حتی یاتیکم الموت**"۔ **کلا** ماقبل پر زجر و توبیخ کیلئے ہے کہ تمہارا کثرت مال پر تفاخر اور آخرت سے غفلت ہرگز درست نہیں ہے عنقریب تم غفلت کا انجام جان لو گے۔ "**ثم کلا**" سے وعید سابق کی تاکید ہے بعض مفسرین کہتے ہیں پہلے **کلا** سے مراد قبر میں یا موت کے وقت جان لو گے اور دوسرے **کلا** سے مراد آخرت میں روز قیامت تم جان لو گے۔ "**کلا لو تعلمون**" سے تاکید در تاکید ہے کہ اگر تمہیں حساب و کتاب کا یقین ہوتا اور آخرت کی ڈٹی کا یقین کر لیتے تو آخرت سے غفلت میں نہ پڑتے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اب ہم تمہیں صاف بتلا رہے ہیں اور قسم کھا کر بتلا رہے ہیں کہ تم جہنم کو ضرور

Scanned with CamScanner

ضرور دیکھو گے اور اپنی آنکھوں سے دیکھو گے اور ہر نعمت جو دنیا میں کھانا، لباس وغیرہ کے بارے میں قیامت میں سوال کیا جائے گا۔

② التکاثر کی مراد:۔ التکاثر سے مراد دو چیزیں ہیں تفاخر مال، کثرت مال۔ ① تفاخر مال: مراد ہو تو مقصد یہ ہوگا کہ مال واولاد پر تفاخر نے تم کو اللہ کی عبادت سے غافل بنا دیا اور تم تفاخر میں اس قدر بڑھ گئے کہ قبروں کو شمار کرنے کیلئے قبرستان پہنچ گئے اس صورت میں زور تم بمعنی شمار کرنا ہوگا ② کثرت مال: مراد ہو تو مقصد یہ ہوگا کہ تم لوگوں کو مال کی بہتات نے اللہ کی بندگی سے غفلت میں ڈال دیا ہے اور تمہاری یہی حالت رہتی ہے کہ تمہیں اپنے انجام وحساب کی فکر نہیں، تم قبرستان پہنچ جاتے ہو، موت آجاتی ہے اور عذاب میں پکڑے جاتے ہو۔

السؤال الثالث ..... تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ (لهب: ۱تا۵)

سورہ مبارکہ کا شان نزول، ترجمہ اور تفسیر تحریر کیجئے، "ابولہب" کا اصلی نام اور "ابولہب" کنیت کی وجہ بیان کیجئے۔

الجواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۳ھ۔

الورقة الاولى فى التفسير

السوال الاوّل ۱۴۳۰ھ

السؤال الاول ..... اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۙ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۙ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۙ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۙ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۙ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۙ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۙ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝ (النبا: ۶تا۱۶)

آیات کا ترجمہ کریں اور مختصر تفسیر لکھیں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں، سراجا وھاجا سے کیا مراد ہے؟ وبنینا فوقکم سبعا شدادا کی نحوی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق (۴) سراجا وھاجا کی مراد (۵) وبنینا فوقکم سبعا شدادا کی ترکیب۔

الجواب ..... ① **آیات کا ترجمہ:۔** کیا تمہیں بنایا ہم نے زمین کو بچھونا اور پہاڑوں کو میخیں؟ (بنایا ہے) اور پیدا کیا ہم نے تمہیں جوڑے جوڑے، اور بنایا ہم نے تمہاری نیند کو راحت کی چیز اور بنایا ہم نے رات کو لباس اور بنایا ہم نے دن کو کمائی کے لئے اور بنائے ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان) اور بنایا ایک چراغ چمکتا ہوا، اور اتارا برسنے والے بادلوں سے پانی موسلا دھار تاکہ ہم نکالیں اس سے اناج اور سبزہ اور باغ پتوں میں لپٹے ہوئے۔

② **آیات کی تفسیر:۔** اللہ تعالیٰ چند عظیم الشان نشانیوں اور قدرت کے عظیم شاہکاروں کا تذکرہ کرکے بعث بعد الموت کو ثابت کررہے ہیں تو فرمایا کہ ہم نے زمین کو تمہارے چلنے پھرنے، بیٹھنے لیٹنے کے لئے بچھونا بنادیا ہے اور زمین کی حرکت اور ڈگمگانے کو روکنے کے لئے پہاڑوں کی میخیں گاڑ دیں اور تمہیں جوڑا جوڑا پیدا کیا تاکہ تم خوشی سے پھل پھول سکو اور تمہیں جوڑا جوڑا پیدا کرنے

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

کے بعد تمہاری راحت وآسائش کے لئے نیند کو راحت وآرام کا ذریعہ بنایا جو کہ ظاہری لحاظ سے ایک موت کے بعد زندگی ہی ہے تو جو ذات اس بعث بعد الموت پر قادر ہے وہ آخرت کے بعث بعد الموت پر بھی قادر ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے، ہزاروں سال گزرنے کے باوجود کہیں کوئی سوراخ یا رخنہ نہیں پڑا، اور پھر ہم نے آسمان میں ایک چمکتا چراغ سورج کی شکل میں رکھ دیا۔ جس سے انسان نہ صرف روشنی حاصل کرتا ہے بلکہ اس کے لاتعداد منافع سے مستفید ہوتا ہے اسی طرح ہم نے پانی سے بھرے بادلوں سے پانی کا ریلا برسایا جو انسان کی حیات کا باعث ہے کہ یہ پانی انسان کے طعام وشراب کا ذریعہ ہے، اسی پانی کے ذریعہ زمین میں پیداوار ہوتی ہے، اسی سے پھلوں پھولوں سے لدے درخت اگتے ہیں، یہی زمین میں ہریالی اور سبزہ کا سبب ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ان تمام صنائع اور افعال پر قادر ہیں تو ان کا انسان کو مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنا بالکل بعید نہیں ہے۔

❼ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق:۔ "شدادا" یہ شدید کی جمع ہے بمعنی سخت، مضبوط، مستحکم۔

"وھاجا" یہ وھج یھج (ضرب) سے مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی خوب روشن، چمکدار۔

"المعصرات" صیغہ جمع مؤنث بحث اسم فاعل (افعال) بمعنی نچوڑنے والے، برسنے والے بادل۔

"ثجاجا" یہ ثج یثج (نصر) سے مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت بہنے والا۔

"ألفافا" یہ لف کی جمع ہے ایسے درخت جن کی شاخیں ایک دوسرے میں لپٹی ہوں، گھنے درخت۔

❽ سراجا وھاجا کی مراد:۔ سراجا وھاجا کا لفظی ترجمہ چمکدار چراغ ہے اور مراد آسمان میں موجود سورج ہے۔

❾ وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا کی ترکیب:۔ واؤ عاطفہ بنینا فعل وفاعل فوقکم مضاف ومضاف الیہ مل کر مفعول فیہ سبعا شدادا موصوف صفت مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل مفعول فیہ ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الشق الثانی ..... وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۝ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۝ أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ (مطففین: ۱تا۶)

سلیس ترجمہ کریں اور مختصر تفسیر لکھیں، شان نزول تحریر کریں، خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۰ھ

الشق الاول ..... وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ۝ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝ إِن كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ (الطارق: ۱تا۵)

ترجمہ کریں اور مختصر تفسیر لکھیں، النجم الثاقب کی وضاحت کریں، خط کشیدہ آیت کی نحوی ترکیب کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۹ھ۔

Scanned with CamScanner

السؤال الثالث ..... قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۪ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا ۝ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۪ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝ (الشمس ۹ تا ۱۵)

ترجمہ کریں اور مختصر تفسیر لکھیں، أشقی سے کون مراد ہے؟ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں نیز پہلی دو آیات کی نحوی ترکیب کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تفسیر (۳) أشقی کی مراد (۴) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق (۵) پہلی دو آیات کی نحوی ترکیب۔

الجواب ..... ❶ **عبارت کا ترجمہ:۔** جھٹلایا قوم ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب (صالح علیہ السلام کو)، جب اٹھ کھڑا ہوا ان میں سب سے زیادہ بدبخت شخص، تو کہا ان سے اللہ کے رسول نے خبردار رہو اللہ کی اونٹنی سے اور اس کے پانی پینے کی باری سے، تو انہوں نے ان کی تکذیب کی اور اس اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں، تو ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کے رب نے ان پر ہلاکت ڈال دی اور پھر برابر کر دیا سب کو، اور وہ اس کے انجام سے نہیں ڈرتا۔

❷ **عبارت کی تفسیر:۔** ان آیات میں مکہ والوں کو قوم ثمود کا انجام بتلا کر ڈرایا گیا ہے کہ اگر تم اے اہل مکہ! گناہوں والی زندگی سے باز نہ آئے تو تمہارا انجام بھی قوم ثمود والا ہوگا۔

قوم ثمود کی طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو نبی بنا کر مبعوث فرمایا، قوم ثمود کے عجیب و غریب مطالبہ پر اللہ تعالیٰ نے ایک اونٹنی پہاڑ سے پیدا فرما دی، عام اونٹنیوں کے برعکس یہ اونٹنی کئی جانوروں کا کھانا کھاتی تھی اور بہت سا پانی پیتی تھی، قوم ثمود کو یہ بات ناگوار محسوس ہوتی کہ خود انہی کے مطالبہ پر آئی ہوئی اونٹنی سارا پانی پی جاتی ہے اور دیگر جانوروں کیلئے پانی نہیں بچتا، جھگڑے سے بچنے کے لئے حضرت صالح علیہ السلام نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم سے باری مقرر فرما دی کہ ایک دن قوم کے جانور پانی پیا کریں گے اور ایک دن یہ اونٹنی پانی پیا کرے گی، لیکن قوم کو یہ بات بھی ہضم نہ ہوئی اور وہ اونٹنی کے قتل کی ٹوہ میں لگ گئے۔ حضرت صالح علیہ السلام کو جب ان کے برے ارادے کی بھنک محسوس ہوئی تو آپ نے انہیں اس سے باز رکھنے کی کوشش فرمائی لیکن وہ باز نہ آئے اور ان سب سے زیادہ ملعون شخص نے ایک دن موقع پا کر اونٹنی کو قتل کر دیا، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری ڈھیل تھی، اونٹنی کے قتل کیے جانے کے بعد ان پر عذاب آیا، زمین سخت گڑگڑاہٹ سے لرز اٹھی اور آسمان ہیبت ناک چیخ سے کانپ اٹھا، تمام کے تمام لوگ ہلاک ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کو ان کے ہلاک کرنے کے بعد کسی کی پکڑ کا کوئی خوف نہیں ہے۔

❸ **أشقی کی مراد:۔** آیت میں مذکور وہ بدبخت جس نے اللہ تعالیٰ کی اونٹنی کو ہلاک کیا تھا، قوم ثمود کا قدار نامی ایک شخص تھا جو ایک فاحشہ عورت کا عاشق تھا اور اس فاحشہ عورت کے بہت زیادہ جانور تھے جو اونٹنی کی وجہ سے انتہائی تنگ تھی تو اس قدار نامی شخص نے اس فاحشہ عورت کے حکم سے اونٹنی کو قتل کیا تھا۔

❹ **خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق:۔** "بطغوها" یہ طغیًا و طُغیانًا (ضرب) سے اسم ہے بمعنی سرکشی، شرارت۔

"أشقها" یہ شَقًا وشَقاءً وشَقاوةً وشِقْوةً (سمع) سے اسم تفضیل کا صیغہ ہے بمعنی سب سے بڑا بدبخت۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

"سُقیھا" یہ سقی یسقی (ضرب) سے اسم ہے بمعنی پانی پینا۔

"فعقروھا" جمع مذکر غائب ماضی معروف از ضرب بمعنی اونٹ کی کونچیں کاٹنا، ذبح کر دینا۔

"فدمدم" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از فعلله بمعنی زمین کے ساتھ ملا دینا، ہلاک کر ڈالنا۔

⑤ آیات کی ترکیب:۔ قد تحقیقیہ افلح فعل من موصولہ زکّٰھا فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول صلہ مکر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ قد تحقیقیہ خاب فعل من موصولہ دسّٰھا فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۰ھ

الشق الاول ..... وَالضُّحٰى ۙ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؕ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ؕ (الضحیٰ ۵۲۲)

ترجمہ کریں اور مختصر تفسیر لکھیں، خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق کریں، آیات کا سبب نزول تحریر کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۲ھ۔

الشق الثانی ..... اَلْقَارِعَةُ ۙ مَا الْقَارِعَةُ ۚ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ؕ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ؕ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ؕ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ؕ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ؕ نَارٌ حَامِيَةٌ ۢ (قارعة)

ترجمہ اور مختصر تفسیر لکھیں، القارعۃ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے، وجہ تسمیہ تحریر کریں، خط کشیدہ آیت کی نحوی ترکیب کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۲ھ۔

Scanned with CamScanner

﴿الورقة الاولیٰ فی التفسیر﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۱ھ

الشق الاوّل ..... فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ۝ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۝ فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ۝ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ۝ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ۝ وَحَدَائِقَ غُلْبًا ۝ وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ۝ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۝ (عبس: ۲۴تا۳۲)

آیات مبارکہ کا ترجمہ کریں، مختصر تفسیر ذکر کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح۔

جواب ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ پس چاہیے کہ دیکھے انسان اپنے کھانے کی طرف کہ برسایا ہم نے پانی اوپر سے پانی برسانا پھر پھاڑا ہم نے زمین کو پھاڑنا، پھر اگایا ہم نے اس میں غلہ اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجور اور گھنے باغات اور میوہ اور چارہ، نفع پہنچانے کے لئے تمہارے لئے اور تمہارے چوپاؤں کے لئے۔

❷ آیات کی تفسیر:۔ ماقبل کی آیات میں ناشکرے انسان سے گلہ کیا گیا ہے کہ اپنے رب کی ناشکری کرتا ہے اپنی پیدائش و موت کو تو پہلے دیکھ لے، اب دنیاوی معاملات کو ذکر کر کے فکر آخرت کروائی جارہی ہے کہ اے ناشکرے انسان اپنے کھانے کی اشیاء کی طرف بھی دیکھ، یہ بھی ہماری عطاء کردہ نعمتیں ہیں ورنہ ایک بیج اور تنکے کی کیا مجال ہے کہ زمین کو پھاڑ کر باہر نکلے اور پھر مختلف قسم کے پھل میوہ جات، اور سبزی و ترکاری کی شکل و صورت اختیار کرلے، یہ ہماری ہی قدرت کا کرشمہ ہے جو صرف تمہارے لیے اور تمہارے جانوروں کیلئے ہے یعنی کچھ تو تم خود ہی استعمال کرتے ہو اور کچھ اشیاء تمہارے جانور استعمال کرتے ہیں مگر اے انسان پھر بھی تو اپنے رب کی ناشکری کرتا ہے۔

❸ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح:۔ "شقًّا" مصدر ہے از باب نصر بمعنی پھاڑنا۔ "حبًّا" بمعنی غلہ، دانہ وغیرہ۔

"قضبًا" بمعنی کھیرا، ترکاری۔ "زیتونا" بمعنی زیتون۔ "نخلًا" بمعنی کھجور۔

"غلبًا" یہ مفرد ہے اس کی جمع غلباء ہے بمعنی گنجان، مراد گھنے باغات ہیں۔ "أبًّا" بمعنی جانوروں کا چارہ و گھاس۔

الشق الثانی ..... وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۝ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ۝ وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ ۝ قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ۝ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ ۝ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ۝ وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ۝ (بروج: ۱تا۷)

آیات کا سلیس ترجمہ کریں اور مختصر تفسیر لکھیں، خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق کریں، شاهد و مشهود کا مصداق متعین کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۲ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۱ھ

الشق الاوّل ..... سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝ الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ۝ وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ ۝ وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ ۝ فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَىٰ ۝ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰ ۝ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ ۝ (اعلیٰ: ۱تا۷)

ترجمہ کریں اور مختصر تفسیر لکھیں سنقرئك فلا تنسی الا ماشاء اللہ کی وضاحت کریں، خط کشیدہ آیات کی نحوی ترکیب کریں۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ۔

السوال الثالث ..... وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۙ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۙ (التین: ۱-۵)

ترجمہ کریں اور مختصر تفسیر لکھیں، ھذا البلد الامین سے کیا مراد ہے؟ غط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور توجہ طلب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) **بلد امین** کی مراد (۴) کلمات مخطوطہ کی لغوی تحقیق۔

جواب ..... ❶ **آیات کا ترجمہ:۔** قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینین کی اور اس امن والے شہر کی، تحقیق ہم نے انسان کو اچھائی بہترین وخوبصورت سانچے میں ڈھالا ہے پھر ہم اس کو پست حالت والوں سے بھی زیادہ پست کر دیتے ہیں۔

❷ **آیات کی تفسیر:۔** ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں (دو درخت وپھل انجیر وزیتون، ایک پہاڑ طور سینا اور ایک شہر مکہ معظمہ) کی قسم کھائی ہے، یہ دونوں درخت کثیر البرکت وکثیر النافع ہیں جیسا کہ طور پہاڑ وشہر مکہ کثیر البرکت ہیں نیز یہ بھی ممکن ہے کہ انجیر وزیتون سے مراد وہ جگہیں ہوں جہاں یہ درخت بکثرت پیدا ہوتے ہیں اور وہ ملک شام ہے جو متعدد انبیاء علیہم السلام کا معدن ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اسی ملک میں مقیم تھے اور پھر ہجرت کر کے مکہ معظمہ تشریف لائے تھے، اس اعتبار سے ان قسموں میں وہ تمام مقدس مقامات آگئے جہاں خاص انبیاء علیہم السلام پیدا ومبعوث ہوئے کہ ملک شام عام انبیاء علیہم السلام کا وطن ومسکن ہے، طور سیناء حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمکلام ہونے کی جگہ ہے اور مکہ معظمہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا مولد ومسکن ہے۔

ان چار قسموں کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے انسان کی جبلت وفطرت کو تمام مخلوقات کے اعتبار سے احسن بنایا ہے اور اس کی جسمانی ہیئت اور شکل وصورت کو بھی دنیا کے تمام جانوروں سے بہتر وحسین بنایا ہے۔

پھر آگے فرمایا کہ اس سب حسن وجمال کے بعد انسان پر یہ حالت بھی آتی ہے کہ وہ بد سے بدتر اور بُرے سے بُرا ہو جاتا ہے، شباب ڈھلنے کے بعد شکل وصورت بدلنے لگتی ہے، بڑھاپا اس کا رنگ وروپ بدل دیتا ہے وہ بدہیئت وبدشکل نظر آتا ہے، بیکار اور دوسروں پر بار بن جاتا ہے جبکہ دیگر جانور منفعت کے اعتبار سے مرنے وذبح ہونے کے بعد بھی اپنا ذرہ ذرہ انسان کے کام آتا ہے۔

بعض مفسرین نے اس آخری آیت کا دوسرا مطلب یہ بیان کیا کہ اس سے مراد کفار وفجار ہیں کہ انہوں نے خداداد احسن تقویم، انسانی کمالات وشرافت اور عقل کو مادی لذتوں کے پیچھے برباد کر دیا تو اس صورت میں وہ جانور حتیٰ کہ کتے وخنزیر سے بھی بدتر ہو گئے جس کے نتیجہ میں ان کو اسفل السافلین میں پہنچا دیا جائے گا۔ (معارف القرآن)

❸ **بلد امین کی مراد:۔** اس سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مولد ومسکن مکہ معظمہ ہے اس لئے کہ جاہلیت واسلام دونوں زمانوں میں مکہ مقام امن تھا۔ (مظہری)

❹ **کلمات مخطوطہ کی لغوی تحقیق:۔** "اَلتِّيْنُ" یہ جمع ہے اس کا مفرد تِيْنَةٌ ہے بمعنی انجیر یا انجیر کا درخت۔

"اَلزَّيْتُوْنُ" یہ جمع ہے اس کا مفرد زَيْتُوْنَةٌ ہے بمعنی زیتون کا پھل ودرخت۔

Scanned with CamScanner

"سِيْنِيْنَ" ضحاکؒ نے کہا کہ یہ حبشی لفظ ہے بمعنی خوبصورت واچھا۔ مقاتلؒ نے کہا کہ یہ نبطی لفظ ہے بمعنی پھلدار درختوں والا پہاڑ۔ بعض نے اس کو سریانی لفظ کہا ہے بمعنی گھنے درختوں والا پہاڑ۔ (مظہری)

"اَلْاَمِيْنُ" صیغہ صفت از مصدر اَمْنًا، اَمَنًا، اَمَانًا، اَمَنَةً (سمع) بمعنی امن واطمینان والا ہونا۔

"اَحْسَنُ" صیغہ واحد مذکر بحث اسم تفضیل از مصدر حُسْنًا (کرم ونصر) بمعنی خوبصورت ہونا۔

"رَدَدْنٰهُ" صیغہ جمع متکلم بحث ماضی معلوم از مصدر اَلرَّدُّ (نصر) بمعنی لوٹانا۔

"اَسْفَلَ" صیغہ واحد مذکر بحث اسم تفضیل از مصدر سُفُوْلًا، سَفَالًا (نصر، سمع، کرم) بمعنی پست، نیچا وحقیر ہونا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۱ھ

السؤال الاول ..... اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝ (البینۃ: ۸۶)

ترجمہ کریں اور مختصر تفسیر لکھیں، اہل کتاب سے کون مراد ہے؟ وضاحت کریں، خط کشیدہ آیت کی نحوی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) اہل کتاب کی مراد (۴) آیت مخطوط کی ترکیب۔

الجواب ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اہل کتاب ومشرکین میں سے وہ جہنم کی آگ میں ہونگے، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، وہی لوگ مخلوق میں سے سب سے بدتر ہیں، بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے، وہی لوگ مخلوق میں سے سب سے بہتر ہیں، انکا بدلہ وجزا انکے رب کے پاس ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے یہ بدلہ اس شخص کیلئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔

❷ آیات کی تفسیر:۔ پہلی آیت میں آپ ﷺ کی تعلیمات کے منکرین خواہ وہ پڑھے لکھے تعلیم یافتہ اہل کتاب ہوں یا جاہل وان پڑھ مشرک ہوں ان کے انجام بد کا ذکر ہے کہ وہ سب لوگ جہنم میں جائیں گے اور پھر ہمیشہ اس میں رہیں گے جس سے چھٹکارا ممکن نہ ہوگا اور یہ لوگ تمام مخلوق حتی کہ جانوروں سے بھی بدتر ہیں کیونکہ وہ جانور عقل نہ رکھنے کے باوجود اپنے مالک کے وفادار ہیں اور یہ لوگ عقل رکھنے کے باوجود بھی اپنے مالک حقیقی کے منکر ہیں اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ۔

دوسری وتیسری آیت میں منکرین کے بالمقابل اہل ایمان کے انجام خیر کا ذکر ہے جو لوگ تمام پیغمبروں اور ان کی کتابوں پر ایمان لائے اور انہوں نے اچھے اعمال کئے تو یہ لوگ بہترین مخلوق ہیں حتی کہ یہ لوگ فرشتوں سے بھی بڑھ جاتے ہیں کیونکہ فرشتے نافرمانی کا اختیار ہی نہیں رکھتے اور یہ لوگ نافرمانی کا اختیار رکھنے کے باوجود فرمانبرداری میں لگے رہتے ہیں، ان کو سدا بہار وداگی جنتوں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی حاصل ہوگی جو تمام نعمتوں کی جان ہے اور یہ بلند مرتبہ ہر کسی کو حاصل نہیں ہوتا بلکہ صرف ان بندوں کو حاصل ہوتا ہے جو دنیا میں قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچتے ہوئے زندگی گزارتے ہیں۔ (کمالین)

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

❷ اہل کتاب کی مراد:۔ اہل کتاب سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں عموماً نصوص میں ایسے ہی ہے۔

❸ آیت مخطوطہ کی ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل الذین اسم موصول کفروا فعل وفاعل من جارہ لعل الکتاب مضاف ومضاف الیہ ملکر معطوف علیہ واؤ عاطفہ المشرکین معطوف، معطوف علیہ ومعطوف ملکر مجرور ہوکر متعلق ہوا فعل کے فعل اپنے فاعل ومتعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ موصول صلہ ملکر ان کا اسم فی جارہ نار جہنم مضاف ومضاف الیہ ملکر مجرور ہوکر متعلق ہوا کائنون اسم فاعل کے، کائنون اسم فاعل اس میں ھم ضمیر ذوالحال خالدین فیھا اسم فاعل اپنے فاعل ومتعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر حال، ذوالحال وحال ملکر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل ومتعلق سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر، ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

السوال الثالث ..... اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝ (فیل)

ترجمہ کریں اور مختصر تفسیر لکھیں، اصحاب الفیل کون ہیں؟ بیان کریں، خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) سورۃ کا ترجمہ (۲) سورۃ کی تفسیر (۳) اصحاب فیل کے واقعہ کی وضاحت (۴) کلمات مخطوطہ کی لغوی تحقیق۔

الجواب ..... ❶ سورۃ کا ترجمہ:۔ کیا نہیں دیکھا (نہیں معلوم) آپ نے کہ کیسے کیا تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ، کیا نہیں کر دیا اللہ تعالیٰ نے ان کے مکر و تدبیر کو غلط اور بھیجا ان پر پرندوں کو غول کے غول (گروہ کے گروہ) جو پھینک رہے تھے ان پر کنکر کے پتھر، پس کر دیا ان کو مثل کھائے ہوئے بھوسے کے۔

❷ سورۃ کی تفسیر:۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اختصار کیساتھ واقعہ اصحاب فیل کو بیان کیا ہے کہ انہوں نے بیت اللہ کو مسمار کرنے کے ارادہ سے ہاتھیوں کی فوج لیکر مکہ مکرمہ پر چڑھائی کی تھی، اللہ تعالیٰ نے انکی تمام تدبیروں کو ناکام کر دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے معمولی پرندوں کے ذریعہ انکی فوج کو آسمانی عذاب کے ذریعہ نیست و نابود کر کے انکے عزائم کو خاک میں ملا دیا اور وہ کھائے ہوئے بھوسے کی مانند ہو گئے تھے۔ اس واقعہ کو ذکر کرنے سے مقصود یہ ہے کہ احکام الٰہیہ کی بے حرمتی کرنے والوں کو ایسے عذاب وعقاب سے بے فکر نہیں ہونا چاہیے، ہو سکتا ہے کہ دنیا میں ہی عذاب آجائے جیسے اصحاب فیل پر آیا ورنہ آخرت کا عذاب تو یقینی ہے۔ (معارف القرآن)

❸ اصحاب فیل کے واقعہ کی وضاحت:۔ محمد بن اسحاق نے بروایت سعید بن جبیر و عکرمہ از ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کیا اور واقدی نے بھی اسی طرح ذکر کیا کہ نجاشی شاہ حبش نے ارباط (سپہ سالار) کو یمن پر فوج کشی کیلئے بھیجا ارباط نے جا کر یمن پر تسلط قائم کر لیا ابرہہ بن الصباح حبشی ایک فوجی سردار تھا اس کو ارباط کی سیادت پر حسد ہوا اور اس نے بغاوت کر دی اس طرح حبشیوں میں پھوٹ پڑ گئی ایک گروہ ارباط کے ساتھ اور دوسرا ابرہہ کے ساتھ ہو گیا، دونوں کا ٹکراؤ ہوا ابرہہ نے ارباط کو قتل کر دیا، حبشیوں نے ابرہہ کو سردار بنا لیا اور ابرہہ کا یمن پر تسلط ہو گیا پھر ابرہہ نے دیکھا کہ حج کے زمانہ میں لوگ مکہ کو جانے کی تیاری کر رہے ہیں اس حسد میں اس نے صنعاء میں ایک گرجا بنایا اور نجاشی کو لکھا کہ میں نے صنعاء میں ایک کنیسہ بنایا ہے جس کی مثال کسی بادشاہ کیلئے نہیں بنائی گئی آپ اس گرجا میں تشریف لے آئیں تاکہ میں مکہ کے حج سے لوگوں کا رخ موڑ دوں یہ بات بنی کنانہ کے ایک شخص نے سنی

Scanned with CamScanner

اور رات کو جا کر گرجا میں بیٹھ گیا اور موقع پا کر گرجا کے اصل قبلہ کو گندگی آلود کر دیا ابرہہ کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے قسم کھا کر کہا کہ میں جا کر کعبہ کو ڈھا دوں گا اور نجاشی کو اس واقعہ کی اطلاع بھیج دی اور درخواست کی کہ مجھے کچھ ہاتھی بھیج دیے جائیں، نجاشی نے اس کو ہاتھی بھیج دیے، جن میں ایک بہت بڑا طاقتور ہاتھی بھی تھا جس کا نام محمود تھا ابرہہ مکہ کی طرف چل دیا، عرب نے یہ خبر سنی تو ان پر شاق گزری، انہوں نے ابرہہ سے مقابلہ کرنا ضروری سمجھا، چنانچہ یمن کے راجاؤں میں سے ایک راجہ تھا جس کا نام ذونفر تھا وہ لڑنے کے لئے نکلا مگر ابرہہ نے اسکو شکست دے دی اور گرفتار کر لیا قتل نہیں کیا بلکہ جکڑ دیا اور آگے بڑھا قبائل خثعم کی آبادی کے قریب پہنچا تو نفیل بن حبیب خثعمی نے خثعم کو لیکر مقابلہ کیلئے نکلا دوسرے قبائل یمن بھی اس سے آکر مل گئے اور لڑائی ہوئی نفیل کو گرفتار کر لایا گیا، نفیل نے ابرہہ سے کہا بادشاہ میں زمین عرب کے راستوں سے خوب واقف ہوں ابرہہ نے رہنمائی کیلئے اسکو ساتھ لے لیا، طائف کی طرف سے گزرا تو مسعود بن معتب ثقفی بنی ثقیف کے کچھ آدمیوں کو لے کر آیا اور بولا بادشاہ ہم آپ کے غلام ہیں، ہماری طرف سے آپ کی کوئی مخالفت نہ ہوگی آپ اس مکان (کو ڈھانے) کے ارادہ سے نکلے ہیں جو مکہ میں ہے ہم آپ کے ساتھ ایک راہنما بھیج دیں گے چنانچہ انہوں نے اپنے غلام ابورغال کو رہنمائی کیلئے بھیج دیا، ابورغال کی رہنمائی میں ابرہہ آگے بڑھا جب مغمس میں پہنچا تو ابورغال مر گیا، یہ وہی شخص ہے جس کی قبر پر پتھر مارے جاتے ہیں ابرہہ نے مغمس سے ایک حبشی کو جس کا نام اسود تھا اس غرض سے بھیجا کہ وہ حرم کا مال (یعنی اونٹ وغیرہ) ہنکا لائے، اسود نے عبدالمطلب کے دو سو اونٹ پکڑ لئے پھر ابرہہ نے حناطہ حمیری کو مکہ والوں کے پاس اس غرض کیلئے بھیجا کہ سردار مکہ کو تلاش کر کے یہ پیام پہنچا دے کہ میں لڑنے کیلئے نہیں آیا ہوں بلکہ اس گھر کو ڈھانے کیلئے آیا ہوں، قاصد چل کر مکہ میں پہنچا اور عبدالمطلب سے ملاقات کی اور ابرہہ کا پیام ان سے کہہ دیا، عبدالمطلب نے کہا ہم بھی اس سے لڑنا نہیں چاہتے ہم اس گھر تک پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالیں گے، یہ اللہ کا حرمت والا گھر ہے اور خلیل کا بنایا ہوا ہے چونکہ اللہ کا گھر اور حرم ہے اسی لئے وہی اس کی حفاظت کرے گا اگر ابرہہ کو اس گھر سے خدا نہیں روکے گا تو خدا کی قسم ہم میں تو اسکی قوت نہیں ہے۔

اس کے بعد عبدالمطلب اپنے اونٹ مانگنے کیلئے ابرہہ کے فوجی کیمپ میں گئے ذونفر چونکہ عبدالمطلب کا دوست تھا اس لئے اس کے پاس پہنچے، ذونفر نے کہا میں تو قیدی ہوں انیس ایک شخص ہے جو میرا دوست ہے اور ہاتھیوں کا داروغہ ہے میں تم کو اس کے پاس بھیج دوں گا پھر ذونفر نے انیس کو (بلوا کر) کہا یہ قریش کے سردار ہیں اور مکہ والے اونٹوں کے مالک ہیں یہ پہاڑوں کے نیچے تو آدمیوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور پہاڑوں کے اوپر جنگلی جانوروں کو بھی ان کی خوراک دیتے ہیں بادشاہ کے پاس پہنچنا چاہتے ہیں لیکن نہ یہ لڑنے والے ہیں نہ تمہاری مخالفت کرنے والے، انیس نے جا کر پیغام پہنچا دیا بادشاہ نے داخلہ کی اجازت دیدی، عبدالمطلب قدآور اور حسین آدمی تھے ابرہہ نے ان کو دیکھ کر تعظیم تکریم کی اور خود تخت پر بیٹھا ان کو نیچے بٹھانا مناسب نہ سمجھا، اس لئے خود بھی تخت سے اتر کر ان کے ساتھ فرش پر بیٹھ گیا اور ترجمان کی معرفت آنے کی غرض پوچھی، عبدالمطلب نے کہا میری غرض دو سو اونٹوں کی واپسی ہے، ابرہہ نے کہا جب میں نے تم کو دیکھا تھا تو مجھے تم بہت بھلے معلوم ہوئے تھے مگر اب تم میری نظر سے گر گئے، میں تو کعبہ کو ڈھانے آیا ہوں، جو تمہارا بھی دین ہے اور تمہارے باپ دادا کا بھی اور تمہارے لئے شرف و عزت بھی، تم نے اس کے سلسلہ میں مجھ سے کوئی بات نہیں کی اور دو سو اونٹ جو میں نے لے لئے ان کے متعلق مجھ سے گفتگو کر رہے ہو، عبدالمطلب نے کہا ان اونٹوں

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

کا مالک میں ہوں اور اس گھر کا مالک کوئی اور ہے جو خود اس کی حفاظت کرے گا، ابرہہ نے کہا وہ مجھ سے اس کو نہیں بچا سکتا، ابرہہ نے اونٹ عبدالمطلب کو دے دیئے اور عبدالمطلب نے واپس آکر قریش کو واقعہ بتادیا اور حکم دیا کہ سب لوگ گھاٹیوں میں منتشر ہو جائیں اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھ کر اپنی حفاظت کرلیں تاکہ حبشی ان کو کوئی ضرر نہ پہنچا سکیں۔

پھر خود جا کر کعبہ کے دروازہ کی زنجیر پکڑ کر کہنے لگے (ترجمہ اشعار) پروردگار تیرے سوا ان کے مقابلہ میں کسی سے اُمید نہیں رکھتا، پروردگار اپنے حرم کو ان سے محفوظ رکھ، اس گھر کا دشمن تیرا دشمن ہے، اپنی بستی کو اجاڑنے سے ان کو روک دے۔

یہ اشعار بھی عبدالمطلب نے پڑھے۔ (ترجمہ) اے اللہ! بندہ اپنے سامان کی حفاظت کرتا ہے تو اپنا سامان محفوظ رکھ، صلیب کے طرف داروں اور ستاروں کے مخالف اپنے پرستاروں کی مدد کر، ان کی صلیب اور چال تیری تدبیر پر غالب نہ آنا چاہیے، تیرے خلاموں کو گرفتار کرنے کیلئے اپنے ملک کے سیال لشکر اور ہاتھیوں کو کھینچ کر لائے ہیں، انہوں نے اپنی چال کے ساتھ نادانی کی وجہ سے تیرے حرم کو تباہ کرنے کا ارادہ کیا ہے اور تیرے جلال کا خوف نہیں کیا، اگر تو انکو اور ہمارے کعبہ کو یوں ہی چھوڑ دینے والا ہے تو پھر جو تیری مرضی ہو وہی کر۔

یہ مناجات کر کے کعبہ کی زنجیر چھوڑ دی اور اپنی قوم کے ساتھ سرداروں کے پاس چلے گئے، صبح کو ابرہہ نے مغمس میں مکہ میں داخل ہونے کی تیاری کی اور لشکر کو ہاتھیوں سمیت تیار کیا۔ ایک ہاتھی تھا کہ جسامت اور قوت میں اس کی نظیر دیکھنے میں نہیں، کہا جاتا ہے کہ اسکے ساتھ بارہ ہاتھی اور بھی تھے، نفیل بڑے ہاتھی کے پاس آیا اور اس کا کان پکڑ کر کہا محمود بیٹھ جا اور جہاں سے آیا ہے سیدھا ادھر ہی واپس چلا جا کیونکہ تو اللہ کے حرمت والے شہر میں ہے، ہاتھی بیٹھ گیا پھر لوگوں نے اس کو ہر چند اٹھایا لیکن وہ نہیں اٹھا، لوگوں نے اسکے سر پر کدال مارے مگر وہ جب بھی نہ اٹھا آخر آنکڑے اس کی آنکھوں کے نیچے چبھوئے اور ڈرا کر اٹھانا چاہا مگر وہ نہ اٹھا (یعنی اس نے قدم نہ اٹھایا) آخر اس کا رخ یمن کی طرف کر دیا تو فوراً اٹھ گیا اور تیزی سے چلنے لگا پھر شام کی طرف کر دیا گیا تب بھی اس نے ایسا ہی کیا (تیزی سے چلتا رہا) پھر مشرق کی طرف اس کا رخ پھیرا تب بھی اس نے ایسا ہی کیا (تیزی سے چلتا رہا) آخر میں اسکا رخ مکہ کی طرف کیا تو وہ کھڑا بھی نہ رہ سکا (بیٹھ گیا) نفیل دوڑتا ہوا پہاڑ پر چڑھ گیا اور اللہ نے سمندر کی طرف سے ابابیلوں جیسے کچھ پرندے بھیجے، ہر پرندہ کے پاس تین پتھر تھے دو دونوں پنجوں میں اور ایک چونچ میں، پتھر چنے اور مسور کے برابر تھے، جب پرندے ان لوگوں پر پہنچ کر چھا گئے تو انہوں نے پتھریاں چھوڑ دیں، جس شخص کے پتھری لگی وہ ہلاک ہو گیا لیکن سب قوم ہلاک نہیں ہوئی، فوج والے نکل کر اندھا دھند بھاگے اور راستہ نہ ملنے کی وجہ سے نفیل کو تلاش کرنے لگے تاکہ وہ یمن کے راستہ پر لگا دے، نفیل کسی پہاڑی پر سے انکو دیکھتا رہا، غرض لوگ اضطرابی حرکت کے ساتھ ہر راستہ گرتے پڑتے اور ہر چشمہ پر ہلاک ہوتے چل دیئے صحیح راستہ پر کوئی نہیں پڑا۔

اللہ نے ابرہہ کو ایک جسمانی روگ میں مبتلا کر دیا اس کی انگلیوں کے پورے گرنے لگے اور جو پورا گرتا تھا اس سے کچ لہو اور خون بہتا تھا، آخر پرندہ کے چوزہ کی طرح ہو کر وہ صنعا پہنچا، کچھ ساتھی بھی اس کے ساتھ پہنچ گئے، آخر آگے کی طرف سے جب اس کا سینہ شق ہو گیا تو مر گیا۔ (مظہری)

⑫ **کلمات مخطوطہ کی لغوی تحقیق:۔** "لَمْ تَرَ" صیغہ واحد مذکر حاضر بحث نفی، جحد بلم معروف از مصدر رُؤْيَةٌ (فتح) بمعنی دیکھنا۔

"رَبُّكَ" بمعنی مالک، سردار، درست کرنیوالا، پرورش کرنیوالا، اللہ تعالیٰ کا نام ہے، مصدر (نصر) بمعنی بالادست ہونا، انتظام کرنا۔

Scanned with CamScanner

"قِیْلٌ" یہ مفرد ہے اس کی جمع اَقْیَالٌ و قُیُوْلٌ ہے بمعنی باگی۔

"اَبَابِیْلُ" یہ جمع کا صیغہ ہے اس کا مفرد نہیں ہے بمعنی فرقے و جماعتیں، گروہ در گروہ۔

"مَاْکُوْلٌ" صیغہ واحد مذکر بحث اسم مفعول از مصدر اَکْلًا (نصر) بمعنی کھانا۔

﴿الورقة الاولیٰ فی التفسیر﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۲ھ

الشق الاوّل ..... اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۙ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۙ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۚ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۙ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۙ جَزَآءً وِّفَاقًا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۙ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۭ (النبا: ۲۱تا۲۸)

آیات مبارکہ کا سلیس ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق لکھیں، لٰبثین فیھا احقابا میں احقابا کے مراد کو واضح کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۶ھ۔

الشق الثانی ..... ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۭ بَنٰىهَا ۝ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۝ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ۝ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَآ ۝ اَخْرَجَ مِنْهَا مَاۗءَهَا وَمَرْعٰىهَا ۝ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ۝ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ (نازعات: ۲۷تا۳۳)

آیات مبارکہ کا سلیس ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں، اخرج منھا ماءھا و مرعٰھا کی نحوی ترکیب کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۲ھ

الشق الاوّل ..... اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝ وَوَجَدَكَ ضَاۗلًّا فَهَدٰى ۝ وَوَجَدَكَ عَاۗىِٕلًا فَاَغْنٰى ۝ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَاَمَّا السَّاۗىِٕلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ (ضحیٰ: ۶تا۱۱)

آیات مبارکہ کا ترجمہ اور مختصر تفسیر لکھیں، سورۃ الضحیٰ کا شانِ نزول تحریر کریں، خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل چار امور ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) سورۃ الضحیٰ کا شانِ نزول (۴) الفاظ مخطوطہ کی صرفی تحقیق۔

جواب ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ کیا نہیں پایا آپ کے رب نے آپ کو یتیم پھر آپ کو ٹھکانہ دیا اور پایا آپ ﷺ کو شریعت سے بے خبر پھر آپ ﷺ کی راہنمائی کی اور پایا آپ ﷺ کو مفلس و نادار پھر آپ ﷺ کو غنی کر دیا پس آپ ﷺ یتیم پر سختی نہ کریں اور آپ ﷺ سائل کو نہ جھڑکیں اور اپنے رب کی نعمتوں کو بیان کیجئے۔

❷ آیات کی تفسیر:۔ ماقبل کی آیات میں کفار کے طعنہ کے جواب میں اللہ تعالیٰ کے آپ ﷺ پر دنیا و آخرت کے انعامات کا اجمالی ذکر تھا، ان آیات میں ان انعامات میں سے تین انعامات کا تفصیلی ذکر ہے ① کہ ہم نے آپ ﷺ کو یتیم پایا کہ ولادت سے قبل ہی والد کا انتقال ہو گیا تھا اور کوئی مال و جائیداد نہ تھی کہ آپ ﷺ کی پرورش ہو سکے تو ہم نے آپ ﷺ کو ٹھکانہ دیا یعنی دادا

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

عبدالمطلب اور چچا ابوطالب کے دلوں میں ایسی محبت ڈالی کہ انہوں نے صلبی اولاد سے زیادہ تربیت و پرورش کی کوشش کی ② آپ ﷺ شریعت الٰہیہ کے احکام وعلوم سے بے خبر تھے آپ ﷺ کو منصب نبوت پر فائز کر کے آپ ﷺ کی راہنمائی کی۔ ③ آپ ﷺ کو فقیر محتاج و نادار و بے زر پایا تو آپ ﷺ کو ابتداءً حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے مال میں تجارت کے ذریعہ غنی و مالدار کر دیا پھر ان کو آپ ﷺ کے عقد میں لا کر انکا سارا مال ہی آپ ﷺ کی خدمت کے لئے ہو گیا۔

تین نعمتوں کے ذکر کے بعد تین چیزوں کا حکم دیا ① آپ ﷺ کسی یتیم پر سختی نہ کریں یعنی آپ ﷺ کسی یتیم کو ضعیف و لاوارث سمجھ کر اس کے اموال وحقوق پر اس طرح مسلط نہ ہوں کہ اس کا حق ضائع ہو جائے۔ ② آپ ﷺ کسی سائل کو سخت جھڑکیں، خواہ وہ مال کا سائل ہو یا علمی تحقیق کا سائل ہر دونوں کو جھڑکنے اور ڈانٹنے سے منع کیا گیا ہے، بہتر ہے کہ سائل کو کچھ دے دے ورنہ نرمی سے معذرت کر دے۔ ③ لوگوں کے سامنے اپنے رب کی نعمتوں کا تذکرہ کریں، یہ شکر گزاری کا ایک طریقہ ہے، گویا آپ ﷺ کے رب نے آپ ﷺ پر جو انعامات کی بارش کی ہے ان پر اپنے رب کا شکر ادا کیجئے۔ (معارف القرآن)

② سورۃ الضحیٰ کا شانِ نزول:۔ ① بخاری و مسلم میں حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی ایک انگلی زخمی ہو گئی اس سے خون جاری ہو گیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان انت الا اصبع دميت : وفي سبيل الله ما لقيت یعنی تو ایک انگلی ہی تو ہے اگر زخمی ہو گئی ہے تو اللہ ہی کے راستہ میں تجھے تکلیف پہنچی ہے اس لئے غم کی کیا بات ہے، حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ ذکر کر کے فرمایا کہ اس واقعہ کے بعد کچھ روز وحی بند ہو گئی تو مشرکین مکہ نے طعنے دینا شروع کر دیئے ان محمدا قد ودعه ربه کہ محمد ﷺ کو اسکے رب نے چھوڑ دیا اور ناراض ہو گیا اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔

② ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کچھ بیمار ہو گئے اور ایک دو رات تہجد کیلئے نہ اٹھ سکے تو ابولہب کی بیوی ام جمیل نے طعنہ مارا کہ معلوم ہوتا ہے (نعوذ باللہ) محمد کے شیطان نے اُسے چھوڑ دیا ہے اور اس سے ناراض ہو گیا ہے اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔ (عجائب القرآن)

③ الفاظ مخطوطہ کی صرفی تحقیق:۔ "لَمْ يَجِدْكَ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی جحد بلم معلوم از مصدر وِجْدَانٌ (ضرب، مثال) بمعنی پانا۔

"فَاٰوٰى" صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل ماضی معلوم از مصدر اِيْوَاءٌ (افعال، مہموز ولفیف) بمعنی ٹھکانا دینا و پناہ دینا۔

"ضَآلًّا" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر ضَلَالًا و ضَلَالَةً (ضرب، مضاعف) بمعنی بے خبر ہونا، گمراہ ہونا۔

"فَلَا تَنْهَرْ" صیغہ واحد مذکر حاضر بحث امر حاضر معلوم از مصدر نَهْرًا (فتح، صحیح) بمعنی جھڑکنا، ڈانٹنا، کھودنا، بہنا۔

السؤال الثالث ..... اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۝ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۝ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۝ (العلق ۹ تا ۱۴)

آیات کا ترجمہ اور مختصر تفسیر لکھیں، ان آیات سے کونسے واقعہ کی طرف اشارہ ہے؟ وضاحت کریں، خط کشیدہ آیت کی نحوی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور توجہ طلب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) واقعہ کی وضاحت (۴) اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى کی ترکیب۔

الجواب ..... ① و ② آیات کا ترجمہ و تفسیر:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۴ھ۔

❻ واقعہ کی وضاحت:۔ نبی کریم ﷺ پر جب نماز فرض ہوئی، آپ ﷺ بیت اللہ میں نماز پڑھتے تھے، ابوجہل آپ ﷺ کو روکتا کہ نماز نہ پڑھا کرو، ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اس نے آکر کہا میں بارہا آپ کو منع کر چکا ہوں اگر آئندہ پھر دیکھا تو (نعوذ باللہ) آپ کی گردن پر پاؤں رکھ کر کچل دوں گا، نبی کریم ﷺ نے اس کو جھڑک دیا اور فرمایا اللہ سے ڈرو اگر وہ چاہیں تو تیری گردن کو توڑ سکتے ہیں، اس نے کہا میری گردن کون توڑ سکتا ہے؟ پورا شہر مکہ میرے ساتھ ہے اگر میں اپنی مجلس والوں کو بلاؤں تو اس وادی کو تیرے خلاف اعلیٰ گھوڑوں کے سواروں اور نوجوان پیادوں سے بھر دوں گا۔

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے ابوجہل آپ کو ایذا دینے کے لئے آگے بڑھا مگر قریب جا کر رک گیا اور پیچھے ہٹنے لگا لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی کہنے لگا میرے اور محمد کے درمیان آگ کی خندق حائل ہوگئی اور اس میں پر دار چیزیں مجھے نظر آنے لگیں، آپ ﷺ نے فرمایا وہ فرشتے تھے اگر یہ آگے بڑھتا تو فرشتے اس کو بوٹی بوٹی کر کے نوچ ڈالتے، آخر سورت تک اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے اور اس بدبخت کی مذمت ہے۔

❼ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی کی ترکیب:۔ ھمزہ استفہامیہ لم یعلم فعل وفاعل ب جارہ اَنَّ حرف مشبہ بالفعل اللہ اس کا اسم یری فعل وفاعل ومفعول محذوف تا مطلر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، اَنَّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر ہمزہ کی جزا ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۲ھ

الشق الاول ..... وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۙ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ كَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ ۖ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۭ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْـِٕدَةِ ۭ اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۧ (الھمزہ)

سورہ مبارکہ کا ترجمہ اور مختصر تفسیر تحریر کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح کیجئے۔

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۷ھ۔

الشق الثانی ..... لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ۚ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ۙ الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۧ (القریش)

سورہ مبارکہ کا ترجمہ اور مختصر تفسیر تحریر کیجئے، رحلة الشتاء والصیف کی مراد کی مکمل وضاحت کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) سورۃ کا ترجمہ (۲) سورۃ کی تفسیر (۳) رحلة الشتاء والصیف کی مراد۔

جواب ..... ❶ سورۃ کا ترجمہ:۔ (اصحاب فیل کو ہم نے ہلاک کیا) قریش کو مانوس رکھنے کے واسطے، یعنی ان کو سردی وگرمی کے موسم میں مانوس رکھنے کے لئے پس چاہیے کہ وہ اس گھر (بیت اللہ) کے رب کی عبادت وبندگی کریں جس نے کھلایا ان کو بھوک میں اور امن دیا ان کو خوف سے۔

❷ سورۃ کی تفسیر:۔ مکہ میں غلہ وغیرہ پیدا نہیں ہوتا تھا اس لئے قریش کی عادت تھی کہ وہ سال بھر میں تجارت کی غرض سے دو سفر کرتے تھے، سردیوں میں یمن کی طرف سفر کرتے تھے کہ وہ گرم علاقہ ہے اور گرمیوں میں شام کی طرف سفر کرتے تھے جو سرسبز

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

وشاداب اور سرسبز علاقہ ہے اور ان کے گزر اوقات کا ذریعہ تجارت تھا اور لوگ ان کو اہل حرم و خادم بیت اللہ سمجھ کر نہایت عزت و احترام کی نظر سے دیکھتے، ان کی خدمت کرتے، ان کے جان و مال سے کچھ تعرض نہ کرتے اور اس طرح ان کو خاطر خواہ نفع ہوتا پھر وہ امن و چین سے بیٹھ کر سال بھر کھاتے اور کھلاتے تھے، حرم کے چاروں طرف لوٹ کھسوٹ، چوری ڈکیتی کا بازار گرم رہتا تھا مگر کعبہ کے ادب سے کوئی چور ڈاکو قریش پر ہاتھ صاف نہ کرتا تھا، اس سورت میں اسی انعام کو یاد دلایا گیا ہے کہ تمہیں اسی گھر کے طفیل روزی دی، امن چین و سکون دیا، اصحاب فیل کی زد سے محفوظ رکھا اس کے باوجود بھی تم اس گھر کے رب کی بندگی کیوں نہیں کرتے اور اس کے رسول ﷺ کو کیوں ستاتے ہو؟ کیا یہ انتہائی ناشکری و احسان فراموشی نہیں؟ اگر تم دوسری باتیں سمجھ نہیں سکتے تو کیا اس کھلی ہوئی حقیقت کا سمجھنا بھی تمہارے لئے مشکل ہے؟ (تفسیر عثمانی)

مطلب یہ ہے کہ ناشکری و احسان فراموشی کو چھوڑ کر اپنے پروردگار اور اس گھر کے رب کی عبادت و بندگی کرو جس نے تمہیں ان خصوصی انعامات سے نوازا ہے۔

❻ رحلة الشتاء والصيف کی مراد:۔ کما مرّ فی التفسیر آنفا۔

﴿الورقة الاولیٰ فی التفسیر﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۳ھ

الشق الاول ..... اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۙ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۙ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۙ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۙ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۙ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۙ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۙ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝ (النبا: ۶تا۱۶)

آیات کا ترجمہ اور مختصر تفسیر لکھیں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں، وبنینا فوقکم سبعًا شدادًا کی نحوی ترکیب کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۳۰ھ۔

الشق الثانی ..... وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۙ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۙ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۙ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۙ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (مطففین: ۱تا۶)

آیات کا واضح ترجمہ کریں اور مختصر تفسیر ذکر کریں، خط کشیدہ کلمات کے صیغے اور باب ذکر کریں، تطفیف سے کیا مراد ہے؟ واضح کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۳ھ

الشق الاول ..... اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۙ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۙ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۙ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۙ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۙ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۙ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۙ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝ (انشقاق: ۱تا۹)

Scanned with CamScanner

آیات مبارکہ کا ترجمہ کریں، خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق کریں، آخری آیت کی نحوی ترکیب لکھیں۔

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۳ھ۔

الشق الثانی ..... وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝ (غاشیۃ: ۸تا۱۶)

آیات مبارکہ کا ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں، وجوہ یومئذ ناعمة لسعیها راضیة کی ترکیب لکھیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) الفاظ مخطوط کی لغوی تحقیق (۳) وجوہ یومئذ ناعمة لسعیها راضیة کی ترکیب۔

جواب ..... ❶ **آیات کا ترجمہ:۔** کتنے چہرے اُس دن تروتازہ ہوں گے، اپنی کمائی پر راضی وخوش ہوں گے اونچے باغ میں ہوں گے، نہیں سنیں گے وہ اس میں کوئی لغو بات، اس میں ایک جاری چشمہ ہوگا، اس میں اونچے بچھے ہوئے تخت ہوں گے اور آبخورے رکھے ہوں گے اور گاؤ تکیے صف در صف رکھے ہوں گے اور قالین بچھے ہوئے ہوں گے۔

❷ **الفاظ مخطوطہ کی لغوی تحقیق:۔** "وُجُوْهٌ" یہ وَجْهٌ کی جمع ہے بمعنی چہرہ۔

"لَاغِيَةً" صیغہ واحد مؤنث بحث اسم فاعل از مصدر لَغْيٌ، لَغَايَةٌ (نصر وسمع، ناقص) بمعنی بلا سوچے کچھ بولنا۔

"سُرُرٌ" یہ سَرِيْرٌ کی جمع ہے بمعنی تخت وچارپائی۔ "اَكْوَابٌ" یہ كُوْبٌ کی جمع ہے بمعنی آبخورے، بغیر دستے کے گلاس وکوزہ۔

"نَمَارِقُ" یہ نُمْرُقٌ (تینوں حرکت دونوں جگہ) کی جمع ہے بمعنی گاؤ تکیہ۔

"زَرَابِيُّ" یہ زَرْبِيَّةٌ، زُرْبِيَّةٌ کی جمع ہے بمعنی مسند، گدے، تکیے، ہر وہ چیز جو بچھائی جائے اور اس پر ٹیک لگائی جائے۔

"مَبْثُوْثَةٌ" صیغہ واحد مؤنث بحث اسم مفعول از مصدر بَثًّا (نصر وضرب، مضاعف) بمعنی پھیلانا و بچھانا۔

❸ **وجوہ یومئذ ناعمة لسعیها راضیة کی ترکیب:۔** وجوہ مبتدا یومئذ مضاف ومضاف الیہ ملکر مفعول فیہ مقدم، ناعمة اسم فاعل اپنے فاعل ومفعول فیہ مقدم سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر اول لام جارہ سعیها مضاف ومضاف الیہ سے ملکر مجرور ہوکر متعلق مقدم، راضیة اسم فاعل اپنے فاعل ومتعلق مقدم سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر ثانی، مبتدا اپنی دونوں خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۳ھ

الشق الاول ..... اَلْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝ (قارعة)

سورت مبارکہ کا ترجمہ کریں، مختصر تفسیر لکھیں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱۴۲۲ھ۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

السؤال الثالث ..... إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝ (الکوثر)

سورۃ مبارکہ کا ترجمہ کریں، مختصر تفسیر لکھیں، شانِ نزول تحریر کریں، الکوثر سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں۔

الجواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۶ھ۔

﴿الورقة الاولیٰ فی التفسیر والتجوید﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۴ھ

السؤال الاوّل ..... إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۝ حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ۝ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ۝ وَكَأْسًا دِهَاقًا ۝ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ۝ جَزَاءً مِنْ رَبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ۝ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ۝ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا ۝ لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ (النبا ۳۱تا۳۸)

آیات مبارکہ کا ترجمہ کریں، مختصر تفسیر لکھیں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) الفاظ مخطوط کی لغوی تحقیق۔

الجواب ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ بے شک متقی لوگوں کے لئے کامیابی ہے یعنی باغات اور انگور اور ہم عمر نوجوان عورتیں اور لبالب (چھلکتے ہوئے) پیالے وجام ہوں گے، نہیں سنیں گے وہ اس میں کوئی لغو بات اور جھوٹ، یہ بدلہ ہے تیرے رب کی طرف سے جو انعام ہے کافی، جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے، بڑی رحمت والا ہے، نہیں قدرت کسی کو اس کی طرف سے کہ عرض معروض کر سکے، جس دن روح اور فرشتے صف در صف کھڑے ہوں گے کوئی بول نہ سکے گا مگر جس کو رحمٰن اجازت دے گا، اور وہ درست وٹھیک بات ہی کرے گا۔

❷ آیات کی تفسیر:۔ ماقبل کی آیات میں فساق وفجار کی سزا کے ذکر کے بعد ان آیات میں متقین کے ثواب وانعام کا تذکرہ ہے چنانچہ ارشاد فرمایا کہ پرہیزگار ومتقی لوگوں کو وہاں ہر طرح کی کامیابی حاصل ہوگی، ان کو عذاب سے نجات اور جنت میں ہر طرح کے انعامات ملیں گے، پھر ان میں سے چند انعامات کا ذکر فرمایا کہ کھانے وپینے کیلئے ہر قسم کے باغات اور خصوصاً انگور ہوں گے اور کھانے پینے کے ساتھ مکمل طور پر لطف اندوز ہونے کے لئے ہم عمر نوخیز دوشیزائیں بھی ہوں گی تاکہ رغبت زیادہ ہو پھر اس فرحت وسرور میں ہر وقت زندگی پیدا کرنے کے لئے جام شراب، چھلکتے ہوئے پیالے ہوں گے مگر دنیا کی شراب کی طرح نہیں کہ شراب پینے سے بے ہوشی، دردِ سر، دردِ پیٹ، بیہودہ بکواس، گالی گلوچ وجھوٹ ہو تو سارا مزہ ختم نہیں نہیں بلکہ وہ شراب ان خرابیوں سے پاک ہوگی، شراب پی کر کوئی لغو بیہودہ باتیں اور جھوٹ نہیں بولے گا، اور عقل میں کوئی قصور وفتور نہیں آئے گا۔

پھر فرمایا کہ اوپر والی نعمتوں کی صورت میں مومنین کو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بدلہ ملے گا وہ ان کی ضروریات کے لئے کافی وافی ہوگا، یا پھر ان کو جو بدلہ وانعام ملے گا وہ اخلاص کے اعتبار وحساب سے ملے گا، جتنا اخلاص ہوگا اتنا ہی بدلہ ملے گا، اور یہ بدلہ وانعام اس ہستی کی طرف سے ہے جو زمین وآسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس سب کی پرورش کرنے والی ہے اور اپنی کاریگری و

Scanned with CamScanner

پروردگار پر بڑے کاریگر حیران ہیں اور جس کو جتنا دیا اور جو کچھ دیا محض اپنے فضل و احسان سے دیا کوئی اس سے پوچھنے والا نہیں ہے کہ مجھے کم اور فلاں کو زیادہ کیوں دیا ہے، یا پھر مطلب یہ ہے کہ روزِ محشر اس کی اجازت کے بغیر کسی کو بولنے و بات چیت کرنے کی بھی اجازت نہ ہوگی، حتی کہ اُس دن اللہ تعالیٰ کی عظمت و ہیبت اور جلال کی وجہ سے روح (حضرت جبرائیل علیہ السلام یا کوئی اور خصوصی لشکر ہے) اور فرشتے بھی صف باندھے کھڑے ہوں گے اور انکے دل بھی لرز رہے ہوں گے اور کوئی شخص باری تعالیٰ کی اجازت کے بغیر بات بھی نہیں کر سکے گا اور اجازت والا بھی صرف اور صرف با مقصد و درست بات ہی کرے گا ادھر اُدھر کی بات کی اجازت نہ ہوگی۔ (خزائن)

② الفاظ مخطوطہ کی لغوی تحقیق:۔ "لِلْمُتَّقِيْنَ" صیغہ جمع مذکر بحث اسم فاعل از مصدر اِتِّقَاءٌ (افتعال بالفیف) بمعنی ڈرنا و پرہیز کرنا۔

"حَدَائِقَ" یہ حَدِيْقَةٌ کی جمع ہے بمعنی باغیچہ۔ مصدر حَدْقًا (ضرب، سمع) بمعنی گھیر لینا۔

"اَعْنَابًا" یہ عِنَبٌ کی جمع ہے بمعنی انگور۔ "اَتْرَابًا" یہ تِرْبٌ کی جمع ہے بمعنی ہم عمر، عموماً عورتوں کے لئے مستعمل ہے۔

"كَوَاعِبَ" یہ كَاعِبٌ کی جمع ہے بمعنی نوعمر لڑکی۔ مصدر كُعُوْبًا و كُعُوْبَةً (نصر و ضرب، سمع) بمعنی اُبھرنا۔

"كَأْسًا" یہ مفرد ہے اس کی جمع كُؤُوْسٌ، كَأْسَاتٌ، بمعنی پیالہ۔

"دِهَاقًا" صیغہ صفت از مصدر دَهْقًا (فتح، سمع) بمعنی بھرنا۔

الشق الثانی ..... عَبَسَ وَتَوَلّٰى ۝ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ۝ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝ وَهُوَ يَخْشٰى ۝ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ۝ (عبس: ۱۶۲۱)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حاصل تین امور ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کا شانِ نزول (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی تحقیق۔

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۴ھ

الشق الاوّل ..... يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ (مطففین: ۱۳۲۶)

آیات مبارکہ کا واضح ترجمہ کریں، مختصر تفسیر کریں سجین اور علیین کی لغوی تحقیق کر کے مراد واضح کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) "سجین، علیین" کی لغوی تحقیق و مراد۔

جواب ..... ① آیات کا ترجمہ:۔ جس دن کھڑے ہوں گے لوگ رب العالمین کیلئے، ہرگز نہیں بے شک بدکاروں کے نامۂ اعمال البتہ تحقیق میں ہیں، اور کیا معلوم آپ کو کیا ہے سجین؟ وہ دفتر ہے لکھا ہوا، ہلاکت ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لئے، جو

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

جھٹلانے والے قیامت کے دن کو، اور نہیں جھٹلاتا اس (دن) کو مگر ہر حد سے تجاوز کرنے والا جو گنہگار ہے جب تلاوت کی جاتی ہے اس پر ہماری آیات تو وہ کہتا ہے کہ یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

آیات کی تفسیر: ان آیات میں روزِ محشر کی ہولناکی کا ذکر ہے کہ اس دن تمام لوگ رب العالمین کے سامنے اپنے اپنے حساب و کتاب اور سزا و جزاء کے حصول کیلئے کھڑے ہونگے اس کے بعد فاجر و گنہگار لوگوں کے بدِ اعمال کا بیان ہے کہ ان کے نامۂ اعمال سجین میں محفوظ ہیں ان میں ردّ و بدل اور کمی بیشی نہیں ہو سکتی اور وہ مہر لگائے ہوئے رجسٹر ہیں اسکے بعد فرمایا کہ اس دن یعنی جب عدل و انصاف کی عدالت اور کچہری لگے گی اس دن تکذیب کرنیوالے اور فاجر لوگوں کیلئے ہلاکت و بربادی ہوگی۔ پھر مکذبین کی تکذیب کو ذکر کیا کہ وہ لوگ جو بدلہ و قیامت کا انکار کرتے ہیں چونکہ وہ قیامت و حساب و کتاب کے منکر ہیں اسلئے وہ دل کھول کر سرکشی و بدکاری کرتے ہیں اور پھر فرمایا کہ روزِ جزا کا وہی شخص انکار کرتا ہے جو جہالت میں اور اپنے آباؤ اجداد کی پیروی میں حد سے بڑھنے والا ہو یہاں تک کہ وہ خدا کو دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر نہ سمجھتا ہو نیز روزِ جزا کا انکار وہی شخص کرتا ہے انتہائی سرکش ہے کہ جب اسکے سامنے ہماری آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ تکبر و حماقت کی وجہ سے کہتا ہے کہ یہ تو پہلے لوگوں کی من گھڑت کہانیاں و قصے ہیں یہ کلام اللہ نہیں ہے۔ (مزید)

سجین، علیین کی لغوی تحقیق و مراد: سجین: مبالغہ کا صیغہ ہے معنی ① قید خانہ جو انتہائی تنگ ہو ② دائمی قید خانہ۔ اس سے مراد ذلت و گمراہی ہے اور سجین کفار و فجار کی روحوں کا مقام ہے جو ساتویں زمین کے نچلے طبقہ میں ہے۔

علیین: عدا، علص یہ جمع ہے اور اس کا مفرد علیٌّ ہے عدا، علص مفرد غلوٌّ ہے۔ فراہی کہتے ہیں یہ لفظ جمع کے وزن پر ہے لیکن اس کا کوئی مفرد نہیں ہے۔ اس سے مراد بلند مقامات ہیں اور علیین علماء صلحا کی روحوں کا مقام ہے جو ساتویں آسمان میں عرش کے نیچے ہے۔

السؤال الثالث: ..... وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ۝ هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ ۝ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝ وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۝ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ (الفجر ۱ تا ۱۲)

آیات مبارکہ کا ترجمہ کریں، مختصر تفسیر کریں، لیال عشر، الشفع، الوتر سے کیا مراد ہے؟

جواب: ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۰ھ۔

السوال الثالث ۱۴۲۴ھ

السؤال الاول: ..... مخرج کیا ہے؟ مخرج کتنے ہیں اور ان کی تفصیل کیا ہے؟ تحریر کریں۔ نیز نون ساکن و تنوین میں کیا فرق ہے، وضاحت کریں۔

خلاصۂ سوال: ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) مخرج کی تعریف، تعداد و تفصیل (۲) نون ساکن و تنوین میں فرق۔

جواب: ..... ① **مخرج کی تعریف، تعداد و تفصیل:** "مخارج" "مخرج" کی جمع ہے بمعنی نکلنے کی جگہ اور جس جگہ سے حروف کی صحیح ادائیگی ہوتی ہے اس کو مخرج کہتے ہیں۔

کل مخارج چودہ ہیں جنکی تفصیل یہ ہے ① اقصیٰ حلق: اس سے "الف، ہمزہ، ہا" تین حروف ادا ہوتے ہیں ② وسطِ حلق: اس سے "ع، ح" دو حروف ادا ہوتے ہیں ③ ادنیٰ حلق: اس سے "غ، خ" دو حروف ادا ہوتے ہیں ④ اقصیٰ لسان اور اوپر کا تالو: اس سے "ق" ادا ہوتا ہے ⑤ قاف کے مخرج سے ذرا سامنے کی طرف ہٹ کر اس سے "ک" ادا ہوتا ہے ⑥ وسطِ لسان: اس سے "ج، ش، ی" تین حروف ادا ہوتے ہیں ⑦ حافۂ لسان اور ڈاڑھوں کی جڑ اس سے "ض" ادا ہوتا ہے ⑧ طرفِ لسان اور دانتوں کی جڑ اس سے "ل، ن، ر" تین حروف ادا ہوتے ہیں ⑨ نوکِ زبان اور ثنایا علیا کی جڑ اس سے "ط، د، ت" تین حروف ادا ہوتے ہیں ⑩ نوکِ زبان اور ثنایا علیا کا کنارہ اس سے "ظ، ذ، ث" تین حروف ادا ہوتے ہیں ⑪ نوکِ زبان اور ثنایا سفلیٰ کا کنارہ مع اتصال ثنایا علیا کے اس سے "ص، ز، س" تین حروف ادا ہوتے ہیں ⑫ نیچے کا ہونٹ اور ثنایا علیا کا کنارہ اس سے "ف" ادا ہوتا ہے ⑬ دونوں ہونٹ اس سے "ب، م، و" تین حروف ادا ہوتے ہیں ⑭ خیشوم یعنی ناک کا بانسا اس سے غنہ ادا ہوتا ہے۔ بعض حضرات نے تھوڑا سا فرق کر کے سولہ اور سترہ بھی لکھے ہیں مگر خلاصہ یہی چودہ مخارج ہی نکلتے ہیں۔

⑦ نون ساکن وتنوین میں فرق:۔ نون ساکن وتنوین میں تین فرق ہیں ① نون ساکن لکھا جاتا ہے جیسے اَنْعَمْتَ جبکہ تنوین نہیں لکھی جاتی جیسے اَحَدٌ، قُرَيْشٍ۔ ② نون ساکن وصل ووقف دونوں حالتوں میں پڑھا جاتا ہے جبکہ تنوین صرف وصل میں پڑھی جاتی ہے وقف میں نہیں پڑھی جاتی جیسے اَحَدٌ کو وقف میں اَحَدْ پڑھتے ہیں ③ نون ساکن لفظ کے درمیان اور آخر میں ہر جگہ آسکتا ہے جیسے اَنْعَمْتَ، اَلَمْ جبکہ تنوین ہمیشہ آخر میں ہی ہوتی ہے جیسے اَحَدٌ، قُرَيْشٍ۔

السؤال الثانی ..... ادغام کی تعریف کریں اور قسمیں وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں فقط ادغام کی تعریف واقسام مطلوب ہیں۔

الجواب ..... ادغام کی تعریف واقسام:۔ ادغام: پہلے ساکن حرف کو دوسرے متحرک حرف میں ملا کر مشدد پڑھنے کو ادغام کہتے ہیں جیسے اَلَّلّٰهُمَّ میں لام کا لام میں اور میم کا میم میں ادغام ہوا ہے۔

ادغام کی تین اقسام ہیں ① اگر ایک حرف کا اپنے مثل حرف میں ادغام ہو یعنی حرف مکرر میں ادغام ہو تو اسے مثلین کہتے ہیں جیسے اِذْ ذَّهَبَ ② اگر ایسے دو حرفوں میں ادغام ہو جو ہم مثل تو نہ ہوں مگر مخرج ایک ہو تو اسے متجانسین کہتے ہیں جیسے قَالَتْ طَّائِفَةٌ ③ اور اگر ادغام والے حروف نہ ہم مثل ہوں اور نہ ہم مخرج ہوں تو اسے متقاربین کہتے ہیں جیسے اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ۔

﴿الورقة الاولیٰ فی التفسیر والتجوید﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۵ھ

السؤال الاول ..... اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۙ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۙ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۙ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۙ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۙ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۙ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۙ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۙ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۙ جَزَآءً وِّفَاقًا ۙ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۙ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۙ (النبا: ۱۷ تا ۲۸)

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

آیات مبارکہ کا ترجمہ کریں، مختصر تفسیر ذکر کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح کریں۔

الجواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۶ھ۔

الشق الثانی ..... عَبَسَ وَتَوَلّٰۤى ۙ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰۤى ۙ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ؕ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۙ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ؕ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ؕ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۙ وَهُوَ يَخْشٰى ۙ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ؕ كَلَّاۤ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۚ فِىْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۙ بِاَيْدِىْ سَفَرَةٍ ۙ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ؕ (عبس: ۱۱۲۱)

آیات مبارکہ کا ترجمہ کریں وشانِ نزول بیان کریں نیز خط کشیدہ الفاظ کے اعراب وصیغے تحریر کریں۔

الجواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۵ھ

الشق الاوّل ..... وَالْفَجْرِ ۙ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۚ هَلْ فِىْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِىْ حِجْرٍ ؕ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۙ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۙ الَّتِىْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِى الْبِلَادِ ۙ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۙ وَفِرْعَوْنَ ذِى الْاَوْتَادِ ۙ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِى الْبِلَادِ ۙ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۚ (الفجر: ۱۳۲۱)

آیات مبارکہ کا ترجمہ کریں، واضح تفسیر لکھیں، الفاظ قسم کی مراد واضح کریں۔

الجواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۵ھ۔

الشق الثانی ..... لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ؕ وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ؕ (البینۃ: ۱۵۲)

آیات مبارکہ کا ترجمہ کریں، مختصر تفسیر ذکر کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور قابلِ طلب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) الفاظ مخطوط کی لغوی تحقیق۔

الجواب ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ نہیں تھے وہ لوگ جو کافر ہیں اہل کتاب اور مشرکین میں سے باز رہنے والے یہاں تک کہ آگئی ان کے پاس کھلی دلیل، یعنی رسول ﷺ اللہ کی طرف سے جو تلاوت کرتا ہے پاک صحیفوں کی، ان میں مضامین ہیں مضبوط (درست)، اور نہیں اختلاف کیا ان لوگوں نے جو دیے گئے کتاب مگر بعد اس کے کہ آگئی ان کے پاس واضح دلیل، اور نہیں حکم کیے گئے وہ مگر یہ کہ عبادت کریں وہ اللہ کی درانحالیکہ خالص کرنے والے ہوں اس کیلئے دین کو درانحالیکہ یکسو ہونے والے ہوں اور ادا کریں نماز اور دیں زکوٰۃ اور یہی مضبوط (لوگوں کا) دین (طریقہ) ہے۔

❷ آیات کی مختصر تفسیر:۔ پہلی آیت کریمہ میں یہ بتلایا گیا ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت سے قبل کافر و مشرک کفر اور شرک کے شدید مرض میں مبتلا تھے جب مرض شدید تھا تو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ جیسے ماہر معالج کو ان کی اصلاح کیلئے بھیجا، البینۃ سے نبی

Scanned with CamScanner

کریم ﷺ مراد ہیں۔ دوسری آیت کریمہ میں یہ بتلایا کہ وہ رسول ﷺ ایسے صحیفوں کی تلاوت کرتے ہیں جو پاکیزہ ہیں یعنی ناپاک لوگ اس کو ہاتھ نہیں لگا سکتے۔ لایمسہ الا المطہرون۔ تیسری آیت کریمہ میں یہ بتلایا کہ ان صحیفوں میں مضبوط احکام الٰہی ہیں جو قیامت تک قائم و دائم رہیں گے اور ان میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں کی جا سکے گی۔

چوتھی آیت کریمہ میں یہ بتلایا کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت و بعثت سے پہلے تمام اہل کتاب آپ ﷺ کی نبوت پر متفق تھے اور آپ ﷺ کی آمد کے شدت سے منتظر تھے لیکن جب آپ ﷺ انکے پاس آگئے تو یہ متفرق ہو گئے کچھ نے مانا اکثر نے انکار کر دیا۔

پانچویں آیت کریمہ میں یہ بتلایا کہ اس کتاب نے آپ ﷺ کی مخالفت صرف حسد و عناد کی وجہ سے کی ہے ورنہ نبی کریم ﷺ نے انکو انہی باتوں کا حکم کیا جو پہلی کتابوں میں موجود ہیں مثلاً اللہ کی عبادت اخلاص سے کریں نماز ادا کریں اور زکوٰۃ دیں۔

❷ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح:۔ "منفکین" صیغہ جمع مذکر اسم فاعل از مصدر اِنْفِکَاکٌ (انفعال) بمعنی جدا ہونا۔

"صحفاً" صحیفہ کی جمع ہے بمعنی لکھا ہوا کاغذ۔ "کتب" جمع ہے کتاب کی اور کتاب بمعنی مکتوب اسم مفعول ہے۔

"مطہرۃ" صیغہ واحد مؤنث بحث اسم مفعول از مصدر تطہیر (تفعیل) بمعنی پاک کرنا۔

"قیمۃ" صیغہ صفت ہے بمعنی سچی ٹھیک۔ "اُوْتُوْا" صیغہ جمع مذکر غائب بحث فعل ماضی مجہول از مصدر اِیْتَاءٌ (افعال) بمعنی دینا۔

"حنفاء" یہ حنیف کی جمع ہے بمعنی ادیان باطلہ کو چھوڑ کر دین حق کو اختیار کرنیوالا، حَنَفٌ، حَنَفًا (ضرب) جھکنا، میلان ہونا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۵ھ

السؤال الاول ..... قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھنا کیوں ضروری ہے؟ تجوید کی ضرورت کو قرآن اور حدیث سے ثابت کریں، لحن جلی اور لحن خفی کیا ہوتی ہے؟ میم ساکنہ کے کتنے حال ہیں؟ واضح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) قرآن کریم کو تجوید سے پڑھنے کی ضرورت کا ثبوت (۲) لحن جلی و خفی کی تعریف (۳) میم ساکنہ کے احوال کی وضاحت۔

الجواب ..... ❶ قرآن کریم کو تجوید سے پڑھنے کی ضرورت کا ثبوت:۔ ہر زبان کو جب ہی صحیح بولنا کہا جائیگا جب وہ اہل زبان کے طریقہ پر ہو اور قرآن مجید عربی میں ہونے کی وجہ سے اسکو عربوں کے طریقہ پر ہی پڑھنا ضروری ہے، ورنہ عربیت باقی نہ رہے گی، یا اللہ تعالیٰ کی مراد کے خلاف مطلب پیدا ہو جائیگا مثلاً قُلْ (کہو) کی جگہ کُلْ (کھاؤ)، قَلْبٌ (دل) کی جگہ کَلْبٌ (کتا) ہو جائیگا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا (قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر صاف صاف پڑھو) اور صاف پڑھنا یہی ہے کہ ہر حرف اپنے مخرج و صفات سے ادا ہو ورنہ آواز ہرگز صاف نہ ہوگی بلکہ لفظ غیر عربی ہو جائے گا۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُقْرَأَ الْقُرْآنُ کَمَا اُنْزِلَ (اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے کہ قرآن کریم کو اسی طرح پڑھا جائے جیسے وہ نازل ہوا ہے)۔

❷ لحن جلی و خفی کی تعریف:۔ لحن جلی: صوتی غلطیاں اور واضح غلطی کو لحن جلی کہتے ہیں اور یہ چار طرح کی غلطیاں ہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

① ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا جیسے قُلْ کو کُلْ اور اَلْحَمْدُ کو اَلْهَمْدُ پڑھنا۔
② کسی حرف کو بڑھا دینا جیسے اَلْحَمْدُ کو اَلْحَمْدُوْ ، بِسْمِ اللّٰهِ کو بِیْسْمِ اللّٰهِ پڑھنا۔
③ کسی حرف کو کم کر دینا جیسے لَمْ یُوْلَدْ کو لَمْ یُلَدْ پڑھنا۔
④ حرکات وسکنات میں غلطی کرنا جیسے اَلْحَمْدُ کو اَلْحَمْدُ یا اَلْحَمْدُ پڑھنا۔

ان غلطیوں میں سے کوئی غلطی کرنا حرام ہے۔

لحنِ خفی: معمولی غلطی یعنی صفاتِ عارضہ کی غلطی، جیسے رَبَّنَا میں راء کو باریک پڑھنا۔
یہ لحنِ خفی والی غلطی مکروہ ہے۔

❷ میم ساکنہ کے احوال کی وضاحت:۔ میم ساکن کے کل تین احوال ہیں، ادغام، اخفاء، اظہار۔

① ادغام: جبکہ میم ساکن کے بعد دوسری میم ہو جیسے اَمْ مَّنْ خَلَقَ۔ ② اخفاء: جبکہ میم ساکن کے بعد ب ہو جیسے وَمَا لَهُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ۔ ③ اظہار: مذکورہ صورتوں کے علاوہ کوئی اور صورت ہو جیسے كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ۔ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

السؤال الثالث ..... اجتماعِ ساکنین کا کیا مطلب ہے؟ اسکے مختصر قاعدے لکھیں، مدلازم کی کتنی قسمیں ہیں؟ وضاحت سے لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) اجتماعِ ساکنین کا مطلب (۲) اجتماعِ ساکنین کے قواعد (۳) مدلازم کی اقسام کی وضاحت۔

الجواب ..... **❶ اجتماعِ ساکنین کا مطلب:۔** اجتماعِ ساکنین کا مطلب یہ ہے کہ دو ساکن حرف اکٹھے ہو جائیں جیسے يَعْلَمُوْنَ میں واؤ اور نون۔ قِتَالٌ میں الف اور لام ساکن ہیں۔

❷ اجتماعِ ساکنین کے قواعد:۔ اجتماعِ ساکنین کی دو قسمیں وحالتیں ہیں ① اجتماعِ ساکنین علیٰ حدّہٖ ② اجتماعِ ساکنین علیٰ غیر حدّہٖ۔

① اجتماعِ ساکنین علیٰ حدّہٖ یہ ہے کہ دو ساکن ایک کلمہ میں جمع ہوں اور ان میں سے پہلا ساکن مدہ ہو، خواہ دوسرا ساکن اصلی ہو جیسے الْاٰنَ دَابَّةٌ، خواہ دوسرا ساکن عارضی ہو جیسے يَعْلَمُوْنَ تُكَذِّبَانِ، یہ اجتماعِ ساکنین دونوں صورتوں میں جائز ہے۔

② اجتماعِ ساکنین علیٰ غیر حدّہٖ یہ ہے کہ دو ساکن دو کلموں میں ہوں یعنی پہلا ساکن پہلے کلمہ کے آخر میں ہو اور دوسرا ساکن دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو جیسے وَاسْتَبَقَا الْبَابَ، یہ اجتماعِ ساکنین ناجائز ہے۔

نوٹ دو کلموں کے اجتماعِ ساکنین کو ختم کرنے کے یہ طریقے ہیں۔

① اگر پہلا ساکن حرفِ مدہ ہو تو اس کو حذف کر دیں گے جیسے وَاسْتَبَقَا الْبَابَ ، فِي الْاَرْضِ۔
② اگر پہلا ساکن حرفِ میم جمع ہو اس کو ضمہ دیں گے جیسے عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ۔
③ اگر پہلا ساکن حرفِ واؤ لین جمع ہو تو اس کو بھی ضمہ دیں گے جیسے وَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ۔
④ اگر پہلا ساکن مِنْ کا نون ہو اس کو زبر دیں گے جیسے وَمِنَ النَّاسِ۔
⑤ اگر پہلا ساکن الٓمّٓ کی میم ہو تو اس کو بھی زبر دیں گے جیسے اَلٓمَّ اللّٰهُ۔

Scanned with CamScanner

① اگر ان مذکورہ پانچ اقسام میں سے کوئی قسم نہ ہو تو پھر پہلے ساکن آئے گا جیسے قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ ، اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ۔

② مدلازم کی اقسام کی وضاحت:۔ مدلازم کی چار قسمیں ہیں اس واسطے کہ اگر حرف مدہ حروف مقطعات میں سے ہو تو حرفی کہتے ہیں ورنہ کلمی کہیں گے، پھر ہر ایک کلمی اور حرفی دو قسم پر ہے مثقل اور مخفف۔ اگر حرف مدہ کے بعد مشدد حرف ہے تو مثقل ہوگی اور اگر محض سکون ہے تو مخفف ہوگی، مدلازم حرفی مثقل اور مدلازم حرفی مخفف کی مثال، الٓمّٓ، الٓرٰ، الٓمٓرٰ، كٓهٰيٰعٓصٓ، حٰمٓ، عٓسٓقٓ، حٰمٓ، طٰسٓمٓ، طٰسٓ، نٓ، صٓ، قٓ اور مدلازم مخفف کی مثال الٓمٓ۔

﴿الورقة الاولى فى التفسير﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۶ھ

السؤال الاول ..... فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۙ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۙ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ؕ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ؕ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۚ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ۚ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ۚ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ۚ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ؕ (النازعات: ۳۷ تا ۴۶)

آیات کا ترجمہ کریں، مختصر تفسیر کریں، خط کشیدہ الفاظ کے باب اور صیغے تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) الفاظ مخطوطہ کے ابواب و صیغے۔

الجواب ..... ① آیات کا ترجمہ:۔ وہ شخص جس نے سرکشی کی اور پسند کیا دنیاوی زندگی کو پس جہنم ہی اس کا ٹھکانہ ہے اور لیکن وہ شخص جو ڈرا اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے اور روکا اُس نے اپنے نفس کو خواہشات سے پس بیشک جنت ہی اس کا ٹھکانہ ہے۔ سوال کرتے ہیں آپ سے وہ لوگ قیامت کے متعلق کہ کب ہوگا اس کا قیام؟ کس چیز میں پڑے ہیں آپ اپنے رب کے ذکر سے، تیرے رب کی طرف ہی اس کی انتہاء ہے، بیشک آپ ڈرانے والے ہیں اُس شخص کو جو اس سے ڈرے گویا کہ وہ کفار جس دن دیکھیں گے قیامت کو (تو کہیں گے کہ) نہیں ٹھہرے وہ مگر ایک شام یا اُس کی صبح۔

② آیات کی تفسیر:۔ ماقبل کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دلائل قدرت اور بعث بعد الموت کو ثابت کیا، اس کے بعد بعث بعد الموت کے واقعات اور قیامت کے دن کی شدت اور اچھے و برے اعمال کے انجام کا ذکر ہے چنانچہ فرمایا کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی پابندی کرنے کی بجائے سرکشی کرتا ہے اور دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتا ہے تو جہنم اس کا ٹھکانہ ہے گویا کہ وہ آخرت میں ناکام ہوگا اور جو شخص دنیا میں اپنے ہر عمل کے وقت اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرتا رہا یعنی ہر عمل یہ سوچ کر کرتا رہا کہ میں نے ایک دن اللہ کے سامنے پیش ہو کر ان اعمال کا حساب دینا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے نفس کو ناجائز خواہشات سے بھی روکتا رہا تو ایسا شخص آخرت میں کامیاب ہے اور اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔

احوال قیامت کو ذکر کرنے کے بعد کفار کے احمقانہ سوال کا ذکر ہے کہ جب کفار کے سامنے آخرت کی جزاء و سزا کا ذکر ہوتا تو وہ کہتے کہ اگر قیامت واقع ہونی ہے تو اس کا کوئی نہ کوئی وقت تو متعین ہوگا بتاؤ وہ وقت ہمیں بتلاؤ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

پیغمبر! آپ بار بار اس کا ذکر نہ کریں کیونکہ کسی مصلحت کی وجہ سے ہم نے اس کا وقت مخفی و پوشیدہ رکھا ہے اور اس کا مقررہ وقت اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں ہے اور آپ کو قیامت کا وقت بیان کرنے کیلئے نہیں بھیجا گیا بلکہ آپ کو قیامت کی سختی اور ہولناکی سے ڈرانے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کفار اب تو شور مچا رہے ہیں کہ قیامت کیوں نہیں آتی جلدی لے آؤ مگر جب یہ آئے گی اور کفار اپنی آنکھوں سے اس کے عذاب، اسکی سختی اور ہولناکی کو دیکھیں گے تو پھر دنیا کی زندگی کو یاد کرتے ہوئے یوں محسوس کریں گے گویا کہ وہ دنیا میں صرف ایک شام یا صرف ایک صبح ہی رہے، گویا ان کو دنیا کی زندگی بالکل قلیل محسوس ہوگی۔

② الفاظ مخطوط کے ابواب و صیغے:۔ "مُنْفِقٌ" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر اِنْفَاقٌ (افعال، صحیح) بمعنی خرچنا۔

"طَغٰى" صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل ماضی معروف از مصدر طُغْوًى، طُغْوَانًا (نصر، صحیح) بمعنی حد سے بڑھنا و تجاوز کرنا۔

"آثَرَ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل ماضی معروف از مصدر اِیْثَارٌ (افعال، مہموز) بمعنی ترجیح دینا، فضیلت دینا۔

"یَسْئَلُوْنَكَ" صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع معروف از مصدر سُؤَالٌ (فتح، مہموز) بمعنی پوچھنا، سوال کرنا۔

"لَمْ یَلْبَثُوْٓا" صیغہ جمع مذکر غائب بحث نفی جحد بلم معروف از مصدر لُبْثًا (سمع، صحیح) بمعنی ٹھہرنا۔

القسم الثانی ..... فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۙ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۙ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۙ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۙ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۙ ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۙ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۙ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۙ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۙ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۙ (التکویر: ۱۵-۲۴)

آیات کا ترجمہ کریں، مختصر تفسیر کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق ذکر کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۳ھ وفی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۸ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۶ھ

القسم الاول ..... قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۙ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۙ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا ۙ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۙ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۙ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۙ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۙ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۙ (الشمس: ۱۵-۱۵)

آیات کا ترجمہ کریں اور مختصر تفسیر لکھیں، اَشقی سے کون مراد ہے؟ خط کشیدہ آیات کی نحوی ترکیب کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۳۰ھ۔

القسم الثانی ..... وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۙ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۙ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ ۙ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۙ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۙ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۙ (الھمزہ)

سورہ مبارکہ کا ترجمہ اور مختصر تفسیر تحریر کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کیجئے۔

جواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱۴۲۷ھ۔

Scanned with CamScanner

السوال الثالث ۱۴۳۶ھ

الشق الاول ..... خرج کیا ہے اور خرج کل کتنے ہیں، تفصیل سے لکھیں نیز نون ساکن وتنوین میں کیا فرق ہے، وضاحت کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۳۶ھ۔

الشق الثانی ..... دس صفات لازمہ متضادہ کے اصطلاحی نام وتعریف ذکر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں فقط صفات لازمہ متضادہ کے اصطلاحی نام وتعریف مطلوب ہے۔

جواب ..... صفات لازمہ متضادہ کے اصطلاحی نام وتعریف:۔ ہمس: اس صفت کی ادائیگی میں حرف کی آواز مخرج میں ایسی کمزور ہو کہ اس میں پستی پائی جائے۔ یہ صفت دس حروف میں پائی جاتی ہے جن کا مجموعہ فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتْ ہے۔

جہر: یہ ہمس کی ضد ہے اس صفت کی ادائیگی میں حرف کی آواز مخرج سے ایسی قوت سے نکلے کہ اس میں بلندی ہو یہ صفت مذکورہ دس حروف کے علاوہ بقیہ انیس حروف میں پائی جاتی ہے۔

شدت: اس صفت کی ادائیگی میں حرف کی آواز ایسی سخت ہو کہ سکون کی حالت میں بند ہو جائے۔ یہ صفت آٹھ حروف میں پائی جاتی ہے جن کا مجموعہ أَجِدُكَ قَطَبْتَ ہے۔

رخوت: یہ شدت کی ضد ہے، اس صفت کی ادائیگی میں حرف کی آواز مخرج میں ایسی نرم ہو کہ سکون کی حالت میں وہ آواز جاری رہے، یہ صفت سولہ حروف میں پائی جاتی ہے جو أَجِدُكَ قَطَبْتَ اور بِئْرٌ غُمْرٌ والے حروف کے علاوہ ہیں۔

استعلاء: اس صفت کی ادائیگی میں ہمیشہ زبان کی جڑ اوپر کے تالو کی طرف اٹھتی ہے جس سے یہ حروف موٹے ہو جاتے ہیں۔ یہ صفت سات حروف میں پائی جاتی ہے جن کا مجموعہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ ہے۔

استفال: اس صفت کی ادائیگی میں ہمیشہ زبان کی جڑ اوپر کے تالو کی طرف نہیں اٹھتی جس سے یہ حروف باریک رہتے ہیں۔ یہ صفت مذکورہ سات حروف کے علاوہ بقیہ انیس حروف میں پائی جاتی ہے۔

اطباق: اس صفت کی ادائیگی میں زبان کا درمیان تالو کو ڈھانپ لے یعنی آواز بھر کر نکلے۔ یہ صفت چار حروف میں پائی جاتی ہے۔ ص، ض، ط، ظ۔

انفتاح: اسکی ادائیگی میں زبان کا درمیان اور تالو کھلا رہے اور آواز کھل کر نکلے۔ یہ صفت سابقہ چار حروف کے علاوہ بقیہ حروف میں پائی جاتی ہے۔ اصمات: حرف کا ظہر کرار جم کر نکلنا یہ صفت سابقہ چھ حروف کے علاوہ بقیہ تمام حروف میں پائی جاتی ہے۔

ذلاقت: حرف کا گھسلتے ہوئے زبان سے جلدی سے ادا ہو جانا۔ یہ صفت چھ حروف میں پائی جاتی ہے فَرَّ مِنْ لُبِّ۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

﴿الورقة الاولیٰ فی التفسیر﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۷ھ

الشق الاوّل ..... وَالْقَتْ خَرْدَلًا وَّاَخْطَتْ نَخْطًا وَّالْحَمَلَتْ سَجْحًا وَّسَبَقَتْ سَبْقًا اِلٰی مَعَدِّیَاتِ اَفْرَاسًا یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ قُلُوْبٌ یَوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ یَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَةِ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ (نازعات:۱۴۲۱)

آیات کا سلیس ترجمہ تحریر کریں، خط کشیدہ کلمات کا لغوی معنی بیان کیجیے اور قلوب یومئذ واجفة ابصارها خاشعة کی ترکیب کریں۔

الجواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۴ھ۔

الشق الثانی ..... فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ وَوُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ عَلَیْهَا غَبَرَةٌ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ (عبس:۳۴تا۴۲)

آیات کا واضح ترجمہ لکھیں، مختصر تفسیر کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق ذکر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) الفاظ مخطوط کی لغوی تحقیق۔

الجواب ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ پس جب آئے گی کانوں کو بہرہ کرنے والی، جس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنی اولاد سے، ہر آدمی کیلئے اُس دن ایسی حالت ہوگی جو اسکو بے پرواہ کر دے گی۔ بہت سے چہرے اس دن روشن ہنستے ہوئے خوش وخرم ہونگے اور بہت سے چہروں پر اس دن خاک پڑی ہوگی، چڑھی ہوئی ہوگی ان پر سیاہی، یہی لوگ کافر بدکار ہوں گے۔

❷ آیات کی تفسیر:۔ ماقبل کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے بالتفصیل ناشکرے انسان سے کلام کرنے کے بعد ارشاد فرمایا کہ اے ناشکرے انسان فی الحال تو تو ہماری ناشکری کر رہا ہے مگر جب سخت قسم کی کانوں کو بہرہ کرنے والی آواز آئے گی تو پھر تمہیں اس کے انجام کا پتہ چل جائے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ قیامت کی ہولناکی کا تذکرہ کرتے ہیں کہ اس دن ہر شخص کو صرف اپنی فکر ہوگی نفسا نفسی کا عالم ہوگا آدمی اپنے سب رشتہ داروں (ماں، باپ، بیوی، بچوں) سے آنکھیں پھیر لے گا، اس دن کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ قرآن ایک یاداشت اور نصیحت ہے جب صور کی ہیبت ناک آواز آئیگی تو اس وقت نصیحت (دعوت ایمان) قبول کرنے والوں کا حال نصیحت قبول نہ کرنے والوں سے مختلف ہوگا۔ نصیحت قبول کرنیوالوں کے چہرے ہنستے مسکراتے خوش وخرم ہوں گے اور نصیحت قبول نہ کرنیوالوں کے چہرے غبار آلود سیاہ و ذلیل ہونگے، پھر آخری آیت میں انکی تعیین بھی کر دی کہ یہ کافر و فاجر لوگ ہونگے۔

❸ الفاظ مخطوط کی لغوی تحقیق:۔ "یَفِرُّ" صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم از مصدر فِرَارًا (ضرب) بمعنی بھاگنا۔

"یُغْنِیْهِ" صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم از مصدر اِغْنَاءٌ (افعال) بمعنی بے پرواہ کرنا و نفع دینا۔

Scanned with CamScanner

"مُسْفِرَةٌ" صیغہ واحد مؤنث بحث اسم فاعل از مصدر الاسفار (افعال) بمعنی روشن و چمکدار ہونا۔

"مُسْتَبْشِرَةٌ" صیغہ واحد مؤنث بحث اسم فاعل از مصدر الاستبشار (استفعال) بمعنی خوش ہونا۔

"اَلْكَفَرَةُ" الکافر کی جمع ہے صیغہ جمع مذکر بحث اسم فاعل از مصدر اَلْكُفْرُ (نصر) بمعنی انکار کرنا۔

﴿السوال الثاني﴾ ۱۴۲۷ھ

الشق الاول ..... لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ؕ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۘ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ۘ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۚ (البلد: ۱-۱۰)

آیات کا ترجمہ کریں، واضح تفسیر کیجئے، آخری تین آیتوں کی نحوی ترکیب کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۱ھ۔

الشق الثالث ..... وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ؕ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۙ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۠ (عادیات)

سورت کا ترجمہ کریں، مختصر تفسیر ذکر کریں، محاکیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۷ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۷ھ

الشق الاول ..... صفات لازمہ غیر متضادہ کی تعریف اور اقسام وضاحت کے ساتھ لکھیں، راء کو پڑھنے اور باریک پڑھنے کی جتنی صورتیں ہیں تمام صورتوں کو مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔ (۲۰ نمبر)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) صفات لازمہ غیر متضادہ کی تعریف و اقسام (۲) راء کو پڑھنے اور باریک پڑھنے کی صورتیں مع امثلہ۔

جواب ..... ❶ صفات لازمہ غیر متضادہ کی تعریف و اقسام:۔ صفات لازمہ غیر متضادہ حروف کی وہ لازمی اور ضروری صفات ہیں جن کا حروف میں پایا جانا ضروری ہے مگر وہ اپنے مطلب میں ایک دوسرے سے بالکل جدا جدا ہیں اور باہم اُن میں تقابل بھی نہیں ہے۔

صفات لازمہ غیر متضادہ کی سات اقسام ہیں۔ ① قلقلہ: یعنی حروف کے ساکن ہونے کی صورت میں آواز کا ابھرنا۔ یہ صفت پانچ حروف میں پائی جاتی ہے جن کا مجموعہ قطب جد ہے۔ ② تفشی: یعنی منہ میں آواز کا پھیلنا۔ یہ صفت صرف شین میں پائی جاتی ہے۔ ③ استطالت: یعنی زبان کو دراز کر کے حافہ کو اوپر کی پانچوں داڑھوں پر لگانا۔ یہ صفت صرف ضاد میں پائی جاتی ہے۔ ④ صفیر: یعنی حرفوں میں سیٹی کی مثل آواز نکالنا۔ یہ صفت صاد، زا، سین میں پائی جاتی ہے۔ ⑤ لین: اس صفت کی ادائیگی میں حرف

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

کو کسی نرمی سے ادا کیا جاتا ہے کہ آواز بند نہیں ہوتی اور یہ صفت واؤ اور یاء میں پائی جاتی ہے۔ ③ انحراف: یعنی لام اور راء میں سے ہر ایک حرف اپنی ادائیگی میں دوسرے کے مخرج کی طرف مائل ہو اور یہ صفت انہی دو حروف میں پائی جاتی ہے۔ ④ تکریر: یعنی حرف کو ادا کرتے وقت زبان کے کنارہ میں کپکپی کا طاری ہونا۔ یہ صفت راء میں پائی جاتی ہے۔

⑦ راء کو پُر و باریک پڑھنے کی صورتیں مع امثلہ:۔ جس راء پر زبر یا پیش ہو وہ راء پُر ہوگی جیسے رَغَدًا، رُزِقُوْا۔ اور جس راء کے نیچے زیر ہوگی وہ راء باریک ہوگی جیسے بِرِزْقٍ۔ اور اگر راء ساکن ہو تو اس سے پہلے حرف کو دیکھو اگر اس پر زبر یا پیش ہو تو وہ راء بھی پُر ہوگی جیسے بَرْقٌ، یَرْزُقُوْنَ۔ اور اگر ماقبل والے حرف پر زیر ہو تو وہ راء باریک ہوگی جیسے شِرْعَةً۔ اور اگر راء بھی ساکن ہو اور اس کا ماقبل بھی ساکن ہو تو پھر اسی طرح اس کے بھی ماقبل کو دیکھا جائے گا اور یہ حالت وقف میں ہوتا ہے جیسے قَدْرْ، عُسْرْ، یُسْرْ۔ اور اگر راء ساکن سے پہلے کسرہ عارضی ہو یا کسرہ دوسرے کلمہ میں ہو یا راء ساکن کے بعد حروف استعلاء میں سے کوئی حرف اسی کلمہ میں آجائے تو وہ راء کسرہ کے باوجود بھی پُر پڑھی جائے گی جیسے رَبِّ ارْجِعُوْنِ، اَمِ ارْتَابُوْا، قِرْطَاسٍ۔

السوال الخامس ..... صفات ممیزہ کی تعریف کریں، صفات میں قوی اور ضعیف کون سی ہیں؟ قوی اور ضعیف ہونے کے اعتبار سے حروف کی پانچ اقسام بھی مثالوں کے ساتھ لکھیں، ہم ساکن کے کتنے حال ہیں؟ وضاحت کے ساتھ مع امثلہ تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) صفات ممیزہ کی تعریف (۲) صفات میں سے قوی اور ضعیف کی نشاندہی (۳) قوی اور ضعیف ہونے کے اعتبار سے حروف کی اقسام (۴) ہم ساکن کے احوال مع امثلہ۔

الجواب ..... ① صفات ممیزہ کی تعریف:۔ صفات ممیزہ وہ صفات لازمہ ہیں جو ایک ہی مخرج کے حروف میں فرق کرتی ہیں۔

② صفات میں سے قوی اور ضعیف کی نشاندہی:۔ صفات لازمہ متضادہ و غیر متضادہ میں سے ہمس، رخوت، استفال، انفتاح، اذلاق اور لین ضعیف ہیں۔ بقیہ بارہ صفات (جہر، شدت، توسط، استعلاء، اطباق، اصمات، قلقلہ، تفشی، استطالت، صفیر، انحراف، تکریر) قوی ہیں۔

③ قوی اور ضعیف ہونے کے اعتبار سے حروف کی اقسام:۔ حروف کی باعتبار قوت و ضعف پانچ اقسام ہیں۔ قوی، اقوی، متوسط، ضعیف، اضعف۔

① (ج، د، ض، ط، ب) یہ حروف قوی ہیں۔ ② (ظ، ط، غ، ق) یہ حروف اقوی ہیں۔ ③ (ء، ا، ف، ز، ت، خ، ذ، ع، ک) یہ حروف متوسط ہیں۔ ④ (س، ش، ل، ر، ی) یہ حروف ضعیف ہیں۔ ⑤ (ث، ح، ہ، ن، م، ف، و) یہ حروف اضعف ہیں۔

④ ہم ساکن کے احوال مع امثلہ:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۳۵ھ۔

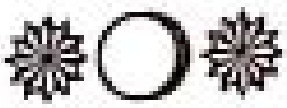

Scanned with CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

﴿الورقة الثانية فی الحدیث﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۱ھ

السؤال الاول ..... اَلْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ . رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ . لَاطَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ . اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِيَ الْمَالُ . (ص۵، ۱۰، ۱۳، ۱۵، ادارہ)

احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ وتشریح کریں، آخری حدیث کی نحوی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور توجہ طلب ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) احادیث کی تشریح (۴) آخری حدیث کی ترکیب۔

الجواب ..... ❶ احادیث پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

❷ و ❸ احادیث کا ترجمہ وتشریح:۔ "القرآن الخ" قرآن کریم تمہارے لئے یا تمہارے خلاف حجت ہے یعنی اگر تم قرآن کے حقوق ادا کروگے اور اسکے احکامات پر عمل کروگے تو یہ تمہارے لئے حجت ہے قیامت کے دن تمہارے حق میں سفارش کریگا اور اس کی شفاعت قبول ہوگی اور اگر تم نے اس کے حقوق ادا نہ کئے تو قرآن تمہارے خلاف حجت ہوگا اور گرفت کا باعث ہوگا۔

"رضی الرب الخ" پروردگار کی رضا مندی والد کی رضا مندی میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے، حاصل حدیث یہ ہے کہ جو اللہ کی رضا کا خواہش مند ہے اسکو چاہئے کہ اپنے والدین کو راضی اور خوش رکھے اسلئے کہ رضا الٰہی کیلئے والدین کی رضا شرط ہے اور اسی طرح جو والدین کو ناراض کریگا اسکا بھی لازمی نتیجہ رب کی ناراضگی کی صورت میں نکلے گا۔

"لاطاعة الخ" خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے یعنی اگر کوئی مخلوق میں سے تمہیں کسی ایسے کام کے کرنے کا حکم کرتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی ہوتی ہو تو اس حکم کو پورا کرنے کی اور اس حکم کی فرمانبرداری کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔

"ان لکل امة الخ" بے شک ہر امت کے لئے آزمائش رکھی گئی ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے یعنی میری امت میں سب سے زیادہ فتنہ کا سبب مال و دولت ہی بنے گا اسی مال کی وجہ سے بیشمار لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی و بغاوت کی اور نعمتوں سے محروم ہوئے، اور اسی کی وجہ سے بے شمار لوگ عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

❹ آخری حدیث کی ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل لام جارہ، کل مضاف، امة مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر کائن اسم فاعل کے متعلق ہو کر ان کی خبر مقدم فتنة اسم موخر، ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، والو عاطفہ فتنة مضاف، امة مضاف الیہ مضاف، ی ضمیر مضاف الیہ دونوں مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء، المال خبر مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف ہوا۔

السؤال الثانی ..... مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ . اِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوْتِ وَ السُّكُوْتُ خَيْرٌ مِنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ . لَاحَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ . اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ . لَاتُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ . اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيْسِ

السُّوءِ وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ . اَوَّلُ مَنْ يُدْعٰى اِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ . اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ . (ص ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۳، ۲۱، ۲۱، ۲۱

جاتا ہے اس وجہ سے ان دو حالتوں کا ذکر کیا ہے اور مراد اس سے تمام اوقات ہیں یعنی ہر شخص بمقتضائے یاد خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے گا اتنا جلد جنت کی طرف روز قیامت اسے بلایا جائے گا۔

"ان السعید الخ" یقیناً نیک بخت وہ شخص ہے جو فتنوں سے دور رکھا گیا ہو یعنی جس شخص نے فتنوں کے زمانہ میں بھی اپنے نفس کو نفسانی خواہشات اور فاسد و گمراہ کن نظریات اور باطل افکار سے بچائے رکھا وہ شخص یقیناً خوش بخت ہے۔

② آخری حدیث کی ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل السعید اسکا اسم لام تاکید کے لئے من موصولہ جنب فعل مجہول ھو ضمیر مستتر نائب فاعل الفتن مفعول بہ فعل اپنے نائب فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا موصول صلہ مل کر خبر ہوئی اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۱ھ

السؤال الاول ..... المومن غر کریم والفاجر خب لئیم . الجرس مزامیر الشیطان . ان المستشار مؤتمن. ان الولد مبخلة و مجبنة . ان لکل شیئ شرة ولکل شرة فترة. (س ۱۴۲۱ھ، ۱۴۲۲ھ، ۱۴۲۳ھ)

احادیث کا سلیس ترجمہ و تشریح کریں، خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) احادیث کی تشریح (۳) کلمات مخطوطہ کی لغوی تحقیق۔

الجواب ..... ① و ② احادیث کا ترجمہ و تشریح:۔ "المؤمن الخ" مومن بھولا بھالا ہوتا ہے اور فاجر مکار و کمینہ ہوتا ہے یعنی مومن آدمی نرم مزاج ہوتا ہے دوسرے کیساتھ حسن ظن اور اعتماد کرتا ہے جسکی وجہ سے دھوکہ دینے والا آرام سے اسے دھوکہ دے دیتا ہے یا پھر آخرت کے انعام کی وجہ سے کوتاہی معاف کر دیتا ہے اور انتقام نہیں لیتا، اور فاسق و فاجر شخص متقدل ہونے کی وجہ سے دھوکہ باز اور مکار ہوتا ہے کسی سے دھوکہ نہیں کھاتا، اگر کوئی اس سے بھی بڑا مکار اس کو دھوکہ دے دے تو پھر اسکے سامنے آخرت کا انعام نہ ہونے کی وجہ سے اس کو معاف نہیں کرتا، شب و روز بدلہ لینے کے چکر میں رہتا ہے کہ کب میرا بس چلے اور میں بھی اس سے انتقام لوں۔

"الجرس الخ" گھنٹی شیطان کی بانسری ہے یعنی جس طرح گانا بجانا انسان کو ذکر و عبادت سے روکتا ہے اسی طرح گھنٹی کی وجہ سے بھی انسان ذکر و عبادت سے رک جاتا ہے کسی عبادت میں مشغول نہیں ہو سکتا۔

"ان المستشار الخ" بے شک وہ شخص جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امین ہونا چاہئے یعنی خیر خواہی اور پوری فکر کیساتھ درست مشورہ دے جو اس موقع پر اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کو مشورہ دے، مشورے میں خیانت نہ کرے۔

"ان الولد مبخلة" بے شک اولاد بخل و بزدلی کا سبب ہے یعنی اولاد کے مستقبل کی فکر میں وہ ضرورت مند کے اوپر خرچ بھی نہیں کرتا اور اولاد کی محبت کی وجہ سے جہاد جیسی عظیم نیکی سے دور بھاگتا ہے کہ اگر جہاد میں قتل یا گرفتار ہو گیا تو انکی پرورش کیسے ہوگی۔

"ان لکل شیئ الخ" بے شک ہر چیز کیلئے تیزی ہے اور ہر تیزی کیلئے سستی ہے، اس حدیث میں میانہ روی اور اعتدال کی تعلیم دی گئی ہے کہ جب کوئی آدمی تیزی سے کسی کام کو شروع کرے اور حد سے زیادہ اس میں مشغول ہو جائے اور حد سے زیادہ اس

Scanned with CamScanner

میں طاقت خرچ کرے تو لامحالہ یہ شخص چند ہی دنوں بعد سست پڑ جائے گا، پھر رفتہ رفتہ بالکل ہی ترک کر دے گا، اس وجہ سے ابتداء سے ہی اعتدال سے چلو تاکہ اس عمل میں دوام اختیار کر سکو۔

(۲) کلمات مخطوط کی لغوی تحقیق:۔ "المستشار" صیغہ واحد مذکر اسم مفعول از استشارۃ بمعنی مشورہ طلب کرنا۔

"غمر" ناتجربہ کار، بھولا بھالا اس کی جمع اَغْمَارٌ آتی ہے۔ "شعب" بمعنی مکار، دھوکہ باز اس کی جمع شعوب آتی ہے۔

"اللئیم" بمعنی کمینہ، ذلیل اس کی جمع لِئَامٌ آتی ہے۔ "مزامیر" مزمار کی جمع ہے بمعنی بانسری۔

"مؤتمن" صیغہ واحد مذکر اسم مفعول از ائتمان بمعنی اعتماد کرنا۔

"مبخلة" باب (سمع یسمع) بمعنی بخل کرنا سے اسم ظرف واحد کا صیغہ ہے۔ مراد بخل کا سبب ہے۔

"مجبنة" باب (کرم) بمعنی بزدل ہونا سے اسم ظرف واحد کا صیغہ ہے۔ مراد بزدلی کا سبب ہے۔

السؤال الثالث ..... قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبٰوا، فَمَنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ . وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ . (ص ۲۶۳، ادارہ)

احادیث پر اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کریں، خط کشیدہ عبارات کا مطلب واضح کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور میں ہے (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) عبارات مخطوط کا مطلب۔

الجواب ..... (۱) احادیث پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) احادیث کا ترجمہ:۔ "لیاتین الخ" نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ نہیں باقی رہے گا کوئی بھی مگر سود کھانے والا لیکن اگر کوئی نہیں کھائے گا تو پہنچے گا اس کو اس کا دھواں، یعنی کوئی بھی سود سے بچا ہوا نہیں ہوگا۔ کسی نہ کسی طرح سے ہر ایک سود کا اثر قبول کر رہا ہوگا۔

"یتقارب الخ" نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب زمانہ ایک دوسرے کے قریب ہو جائے گا اور علم اٹھا لیا جائے گا اور فتنے (بکثرت) ظاہر ہوں گے، اور بخل ڈال دیا جائے گا اور ہرج زیادہ ہوگا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہرج کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قتل یعنی عنقریب ایسا زمانہ آنے والا ہے جب علم ختم ہو جائے گا، اطراف عالم میں فتنے ہی فتنے ہوں گے اور لوگ صنعت و حرفت میں بخل کریں گے کہ ضروریات زندگی بھی مشکل سے ملیں گی اور قتل عام شروع ہو جائیگا جب یہ علامات پائی جائیں تو سمجھ لو کہ قیامت قریب ہے۔

(۳) عبارات مخطوط کا مطلب:۔ فان لم یاکله الخ کہ آنے والے زمانہ میں سود کی لعنت اور دائرہ کار اتنا وسیع ہو جائے گا کہ کوئی بھی شخص اس سے محفوظ نہ ہوگا، ہر شخص شعوری و غیر شعوری طور پر اس میں مبتلا ہوگا۔

"یتقارب الزمان" اس کے متعدد مطلب ہیں۔ ① دنیا و آخرت کا زمانہ قریب ہو جائے گا یعنی قیامت قریب ہوگی ② برائی و بدکار ایک دوسرے کے قریب ہو جائیں گے ③ حکومتیں دیرپا نہیں ہوں گی مختصر عرصہ میں حکومتیں تبدیل ہوں گی ④ لوگوں کی عمریں مختصر ہو جائیں گی ⑤ زمانہ سے گناہوں کی وجہ سے برکت ختم ہو جائے گی۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

"یلقی الشح" آخر زمانہ میں ہر صنعت وحرفت والا اپنی اشیاء کے بنانے میں کل کرے گا جس کے نتیجہ میں ضرورت کی اشیاء بھی ملنا مشکل ہو جائیں گی۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۱ھ

(نوٹ: تاریخ اسلام کا یہ سوال نئی ترتیب میں فقہ کے پرچہ میں شامل ہے)

﴿الورقة الثانية في الحديث﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۲ھ

السؤال الاول ..... قال النبی ﷺ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَايَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَايَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَايَنْفَعُ فِيْهِ اِلَّا الدِّيْنَارُ وَالدِّرْهَمُ (ص ۳۵۸ ج ۱ امدادیہ)

احادیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، پہلی حدیث کی تشریح کریں نیز الفاظ مخطوط کی لغوی تحقیق کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل چار امور ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) پہلی حدیث کی تشریح (۴) الفاظ مخطوط کی لغوی تحقیق۔

الجواب ..... ❶ احادیث پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

❷ احادیث کا ترجمہ:۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دوزخیوں کے دو گروہ ایسے ہیں کہ میں نے انہیں نہیں دیکھا، ایک گروہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے پاس کوڑے ہوں گے مثل گائے کی دموں کے اور دوسرا گروہ وہ عورتیں ہیں کہ جو (بظاہر) کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی (مگر حقیقت میں) ننگی ہوں گی، مائل کرنے والی ہوں گی (مردوں کو اپنی طرف) اور خود مائل ہونے والی ہوں گی (مردوں کی طرف) ان کے سر (کے بال) مثل بختی اونٹ کی کوہان کے ہوں گے، نہیں داخل ہوں گی ایسی عورتیں جنت میں اور نہ پائیں گی جنت کی خوشبو کو، حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اتنی مسافت (طویل مسافت) سے بھی محسوس ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں درہم اور دینار کے علاوہ کوئی چیز نفع نہ دے گی۔

❸ پہلی حدیث کی تشریح:۔ اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے جہنم کے دو گروہوں کی نشاندہی کی ہے کہ میرے بعد دو گروہ ظاہر ہوں گے۔ پہلا گروہ وہ لوگ ہیں جن کے ہاتھوں میں کوڑے ہوں گے جو خواہ مخواہ بغیر کسی وجہ کے ظلماً دوسرے کم درجہ والے لوگوں کو ماریں گے، دوسرا گروہ وہ عورتیں ہیں جنہوں نے بظاہر تو کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے مگر حقیقت میں وہ ننگی ہوں گی یعنی بدن کا کچھ حصہ کھلا ہوا ہوگا یا پھر مطلب یہ ہے کہ تقویٰ وعمل صالح سے خالی ہوں گی اس وجہ سے آخرت میں ننگی ہوں گی اور وہ اپنے بناؤ سنگھار کے ذریعہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور خود بھی مردوں کی طرف مائل ہوں گی اور ان کے بال بختی اونٹ کی کوہان کی

Scanned with CamScanner

طرح اوپر کو اٹھے ہوئے ہوں گے، دوپٹہ وغیرہ سر پر نہیں کریں گی تو یہ عورتیں نیک عورتوں کے ساتھ ابتداء میں نہ جنت میں داخل ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو سونگھیں گی باوجود یہ کہ اس کی خوشبو دور دور سے سونگھی جا سکتی ہے البتہ جہنم میں داخل ہو کر اپنے گناہوں کی سزا پا کر پھر جنت میں بھی داخل ہوں گی اور اس کی خوشبو بھی سونگھیں گی۔

② الفاظ مخطوطہ کی لغوی تحقیق:۔ "صِنْفَانِ" یہ صِنْف، صَنَف کا تثنیہ ہے بمعنی نوع، قسم۔

"سِيَاطٌ" یہ جمع ہے اس کا مفرد سَوْطٌ ہے بمعنی چابک، کوڑا۔ مصدر سَوْطًا (نصر) بمعنی کوڑے مارنا۔

"كَاسِيَاتٌ" یہ جمع ہے اس کا مفرد كَاسِيَةٌ (اسم فاعل) ہے۔ از مصدر كَسْوًا (ضرب) بمعنی کپڑا پہننا۔

"مُمِيلَاتٌ" یہ جمع ہے اس کا مفرد مُمِيلَةٌ (اسم فاعل) ہے۔ از مصدر إِمَالَةٌ (افعال) بمعنی مائل کرنا۔

"مَائِلَاتٌ" یہ جمع ہے اس کا مفرد مَائِلَةٌ (اسم فاعل) ہے۔ از مصدر مَيْلًا، مَيَلَانًا (ضرب) بمعنی مائل ہونا، رغبت و محبت کرنا۔

السؤال الثالث ..... عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيْحٌ اَوْمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ فَقَالَ اَلْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ ۔ (ص ۵۴۔ امدادیہ)

حدیث پر اعراب لگائیں، سلیس ترجمہ اور تشریح کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کی تشریح۔

الجواب ..... ① حدیث پر اعراب:۔ كَمَامَرَّ فِی السُّوَالِ آنِفًا۔

② حدیث کا ترجمہ:۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جنازہ لایا گیا، پس آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ راحت پانے والا ہے یا اس سے راحت پائی گئی ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! راحت پانے والا اور جس سے راحت پائی گئی ہے کیا ہے (اس کا کیا مطلب ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مومن بندہ (جب فوت ہوتا ہے) راحت حاصل کرتا ہے دنیا کے رنج اور تکلیف سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف اور فاسق و فاجر بندہ (جب فوت ہوتا ہے) راحت حاصل کرتے ہیں اس سے بندے اور شہر اور درخت اور جانور۔

③ حدیث کی تشریح:۔ حدیث کا حاصل اور نچوڑ یہ ہے کہ جب مومن اور نیک بندہ اس دنیا سے کوچ کرتا ہے تو وہ موت کے ذریعہ دنیا کے رنج و غم تکالیف و آفات سے نجات پاتا ہے یا اعمال وغیرہ کی مشقت و محنت سے یا اہل دنیا کی تکالیف سے وہ موت کے ذریعہ چھٹکارا حاصل کرتا ہے اور جب عبد فاسق و فاجر کی موت واقع ہوتی ہے تو اس کی وجہ سے تمام جاندار حتی کہ درخت اور شہر بھی راحت حاصل کرتے ہیں کیونکہ اس کے گناہوں کی وجہ سے سارا نظام عالم خراب تھا اور بارشیں بھی رکی ہوئی تھیں پانی کی کمی ہوتی تھی، جس کی وجہ سے درختوں اور جانوروں کو تکلیف پہنچتی تھی، ان کی طرف احتیاجی کی وجہ سے انسان بھی تکلیف میں مبتلا تھے جب یہ فوت ہوا تو بارشیں جاری ہوئیں جس کی وجہ سے سب نے راحت اور سکون کا سانس لیا۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

السوال الثانی ۱۴۲۲ھ

السؤال الاول ..... درج ذیل حدیث پر اعراب لگائیں سلیس ترجمہ وتشریح لکھیں۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَيْمُوْنَةَ اِذْ اَقْبَلَ اِبْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِحْتَجِبَا فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ هُوَ اَعْمٰى لَايُبْصِرُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفَعَمْيَا وَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ. (ص ۶۱ ۔ ابوداؤد)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کی تشریح۔

جواب ..... ❶ حدیث پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

❷ حدیث کا ترجمہ:۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ وہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھیں کہ اچانک (نابینا صحابی) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ابن ام مکتوم آگئے، پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم دونوں ان سے پردہ کرو، میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ کہ وہ تو ہمیں نہیں دیکھ رہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم بھی بصارت سے محروم ہو؟ کیا تم انہیں نہیں دیکھ رہی (دیکھ رہی ہیں)۔

❸ حدیث کی تشریح:۔ اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ جس طرح مرد عورتوں کی طرف نہیں دیکھ سکتے اسی طرح عورتیں بھی مردوں کی طرف نہیں دیکھ سکتیں، کیونکہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تو اگرچہ تمہیں نہیں دیکھ رہے مگر تم تو ان کو دیکھ رہی ہو یعنی تمہیں بھی چاہئے کہ تم بھی مردوں کی طرف نہ دیکھو بعض علماء کی یہی رائے ہے مگر جمہور علماء فرماتے ہیں کہ عورت بلاشہوت مرد کی جانب دیکھ سکتی ہے۔

السؤال الثانی ..... ذیل کی حدیث میں خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق کریں حدیث کا ترجمہ ومطلب لکھیں۔

عن عبدالرحمن بن عبداللّٰه عن ابیه قال کنا مع رسول اللّٰه فی سفر فانطلق لحاجته فرأینا حمرة معها فرخان فاخذنا فرخیها فجاءت الحمرة فجعلت تفرش فجاء النبی ﷺ فقال من فجع هذه بولدها ردوا ولدها الیها ورأی قریة نمل قد حرقناها فقال من حرق هذه؟ فقلنا نحن قال انه لا ینبغی ان یعذب بالنار الا رب النار. (ص ۲۶۔ ابوداؤد)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) الفاظ مخطوطہ کی صرفی تحقیق (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کا مطلب۔

جواب ..... ❶ الفاظ مخطوطہ کی صرفی تحقیق:۔ "فانطلق" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از باب انفعال بمعنی چلنا۔

"فرأینا" صیغہ جمع متکلم ماضی معروف از باب فتح بمعنی دیکھنا۔ "فرخان" فرخ کا تثنیہ ہے بمعنی پرندہ کا بچہ۔

"ردوا" صیغہ جمع مذکر حاضر امر حاضر معروف از باب نصر بمعنی لوٹانا، واپس کرنا۔

❷ حدیث کا ترجمہ:۔ حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ آپ ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے، پس تشریف لے گئے آنحضرت ﷺ قضائے حاجت کیلئے تو ہم نے دیکھا ایک سرخ چڑیا کو اسکے ساتھ دو بچے

تھے، پس ہم نے اس کے دونوں بچوں کو پکڑ لیا، پھر وہ سرخ چڑیا آئی اور اپنے پروں کو زمین پر بچھانے لگی، پس آپ ﷺ تشریف لے آئے اور کہا کہ کس نے تکلیف پہنچائی ہے اس کو اسکے بچوں کی وجہ سے؟ اس کے بچے اسکو واپس کر دو، (دوسرے موقع پر) آپ ﷺ نے چیونٹی کا سوراخ دیکھا جسکو ہم نے جلا دیا تھا آپ ﷺ نے پوچھا کہ کس نے یہ جلایا ہے؟ ہم نے جواب دیا کہ ہم نے جلایا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ کسی کیلئے مناسب نہیں کہ آگ سے عذاب دے مگر آگ کا مالک۔

حدیث کا مطلب:- آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے رحمت للعالمین بنا کر بھیجا آپ ﷺ کی رحمت سے انسان کے علاوہ چرند، پرند، چوپائے بھی فیض یاب ہوئے، اس حدیث مبارکہ میں اسی کی ایک جھلک ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب چڑیا کے بچوں کو پکڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے بچوں کو واپس کر دو اسے تکلیف نہ پہنچاؤ۔

دوسرے موقع پر جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے چیونٹی کے سوراخ میں آگ لگائی تو اس موقع پر بھی آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور کہا کہ آگ کے مالک کے علاوہ کوئی شخص بھی آگ کا عذاب اور تکلیف نہیں دے سکتا۔

السوال الثالث ۱۴۲۲ھ

(فوائد: تاریخ اسلام کا یہ سوال فی ترتیب میں فقہ کے پرچہ میں شامل ہے)

الورقة الثانية في الحديث

السوال الاوّل ۱۴۲۳ھ

الموضوع الاول ..... البر حسن الخلق والاثم ما حاك في صدرك و كرهت ان يطلع عليه الناس. حبك الشيء يعمي و يصم . من حسن اسلام المرء تركه مالا يعنيه . لا ضرورة في الاسلام . ان من القول عيالا.

احادیث مذکورہ کا ترجمہ وتشریح کریں، خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق کریں۔ (س ۷، ۹، ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۶ لاہور)

خلاصہ سوال ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) احادیث کی تشریح (۳) کلمات مخطوطہ کی لغوی تحقیق۔

جواب ..... ۱ و ۲ احادیث کا ترجمہ وتشریح:- "البر حسن الخلق الخ" نیکی خوش خلقی کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو کھٹکے تیرے دل میں اور تو ناپسند کرے اس بات کو کہ اس پر لوگ مطلع ہوں یعنی لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آنا بھی نیکی ہے اور ایمان کا حصہ ہے اور گناہ ہر وہ کام ہے جس کو کرنے سے پہلے تیرے ذہن میں یہ بات آئے کہ اگر لوگوں کو اس کام کی اطلاع ہو گئی تو اچھا نہ ہوگا، لوگ طعن وتشنیع کریں گے لہٰذا اس کام کی لوگوں کو خبر نہیں ہونی چاہیے، جس کام کے کرنے سے پہلے یہ بات دل میں آئے تو سمجھ لو کہ یہ گناہ ہی ہے۔

"حبك الخ" تیرا کسی چیز سے محبت کرنا اندھا اور بہرا کر دیتا ہے یعنی انسان کی فطرت ہے کہ اسے جب کوئی چیز پسند آتی ہے تو اس کی محبت اس پر ایسے غالب آتی ہے کہ اس کو اپنے محبوب کے علاوہ کوئی چیز بھی نظر نہیں آتی اور انسان اس کی محبت میں ایسا غرق ہوتا ہے کہ اس کو کسی کی مذمت سنائی نہیں دیتی۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

"من حسن الخ" انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ چھوڑ دے ان چیزوں کو جن میں فائدہ نہ ہو یعنی وہ کام جن میں نہ دنیاوی فائدہ ہو اور نہ اخروی فائدہ ہو دنیا و دین دونوں میں انکی کسی اعتبار سے ضرورت نہ ہو ان کاموں کو ترک کر دینا آدمی کے اسلام کی خوبی ہے۔

"لاصرورۃ الخ" رہبانیت اسلام میں نہیں ہے یعنی بلاوجہ قطع رحمی کرنا اور حقوق العباد کو چھوڑ کر علیحدگی اختیار کرنے کی اسلام میں گنجائش نہیں ہے البتہ دین بچانے کے لئے علیحدگی اختیار کرنا جائز ہے۔

"ان من القول عبالا" بے شک بعض قول بوجھ ہوتے ہیں یعنی جو آدمی جان بوجھ کر جھوٹ بولتا ہے اس کو ایک دن اس کا وبال پہنچے گا اس لئے اردو مقولہ ہے پہلے تولو پھر بولو۔

❷ کلمات مخطوط کی لغوی تحقیق:۔ "حاك" ماضی معروف کا صیغہ ہے بمعنی شک و تردد میں ڈالنا۔

"یعمی" مضارع معروف کا صیغہ ہے بمعنی اندھا کرنا۔ "یصم" مضارع معروف کا صیغہ ہے بمعنی بہرا کرنا۔

"لایعنیه" نفی مضارع معروف کا صیغہ ہے بمعنی فضول اور بے فائدہ۔ "صرورۃ" بمعنی رہبانیت، علیحدگی اختیار کرنا۔

"عیالا" بمعنی بوجھ مراد وہ لوگ ہیں جن کا نان نفقہ واجب ہو۔

السؤال الثالث ..... لاتظهر الشماتة لاخيك فيرحمه الله ويبتليك . ليس المومن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذي . ليس منامن ضرب الخدود وشق الجيوب ودعابدعوى الجاهلية. (س۲۵، ۲۴، ۲۳)

احادیث مذکورہ کا ترجمہ و تشریح ذکر کریں، خط کشیدہ الفاظ کے معانی لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) احادیث کی تشریح (۳) کلمات مخطوط کی لغوی تحقیق۔

الجواب ..... ❶ و ❷ احادیث کا ترجمہ و تشریح:۔ "لا تظهر الخ" نہ ظاہر کرو اپنے بھائی کے عیب کو پس رحم کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر اور مبتلا کر دے گا تمہیں اس میں، یعنی مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرو اگر اسکے عیب کے بارے میں تمہیں علم ہے تو علیحدگی میں اسے بتاؤ اگر تم نے اسکے عیب کو لوگوں کے سامنے ظاہر کر کے اسے شرمندہ کیا تو اللہ تعالیٰ اسے اس عیب سے نجات دے دیگا اور تمہیں اس عیب میں مبتلا کر دے گا۔

"لیس المومن الخ" وہ شخص کامل مومن نہیں ہے جو دوسرے پر طعن کرنے والا ہو اور نہ وہ جو دوسروں پر لعنت کرنے والا ہو اور نہ وہ جو برے کام کرنے والا ہو یعنی جو شخص دوسرے شخص کو برا بھلا کہنے اور طعن و تشنیع کرنے والا ہے اور جو بکثرت دوسروں پر لعنت کرنے والا ہے اور جو بیہودہ قول و عمل میں مبتلا ہے ایسا شخص کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا اس کا ایمان ناقص ہے۔

"لیس منا الخ" جو شخص اپنے رخساروں کو پیٹے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی طرح آواز بلند کرے وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے، یعنی جو شخص مرد یا عورت اپنے کسی عزیز، رشتہ دار، قریبی کی وفات پر ماتم کرے، گریبان اور کپڑے پھاڑے اور جاہلیت کی طرح نوحہ کرے اور آوازیں نکالے وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے یعنی شریعت میں یہ کام جائز نہیں بلکہ حرام ہے البتہ آنسو بہانا، غمگین ہونا جائز ہے۔

(۳) کلمات مخطوط کی لغوی تحقیق:۔ "شماتة" اسم ہے بمعنی کسی کی مصیبت پر خوش ہونا۔

"طعان" مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت زیادہ طعن کرنے والا۔ "لعّان" مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت زیادہ لعنت بھیجنے والا۔

Scanned with CamScanner

"فاحش" اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی بُرے کام، برے کام کرنے والا۔ "بذی" صفت کا صیغہ ہے بمعنی بدگوئی کرنے والا۔

"خدود" خد کی جمع ہے بمعنی رخسار۔ "جیوب" جیب کی جمع ہے بمعنی گریبان۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۳ھ

السئل الاول ..... قال النبی ﷺ وهو سيد الصادقين لا يزال من امتى امة قائمة بامر الله لا يضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتى ياتى امر الله وهم على ذلك. (ص ۳۸۔ امدادیہ)

حدیث مبارک کا واضح ترجمہ کریں نیز امر اللہ اوّل اور ثانی کی مراد واضح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) حدیث کا ترجمہ (۲) امر اللہ کی مراد۔

الجواب ..... ❶ حدیث کا ترجمہ:۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کہ لوگوں کے سردار و آقا ہیں کہ میری امت میں سے ایک گروہ و جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور امر کے ساتھ قائم رہے گی، نہیں نقصان پہنچا سکے گا ان کو وہ جو ان کو شرمندہ و رسوا کرنا چاہے گا اور نہ وہ جو ان کی مخالفت کریگا یہاں تک کہ اللہ کا حکم اور امر آجائے اور وہ اسی حالت پر قائم ہوں۔

❷ امر اللہ اوّل و ثانی کی مراد:۔ امر اللہ اول سے مراد امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے یعنی وہ جماعت احکامات خداوندی پر عمل پیرا رہے گی اور امر اللہ ثانی سے مراد قیامت ہے۔

السئل الثانی ..... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّأُوْا وَهُمْ عِجَالٌ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوْا الْوُضُوْءَ۔ (ص ۵۰۔ امدادیہ)

حدیث پر اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کریں۔ حدیث کا مطلب واضح طور پر تحریر کریں۔ اسباغ وضوء سے کیا مراد ہے وضاحت کریں۔ اسبغوا صیغہ باب تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ پانچ امور ہیں (۱) حدیث مبارکہ پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کا مطلب (۴) اسباغ وضوء کی مراد (۵) اسبغوا کی وضاحت۔

الجواب ..... ❶ حدیث پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

❷ حدیث کا ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (مکہ سے) مدینہ کی طرف لوٹ رہے تھے، یہاں تک کہ جب ہم راستہ میں پانی پر پہنچے تو جلدی کی کچھ لوگوں نے قوم میں سے عصر کی نماز کے وقت پس وضو کیا انہوں نے اس حال میں کہ وہ جلدی میں تھے، پس ہم ان لوگوں کے پاس پہنچے اور (دیکھا تو) ان کی ایڑیاں چمک رہی تھیں، کیونکہ ان کو پانی نہیں پہنچا تھا تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہلاکت ہے ایڑیوں کے لئے آگ سے، پورا کرو تم وضو کو۔

❸ حدیث کا مطلب:۔ حدیث کا مطلب ترجمہ سے ہی واضح ہے کہ کسی غزوہ سے واپسی پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک جگہ پڑاؤ

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

ذالا بعض نے وضو میں جلدی کی جسکی وجہ سے ایڑی خشک رہی اور چمکنے لگی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان ایڑیوں کیلئے ہلاکت و تباہی ہے جو وضو میں خشک رہ جائیں وضو اچھی طرح فرائض، واجبات، سنن، مستحبات کو ادا کرتے ہوئے کیا کرو۔

② اسباغ وضوء کی مراد:۔ اسباغ وضو سے مراد اس کے تمام احکام (فرائض و سنن، مستحبات اور آداب) کی رعایت کرتے ہوئے وضو کرنا ہے۔

③ اسبغوا کی وضاحت:۔ "اسبغوا" صیغہ جمع مذکر حاضر امر حاضر معلوم از مصدر اِسْبَاغ (افعال) بمعنی مکمل کرنا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۳ھ

(نوٹ: تاریخ اسلام کا یہ سوال نئی ترتیب میں فقہ کے پرچہ میں شامل ہے)

﴿الورقة الثانية فی الحديث﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۴ھ

السؤال الاول ..... ان السعيد لمن جنب الفتن . لاورع كالكف. المومن مرآة المومن والمومن اخوالمؤمن يكف عنه ضيعته ويحوط من ورائه. (ص ۱۲، ۱۳، ۸ امدادیہ)

احادیث مذکورہ کا ترجمہ مطلب کے ساتھ تحریر کریں، خط کشیدہ کلمات کی لغوی تشریح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) احادیث کا مطلب (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تشریح۔

جواب ..... ① و ② احادیث کا ترجمہ و مطلب:۔ "ان السعید الخ" یقیناً نیک بخت وہ شخص ہے جو فتنوں سے دور رکھا گیا ہو یعنی جس شخص نے فتنوں کے زمانہ میں بھی اپنے نفس کو نفسانی خواہشات اور فاسد و گمراہ کن نظریات اور باطل افکار سے بچائے رکھا وہ شخص یقیناً خوش بخت ہے۔

"لاورع كالكف" نہیں ہے کوئی پرہیزگاری مثل رکنے کے یعنی لوگوں کی قولاً و عملاً تکلیف سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا اس جیسا کوئی تقویٰ نہیں ہے اور اپنی زبان کو گناہوں سے روکے رکھنا اس جیسا بھی کوئی تقویٰ نہیں ہے۔

"المومن مرآة الخ" مومن مومن کا آئینہ ہے اور مومن مومن کا بھائی ہے، روکتا ہے اس سے اسکے نقصان کو اور حفاظت کرتا ہے اسکی اسکے بعد (پیچھے) بھی یعنی جیسے آدمی آئینہ کو دیکھ کر شکل وصورت سے بری چیز دور کرتا ہے اور اچھی چیز اپناتا ہے اسی طرح ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے یعنی دوسرے مسلمان میں اگر کوئی عیب دیکھے تو دوسروں کے سامنے اس کو ظاہر نہ کرے بلکہ صرف اسی کو علیحدگی میں بتلادے تاکہ وہ دور کرلے اور خود اپنے اندر بھی اگر وہ عیب پائے تو اس کو دور کردے اور مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے یعنی جیسے ایک بھائی اپنے بھائی کا خیال کرتا ہے اسی طرح ایک مومن کو دوسرے مومن کا خیال کرنا چاہئے، اگر اسکو کوئی تکلیف وغیرہ پہنچے تو اس کو دور کرے اور اگر وہ گھر پر موجود نہیں ہے تو پھر اسکے بیوی بچوں کے جان و مال، عزت و آبرو کی حفاظت کرے۔

Scanned with CamScanner

(۲) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تشریح:۔ "تجنّب" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی مجہول از مصدر تجنیب (تفعیل) بمعنی دور کرنا۔

"الفتن" فتنہ کی جمع ہے بمعنی گناہ، عذاب، آزمائش۔ "الکف" مصدر ہے از باب نصر بمعنی روکنا۔

"ضیعة" بمعنی جائیداد، ضاع یضیع (ضرب) بمعنی ضائع ہونا۔

"یحوط" صیغہ واحد مذکر غائب مضارع معروف از مصدر حوطا (نصر) بمعنی حفاظت و نگہبانی کرنا۔

الکیس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسه هواها وتمنى على الله . الاقتصاد فى النفقة نصف المعيشة . ان الدين بدأ غريبا وسيعود كما بدأ فطوبى للغرباء وهم الذين يصلحون ما افسد الناس من بعدى من سنتى. (ص ۳۹۰،۵،۶ امدادیہ)

احادیث کا ترجمہ و مطلب واضح کر کے لکھیں۔ نیز خط کشیدہ کلمات کے معانی بتائیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) احادیث کا مطلب (۳) خط کشیدہ کلمات کے معانی۔

﴿جواب﴾..... (۱) و (۲) احادیث کا ترجمہ و مطلب:۔ "الکیس من" عقلمند وہ شخص ہے جس نے تابع کر لیا ہوا پنے نفس کو اور عمل کرے موت کے بعد کے لئے اور ناداں وہ شخص ہے جس نے تابع کیا اپنے نفس کو اس کی خواہشات کے اور امید باندھی اللہ پر، یعنی عقلمند شخص وہ ہے جو اپنے نفس کو احکام خداوندی کے تابع کر ڈالے اور مابعد الموت کے لئے اعمال کے ذریعہ تیاری شروع کر دے اور بے وقوف شخص وہ ہے جو اپنے نفس اور شیطان کی خواہشات پر چلے اور ان کو پورا کرے اور احکام خداوندی کی پرواہ نہ کرے اور پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت و بخشش کی امید رکھے کہ وہ بڑا مہربان غفور و رحیم ہے معاف کر دے گا۔

"الاقتصاد فی" خرچ میں میانہ روی اختیار کرنا نصف معیشت ہے یعنی خیال سے خرچ کرنے اور فضول خرچی سے احتراز کرنے سے گھر کا آدھا نظام چل سکتا ہے۔

"ان الدین" بے شک دین کی ابتداء ہوئی تھی اس کے اجنبی ہونے کی حالت میں اور عنقریب لوٹ آئے گا جیسا کہ ابتداء میں تھا (اجنبی ہو جائے گا) پس خوشخبری ہے غرباء کے لئے اور غرباء وہ لوگ ہیں جو اصلاح کریں گے میری سنت کی میرے بعد لوگوں کے اسے خراب کر دینے کی وجہ سے یعنی جب اسلام کی ابتداء ہوئی تھی اس وقت وہ اجنبی تھا یعنی اس کے پیروکار بہت کم تھے پھر معروف و مشہور ہو گیا پھر عنقریب قرب قیامت میں ایسا زمانہ آئے گا کہ دوبارہ دین اپنی سابقہ حالت کی طرح اجنبی ہو جائے گا، لوگوں کا دور تک بھی اس سے واسطہ نہ ہوگا تو اس موقع پر جو غریب لوگ ہوں گے ان کے لئے کامیابی و بہتری کی خوشخبری ہے۔ پھر غریب کی آنحضرت ﷺ نے خود تشریح فرمائی کہ غریب وہ لوگ ہوں گے کہ جب میرے بعد میری سنت کو لوگ ختم کر دیں گے یا بگاڑ دیں گے تو اس وقت جو لوگ میری سنت کی اصلاح کریں گے اور میری سنت کو صحیح طور پر اپنائے رکھیں گے وہ غریب ہے اس لیے خوشخبری ہے، ایک روایت میں ایسے شخص کیلئے سو شہیدوں کا ثواب وارد ہوا ہے۔

(۳) خط کشیدہ کلمات کے معانی:۔ "الکیس" بمعنی عقلمند "دان" ماضی کا صیغہ ہے بمعنی ذلیل کرنا تابع بنانا "الاقتصاد" باب افتعال کا مصدر ہے بمعنی میانہ روی اختیار کرنا "غریبا" بمعنی مسافر، اجنبی، غیر مانوس "طوبی" بمعنی خوشخبری، سعادت، رشک۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۵ھ

السؤال الاول ..... قال النبی ﷺ یوشك الامم ان تداعی علیکم کما تداعی الاکلة الی قصعتها، فقال قائل! ومن قلة نحن یومئذ؟ قال بل انتم یومئذ کثیر ولکنکم غثاء کغثاء السیل و لینزعن الله من صدور عدوکم المهابة منکم و لیقذفن فی قلوبکم الوهن قال قائل! یا رسول الله ماالوهن؟ قال حب الدنیا وکراهیة الموت. (ص ۳۳ ۔ امدادیہ)

حدیث بالا کا ترجمہ کر کے مطلب بیان کریں، خط کشیدہ کلمات کے صیغے تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) حدیث کا ترجمہ (۲) حدیث کا مطلب (۳) خط کشیدہ صیغوں کی وضاحت۔

الجواب ..... ❶ حدیث کا ترجمہ:۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب امتیں (قومیں) بلائیں گی ایک دوسرے کو تمہارے اوپر جیسا کہ کھانے والے ایک دوسرے کو بلاتے ہیں کھانے والے پیالہ پر۔ کسی صحابی نے عرض کیا کہ کیا ہم اس وقت تعداد میں کم ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تمہاری تعداد اس وقت بہت ہوگی اور لیکن تمہاری حیثیت سیلاب کے جھاگ کی مانند ہوگی اور اللہ تعالیٰ تمہارا رعب دشمنوں کے دلوں سے نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں وھن ڈال دے گا، کسی صحابی نے پوچھا کہ یارسول اللہ وھن کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔

❷ حدیث کا مطلب:۔ اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ جب کافر لوگ تمہیں ختم کرنے کیلئے ایک دوسرے کو اس طرح دعوت دیں گے جیسے کھانے والے کھانے کے وقت کھانے والے پیالے کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں یعنی ایک دوسرے کو تمہارے خلاف برانگیختہ کریں گے کہ آؤ مسلمانوں کو ہلاک کردیں، اور اس دن مسلمانوں کی تعداد بھی بہت ہوگی مگر سیلاب کی جھاگ کی طرح کہ انکی کوئی وقعت نہیں ہوگی اسی طرح کثرت کے باوجود تمہاری یہ حالت ہوگی اور اللہ تعالیٰ کافروں کے دلوں سے تمہارا خوف نکال دیگا اور تمہارے دلوں میں دنیا اور مال کی محبت آجائے گی اور جہاد و موت سے نفرت پیدا ہوجائیگی تم موت کے خوف سے اور اہل وعیال کی فکر میں جہاد پر نہ نکلو گے اور اس طرح وہ تم پر غالب آجائیگے۔

❸ خط کشیدہ صیغوں کی وضاحت:۔ "یوشك" صیغہ واحد مذکر غائب مضارع معروف از باب افعال بمعنی قریب ہونا۔

"تداعی" صیغہ واحد مذکر غائب مضارع معروف از باب تفاعل بمعنی ایک دوسرے کو دعوت دینا اور بلانا۔

"الاکلة" جمع مکسر ہے آکل کی، آکل اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی کھانے والا۔

"لیقذفن" صیغہ واحد مذکر غائب بحث لام تاکید بانون ثقیلہ از باب ضرب بمعنی ڈالنا۔

"لینزعن" لیقذفن کی طرح از باب ضرب بمعنی نکالنا، کھینچنا، اتارنا۔

السؤال الثانی ..... قال النبی ﷺ صنفان من اهل النار لم ارهما قوم معهم سیاط کاذناب البقر یضربون بها الناس و نساء کاسیات عاریات مائلات رؤسهن کاسنمة البخت المائلة لا یدخلن الجنة ولا یجدن ریحها وان ریحها لتوجد من مسیرة کذا وکذا. (ص ۳۵ ۔ امدادیہ)

Scanned with CamScanner

حدیث شریف کا ترجمہ کرکے واضح تشریح کریں۔

الجواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۴ھ

(نوٹ: تاریخ اسلام کا یہ سوال نئی ترتیب میں فقہ کے پرچہ میں شامل ہے)

﴿الورقة الثانية: فی الحديث﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۵ھ

الشق الاوّل ..... المومن مالف ولا خير فيمن لايالف ولايولف. الكبائر الاشراك بالله و عقوق الولدين و قتل النفس و اليمين الغموس. السفر قطعة من العذاب يمنع احدكم نومه و طعامه و شرابه فاذا قضى احدكم نهمته من وجهه فليعجل الى اهله. (ص ۸۰۶ ج ۲)

احادیث مبارکہ کا سلیس ترجمہ و تشریح کریں، خط کشیدہ کلمات کی لغوی و صرفی تحقیق کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) احادیث کی تشریح (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی و صرفی تحقیق۔

الجواب ..... ❶ و ❷ احادیث کا ترجمہ و تشریح:۔ "المومن مالف الخ" مومن محبت کی جگہ ہے اور اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں ہے جو نہ خود محبت کرتا ہے اور نہ اس سے محبت کی جاتی ہے (کوئی دوسرا محبت کرے) یعنی صحیح معنوں میں کامل وہی شخص ہو سکتا ہے جو خود بھی دوسروں سے محبت کرے اور دوسرے بھی اس سے محبت کریں اور جو نہ خود محبت کرے اور نہ کوئی دوسرا اس سے محبت کرے اس شخص میں کوئی خیر اور بھلائی ہے ہی نہیں۔ کیونکہ بلا محبت بغض و عداوت سے دنیا کی زندگی ایک جہنم کا نمونہ پیش کرتی ہے۔

"الكبائر الاشراك الخ" کبیرہ گناہوں میں سے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی نفس کو ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا یعنی کبیرہ گناہ بے شمار ہیں ان میں سے چند گناہ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک ٹھہرائے اور والدین کے کسی حکم میں ان کی نافرمانی کرے اور ناحق کسی کو بلاوجہ قتل کر ڈالے اور ماضی کے کسی کام پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم اٹھائے، یہ سب گناہ کبیرہ ہیں۔

"السفر قطعة الخ" سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے روکتا ہے تمہیں سونے، کھانے اور پینے سے پس جب تم میں سے کوئی سفر کی غرض کو پورا کرلے پس چاہئے کہ جلدی کرے اپنے گھر کی طرف (لوٹنے میں)۔ اس حدیث میں سفر کو عذاب کا ٹکڑا قرار دیا گیا ہے اسلئے کہ اس میں انسان کو جسمانی و روحانی مشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ مسافر کوئی چیز سکون کے ساتھ کھا پی نہیں سکتا، نیند نہیں کرسکتا اسی طرح نماز، جماعت، روزہ سے بھی سفر مانع ہے اور سردی گرمی جسمانی تھکاوٹ کا بھی سفر میں سامنا کرنا پڑتا ہے لہٰذا جب سفر عذاب کا ٹکڑا ہے تو جونہی سفر کا مقصد اور غرض پوری ہو جائے تو فوراً سفر سے اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹ آئے بالکل تاخیر نہ کرے۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

❷ خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:۔ "مالف" صیغہ واحد مذکر اسم ظرف از باب سمع بمعنی مانوس ہونا محبت کرنا۔

"لایالف" صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی مضارع معروف از باب سمع بمعنی محبت کرنا۔

"لایولف" صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی مضارع مجہول از باب سمع بمعنی محبت کرنا۔

"الکبائر" کبیرۃ کی جمع ہے بمعنی غرور۔ بڑا گناہ۔ "عقوق" باب نصر کا مصدر ہے بمعنی نافرمانی کرنا۔

"الغموس" باب نصر کا مصدر ہے بمعنی ہاتھ کو بے نقش ونگار رنگنا اسم بمعنی جان بوجھ کر قسم کھانا۔

الشق الثانی ..... ان الصدق طمانینة وان الکذب ریبة ۔ یبعث کل عبد علی مامات علیه ۔ کبرت خیانة ان تحدث اخاک حدیثا هو لك مصدق وانت به کاذب۔ (ص ۱۵، ۱۹، امدادیہ)

احادیث مبارکہ کا ترجمہ ومطلب واضح کریں، خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) احادیث کا مطلب (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق۔

جواب ..... ❶ و ❷ احادیث کا ترجمہ ومطلب:۔ "ان الصدق الخ" بے شک سچ اطمینان کا باعث ہے اور جھوٹ بے اطمینانی کا باعث ہے یعنی جس چیز کے بارے میں تمہارا دل مطمئن ہے وہ سچ ہے اور جس چیز کے بارے میں تمہارے دل میں شک اور تردد پیدا ہو وہ غلط اور جھوٹ ہے۔

"یبعث کل عبد الخ" اٹھایا جائیگا ہر بندہ اس حالت میں جس حالت میں وہ مرا ہے یعنی اگر وہ اطاعت وبندگی میں مرا ہے تو فرمانبردار ہونے کی حالت میں اٹھے گا اگر نافرمانی کرتے ہوئے مرا ہے تو نافرمان ہونے کی حالت میں اٹھے گا۔ الغرض کامیابی یا ناکامی کا دارومدار موت پر ہے۔

"کبرت خیانة الخ" بہت بڑی خیانت ہے یہ کہ تم اپنے بھائی کو کوئی ایسی بات کرو جس میں وہ تمہیں سچا سمجھے مگر حقیقت میں تم جھوٹ بول رہے ہو یعنی آدمی کو صاف گو ہونا چاہیے مالی خیانت کی طرح قولی خیانت بھی بہت بری چیز ہے اور آپکا بھائی آپکو سچا سمجھے اور آپ کذب بیانی کر رہے ہوں یہ بہت بڑی خیانت ہے۔

❷ خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق:۔ "طمانینة" مصدر اطمینانًا بمعنی مطمئن ہونا۔

"ریبة" بمعنی شک از باب (ضرب) بمعنی شک کرنا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۵ھ

الشق الاول ..... مَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ ۔ اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ۔ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ ۔ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ۔

درج بالا احادیث پر اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کریں۔ احادیث کی واضح تشریح کریں۔ (ص ۳۶، ۳۷، امدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) احادیث کی تشریح۔

Scanned with CamScanner

جواب ..... ① احادیث پر اعراب:۔ کما مر فی السوال آنفًا۔

② و ③ احادیث کا ترجمہ و تشریح:۔ "مَنْ بَطَّأَ بِهٖ الخ" وہ شخص کہ پیچھے رکھا اسکو اسکے عمل نے تو نہیں آگے لے جائے گا اس کو اس کا نسب، یعنی جسکے اعمال اچھے نہ ہوں وہ محض حسب ونسب اور اونچے خاندان کی وجہ سے آخرت میں کامیاب نہ ہو سکے گا اور جسکے اعمال اچھے ہیں اگرچہ حسب ونسب اچھا نہیں ہے تب بھی وہ شخص کامیاب ہے یعنی کامیابی کا مدار اعمال ہیں۔ نہ کہ حسب ونسب۔

"اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ الخ" جب بھلی لگے تجھیں تمہاری نیکی اور بری لگے تجھیں تمہاری برائی تو تم مومن ہو یعنی کسی نیکی کے بعد دل میں خوشی ہو اور خلاف شریعت کام سرزد ہونے پر اللہ کا خوف دل میں پیدا ہو تو سمجھو کہ دل میں ایمان موجود ہے۔

"اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ الخ" جب سپرد کر دیا جائے معاملہ کسی نااہل کی طرف تو تم قیامت کا انتظار کرو یعنی جب حکومت کا انتظام یا امارت یا قضاء کے منصب پر کسی ایسے شخص کو بٹھا دیا جائے جس میں اس کام کی شرائط نہ ہوں یا پھر وہ ذمہ داری کا احساس نہ کرے کام کاج میں کوتاہی کرے تو پھر قیامت کا انتظار کرو یعنی اب قیامت بالکل قریب ہے یا پھر قیامت سے مراد اس کام کی انتہاء ہے یعنی اگرچہ ابھی قیامت تو نہیں آئے گی مگر وہ معاملہ (سلطنت وغیرہ) اپنے انجام کو پہنچ جائے گا۔

"اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً الخ" جب تم شوربہ پکاؤ تو زیادہ کرو اس کے پانی کو اور اپنے ہمسائے کا خیال رکھو، یعنی ہمسائیوں کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آؤ جب تمہیں معلوم ہو کہ پڑوسی کے گھر آج کچھ نہیں پکا تو پھر بے شک اپنی ضرورت والے سالن میں صرف پانی زیادہ ڈال دو تاکہ گھر کی ضرورت بھی پوری ہو جائے اور پڑوسیوں کے حقوق کی ادائیگی بھی ہو جائے۔

السوال الثالث ..... قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ، اَلْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَتَبْقٰى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدُ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرَةِ۔ (ص ۴۲۰۳۲، امدادیہ)

احادیث مذکورہ پر اعراب لگائیں ترجمہ کریں اور احادیث کا مطلب وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) احادیث کا مطلب۔

جواب ..... ① احادیث پر اعراب:۔ کما مر فی السوال آنفًا۔

② و ③ احادیث کا ترجمہ و مطلب:۔ "يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الخ" آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نیک لوگ یکے بعد دیگرے (اس دنیا سے) چلے جائیں گے اور باقی رہ جائیں گے بدکار (گھٹیا) قسم کے لوگ مثل کھجور یا جو کے بھوسے کے جنہیں پرواہ کریں گے اللہ تعالیٰ ان کی مطلقاً یعنی قیامت کے وقوع کیلئے پہلے صالحین کو اٹھا لیا جائے گا اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ یکے بعد دیگرے تمام نیک لوگ اس دنیا سے کوچ کر جائیں گے۔ انکے بعد صرف بدکار اور کمینہ خصلت لوگ جب باقی رہ جائیں گے مثل جو یا کھجور کے بھوسے کے کہ آخر میں صرف بھوسہ (گندم نکالا جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کو ان کی پرواہ نہ ہوگی پھر کسی وقت بھی قیامت آ جائیگی۔

"لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ الخ" آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا قرب قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ اچھے لوگ دنیا میں کمینے کے بیٹے کمینے ہوں گے یعنی زمانہ میں اتنا تغیر آ جائے گا کہ جو شخص کمینہ کا بیٹا ہوگا اور خود بھی کمینہ ہوگا وہ سب سے اچھا اور معزز انسان

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

سمجھا جائے گا اور جو حقیقی طور پر معزز اور اچھے لوگ ہوں گے انہیں کیسے سمجھا جائے گا

"یاتی علی الناس زمان الخ" نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں اپنے دین پر صبر کرنے والا مثل ہاتھ میں آگ کی چنگاری لینے والے کے ہوگا یعنی آخر زمانہ میں برائی اس قدر عام ہو جائیگی کہ لوگ دین کو نفرت کی نگاہ سے دیکھیں گے دین کی بات کرنے والا اور حمایت کرنے والا کوئی نہیں ملے گا اس وقت اپنے دین پر قائم رہنا اسی طرح دشوار ہوگا جس طرح چنگاری ہاتھ میں لینا انتہائی مشکل اور دشوار ہے پھر اس وقت جو دین پر قائم رہے گا اس کیلئے بے شمار فضائل ہیں۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۵ھ

(نوٹ: تاریخ اسلام کا یہ سوال نئی ترتیب میں فقہ کے پرچہ میں شامل ہے)

﴿الورقة الثانية: في الحديث﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۶ھ

الشق الاوّل ..... المومن مالف ولاخير فيمن لايالف ولايولف، التجار يحشرون يوم القيامة فجارا الامن اتقى وبر۔ (ص ۶ ۔ امدادیہ)

احادیث مبارکہ کا ترجمہ کر کے مفہوم واضح کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) احادیث کی تشریح (۳) الفاظ مخطوط کی لغوی تحقیق۔

الجواب ..... ① و ② احادیث کا ترجمہ و تشریح:۔

"المومن مالف الخ" کما مرّ في الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۵ھ۔

"التجار يحشرون الخ" تاجر قیامت کے دن جمع کئے جائیں گے بدکاروں کی حالت میں مگر وہ جس نے پرہیزگاری کی، نیکی کی اور سچ بولا۔ یعنی قیامت کے دن تاجر بدکار بنا کر اٹھائے جائیں گے ہاں وہ تاجر جو اپنے محارم سے پرہیزگاری کرتے رہے اور قسموں میں سچے رہے اور سچ بولتے رہے وہ قیامت میں نبیوں کے ساتھ صدیقین کے ساتھ شہداء کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔

② الفاظ مخطوطہ کی لغوی تحقیق:۔ "مالف" صیغہ واحد بحث اسم ظرف از باب ضرب بمعنی مانوس ہونا محبت کرنا۔

"التجار" جمع ہے تاجر کی از باب نصر بمعنی تجارت کرنا، سوداگری کرنا۔

"يحشرون" صیغہ جمع مذکر غائب مضارع مجہول از باب نصر بمعنی جمع کرنا۔

"اتقى" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از باب افتعال بمعنی تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرنا۔

الشق الثاني ..... المؤمن مرآة المؤمن والمومن اخوالمومن يكف عنه ضيعته ويحوط من ورائه، غفلة كغزوة، مطل الغني ظلم، آية المنافق ثلاث اذا حدث كذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان۔

احادیث مبارکہ کا ترجمہ اور مطلب واضح کیجئے، خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق کیجئے۔ (ص ۸، ۶ ۔ امدادیہ)

Scanned with CamScanner

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) احادیث کا مطلب (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق۔

الجواب ..... ① و ② احادیث کا ترجمہ و مطلب:۔

"المؤمن مرآة المؤمن" كما مرّ في الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۴ھ۔

"قفلة كغزوة" جہاد سے واپس لوٹنا بھی جہاد کی طرح ہے۔ یعنی جب مجاہد جہاد کیلئے جاتا ہے تو ظاہر ہے کہ اگر نیت اسکی صحیح ہے تو بہت زیادہ ثواب ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس طرح جانے میں ثواب ہے واپسی میں بھی اتنا ہی ثواب ہے۔ واپسی میں یہ نہ سمجھیں کہ اب جہاد کے ثواب سے محروم ہو گئے کیونکہ واپس جا رہے ہیں نہیں، بلکہ واپسی جانے کا تتمہ ہے اس میں بھی پورا ثواب ملے گا۔

"مطل الغني ظلم" مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے یعنی جو شخص بھی کسی دوسرے سے کوئی چیز یا قرض لے اور پھر مال موجود ہونے کے باوجود ادائیگی نہ کرے تو اس کا یہ ٹال مٹول کرنا جان بوجھ کر ادائیگی نہ کرنا ظلم ہے۔

"آية المنافق ثلاث الخ" منافق کی تین نشانیاں ہیں ① جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے ② جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے ③ جب اس کو امانت دی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے۔ یعنی جس شخص میں یہ تین باتیں پائی جائیں کہ وہ جھوٹ بولے، وعدہ خلافی کرے اور امانت میں خیانت کرے تو مسلمان نہیں بلکہ منافق ہے اس لئے کہ مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ ہمیشہ سچ بولے، وعدے کو پورا کرے اور امانت میں خیانت نہ کرے۔

② خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق:۔ "يكف" صیغہ واحد مذکر غائب مضارع معروف از باب (نصر) بمعنی روکنا۔

"ضيعته" بمعنی جائیداد، ضاع يضيع (ضرب) بمعنی ضائع ہونا۔

"يحوطه" صیغہ واحد مذکر غائب مضارع معروف از باب نصر بمعنی حفاظت کرنا، نگہبانی کرنا۔

"مطل" مصدر ہے باب نصر سے بمعنی ٹال مٹول کرنا۔

"اؤتمن" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی مجہول از باب افتعال بمعنی امین بنانا۔

"خان" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معرف از باب نصر بمعنی امانت میں خیانت کرنا۔

﴿السوال الثاني﴾ ۱۴۲۶ھ

الشق الاوّل ..... إِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَإِنَّ عِبَادَ اللهِ لَيْسُوا بِالْمُتَنَعِّمِينَ، لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ، بَادِرُوا بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا۔ (ص ۲۵، ۴۳۔ ادارہ)

درج بالا احادیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کے صیغے تحریر کیجئے، الا ومعها محرم سے کون مراد ہے؟ واضح کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے (۴) الا ومعها محرم کی مراد۔

الجواب ..... ① احادیث پر اعراب:۔ كما مرّ في السوال آنفا۔

② احادیث کا ترجمہ:۔ تم ناز و نعمت کی زندگی سے بچو کیونکہ اللہ کے بندے ناز و نعمت میں زندگی نہیں گزارتے۔ کوئی مرد اجنبیہ عورت

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

سے ہرگز منع نہ کرے اور کوئی عورت محرم کے بغیر ہرگز سفر نہ کرے۔ صدقہ دینے میں جلدی کرو کیونکہ مصیبت اس سے آگے نہیں بڑھتی۔

② خط کشیدہ الفاظ کے صیغے:۔ "المتنعمین" صیغہ جمع مذکر بحث اسم فاعل از باب تفعل۔

"لایخلون" صیغہ واحد مذکر غائب بحث نہی غائب معروف بانون ثقیلہ از باب نصر۔

"لاتسافرن" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث نہی غائب معروف بانون ثقیلہ از باب مفاعلۃ۔

"بادروا" صیغہ جمع مذکر حاضر بحث امر حاضر معروف از باب مفاعلۃ۔

"لایتخطّاها" صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی فعل مضارع معروف از باب تفعل۔

③ الا ومعها محرم کی مراد:۔ اس میں محرم سے مراد وہ رشتہ دار ہے جس سے نکاح نہ ہو سکتا ہو اور جو عاقل بالغ ہو، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہرگز کوئی عورت ایک دن رات یعنی (۱۶ میل) چلنے کی مسافت طے نہ کرے بغیر محرم کے اور ۱۶ میل سے ۴۸ میل تک نابالغ محرم یا دوسری عورتوں کے ساتھ بھی سفر کیا جا سکتا ہے اور اس سے زیادہ سفر بغیر بالغ محرم کے ناجائز اور حرام ہے۔

الشق الثانی ..... لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا، لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَيَنْمِيْ خَيْرًا، مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔ (ص ۲۷، ۲۸۔ اعدادیہ)

احادیث مبارکہ پر اعراب لگائیے اور ترجمہ کیجئے نیز خط کشیدہ الفاظ کے صیغے اور باب لکھئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے اور باب۔

حل ..... ① احادیث پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

② احادیث کا ترجمہ:۔ صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص نہیں جو بدلے میں صلہ رحمی کرے لیکن صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس سے قطع رحم کی جائے تو وہ تعلق کو قائم کرے۔ وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں میں صلح کرائے اور خود بھی اچھی بات کہے اور دوسرے کی طرف بھی اچھی بات کی نسبت کرے۔ جو دوسروں کے مال کو لوٹے وہ ہم میں سے نہیں۔

③ خط کشیدہ الفاظ کے صیغے اور باب:۔ "الْوَاصِلُ" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از باب نصر ینصر۔

"بِالْمُكَافِئِ" صیغہ واحد مذکر اسم فاعل از باب مفاعلہ۔ "قُطِعَتْ" صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی مجہول از باب فتح یفتح۔

"الْكَذَّابُ" صیغہ واحد مذکر اسم مبالغہ از باب ضرب یضرب۔ "يَنْمِيْ" صیغہ واحد مذکر غائب مضارع معلوم از باب ضرب یضرب۔

"اِنْتَهَبَ" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معلوم از باب افتعال۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۶ھ

(نوٹ: تاریخ اسلام کا یہ سوال نئی ترتیب میں فقہ کے پرچہ میں شامل ہے)

Scanned with CamScanner

﴿الورقة الثانية : في الحديث﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۷ھ

السؤال الاوّل ..... إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ، إِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ أَنْ تَلْقٰى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ، إِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْإِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ. (ص ۱۶،۱۵۔ امدادیہ)

احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کیجئے، میتة السوء سے کیا مراد ہے؟ واضح کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق (۴) میتة السوء کی مراد۔

الجواب ..... ① احادیث پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

② احادیث کا ترجمہ:۔ بیشک صدقہ اللہ کے غصے کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔ یقیناً یہ بھی نیکی ہے کہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو۔ بے شک غصہ ایمان کو خراب کرتا ہے جیسا کہ ایلوا شہد کو خراب کرتا ہے۔

③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق:۔ "تُطْفِئُ" صیغہ واحد مذکر غائب مضارع معلوم از باب افعال بمعنی ٹھنڈا کرنا۔

"طَلْقٍ" از باب کرم یکرم بمعنی کشادہ، خوش و خرم۔ "الصَّبِرُ" بمعنی ایلوا کی جمع صبور آتی ہے۔

"الْعَسَلُ" اسم ہے بمعنی شہد اسکی جمع اعسال ہے۔

④ میتة السوء کی مراد:۔ اس سے مراد سوء خاتمہ ہے کہ بسا اوقات موت کے وقت آدمی کفران نعمت کرتا ہے یا کفر تک پہنچ جاتا ہے مثلاً گھبرا کر کلمے سے انکار کر دینا، مرتے وقت جزع فزع کرنا، واہیات بکنا، ذکر الٰہی سے غافل ہونا، اچانک موت کا آنا۔ یہ تمام صورتیں سوء خاتمہ میں داخل ہیں۔

السؤال الثانی ..... لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ، تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْإِبِلِ فِيْ عُقُلِهَا، لَا تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ. (ص ۲۳،۲۲،۲۵۔ امدادیہ)

احادیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح کیجئے، آخری حدیث کا مطلب واضح کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح (۴) آخری حدیث کا مطلب۔

الجواب ..... ① احادیث پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

② احادیث کا ترجمہ:۔ کوئی قاضی فیصلہ نہ کرے دو آدمیوں کے درمیان جبکہ وہ غصے کی حالت میں ہو۔

قرآن کی حفاظت کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ قرآن سینوں سے نکلنے میں رسی سے چھوٹ کر بھاگنے والے اونٹ سے بھی زیادہ تیز ہے۔ جانوروں کی پشت کو منبر نہ بناؤ۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

② خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح:۔ "لایقضیَنّ" صیغہ واحد مذکر نہی غائب بانون ثقیلہ معروف از باب ضرب بمعنی فیصلہ کرنا۔
"غضبان" از باب سمع بمعنی غصہ والا ہونا۔ "تقاعدوا" جمع مذکر امر حاضر معروف از باب تفاعل بمعنی حاضر ہونا۔
"مقاعد" منبر کی جمع ہے بمعنی بلند جگہ۔ "عُقلیا" وہ رسی جس سے اونٹ کی رانوں کو باندھا جائے۔

③ آخری حدیث کا مطلب:۔ اگر آدمی کسی جانور پر سوار ہو اور کسی سے بات کرنی ہو، کوئی خطبہ وغیرہ دینا ہو تو اسے چاہیے کہ نیچے اتر کر بات کرے تاکہ اتنی دیر وہ جانور بھی آرام کرلے، یہ اس وقت ہے کہ جب کوئی لمبی بات کرنی ہو اور اگر معمولی بات ہو تو سوار ہونے کی حالت میں کوئی حرج نہیں۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۷ھ

الشق الاول ..... لیس المؤمن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذی، لیس الخبر کالمعاینة، من سکن البادیة جفا ومن اتبع الصید غفل ومن اتی السلطان افتتن. (ص ۲۷، ۲۸، ۲۹۔ امدادیہ)

احادیث مذکورہ کا سلیس ترجمہ اور مطلب تحریر کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق لکھئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) احادیث کا مطلب (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق۔

حل ..... ① و ② احادیث کا ترجمہ اور مطلب:۔

"لیس المؤمن بالطعان الخ" کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۳ھ۔

"لیس الخبر کالمعاینة" سنی ہوئی بات دیکھی ہوئی بات کی طرح نہیں ہوتی یعنی جب تک کسی چیز کا انسان آنکھوں سے مشاہدہ نہ کرلے تو اسوقت تک اس سے مطمئن نہیں ہوتا یعنی سنی سنائی بات پر اس کا یقین کم ہوتا ہے۔

"من سکن البادیة الخ" جو شخص دیہات میں رہتا ہے وہ سخت دل ہوتا ہے، جو شخص شکار کے پیچھے پڑ گیا وہ غافل ہو جاتا ہے جو شخص بادشاہ کے پاس آتا ہے وہ فتنہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یعنی دراصل جو لوگ دیہات میں رہتے ہیں انہیں اچھے لوگوں کی رفاقت میسر نہیں ہوتی، اسلئے وہ بھلائی سے محروم رہتے ہیں اور انکے دل سخت ہوتے ہیں اسی طرح شکار کے پیچھے پڑنے والا عبادت ومقصد سے غافل ہو جاتا ہے اور بادشاہ کے پاس آنیوالا فتنہ میں مبتلا ہو جاتا ہے لیکن اگر بادشاہ دیندار ہے تو پھر اس کیلئے سودمند ہے۔

② خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق:۔ "افتتن" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی مجہول از باب افتعال بمعنی فتنہ میں مبتلا ہونا۔
"کالمعاینة" باب مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی خود دیکھنا۔ "البادیة" بمعنی جنگل، صحرا۔
"جفا" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از مصدر جفاء (نصر) بمعنی سخت دل ہونا۔
"الطعان، باللعان، الفاحش، البذی" کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۳ھ۔

الشق الثانی ..... من رای عورة فسترها کان کمن احیی موؤدة، ومن وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام، من اذن سبع سنین محتسبا کتب له براءة من النار. (ص ۳۶، ۳۷، ۳۸۔ امدادیہ)

درج بالا احادیث کا واضح ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کے صیغے اور باب تحریر کیجئے۔

Scanned with CamScanner

﴿خلاصہ سوال﴾.....اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے اور باب۔

الجواب..... ❶ احادیث کا ترجمہ:۔ جس نے کسی مسلمان کے عیب کو دیکھا اور اس کو چھپالیا (لوگوں کے سامنے ظاہر نہ کیا) تو گویا اس نے زندہ درگور کی ہوئی لڑکی کو زندہ کردیا۔ جس نے کسی یتیم کی تعظیم کی اس نے اسلام کو ڈھانے کی مدد کی، جس نے ثواب حاصل کرنے کیلئے سات سال تک اذان دی تو اس کیلئے جہنم سے براءۃ لکھی گئی۔

❷ خط کشیدہ الفاظ کے صیغے اور باب:۔ "رأی" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از مصدر رُؤْیَۃٌ (فتح) بمعنی دیکھنا۔

"فستر ھا" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از مصدر اَلسَّتْرُ (نصر) بمعنی چھپانا۔

"احیی" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از مصدر اِحْیَاءٌ (افعال) بمعنی زندہ کرنا۔

"موؤدۃ" صیغہ واحد مؤنث اسم مفعول از مصدر وَأْدٌ (ضرب) بمعنی زندہ درگور کرنا۔

"وقّر" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از مصدر تَوْقِیْرٌ (تفعیل) بمعنی تعظیم کرنا۔

"اعان" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از مصدر اِعَانَۃٌ (افعال) بمعنی مدد کرنا۔

"محتسبا" صیغہ واحد مذکر اسم فاعل از مصدر اِحْتِسَابًا (افتعال) بمعنی ثواب کی امید رکھنا۔

"اذن" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از مصدر تَأْذِیْنٌ (تفعیل) بمعنی اذان دینا۔

"کُتِبَ" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی مجہول از مصدر کِتَابَۃٌ (نصر) بمعنی لکھنا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۷ھ

(نوٹ: تاریخ اسلام کا یہ سوال کی ترتیب میں فقہ کے پرچہ میں شامل ہے)

﴿الورقة الثانیہ : فی الحدیث﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۸ھ

المتن الاوّل.....الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ، المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ، والمومن من امنہ الناس علی دمائھم واموالھم، والمجاھد من جاھد نفسہ فی طاعۃ اللہ۔ (من عمل الادب)

احادیث مبارکہ کا سلیس ترجمہ کریں، آخری حدیث کی نحوی ترکیب کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾.....اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) آخری حدیث کی ترکیب۔

الجواب..... ❶ احادیث کا ترجمہ:۔ "الخلق عیال اللہ" مخلوق اللہ کا کنبہ ہے پس اللہ کے نزدیک مخلوق میں سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کے کنبے سے اچھا سلوک کرے۔

"المسلم من سلم المسلمون الخ" مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

"المومن من امنه الناس الخ" مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنے اموال اور خون پر امن میں ہوں۔

"المجاهد من جاهد نفسه الخ" مجاہد وہ ہے جس نے اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس کے خلاف جہاد کیا۔

❷ آخری حدیث کی ترکیب:۔ المجاهد مبتداء من موصول جاهد فعل هو ضمیر فاعل نفس مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف اور مضاف الیہ ملکر مفعول بہ۔ فی حرف جار طاعة مضاف لفظ الله مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر فعل کے متعلق، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول صلہ ملکر خبر، مبتداء اور خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

القسم الثانی ..... ان الله حرم عليكم عقوق الامهات ووأد البنات ومنع و هات وكره لكم قيل وقال وكثرة السوال واضاعة المال. (ص ۱۹۱ امدادیہ)

حدیث شریف کا ترجمہ کریں۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔ ابتدائی چار امور کے ساتھ حرّم اور آخری تین کے ساتھ مکروہ ارشاد فرمایا وجہ تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) حدیث کا ترجمہ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق (۳) حرّم اور مکروہ ذکر کرنے کی وجہ۔

جواب ..... ❶ حدیث کا ترجمہ:۔ بے شک اللہ نے حرام کر دیا ماؤں کی نافرمانی کو، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے کو، کنجوسی کرنے اور مانگنے کو، اور ناپسند کیا تمہارے لئے فضول باتوں کو، زیادہ سوال کرنے کو اور مال کے ضائع کرنے کو۔

❷ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔ "حرّم" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از مصدر تحریم (تفعیل) بمعنی حرام کرنا۔

"امّهات" یہ ام کی جمع ہے بمعنی مائیں۔ "وأد" یہ باب ضرب کا مصدر ہے بمعنی زندہ درگور کرنا۔

"هات" اسم فعل ہے بمعنی اُعْطِ (امر حاضر) بمعنی لاؤ۔

"کرہ" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از مصدر کَرَاهَةٌ (سمع) بمعنی ناپسند کرنا۔

"قیل" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی مجہول از مصدر قَوْلٌ (نصر) بمعنی کہنا۔

"اضاعة" باب افعال کا مصدر ہے بمعنی ضائع کرنا۔

❸ حرّم اور کرہ ذکر کرنے کی وجہ:۔ دراصل پہلی چار باتیں اسلام میں بہت زیادہ معیوب ہیں اسلئے شروع میں ان پر حرمت کا حکم صادر کیا اور آخری تین باتیں اتنی قبیح نہیں اس لئے ان پر کراہت کا حکم لاگو کیا گیا ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۸ھ

القسم الاول ..... قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ فَإِنِّي امْرُؤٌ مَقْبُوضٌ وَالْعِلْمُ سَيُنْقَبَضُ وَيَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِي فَرِيضَةٍ لَا يَجِدَانِ أَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا. (ص ۱۹۲ امدادیہ)

حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ خط کشیدہ کلمات کے صیغے بتائیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾.....اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ کلمات کے صیغے۔

جواب..... ① احادیث پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

② احادیث کا ترجمہ:۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ اور فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ پس عنقریب میں اٹھالیا جاؤں گا اور علم بھی عنقریب اٹھالیا جائے گا، یہاں تک کہ اختلاف ہوگا دو آدمیوں کا ایک کام کے بارے میں پس وہ اپنے درمیان فیصلہ کرنے والا نہ پاویں گے۔

③ خط کشیدہ کلمات کے صیغے:۔ "عَلِّمُوْا" صیغہ جمع مذکر حاضر امر حاضر معروف از مصدر تعلیم (تفعیل) بمعنی سکھانا۔

"الفرائض" جمع ہے اسکا مفرد فریضة ہے۔ "مقبوض" صیغہ واحد مذکر اسم مفعول از مصدر قَبْضًا (ضرب) بمعنی پکڑنا۔

"سینقبض" صیغہ واحد مذکر غائب مضارع مجہول از مصدر انقباض (انفعال) بمعنی قبض کرنا۔

"لایجدان" صیغہ تثنیہ مذکر غائب نفی مضارع معروف از مصدر وِجْدَانٌ (ضرب) بمعنی پانا۔

الشق الثانی.....عن عبدالله بن عمر قال رجعنا مع رسول الله ﷺ من مكة الى المدينة حتى اذا كنا بماء بالطريق تعجل قوم عند العصر فتوضاوا وهم عجال فانتهينا اليهم واعقابهم تلوح لم يمسها الماء فقال رسول الله ﷺ ويل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء۔ (ص ۵۰ ج ۱ مدادیہ)

حدیث شریف کا ترجمہ کریں۔ اسباغ وضوء سے کیا مراد ہے وضاحت کریں۔ اسبغوا صیغہ باب تحریر کریں۔

جواب.....مکمل جواب کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۳ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۸ھ

(نوٹ: تاریخ اسلام کا یہ سوال نئی ترتیب میں فقہ کے پرچہ میں شامل ہے)

﴿الورقة الثانية : فى الحديث﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۹ھ

الشق الاوّل.....① اِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰى ② دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَالَا يُرِيْبُكَ ③ اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا ④ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ ⑤ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ۔ (ص ۱۶، ۲۲، ۲۳ ج ۱ مدادیہ)

احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کیجئے، احمر اور اسود سے کیا مراد ہے؟ واضح کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾.....اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق (۴) احمر اور اسود کی مراد۔

جواب..... ① احادیث پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

❷ احادیث کا ترجمہ:۔ ① بے شک تو کسی سرخ سے نہ سیاہ سے بہتر ہے مگر یہ کہ تو اس پر فضیلت حاصل کرے تقویٰ کے ذریعے ② جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ دے اور جو شک میں نہ ڈالے اسے کر ③ اللہ سے ڈرو جہاں بھی ہو، برائی کے بعد نیکی کرو تاکہ وہ اس برائی کو مٹا دے ④ بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، بیماروں کی عیادت کرو اور قیدیوں کو قید سے چھڑاؤ ⑤ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اموال اور صورتوں کی طرف نہیں دیکھتے بلکہ وہ تمہارے قلب اور اعمال کی طرف دیکھتے ہیں۔

❸ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق:۔ "دَعْ" صیغہ واحد مذکر حاضر امر حاضر معروف از مصدر وَدْعًا (فتح) بمعنی چھوڑنا۔

"یریبك" صیغہ واحد مذکر غائب مضارع معروف از مصدر اِرَابَۃٌ (افعال) بمعنی شک یا تہمت میں ڈالنا۔

"تَمْحُھَا" صیغہ واحد مؤنث غائب مضارع معروف از مصدر مَحْوًا (نصر) بمعنی مٹانا۔

"الجائع" صیغہ واحد مذکر اسم فاعل از مصدر اَلْجُوْعُ (نصر) بمعنی بھوکا ہونا۔

"عُوْدُوا" صیغہ جمع مذکر حاضر امر حاضر معروف از مصدر عَوْدًا و عِیَادَۃً (نصر) بمعنی بیمار پرسی کرنا۔

"فُکُّوْا" صیغہ جمع مذکر حاضر امر حاضر معروف از مصدر فَکًّا و فِکَاکًا (نصر) بمعنی قیدی کو چھڑانا۔

"العانی" صیغہ واحد مذکر اسم فاعل از مصدر عَنَاءً (نصر و سمع) بمعنی قیدی ہونا۔

❹ احمر اور اسود کی مراد:۔ اس میں مشہور تین قول ہیں۔ ① احمر سے مراد آزاد آقا صولی اور اسود سے مراد غلام لونڈی وغیرہ ہے۔

② احمر سے مراد اہل عجم اور اسود سے مراد اہل عرب ہیں۔

③ مراد تمام انسان ہیں چونکہ عمومی انسان ان دو رنگوں کے ہوتے ہیں اس وجہ سے صرف احمر و اسود کو ذکر کیا۔

السؤال الثالث ..... بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ إِنْ أَرْخَصَ اللّٰهُ الْأَسْعَارَ حَزِنَ وَإِنْ أَغْلَاهَا فَرِحَ، لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ، كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ. (ص ۱۹، ۲۰، ۲۳۔ ادارہ)

احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کیجئے، آخری حدیث کا مطلب بیان کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق (۴) آخری حدیث کا مطلب۔

الجواب ..... ❶ احادیث پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

❷ احادیث کا ترجمہ:۔ ذخیرہ اندوزی کرنے والا بندہ بہت برا ہے، اگر اللہ نرخوں کو کم کرتا ہے تو رنجیدہ ہو جاتا ہے اگر نرخوں میں مہنگائی کرتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے، وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جسکے شر سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں، دنیا میں ایسے رہو جیسا کہ پردیسی یا چلتا ہوا مسافر۔

❸ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق:۔ "مُحْتَكِرٌ" صیغہ واحد مذکر اسم فاعل از مصدر اِحْتِكَارٌ (افتعال) بمعنی ذخیرہ اندوزی کرنا۔

"أَرْخَصَ" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از مصدر اِرْخَاصٌ (افعال) بمعنی کم کرنا۔

"اَلْأَسْعَارُ" یہ سِعْر کی جمع ہے بمعنی بھاؤ، نرخ ورٹ۔ "بوائقه" یہ بائقة کی جمع ہے بمعنی مصیبت، شر و فساد۔

Scanned with CamScanner

"اَغْفَلَاهَا" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از مصدر اِغْفَالٌ (افعال) بمعنی بھاؤ و نرخ زیادہ کرنا۔

"جَمَازٌ" اسکی جمع جِمَزَانٌ ہے بمعنی پڑاؤ۔ "غَائِبٌ" صیغہ واحد مذکر اسم فاعل از مصدر غَیْبَۃٌ بمعنی چلتا ہوا مسافر۔

② آخری حدیث کا مطلب:۔ یعنی دنیا میں مسافر کی طرح زندگی بسر کرو جیسے مسافر اپنے وطن سے دور ہو تو کسی چیز میں مشغول نہیں ہوتا، کسی چیز سے دل نہیں لگاتا، کسی چیز کو مستقل نہیں سمجھتا اسی طرح ہر مسلمان اپنا مقام آخرت کو سمجھے، فضول باتوں سے مکمل اجتناب کرے جس طرح مسافر زیادہ سامان لے کر نہیں چلتا، مسلمان کو بھی چاہیے کہ دنیاوی چیزوں میں حرص نہ کرے پھر اسکے بعد مزید ارشاد فرمایا کہ بگڑ چلتے ہوئے مسافر کی طرح زندگی بسر کرو یعنی جو مسافر سفر میں چل رہا ہو وہ بالکل بھی ادھر اُدھر متوجہ نہیں ہوتا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۹ھ

القسم الاول ..... لیس الشدید بالصرعة انما الشدید الذی یملك نفسه عند الغضب . لیس الغنی عن کثرة العرض ولکن الغنی غنی النفس . من یحرم الرفق یحرم الخیر. (ص ۲۶، ۲۷، ۲۹۔ اداریہ)

مذکورہ احادیث کا واضح ترجمہ اور مطلب لکھئے، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) احادیث کا مطلب (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح۔

جواب ..... ① و ② احادیث کا ترجمہ و مطلب:۔ "لیس الشدید بالصرعة الخ" نہیں ہے پہلوان وہ جو لوگوں کو پچھاڑ دے بلکہ طاقت ور پہلوان وہ ہے جو نفس کو غصے کے وقت قابو میں رکھے یعنی غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھنا ہی اصل پہلوانی ہے۔

"لیس الغنی عن کثرة الخ" مال و دولت کی زیادتی سے دولت مندی نہیں ہے بلکہ دولت مندی دل کا غنی ہونا ہے یعنی جس کا دل غنی ہے وہ کچھ نہ ہوتے ہوئے بھی غنی ہے اور جس کا دل غنی نہیں ہے وہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی غنی و دولت مند نہیں ہے کیونکہ وہ غنی والی اصل دولت سے محروم ہے۔

"من یحرم الرفق الخ" جو شخص نرمی سے محروم کیا گیا وہ بھلائی سے محروم رکھا گیا یعنی نرم دل ہونا ہی اصل بھلائی اور خیر ہے۔

② خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تشریح:۔ "العرض" مفرد ہے اس کی جمع عروض ہے بمعنی سامان۔

"صرعة" بمعنی لوگوں کو بہت زیادہ پچھاڑنے والا از مصدر صَرْعًا (فتح) بمعنی پچھاڑنا و زمین پر گرانا۔

"الرفق" بمعنی نرمی و مہربانی، مصدر از باب نصر کرم وسمع بمعنی نرمی و مہربانی کا برتاؤ کرنا۔

القسم الثانی ..... من اکل من هذه الشجرة المنتنة فلا یقربن مسجدنا فان الملئکة تتاذی مما یتاذی منه الانس . اذا سرتك حسنتك وسائتك سیئتك فانت مؤمن . اذا وسد الامر الی غیر اهله فانتظر الساعة.

احادیث مذکورہ کا واضح ترجمہ کیجئے، خط کشیدہ الفاظ کے صیغے اور باب تحریر کیجئے۔ (ص ۳۵، ۳۷۔ اداریہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے اور باب۔

جواب ..... ① احادیث کا ترجمہ:۔ "من اکل من هذه الشجرة الخ" جس نے اس بدبودار درخت سے کھایا ہو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ جائے کیونکہ فرشتے بھی ان چیزوں سے اذیت محسوس کرتے ہیں جن سے انسان اذیت محسوس کرتا ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

"اذا سرتك حسنتك، اذا وسد الامر" کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۵ھ۔

❷ خط کشیدہ الفاظ کے صیغے اور باب:۔ "المنتنة" صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل از باب افعال۔

"مسجد" صیغہ واحد اسم ظرف از باب نصر۔ "تتأذی" صیغہ واحد مؤنث غائب مضارع معروف از باب تفعل۔

"سوءتك" صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی معروف از باب نصر۔ "مومن" صیغہ واحد مذکر اسم فاعل از باب افعال۔

"وُعِيَتْ" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی مجہول از باب تفعیل۔ "فانتظر" صیغہ واحد مذکر امر حاضر معروف از باب افتعال۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۹ھ

(نوٹ: تاریخ اسلام کا یہ سوال نئی ترتیب میں فقہ کے پرچہ میں شامل ہے)

﴿الورقة الثانية: فی الحديث﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۰ھ

السوال الاوّل ..... مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ أَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لَكَعُ ابْنُ لَكَعٍ. إِعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِاجْتَمَعَتْ عَلٰى أَنْ يَّنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِاجْتَمَعُوا عَلٰى أَنْ يَّضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ. (ص ۲۷۳ ج ۱ ابوداؤد)

احادیث پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں، خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق ذکر کریں، آخری حدیث کے مطلب کی وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق (۴) آخری حدیث کی وضاحت۔

جواب ..... ❶ احادیث پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

❷ احادیث کا ترجمہ:۔ "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ الخ" جس نے رمضان میں روزے رکھے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی امید کے ساتھ اس کے تمام گزرے ہوئے گناہ معاف کر دیئے گئے۔

"لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ الخ" قیامت قائم نہیں ہوگی واقع نہیں ہوگی یہاں تک کہ دنیا کا سب سے خوش قسمت شخص کمینہ کا بیٹا کمینہ ہو جائے۔

"إِعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ الخ" جان لو اگر تمام لوگ تمہیں کسی چیز کا فائدہ پہنچانے پر اتفاق کر لیں تو وہ تمہیں اس چیز کا فائدہ پہنچا سکتے ہیں جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دی اور اگر وہ اتفاق کر لیں کہ تمہیں کسی چیز کا نقصان پہنچائیں تو وہ تمہیں اس قدر نقصان پہنچا سکتے ہیں جو اللہ نے تمہارے بارے میں لکھ دیا، قلم اٹھا لئے گئے اور صحیفے کاغذ خشک ہو گئے۔

❸ خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق:۔ "الصحف" یہ الصحیفة کی جمع ہے بمعنی وہ کاغذ جس میں لکھا جائے۔

Scanned with CamScanner

"غفر" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی مجہول از مصدر مَغْفِرَةٌ (ضرب) بمعنی بخشنا، معاف کرنا۔

"لُكَع" یہ اسم ہے اور غیر منصرف ہے بمعنی کمینہ۔ "اَلْاَقْلَام" یہ قَلَمٌ کی جمع مکسر ہے بمعنی قلم و پین۔

"جَفَّتْ" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث فعل ماضی معروف از مصدر جَفَافٌ (ضرب) بمعنی سوکھنا، خشک ہو جانا۔

آخری حدیث کی وضاحت:۔ اس حدیث میں تقدیر اور اس پر ایمان کا بیان ہے کہ تقدیر کی حقیقت یہ ہے کہ اگر پوری کی پوری امت اس بات کی کوشش کرے کہ آپ کو کسی چیز کا فائدہ پہنچ جائے تو چاہے تمام عالم کی یہ کوشش کیوں نہ ہو لیکن آپ کو اس چیز کا فائدہ تبھی پہنچ سکتا ہے جب آپ کے رب نے آپ کے مقدر میں وہ فائدہ لکھ دیا ہو اسی طرح حق تعالیٰ نے وہ نقصان آپ کی تقدیر میں لکھ دیا ہو ورنہ نہیں، مزید تاکید کے لئے فرمایا کہ قلم اٹھا لئے گئے یعنی اب کسی بھی طرح کی ترمیم و اضافہ نہیں ہوگا۔ اور کاغذ سوکھ گئے یعنی تقدیر لکھے اتنا عرصہ بیت گیا کہ بات پرانی ہو گئی اور سیاہی خشک ہو گئی۔

السوال الثالث ..... لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا . إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيْضِ فَنَفِّسُوْا لَهٗ فِيْ أَجَلِهٖ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيُطَيِّبُ بِنَفْسِهٖ . يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَتَبْقٰى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ أَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً . (ص ۲۷، ۳۸، ۳۹، ۴۳۔ اعدادیہ)

احادیث پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں، خط کشیدہ کلمات کی تحقیق کریں، آخری حدیث کی تشریح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق (۴) آخری حدیث کی تشریح۔

الجواب ..... ① **احادیث پر اعراب:۔** کما مرّ فی السوال آنفا۔

② **احادیث کا ترجمہ:۔** "لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ الخ" صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو بدلہ دینے والا ہو بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس سے قطع تعلق کیا جائے تو وہ اسے جوڑ دے۔

"إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيْضِ الخ" جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اسے شفایابی کی امید دلاؤ، یہ بات (مقدرات میں سے) کسی چیز کو نہیں دور کرے گی لیکن مریض کو خوش کر دے گی۔

"يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الخ" نیک لوگ ایک ایک کر کے چلے جائیں گے اور آخر کار کچرا باقی رہ جائے گا جیسے گندم اور کھجور کا آخر کا بچا ہوا کچرا، اللہ تعالیٰ ان کی ذرہ برابر پرواہ نہیں کریں گے۔

③ **خط کشیدہ کلمات کی تحقیق:۔** "المكافي" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از باب مفاعلہ بمعنی بدلہ دینا۔

"قطعت" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث فعل ماضی مجہول از مصدر قَطْعٌ (فتح) بمعنی کاٹنا، توڑنا۔

"نفسوا" صیغہ جمع مذکر حاضر بحث امر حاضر معروف از مصدر تنفیس (تفعیل) بمعنی مصیبت دور کرنا، فراخی دلانا، امید دلانا۔

"يطيب" صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل مضارع معروف از مصدر طِيْبًا (ضرب) بمعنی خوش ہونا، راضی ہونا، پسند کرنا۔

"بالة" یہ بَالٰی يُبَالِيْ مُبَالَاةً سے مصدر ہے بمعنی پرواہ کرنا، اہمیت دینا۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

❶ آخری حدیث کی تشریح:۔ مختلف احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کائنات کا نظام بتدریج لپیٹا جائے گا یہ حدیث بھی اس مضمون پر دلالت کر رہی ہے۔ نیک لوگ آہستہ آہستہ ختم ہو جائیں گے اور آخر میں کچرا بچے گا جیسے گندم اور کھجور کی چھانٹی کے بعد بچتا ہے۔ اس کچرے کی اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہ ہوگی کیونکہ وہ نیک اعمال نہیں کریں گے لہٰذا جس طرح کچرا پھینک دیا جاتا ہے اور اس کی حفاظت کی کوئی فکر نہیں ہوتی اسی طرح اس کچرے کی بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہوگی۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۰ھ

السؤال الاول ---- ان السعید لمن جنب الفتن . خالفوا المشرکین أو فروا اللحی واحفوا الشوارب . سبحان الله وبحمده عدد خلقه ورضا نفسه وزنة عرشه ومداد کلماته. (ص ۱۴، ۲۳، ۶۲، ۱۰۰)

احادیث کا ترجمہ کریں، مختصر تشریح کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) احادیث کی تشریح (۳) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق۔

الجواب ..... ❶ و ❷ احادیث کا ترجمہ و تشریح:۔ "ان السعید لمن الخ" خوش قسمت وہ ہے جسکی فتنوں سے حفاظت کی گئی۔ درحقیقت خوش قسمت آدمی وہ ہے جس کی فتنوں سے حفاظت کی گئی ورنہ آدمی کے فتنوں میں مبتلا ہو جانے کے بعد اس سے بچنا بہت مشکل ہے، لہٰذا خوش قسمت وہ ہے جس کی ابتداء ہی سے فتنوں سے حفاظت کی گئی۔

"خالفوا المشرکین الخ" مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کاٹو۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ شرک پسندوں، بت پرستوں کی مخالفت کریں ان کے اختیار کردہ طریقوں کو اختیار نہ کریں، لہٰذا مشرکین داڑھیاں کاٹتے اور مونچھیں بڑھاتے ہیں، مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ داڑھی بڑھائیں اور مونچھیں کاٹیں۔

"سبحان الله وبحمده عدد خلقه الخ" اللہ کی پاکی اور اس کی تعریف ہے اس کی مخلوقات کے برابر، اس کی رضا کے بقدر، اس کے عرش کے وزن کے برابر، اس کے کلمات کی تعداد کے برابر۔ اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے عام مسلمانوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی تعریف وثنا بیان کرنے کا ایک عجیب وغریب طریقہ تعلیم فرمایا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی پاکی اور اس کی تعریف چار چیزوں کے برابر ہے اور یہ چار چیزیں لامحدود ہیں ① اللہ تعالیٰ کی تعریف اس کی مخلوقات کے برابر ہے۔ آج تک ایسا پیمانہ وجود میں نہیں آیا جو تمام مخلوقات کو شمار کر سکے ② اللہ تعالیٰ کی تعریف اس کی رضا کے برابر ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا بھی بندوں کے لئے معلوم نہیں ③ اس کی تعریف اس کے عرش کے وزن کے برابر ہے، عرش الٰہی کا وزن بھی معلوم نہیں ہے ④ اس کی پاکی اس کے کلمات کے برابر ہے، کلمات اللہ کی تعداد بھی معلوم نہیں اور معلوم کرنا انسان کے لئے ممکن بھی نہیں۔ جیسا کہ قرآن کی آیت سے ثابت ہے۔ لہٰذا ان چاروں لامحدود چیزوں کے بقدر اللہ تعالیٰ کی پاکی اور تعریف ہے۔

خلاصہ یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کی پاکی اور تعریف لامحدود بیان کرتا ہوں۔

❸ خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق:۔ "جُنِّبَ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی مجہول از باب تفعیل بمعنی بچانا۔

"اللحی" یہ اللحیۃ کی جمع مکسر ہے بمعنی داڑھی۔

Scanned with CamScanner

"اخفوا" صیغہ جمع مذکر حاضر بحث امر حاضر معلوم از مصدر خَفْوًا (نصر) بمعنی کاٹنے میں مبالغہ کرنا۔

"الشوارب" یہ الشارب کی جمع ہے بمعنی مونچھیں۔ "زنة" یہ باب ضرب کا مصدر ہے بمعنی وزن کرنا۔

المتن العربی ..... ان الله حرم عليكم عقوق الأمهات ووأد البنات و منع وهات . ليس منا من خبب امرأة على زوجها او عبدا على سيده . قال: فاخبرني عن أماراتها قال: أن تلد الامة ربتها وأن ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاة يتطاولون في البنيان. (ص ۱۶، ۲۹، ۲۹۔ امدادیہ)

ترجمہ کریں، مختصر تشریح کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) احادیث کی تشریح (۳) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق۔

الجواب ..... ❶ و ❷ احادیث کا ترجمہ و تشریح:۔ "ان الله حرم عليكم الخ" بے شک اللہ نے تمہارے اوپر ماؤں کی نافرمانی لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا اور روکنا (وہ چیز جس کا دینا تم پر لازم ہے) اور مانگنا (اس چیز کا جو تمہاری نہیں ہے) حرام کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر ماؤں کی نافرمانی حرام کر دی ہے کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنی والدہ کی نافرمانی کرے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا بھی حرام قرار دیا گیا۔ اسی طرح کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ واجب الادا شے کو روکے مثلاً زکوٰۃ فرض ہے، مسلمان پر لازم ہے کہ وہ شرائط کے پائے جانے کے وقت زکوٰۃ ادا کرے اس کیلئے زکوٰۃ کے واجب ہونے کے بعد زکوٰۃ ادا نہ کرنا حرام ہے۔ اسی طرح مسلمان کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی اور کی چیز یا حق کا مطالبہ کرے۔

"ليس منا من خبب الخ" جو کسی عورت کو اسکے شوہر کے بارے میں اور کسی غلام کو اسکے آقا کے بارے میں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ جو شخص کسی عورت کے پاس جا کر اس کے شوہر کی برائیاں بیان کرے اور کسی غلام سے اس کے آقا کی خرابیاں ذکر کرے اور پھر اس بیان کے نتیجے میں وہ عورت اپنے شوہر سے لڑے یا وہ غلام اپنے آقا سے نفرت کرنے لگے تو ایسا شخص مسلمانوں میں سے نہیں ہے کیونکہ مسلمان کا کام جوڑنا ہے توڑنا نہیں۔

"قال: فاخبرني عن أماراتها الخ" کہا (جبرائیل امین علیہ السلام نے) تو آپ مجھے اس کی (قیامت) کچھ نشانیاں بتلایئے، آپ نے فرمایا: یہ کہ باندی اپنے آقا کو جنے گی اور یہ کہ آپ دیکھیں گے پیادہ، ننگے فقیر اور بکریاں چرانے والوں کو کہ وہ ایک دوسرے پر عمارتوں میں مقابلہ کریں گے۔ اس حدیث میں قیامت کی دو نشانیوں کا ذکر ہے، پہلی نشانی یہ ہے کہ اولاد ماؤں کی اس طرح نافرمانی کرنے لگے گی ایسا ظاہر ہوگا کہ یہ اس کی والدہ نہیں بلکہ باندی ہے۔ دوسری نشانی یہ ہے کہ معاشرے کے غریب لوگ جیسے ننگے پاؤں، ننگے بدن، فقیر و مسکین اور بکریاں چرانے والے لوگ بڑی بڑی عمارتوں کے مالک بن جائیں گے اور ایک دوسرے سے بلڈنگ کے طویل ہونے، خوشنما ہونے میں مقابلہ کرنے لگیں گے اور تفاخر کریں گے تو یہ قیامت کی قریب ہونے کی نشانی ہے۔

❸ خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق:۔ "منع وهات" یہاں دو لفظ ہیں "منع" یہ ماضی کا صیغہ بھی ہو سکتا ہے اور نون کے سکون کے ساتھ مصدر بھی ہو سکتا ہے بمعنی روکنا۔ "هات" یہ اسم فعل ہے بمعنی أعطِ (دو)۔ "العالة" یہ عائل کی جمع ہے بمعنی فقیر، غریب۔

"خَبَّبَ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از باب تفعیل بمعنی دھوکہ دینا، پردہ کرنا، فساد مچانا۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

"امارا تها" یہ اَمَارَۃ کی جمع سالم ہے بمعنی علامت ونشانی۔ "الحفاۃ" یہ حافٍ کی جمع مکسر ہے بمعنی پیادہ، ننگے پاؤں۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۰ھ

(نوٹ: تاریخ اسلام کا یہ سوال فی ترتیب میں فقہ کے پرچہ میں شامل ہے)

﴿الورقة الثانية: فی الحدیث﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۱ھ

المتن الاول ..... مَنْهُوْمَانِ لَايَشْبَعَانِ مَنْهُوْمٌ فِي الْعِلْمِ لَايَشْبَعُ مِنْهُ وَمَنْهُوْمٌ فِي الدُّنْيَا لَايَشْبَعُ مِنْهَا. تَعَلَّقُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْاِبِلِ فِيْ عُقُلِهَا. اِذَا قُمْتَ فِيْ صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تُكَلِّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ غَدًا وَاجْمَعِ الْاِيَاسَ عَمَّا فِيْ اَيْدِي النَّاسِ. (ص ۱۰۰، ۲۷۴، ۲۷۳، ۲۷۴ ـ العارف)

احادیث پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں، خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق کریں، آخری حدیث کی تشریح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) کلمات مخطوط کی لغوی تحقیق (۴) آخری حدیث کی تشریح۔

الجواب ..... ❶ **احادیث پر اعراب:** ـ کما مرّ فی السوال آنفا۔

❷ **احادیث کا ترجمہ:** ـ دو حریص والا کبھی سیر نہیں ہوتے ایک علم میں حریص کہ وہ علم سے سیر نہیں ہوتا اور دوسرا دنیا کا حریص کہ اس کا دنیا سے پیٹ نہیں بھرتا۔ خوب یاد کرو قرآن کریم کو پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے البتہ وہ زیادہ سخت ہے اس سے جو رسّے بھاگنے کے اونٹ سے اپنی رسّی (چھڑانے) میں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تو نماز کیلئے کھڑا ہو تو رخصت کرنے والے کی طرح نماز پڑھ اور ایسی بات مت کر جس سے کل تجھے معذرت کرنی پڑے اور جمع کر تو ناامیدی کو اس چیز سے جو لوگوں کے پاس ہے۔

❸ **کلمات مخطوط کی لغوی تحقیق:** ـ "مَنْهُوْمٌ" یہ نَهْمًا، مَنْهَمَةً (سمع) سے اسم مفعول کا صیغہ ہے بمعنی حریص ہونا۔

"لَايَشْبَعُ" یہ شَبْعًا، شِبْعًا (سمع) سے منفی مضارع معلوم کا صیغہ ہے بمعنی شکم سیر ہونا۔

"اَلْقُرْآنَ" یہ باب نصر کا مصدر ہے بمعنی پڑھنا۔ "جِيْدَانٌ" یہ جَادٌ کی جمع ہے بمعنی پڑوی۔

"مَرَقَةٌ" اسم ہے بمعنی شوربا۔ مصدر مَرْقًا (نصر، ضرب) بمعنی شوربا زیادہ کرنا۔

"مُوَدِّعٍ" صیغہ واحد مذکر بحث اسم مفعول از مصدر تَوْدِيْعًا (تفعیل) بمعنی رخصت کرنا۔

"تَعْتَذِرُ" صیغہ واحد مذکر حاضر بحث مضارع معروف از مصدر اعتذار (افتعال) بمعنی عذر ظاہر کرنا، معذرت کرنا۔

❹ **اذا قمت فی صلاتك الخ کی تشریح:** ـ آپ علیہ السلام کے ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ اپنی ہر نماز کو زندگی کی آخری نماز سمجھ کر پڑھو کہ جیسے مرنے والا توجہ تام اور اخلاص کلی کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تم بھی اسی طرح نماز پڑھو اور کوئی بھی ایسی بات نہ کرو جس کی وجہ سے بعد میں تمہیں شرمندگی ومعذرت کا سامنا کرنا پڑے، ہمیشہ سوچ سمجھ کر بات کرو اور لوگوں کے اموال سے ناامید

Scanned with CamScanner

ہو جاؤ یعنی بالکل لوگوں کے مال کی لالچ و طمع نہ رکھو، اس کے ذریعہ لوگوں کے محبوب بن جاؤ گے۔

السؤال الثانی ..... كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ بِهِ كَاذِبٌ . وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ . عَلَيْكَ بِطُولِ الصَّمْتِ فَإِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلَى أَمْرِ دِينِكَ.

(ص ۱۹، ۲۱، ۶۸ ۔ ادارہ)

احادیث پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں، خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق کریں، دوسری حدیث کے مطلب کی وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حاصل چار امور ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) کلمات مخطوط کی لغوی تحقیق (۴) دوسری حدیث کا مطلب۔

الجواب ..... ❶ احادیث پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

❷ احادیث کا ترجمہ:۔ بہت بڑی خیانت ہے یہ کہ تم اپنے بھائی کو ایسی بات کہو جس میں وہ تمہیں سچا سمجھے اور تم اس میں جھوٹے ہو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ نہیں ختم ہوگی دنیا یہاں تک کہ گزرے گا آدمی قبر پر تو وہ اس پر لوٹ پوٹ ہوگا اور کہے گا اے کاش! کہ میں اس قبر والے کی جگہ ہوتا، اور یہ دین کی وجہ سے نہیں بلکہ مصیبت کی وجہ سے ہوگا۔ اپنے اوپر لمبی خاموشی کو لازم کرو اس لئے کہ یہ شیطان کو دھتکارنے کا سبب ہے اور تمہارے دینی کاموں میں معین و مددگار ہے۔

❸ کلمات مخطوط کی لغوی تحقیق:۔ "كَبُرَتْ" یہ کَبُرَ، یَکْبُرُ، کُبْرًا (کرم) سے ماضی معلوم کا صیغہ ہے بمعنی دشوار، سخت و بھاری ہونا۔

"تُحَدِّثَ" یہ تَحْدِیْثٌ (تفعیل) سے مضارع معلوم کا صیغہ ہے بمعنی بیان کرنا۔

"مُصَدِّقٌ" یہ تَصْدِیْقٌ (تفعیل) سے اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی تصدیق کرنا۔

"یَتَمَرَّغُ" یہ تَمَرُّغٌ (تفعل) سے مضارع معلوم کا صیغہ ہے بمعنی مٹی میں لوٹ پوٹ ہونا۔

"مَطْرَدَةٌ" یہ اسم ہے بمعنی دھتکارنے کا سبب۔ مصدر طَرْدٌ، طَرْدًا (نصر) بمعنی دھتکارنا۔

❹ والذی نفسی بیدہ الخ کا مطلب:۔ یہ حدیث منیبات میں سے ہے اس میں قرب قیامت کی ایک علامت نشانی کو ذکر کیا گیا ہے کہ اس وقت پریشانیوں و مصیبتوں کی اس قدر کثرت ہوگی کہ آدمی ان سے تنگ آکر قبر میں جانے کو پسند کرے گا یعنی زندگی پر موت کو ترجیح دے گا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۱ھ

السؤال الاول ..... من تحلی بمالم یعط کان کلابس ثوبی زور . املك علیك لسانك ولیسعك بیتك وابك علی خطیئتك. (ص ۳۱، ۵۹ ۔ ادارہ)

احادیث کا ترجمہ کریں مختصر تشریح کریں، خط کشیدہ کلمات کی تحقیق ذکر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) احادیث کی تشریح (۳) کلمات مخطوط کی تحقیق۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

جواب ..... ❶ و ❷ احادیث کا ترجمہ وتشریح:- "من تحلی بمالم یعط ..... جو شخص آراستہ ہوا کسی چیز کے ساتھ جو اسکو نہیں دی گئی تو وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مثل ہوگا یعنی جس شخص نے اپنی ریاء وتکبر کیلئے اپنی اوقات وحیثیت سے زیادہ اپنے آپ کو آراستہ کیا تو یہ بہت بڑا دھوکہ ہے جس کی وجہ سے اس کو جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مثل گناہ ہوگا۔

"املك عليك لسانك ..... " اپنی زبان کو اپنی ملک وتحویل میں رکھو اور اپنے گھر میں ٹھہرے رہو اور اپنی خطاؤں پر روؤ۔ یعنی اگر تم نجات وکامیابی چاہتے ہو تو اپنی زبان کو اپنے قابو وکنٹرول میں رکھو صرف نفع وضرورت کی جگہ پر ہی اسے استعمال کرو اور دینی امور واہل وعیال کی مصالح کیلئے اپنے گھر میں ٹھہرے رہو کسی ضروری حاجت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلو اسلئے کہ گھر سے باہر نکلنا فتنہ سے خالی نہیں ہے اور اپنے گناہوں وخطاؤں پر ندامت وشرمندگی کی وجہ سے روؤ اسلئے کہ بہترین خطاکار توبہ واستغفار کرنے والے ہیں۔

❷ کلمات مخطوطہ کی تحقیق:- "لَمْ يُعْطَ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی جحد بلم مجہول از مصدر اِعْطَاءٌ (افعال) بمعنی دینا۔

"يَقْبِضْ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل مضارع مجہول از مصدر قَبْضًا (ضرب) بمعنی قابض ہونا وپکڑنا۔

"لِيَتَّسِعْ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث امر غائب معلوم از مصدر سَعَةٌ ، سِعَةٌ (سمع) بمعنی کشادہ ہونا۔

"اِبْكِ" صیغہ واحد مذکر حاضر بحث امر حاضر معلوم از مصدر بُكَاءٌ (ضرب) بمعنی رونا۔

السؤال الثالث ..... من انتهب نهبة فليس منا . لا تقوم الساعة حتى يخرج قوم يأكلون بألسنتهم كما تأكل البقرة بألسنتها . قل الحق وان كان مرا لا تخف في الله لومة لائم ، ليحجزك عن الناس ما تعلم عن نفسك . (ص ۲۸، ۳۳، ۲۹ ۔ ادارہ)

احادیث کا ترجمہ کریں مختصر تشریح کریں، خط کشیدہ کلمات کی تحقیق ذکر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) احادیث کی تشریح (۳) کلمات مخطوطہ کی تحقیق۔

جواب ..... ❶ و ❷ احادیث کا ترجمہ وتشریح:- جس شخص نے دوسرے کا مال لوٹا وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنی جس شخص نے دوسرے کے مال پر ڈاکہ ڈالا یا چوری کی یا کسی بھی غلط طریقہ سے دوسرے کے مال کو حاصل کیا وہ ہمارے طریقہ پر نہیں ہے یعنی یہ کام مسلمانوں کا نہیں ہے۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ نکلے گی ایسی قوم جو کھائے گی اپنی زبانوں کے ساتھ جیسا کہ کھاتی ہے گائے اپنی زبان کے ساتھ یعنی وہ اپنی زبانوں کو مال کمانے کا وسیلہ بنائیں گے، لوگوں کی مدح وذمت کے ذریعہ مال کمائیں گے اور جانوروں کی طرح صحیح وغلط، جائز وناجائز، حلال وحرام کی تمیز کئے بغیر وہ مال کمائیں گے اور کھائیں گے۔ سچ بات کہو اگرچہ وہ کڑوی ہو، اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت والے کی ملامت سے نہ ڈرو، اور چاہیے کہ تجھے روکے لوگوں کے عیوب کے متعلق وہ عیب جو تو اپنے بارے میں جانتا ہے یعنی ہمیشہ سچ بات کہو خواہ وہ کسی کو اچھی لگے یا بُری لگے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بجالانے میں منہیات سے بچنے میں کسی کی ملامت وطعنہ وغیرہ کی پرواہ نہ کرو لوگ جو کہتے ہیں کہتے رہیں تم دین پر پورا پورا عمل کرو اور جب خود میں عیب موجود ہو تو دوسروں میں عیب تلاش کرنے یا دوسروں کے عیب پھیلانے سے اپنے آپ کو روکے رکھو یعنی یا خود کو عیوب سے پاک کرو یا دوسروں کے عیوب کا پیچھا نہ کرو۔

Scanned with CamScanner

❷ کلمات مخطوطہ کی تحقیق:۔ "لَائِم" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر لَوْمًا وَمَلَامًا وَمَلَامَةً (نصر) بمعنی ملامت کرنا۔
"نُهْبَةً" اسم ہے بمعنی لوٹی ہوئی چیز، مصدر نَهْبًا (نصر، مع وفتح) بمعنی لوٹنا۔ "اَلْسِنَةٌ" یہ لِسَانٌ کی جمع ہے بمعنی زبان۔
"لِيَنْجَزْ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث امر غائب معلوم از مصدر نَجْزًا، نَجَازَةً (نصر وضرب) بمعنی روکنا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۱ھ

(نوٹ: نئے نصاب میں یہ سوال فقہ کے پرچہ میں شامل ہے)

﴿الورقة الثانية: فی الحديث﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۲ھ

الشق الاول ..... الكبائر الاشراك بالله وعقوق الوالدين وقتل النفس واليمين الغموس، المؤمن من امنه الناس على دمائهم واموالهم والمهاجر من هجر الخطايا والذنوب، احب الاعمال الى الله ادومها وان قل.

احادیث مبارکہ کا ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں، پہلی حدیث کی تشریح کریں۔ (ص ۹، ۱۰ ۔ اداریہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) "الكبائر الاشراك بالله....." کی تشریح (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی تحقیق۔

الجواب ..... ❶ و ❷ احادیث کا ترجمہ اور "الكبائر الاشراك بالله....." کی تشریح:۔ "الكبائر الاشراك بالله..... الخ" كمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۳۰ھ ۔ مؤمن وہ ہے جس سے لوگ اپنے خونوں اور مالوں پر محفوظ و امن میں ہوں اور مجاہد وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کرے اور مہاجر وہ شخص ہے جس نے غلطیوں و گناہوں کو چھوڑ دیا ہو۔ اعمال میں سب سے محبوب عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہے جو دائمی ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔

❷ الفاظ مخطوطہ کی لغوی تحقیق:۔ "غَمُوْس" یہ مفرد ہے اس کی جمع غُمُسٌ ہے بمعنی جھوٹی قسم۔ مصیبت میں ڈالنے والا معاملہ۔
"كَبَائِر" یہ كَبِيْرَةٌ کی جمع ہے بمعنی بڑا گناہ۔ "عُقُوْقٌ" یہ باب نصر کا مصدر ہے بمعنی نافرمانی کرنا۔
"اَمِنَ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل ماضی معلوم از مصدر اَمْنًا، اَمَنًا، اَمَانًا، اَمَانَةً (سمع) بمعنی مطمئن ہونا۔
"مُهَاجِرٌ" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر مُهَاجَرَةً (مفاعلہ) بمعنی ہجرت کرنا۔ "ذُنُوْبٌ" یہ ذَنْبٌ کی جمع ہے بمعنی گناہ۔

الشق الثانی ..... حجبت النار بالشهوات وحجبت الجنة بالمكاره، يهرم ابن آدم ويشبّ منه اثنان الحرص على المال والحرص على العمر، بئس العبد المحتكر ان ارخص الله الاسعار حزن وان اغلاها فرح۔ (ص ۱۰ اداریہ)

احادیث مبارکہ کا ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں، آخری حدیث کے مفہوم کو واضح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حاصل تین امور ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) "بئس العبد المحتكر..... الخ" کے مفہوم

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

کی وضاحت (۳) الفاظ مخطوط کی لغوی تحقیق۔

جواب ..... ❶ و ❷ احادیث کا ترجمہ اور بئس العبد المحتکر الخ کے مفہوم کی وضاحت:۔ جہنم ڈھانپی گئی ہے خواہشات کے ساتھ اور جنت ڈھانپی گئی ہے مشقتوں کے ساتھ۔ بوڑھا ہو جاتا ہے ابن آدم اور جوان ہو جاتی ہیں اس میں دو چیزیں، مال کی حرص اور عمر کی حرص۔ برا آدمی ذخیرہ اندوزی کرنے والا ہے، اگر سستا کر دیں اللہ تعالیٰ بھاؤ کو تو غمگین ہو جاتا ہے اور اگر مہنگا کر دیں تو خوش ہو جاتا ہے۔ اس حدیث میں ذخیرہ اندوزی کرنے والے شخص کی مذمت کی گئی ہے کہ وہ برا شخص ہے جو یہ کام کرتا ہے کہ مال کو ذخیرہ کر کے رکھ لیتا ہے، جب مال کا ریٹ کم ہوتا ہے تو پریشان و غمگین ہوتا ہے کہ اب میرا کیا بنے گا سارا کام خراب ہو گیا اور جب مال کا ریٹ بڑھتا ہے تو پھر خوش ہوتا ہے کہ اب تو قسمت کھل گئی، بڑا نفع کماؤں گا۔ الخ

❷ الفاظ مخطوط کی لغوی تحقیق:۔ "حُجِبَتْ" صیغہ واحد مؤنث غائب بحث فعل ماضی مجہول از مصدر حَجْبًا (نصر) بمعنی چھپانا۔

"یَشِیْبُ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل مضارع معلوم از مصدر شَبَابًا مَشْبُوْبًا (ضرب) بمعنی جوان ہونا۔

"اَلْمُحْتَکِرُ" صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر اِحْتِکَارٌ (افتعال) بمعنی ذخیرہ اندوزی کرنا۔

"اَرْخَصَ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل ماضی معلوم از مصدر اِرْخَاصٌ (افعال) بمعنی سستا کرنا دستیاب ہونا۔

"اَغْلَا" صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل ماضی معلوم از مصدر اِغْلَاءٌ (افعال) بمعنی مہنگا کرنا دستیاب ہونا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۲ھ

الشق الاول ..... قال النبی ﷺ صنفان من اهل النار لم ارهما قوم معهم سیاط کاذناب البقر یضربون بها الناس ونساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رؤسهن کاسنمة البخت المائلة لایدخلن الجنة ولایجدن ریحها وان ریحها لتوجد من مسیرة کذا وکذا۔ (ص ۲۵ ج ۱ امدادیہ)

احادیث مبارکہ کا ترجمہ کریں، مطلب واضح کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ۔

الشق الثانی ..... قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَایَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا یَنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰکِنْ یَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یُبْقِ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا۔

ترجمہ و مطلب لکھیں، پوری حدیث پر اعراب لگائیں۔ (ص ۳۶ امدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) الفاظ مخطوط کی لغوی تحقیق (۴) حدیث کی تشریح۔

جواب ..... ❶ احادیث پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفًا۔

❷ احادیث کا ترجمہ:۔ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں اٹھائے گا علم کو کہ اٹھا لے اسے لوگوں کے دلوں سے بلکہ علم کو اٹھائے گا علماء کو

Scanned with CamScanner

اٹھانے کے ذریعہ یہاں تک کہ جب کوئی بھی عالم باقی نہیں رکھے گا تو لوگ اپنے سردار و پیشوا جاہلوں کو بنائیں گے پھر وہ جاہل مسئلہ پوچھے جائیں گے۔ (لوگ پوچھیں گے) اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے پس وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

❷ الفاظ مخطوطہ کی لغوی تحقیق:۔ "یَنْتَزِعُ" یہ اِنْتِزَاعٌ (افتعال) سے مضارع معلوم کا صیغہ ہے بمعنی اُکھیڑنا و کھینچنا۔

"یَقْبِضُ" یہ قَبْضًا (ضرب) سے مضارع معلوم کا صیغہ ہے بمعنی قابض ہونا و پکڑنا۔

"جُهَّالًا" یہ جمع ہے اس کا مفرد جَاهِلٌ (صیغہ صفت) ہے از مصدر جَهْلًا و جَهَالَةً (سمع) بمعنی نہ جاننا، اَن پڑھ ہونا۔

"اَفْتَوْا" یہ اِفْتَاءٌ (افعال) سے ماضی معلوم کا صیغہ ہے بمعنی فتویٰ دینا۔

"ضَلُّوْا" یہ ضَلَالًا و ضَلَالَةً (سمع وضرب) سے ماضی معلوم کا صیغہ ہے بمعنی گمراہ ہونا۔

❸ حدیث کی تشریح:۔ اس حدیث سے ملتی جلتی متعدد احادیث ہیں جنکے اندر قرب قیامت کے فتنوں میں سے علم کے ختم ہونے کو بیان کیا گیا ہے کہ جب مخلوق کی جانب سے علم کی ناقدری اور اس سے بے نیازی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اہل علم کو اٹھالیں گے اور پھر لوگ انکا جانشین جہلاء کو بنائیں گے جن کے اندر دنیا کی طمع راسخ ہوگی، پھر جب لوگ ان سے مسئلہ معلوم کرینگے تو وہ عدم علم کی وجہ سے غلط مسائل بتا کر خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرینگے اس طرح انسانیت اپنی پستی کی طرف لوٹ جائیگی اور قیامت واقع ہو جائیگی۔

(نوٹ: السوال الثالث نے نصاب میں فقہ کے پرچہ میں شامل ہے)

﴿الورقة الثانية: في الحديث﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۲ھ

السؤال الاول.....اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ، اَلنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ، اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ، اَلْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ، اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ، اَلْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ، اَلْفِتْنَةُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ۔ (س ۱۸ ادبیہ)

احادیث مبارکہ پر اعراب لگائیں، واضح ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾.....اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) کلمات مخطوطہ کی تحقیق۔

الجواب.....❶ احادیث پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

❷ احادیث کا ترجمہ:۔ گھنٹی شیطان کی بانسری ہے، عورتیں شیطان کے جال ہیں، کھانے والا شکر گزار صبر کرنیوالے روزہ دار کی طرح ہے، اخراجات میں میانہ روی اختیار کرنا نصف معیشت ہے اور لوگوں سے محبت کرنا نصف عقل ہے، گناہ سے توبہ کرنیوالا گناہ نہ کرنے والے کی مثل ہے، مؤمن محبت و الفت کی جگہ ہے اور اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں ہے جو نہ محبت کرتا ہے اور نہ اس سے محبت کی جاتی ہے۔ فتنہ دل میں نفاق کو ایسے اُگاتا ہے جیسے پانی کھیتی کو اُگاتا ہے۔

❸ کلمات مخطوطہ کی تحقیق:۔ "مَزَامِيْرُ" یہ مِزْمَارٌ (اسم آلہ) کی جمع ہے بمعنی بانسری۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

"اَلنِّسَاءُ" یہ مَرْأَۃٌ، اِمْرَأَۃٌ کی جمع من غیر لفظ ہے بمعنی عورت۔

"خَبَائِلُ" یہ خِبَالَۃٌ کی جمع ہے بمعنی بھنداو جال۔ مصدر خَبْلًا (نصر) بمعنی رسی سے باندھنا۔

"اَلطَّاعِمُ" یہ طَعْمًا وطَعَامًا (سمع) سے اسم فاعل ہے بمعنی کھانا۔

"اَلصَّابِرُ" یہ صَبْرًا (ضرب) سے اسم فاعل ہے بمعنی رکنا وصبر کرنا۔

"اَلْاِقْتِصَادُ" یہ باب افتعال کا مصدر ہے بمعنی درمیانہ و متوسط روی کرنا، متوسط خرچ کرنا۔

"لَایَأْلَفُ" یہ اَلْفًا (سمع) سے منفی مضارع معلوم کا صیغہ ہے بمعنی مانوس ہونا، محبت کرنا۔

الشق الثانی ..... اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ ، اِنَّ لِکُلِّ اُمَّۃٍ فِتْنَۃً وَفِتْنَۃُ اُمَّتِیْ الْمَالُ ، اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَۃً دَعْوَۃُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ ، اِنَّ الرَّجُلَ لَیُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ یُصِیْبُہٗ ، اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِیْ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ۔ (ص ۱۵ ادارہ)

احادیث مبارکہ پر اعراب لگائیں، واضح ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) الفاظ مخطوط کی لغوی تحقیق۔

جواب ..... ❶ احادیث پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

❷ احادیث کا ترجمہ:۔ بے شک شیطان انسان میں اس کے خون کے چلنے کی جگہ میں چلتا ہے۔ بیشک ہر امت کے لئے ایک قسم امتحان وآزمائش ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔ بے شک دعا زیادہ جلد قبول ہونے کے اعتبار سے غائب کے لئے غائب کی دعا ہے۔ بے شک آدمی البتہ رزق سے محروم کیا جاتا ہے گناہ کی وجہ سے جس کو وہ کرتا ہے۔ بے شک صدقہ البتہ بجھاتا ہے اللہ تعالیٰ کے غضب وغصہ کو اور دور کرتا ہے بُری موت کو۔

❸ الفاظ مخطوط کی لغوی تحقیق:۔ "یَجْرِیْ" یہ جَرْیًا و جَرَیَانًا (ضرب) سے مضارع معلوم کا صیغہ ہے بمعنی بہنا و جاری ہونا۔

"اَسْرَعُ" یہ یَسْرُعُ سَرْعًا، سُرْعَۃً (سمع وکرم) سے اسم تفضیل ہے بمعنی جلدی کرنا و سبقت کرنا۔

"یُصِیْبُ" یہ اِصَابَۃً (افعال) سے مضارع معلوم کا صیغہ ہے بمعنی پہنچانا و لگنا، پانا۔

"تَدْفَعُ" یہ دَفْعًا، دِفَاعًا، مَدْفَعًا (فتح) سے مضارع معلوم کا صیغہ ہے بمعنی ہٹانا و دور کرنا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۳ھ

الشق الاوّل ..... اذا سرّتك حسنتك وساءتك سیئتك فانت مؤمن ، اذا وسّد الامر الی غیر اھلہ فانتظر الساعۃ ، اذا کنتم ثلاثۃ فلا یتناجی اثنان دون الآخر حتی تختلطوا بالناس من اجل ان یحزنہ ، اذا لم تستحی فاصنع ما شئت۔ (ص ۳۷ ادارہ)

احادیث مبارکہ کا واضح ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کے صیغے اور باب تحریر کریں، آخری حدیث کی تشریح کریں۔

Scanned with CamScanner

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) الفاظ مخطوط کے صیغے وابواب (۳) "اذا لم تستحی ـــ الخ" تشریح۔

جواب ..... ❶ احادیث کا ترجمہ:۔ إِذَا سَرَّتْكَ ، إِذَا وُسِّدَ "کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۵ھ۔

"إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً ..... الخ" جب تم تین شخص ہو تو نہ سرگوشی کریں دو آدمی تیسرے کے علاوہ اس کے غمگین ہونے کی وجہ سے یہاں تک کہ تم مل جاؤ لوگوں کے ساتھ۔ "إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ ..... الخ" جب تو حیا نہ کرے تو پھر تُو جو چاہے عمل کر۔

❷ الفاظ مخطوط کے صیغے وابواب:۔ "سَلَكَ" صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معلوم از باب نصر۔

"وُسِّدَ" صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول از باب تفعیل۔ "فَانْظُرْ" صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم از باب افتعال۔

"فَلَا يَتَنَاجَى" صیغہ واحد مذکر غائب فعل نفی مضارع معلوم از باب تفاعل۔

"تَخْتَلِطُوْا" صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع معلوم از باب افتعال۔

❸ اذا لم تستحی الخ تشریح:۔ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ بُرے کاموں اور گناہوں سے روکنے والی چیز حیاء ہے، جب تمہارے اندر شرم وحیاء نہ رہے تو پھر تمہیں جائز وناجائز کی پرواہ نہ ہوگی لہٰذا پھر جو تمہارا دل چاہے وہ کرو، اسکا انجام وبدلہ آخرت میں معلوم ہوگا۔

الشرح الخامس ..... قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْئُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْآنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ۔ (ص ۳۴ امدادیہ)

احادیث مبارکہ کا واضح ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کے صیغے اور باب تحریر کریں، "مفتونة قلوبهم وقلوب الذين يعجبهم شانهم" کے مفہوم کو واضح کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) الفاظ مخطوط کے صیغے وابواب (۴) مفتونة قلوبهم الخ کا مفہوم۔

جواب ..... ❶ احادیث پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

❷ احادیث کا ترجمہ:۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم کو عرب کے لہجوں وآوازوں (لب ولہجہ) میں پڑھو اور تم اہل عشق اور اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کے لہجوں میں پڑھنے سے بچو اور عنقریب میرے بعد ایسی قوم (جماعت) آئے گی جو قرآن کریم کو گانے والوں کی طرح حلق میں آواز کو گھما کر پڑھیں گے اور قرآن کریم ان کے حلقوم سے نیچے نہیں اترے گا، ان کے دل فتنہ میں پڑے ہوئے ہوں گے اور ان لوگوں کے دل بھی (فتنہ میں مبتلا ہونگے) جن کو انکی یہ حالت (اس طرح پڑھنا) خوش کرے گی (اچھی لگے گی)۔

❸ الفاظ مخطوط کے صیغے وابواب:۔ "اقرؤا" صیغہ جمع مذکر امر حاضر معلوم از باب فتح۔

"يُعْجِبُهُ" صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم از باب ضرب۔

"يُرَجِّعُوْنَ" صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع معلوم از باب تفعیل۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

"لَا يُجَاوِزُ" صیغہ واحد مذکر غائب فعل منفی مضارع معلوم از باب مفاعلہ۔

"مَفْتُوْنَةٌ" صیغہ واحد مؤنث بحث اسم مفعول از باب ضرب۔ "يُعْجِبُ" صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم از باب افعال۔

❼ **مفتونة قلوبهم الخ کا مفہوم:۔** وہ لوگ قرآن کریم کے پڑھنے میں تکلف کریں گے خود ان پڑھنے والوں کے دل بھی حُبِ دنیا، ریاء کاری اور ترنم و موسیقی کی وجہ سے گمراہ ہوں گے اور فتنہ میں مبتلا ہوں گے اور سننے والے لوگوں کو بھی اکثر یہ ترنم و موسیقی والا لب ولہجہ اچھا لگے گا یہ لوگ روح قرآن کو نہ سمجھیں گے اور اس پر عمل نہ کریں گے اسلئے یہ لوگ بھی فتنہ میں مبتلا ہوں گے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۳ھ

(نوٹ: نئے نصاب میں یہ سوال فقہ کے پرچہ میں شامل ہے)

﴿الورقة الثانية: في الحديث﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۴ھ

السؤال ..... الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسه هواها وتمنى على الله ، الغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء الزرع ، آية المنافق ثلاث اذا حدث كذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان ، الخلق عيال الله فاحب الخلق الى الله من احسن الى عياله ۔ (ص ۷۰۶)

احادیث مبارکہ کا ترجمہ کریں، تیسری حدیث کی تشریح کریں، پہلی حدیث کی نحوی ترکیب کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) "آية المنافق ثلاث ..... الخ" کی تشریح (۳) "الكيس من دان نفسه ....." کی نحوی ترکیب۔

جواب ..... ❶ و ❷ **احادیث کا ترجمہ اور تشریح:۔** "اَلْغِنَاءُ ..... الخ" گانا دل میں نفاق کو ایسے پیدا کرتا ہے جیسے پانی کھیتی کو پیدا کرتا ہے یعنی جیسے پانی کھیتی کو بڑھاتا اور اُگاتا ہے اسی طرح گانا گانا اور سننا بھی دل میں نفاق کو بڑھاتا ہے جو رفتہ رفتہ آدمی کو نفاق عملی سے نفاق اعتقادی تک پہنچا دیتا ہے۔

"اَلْكَيْسُ الخ، اٰيَةُ الْمُنَافِقِ الخ" كما مرّ في الشق الثاني من السوال الاوّل ۱۴۲۴ھ و ۱۴۲۶ھ۔

"اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ ..... الخ" مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے اور مخلوق میں سے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو اس کے کنبہ کے ساتھ اچھا سلوک کرے یعنی جو مخلوق خدا کے ساتھ جتنا زیادہ اچھا سلوک و برتاؤ کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا ہی محبوب و پسندیدہ آدمی ہوگا اور مخلوق خدا میں انسان سب سے مقدم ہے۔

❸ **الكيس من دان نفسه الخ کی نحوی ترکیب:۔** الكيس مبتدا اوّل موصول دان فعل وفاعل نفسه مضاف ومضاف الیہ ملکر مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ "واو" عاطفہ عمل فعل وفاعل لام جارہ ما موصولہ بعد الموت مضاف ومضاف الیہ ملکر بیشک فعل مقدر کے متعلق ہوکر صلہ موصول صلہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا

فعل کے فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ و معطوف ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ "واؤ" عاطفہ العاجز من اتبع الخ بھی سابقہ جملہ کی طرح جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جملہ معطوف ہوا۔

الشق الثانی ..... بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً ، اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ ، اِتَّقِ اللّٰهَ حَیْثُ مَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا ، لَا تُنَقِّفُوْا الشَّیْبَ فَاِنَّهٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ ، اِزْهَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبَّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِیْمَا عِنْدَ النَّاسِ یُحِبُّكَ النَّاسُ ، كُنْ فِی الدُّنْیَا كَاَنَّكَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ ، اَعْطُوا الْاَجِیْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّجِفَّ عَرَقُهٗ .(ص ۲۳۲ ج ۲ ادارہ)

احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں، آخری حدیث کی نحوی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حاصل چار امور ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) الفاظ مخطوطہ کی لغوی تحقیق (۴) اعطوا الاجیر الخ کی ترکیب۔

الجواب ..... ❶ احادیث پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

❷ احادیث کا ترجمہ:۔ "بَلِّغُوْا الخ" پہنچاؤ تم میری طرف سے اگرچہ ایک آیت ہی ہو۔ "اَنْزِلُوا النَّاسَ الخ" لوگوں کو ان کے مرتبہ میں اتارو۔

"لَا تُنَقِّفُوا الشَّیْبَ الخ" نہ چھیڑو (نہ اکھاڑو) سفید بالوں کو اس لئے کہ وہ مسلمان کی نورانیت کا سبب ہیں۔

"اِزْهَدْ الخ" دنیا سے زہد اختیار کرو اللہ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا اور زہد اختیار کرو اس چیز سے جو لوگوں کے پاس ہے تو لوگ تمہیں اپنا محبوب بنالیں گے۔ "كُنْ فِی الدُّنْیَا الخ" دنیا میں ایسے رہو جیسے پردیسی یا راہ چلتا ہوا مسافر۔

"اَعْطُوا الْاَجِیْرَ الخ" مزدور کو اس کی اُجرت اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔

❸ الفاظ مخطوطہ کی لغوی تحقیق:۔ "بَلِّغُوْا" صیغہ جمع مذکر امر حاضر معلوم از مصدر تَبْلِیْغٌ (تفعیل) بمعنی پہنچانا۔

"اِتْبِعْ" صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم از مصدر اِتِّبَاعٌ (افتعال) بمعنی لاحق کرنا، پیچھے لانا۔

"لَا تُنَقِّفُوْا" صیغہ جمع مذکر فعل نہی حاضر معلوم از مصدر اِنْتِقَافٌ (انفعال) بمعنی دور ہونا۔

"یَجِفَّ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل مضارع معلوم از مصدر جَفَافًا و جُفُوْفًا (ضرب) بمعنی خشک ہونا۔

❹ اعطوا الاجیر الخ کی ترکیب:۔ اعطوا فعل و فاعل الاجیر مفعول بادل اجرہ مضاف و مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ثانی قبل مضاف اَنْ ناصبہ مصدریہ یجف فعل عرقہ مضاف و مضاف الیہ ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بتاویل مصدر مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر مفعول لہ، فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۴ھ

الشق الاول ..... قال النبی ﷺ ان الدین بدأ غریبا وسیعود کما بدأ فطوبی للغرباء وهم الذین

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

يصلحون ما افسد الناس من بعدي من سنتي ، قال النبي ﷺ يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتاويل الجاهلين ۔ (ص ۳۹، ۴۰۔ امدادیہ)

احادیث مبارکہ کا ترجمہ کریں، واضح تشریح کریں، خط کشیدہ الفاظ کے باب اور صیغے تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) احادیث کی تشریح (۳) الفاظ مخطوط کے ابواب وصیغے۔

جواب ..... ❶ و ❷ احادیث کا ترجمہ اور تشریح:۔ "إِنَّ الدِّيْنَ بَدَءَ الخ" كما مرّ في الشق الثاني من السوال الاوّل ۱۴۲۴ھ۔ "يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ الخ" اٹھائیں گے اس علم کو ہر بعد میں آنے والوں میں سے ان کے عادل لوگ جو دور کریں گے اس سے حد سے تجاوز کرنے والے (غالی) کی تحریف وتبدیلی کو اور باطل لوگوں کے جھوٹ کو اور جاہلوں کی تاویل کو۔ یعنی قیامت تک اس علم کی صحیح ترویج واشاعت اور حفاظت کرنے والے باقی رہیں گے جو غالی وبدعتی لوگوں کی تحریف اور باطل وجاہل لوگوں کی جھوٹی وغلط تاویل کا صفایا کرتے رہیں گے۔

❸ الفاظ مخطوطہ کے ابواب وصیغے:۔ "يُضِلُّوْنَ" صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع معلوم از باب افعال۔

"غَرِيْبًا" یہ صفت کا صیغہ ہے از باب نصر۔ "يَخْبِلُ" صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم از باب ضرب۔

"اَلْغَالِيْنَ" صیغہ جمع مذکر بحث اسم فاعل از باب نصر۔ "اَلْمُبْطِلِيْنَ" صیغہ جمع مذکر بحث اسم فاعل از باب افعال۔

السؤال الثالث ..... قال النبي ﷺ لاتقوم الساعة حتى يخرج قوم يأكلون بألسنتهم كما تأكل البقرة بألسنتها ، قال النبي ﷺ ان من اشراط الساعة ان يتدافع اهل المسجد لايجدون اماما يصلي بهم ، وقال النبي ﷺ ان من اشد امتي لي حبا ناس يكونون بعدي يود احدهم لو راني باهله وماله.

احادیث مبارکہ کا ترجمہ کریں، واضح تشریح کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں۔ (ص ۴۳۔ امدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) احادیث کی تشریح (۳) الفاظ مخطوط کی لغوی تحقیق۔

جواب ..... ❶ و ❷ احادیث کا ترجمہ اور تشریح:۔ "لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ الخ" كما مرّ في الشق الثاني من السوال الثاني ۱۴۲۶ھ ۔ "إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ الخ" بیشک قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اہل مسجد (باہم ایک دوسرے کی طرف امامت کو) دفع کریں گے، نہیں پائیں گے وہ کوئی امام جو ان کو نماز پڑھائے یعنی ہر ایک احکام امامت اور مسائل نماز معلوم نہ ہونے کی وجہ سے اپنا دفاع کرے گا اور امامت کو خود سے ٹالنے ودفع کرنے کی کوشش کرے گا جس کے نتیجہ میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہوگا جو ان کو نماز پڑھائے۔ "إِنَّ مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِيْ الخ" بے شک میری امت میں سے میرے ساتھ سب سے زیادہ محبت کے اعتبار سے وہ لوگ ہوں گے کہ پسند کرے گا ان میں سے کوئی ایک کہ کاش وہ مجھے دیکھ لے اپنے اہل ومال کے بدلہ میں، یعنی قرب قیامت میں میرے ساتھ ایسے محبت کرنے والے لوگ ہوں گے جو یہ تمنا کریں گے کہ ہمارا گھربار، مال ومتاع سب کچھ قربان ہوتا ہے تو ہو جائے مگر ہمیں کسی طرح آپ ﷺ کی زیارت ہو جائے۔ (اللهم اجعلنا منهم)

❷ الفاظ مخطوط کی لغوی تحقیق:۔ "يَأْكُلُوْنَ" یہ اَلْاَكْلُ (نصر) سے مضارع معلوم کا صیغہ ہے بمعنی کھانا۔

Scanned with CamScanner

"اَلسِّنَةُ" یہ لِسَانٌ کی جمع ہے بمعنی زبان۔ "اَشْرَاطٌ" یہ شَرْطٌ کی جمع ہے بمعنی شرط علامت ونشانی۔

"یَتَدَافَعُ" یہ تَدَافُعٌ (تفاعل) سے مضارع معلوم کا صیغہ ہے بمعنی ایک دوسرے کو ہٹانا، دفع کرنا۔

"لَایَجِدُوْنَ" یہ وَجْدًا، وُجْدًا، وِجْدَانٌ (ضرب) سے منفی مضارع معلوم کا صیغہ ہے بمعنی پانا۔

"یَوَدُّ" یہ وَدًّا، وِدًّا، وُدًّا، مَوَدَّةً سے مضارع معلوم کا صیغہ ہے بمعنی خواہش کرنا، محبت کرنا۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۳۴ھ

الشق الاول ..... إِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ، حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ ، لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّايَرْحَمُ النَّاسَ ، لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ ، لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ ، مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِي النَّارِ ۔ (ص ۲۹۵، ۲۹۶۔ امدادیہ)

احادیث مذکورہ پر اعراب لگائیں، واضح ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کے معانی بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) الفاظ مخطوطہ کے معانی۔

الجواب ..... ❶ احادیث پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

❷ احادیث کا ترجمہ:۔ سارے عمل نیت سے ہیں۔ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں، سلام کا جواب دینا، مریض کی مزاج پرسی کرنا، جنازہ کیساتھ جانا، اسکی دعوت قبول کرنا، چھینک کا جواب یَرْحَمُكَ اللّٰه کہہ کر دینا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہ کرے۔ چغل خور جنت میں نہ جائیگا۔ رشتہ قطع کرنے والا جنت میں نہ جائیگا۔ مخنوں کا جو حصہ پاجامہ کے نیچے رہے گا وہ جہنم میں جائیگا۔

❸ الفاظ مخطوطہ کے معانی:۔ "اِتِّبَاعٌ" یہ باب افتعال کا مصدر ہے بمعنی پیچھے چلنا، پیروی کرنا۔

"تَشْمِيْتٌ" یہ باب تفعیل کا مصدر ہے بمعنی یَرْحَمُكَ اللّٰه کہہ کر دعا دینا، چھینک کا جواب دینا۔

"عَاطِسٌ" یہ باب نصر وضرب سے اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی چھینکنے والا۔

"قَتَّاتٌ" یہ باب نصر سے صفت کا صیغہ ہے بمعنی چغل خور۔ "قَاطِعٌ" یہ باب فتح سے اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی کاٹنے والا۔

"اَسْفَلَ" یہ باب افعال سے ماضی معلوم کا صیغہ ہے بمعنی نیچے ہوا، پست ہوا۔

"اَلْاِزَارُ" یہ مفرد ہے اس کی جمع اُزُرٌ ہے بمعنی چادر، تہبند، ہر وہ چیز جو چھپالے۔

الشق الثانی ..... جوامع الکلم میں سے ایسی دس احادیث عربی میں لکھیں، جو سوالیہ پرچے میں مذکور نہ ہو۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں فقط جوامع الکلم میں سے دس احادیث مطلوب ہیں۔

الجواب جوامع الکلم میں سے دس احادیث:۔ ❶ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ❷ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ ❸ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ ❹ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةُ الْكَافِرِ ❺ لَا يُلْدَغُ الْمَرْءُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَيْنِ ❻ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ ❼ اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

نَبِيٌّ بَعْدِيْ ⑤ اَلْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ ⑥ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ ⑦ اَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا.

﴿الورقة الثانية: فی الحدیث﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۵ھ

الشق الاوّل ..... اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ ، اَلسِّوَاكُ مُطَهِّرَةٌ لِلْفَمِ وَمَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ ، اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى ، اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا ، اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ ، اَلْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ ، اَلْجَمْعُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ ، اَلنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ . (ص۵۰ امدادیہ)

احادیث مبارکہ پر اعراب لگائیں، واضح ترجمہ کریں، ابتدائی دو حدیثوں کی نحوی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) الدنیا سجن المؤمن الخ والسواک مطهرة للفم الخ حدیثوں کی ترکیب۔

الجواب ..... ❶ احادیث پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

❷ احادیث کا ترجمہ:۔ دنیا مومن کیلئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے۔ مسواک منہ کو پاک کرنیوالی اور رب کو راضی کرنے والی ہے۔ اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے۔ غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت و بدتر ہے۔ طہارت (صفائی و پاکیزگی) ایمان کا حصہ ہے۔ قرآن کریم تیرے حق میں یا تیرے خلاف حجت ہے۔ گھنٹی شیطان کی بانسری ہے۔ عورتیں شیطان کے جال ہیں۔

❸ الدنیا سجن المؤمن الخ والسواک مطهرة للفم الخ حدیثوں کی ترکیب:۔ الدنیا مبتدا سجن المؤمن مضاف ومضاف الیہ مل کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ جنة الکافر مضاف ومضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ ومعطوف مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ السواک مبتدا مطهرة مصدر بمعنی اسم فاعل مع فاعل للفم جار مجرور مل کر متعلق، اسم فاعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ مرضاة للرب اسی طرح شبہ جملہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

الشق الثانی ..... اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا ، اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً ، اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا ، اِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عَيَالًا ، اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ ، اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ ، اِنَّ لِكُلِّ شَيْئٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً ، اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ ، اِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهُ . (ص۱۴،۱۵ امدادیہ)

احادیث مبارکہ پر اعراب لگائیں، واضح ترجمہ کریں، آخری حدیث کی نحوی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) ان الرجل لیحرم الخ کی ترکیب۔

Scanned with CamScanner

الجواب ..... ❶ احادیث پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

❷ احادیث کا ترجمہ:۔ بے شک بعض بیان البتہ جادو ہوتے ہیں۔ بے شک بعض شعر حکمت و دانائی ہوتے ہیں۔ بے شک بعض علم جہالت ہوتے ہیں۔ بے شک بعض باتیں بوجھ اور وبال ہوتی ہیں۔ بے شک نیک بخت وسعادت مند البتہ وہ ہے جو فتنوں سے بچالیا گیا۔ بے شک بیٹا (اولاد) بخل و بزدلی کا سبب ہوتا ہے۔ بے شک ہر چیز کے لئے تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی کے لئے سستی ہوتی ہے۔ "إن أسرع الدعا الخ، ان الرجلَ الخ" کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۳ھ۔

❸ ان الرجل لیحرم الخ کی ترکیب:۔ انّ حرف مشبہ بالفعل الرجل اسکا اسم لام تاکید یحرم فعل و نائب فاعل الرزق مفعول بہ جار والذنب ذوالحال یصیبہ فعل فاعل (مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال، ذوالحال وحال ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہو فعل کے، فعل اپنے نائب فاعل مفعول بہ متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر ہوئی اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۵ھ

السؤال الاوّل ..... لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاهلیة من تواضع لله رفعه الله ومن تکبر وضعه الله، من لم یسئل الله یغضب علیه، من انتهب نهبة فلیس منا، من سکن البادیة جفا ومن اتبع الصید غفل ومن اتی السلطان افتتن۔ (ص ۲۸، ۲۹، امدادیہ)

احادیث کا ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں، آخری حدیث کی تشریح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) الفاظ مخطوط کی لغوی تحقیق (۳) من سکن البادیة..... الخ کی تشریح۔

الجواب ..... ❶ احادیث کا ترجمہ:۔ "لیس منّا الخ" کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۳ھ۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع کرے اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرتا ہے اور جو شخص تکبر کرے اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرتا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتے ہیں۔ جس شخص نے دوسرے کا مال لوٹا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

"من سکن الخ" کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۷ھ۔

❷ الفاظ مخطوط کی لغوی تحقیق:۔ "خُدُوْد" یہ خَدٌّ کی جمع ہے بمعنی رخسار۔ "جُیُوْب" یہ جَیْبٌ کی جمع ہے بمعنی گریبان۔

"تَوَاضَعَ" یہ تَوَاضُعٌ (تفاعل) سے ماضی معلوم کا صیغہ ہے بمعنی تواضع، عاجزی وانکساری کرنا۔

"اِنْتَهَبَ" یہ اِنْتِهَابٌ (افتعال) سے ماضی معلوم کا صیغہ ہے بمعنی لوٹنا و اچکنا۔

"اَلْبَادِیَةُ" یہ مفرد ہے اس کی جمع بَادِیَاتٌ، بَوَادٍ ہے بمعنی صحراء و جنگل۔

"اُفْتُتِنَ" یہ اِفْتِتَانٌ (افتعال) سے ماضی مجہول کا صیغہ ہے بمعنی فتنہ میں پڑنا، فتنہ میں ڈالنا۔

❸ من سکن البادیة الخ کی تشریح:۔ کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۷ھ۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

الشق الثانی ..... قَالَ النَّبِیُّ ﷺ يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَاْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ ، وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرَجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرَجُ قَالَ الْقَتْلُ . (ص ۳۴ ـ اداریہ)

دونوں حدیثوں پر اعراب لگائیں، واضح ترجمہ کریں، آخری حدیث کی تشریح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) آخری حدیث کی تشریح۔

الجواب ..... ❶ احادیث پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

❷ احادیث کا ترجمہ:۔ "یحمل هذا العلم الخ" کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۳۴ھ۔

"یتقارب الزمان الخ" کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۱ھ۔

❸ آخری حدیث کی ترکیب:۔ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۱ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۵ھ

الشق الاوّل ..... قال النبی ﷺ اقرؤا القرآن بلحون العرب واصواتها وایاکم ولحون اهل العشق ولحون اهل الکتبین وسیجیء بعدی قوم یرجعون بالقرآن ترجیع الغناء والنوح لایجاوز حناجرهم مفتونة قلوبهم وقلوب الذین یعجبهم شانهم . (ص ۳۴ ـ اداریہ)

حدیث مبارک پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، مختصر تشریح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حاصل چار امور ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کی تشریح (۴) جوامع الکلم میں سے پانچ احادیث۔

الجواب ..... ❶ تا ❸ حدیث پر اعراب، ترجمہ و تشریح:۔ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۳۳ھ

❹ جوامع الکلم میں سے پانچ احادیث:۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ، حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ ، لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ ، لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ ، لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ ۔

الشق الثانی ..... جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ عِظْنِیْ وَاَوْجِزْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ فِیْ صَلٰوتِكَ فَصَلِّ صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ غَدًا وَاجْمَعِ الْاِيَاسَ مِمَّا فِیْ اَيْدِی النَّاسِ ، عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ ، مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ كُلَّهٗ ، اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ ، مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ ۔ (ص ۶۴ ـ اداریہ)

احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر واضح ترجمہ کریں، پہلی حدیث کی تشریح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) عظنی واوجز الخ کی تشریح۔

Scanned with CamScanner

جواب ..... ❶ احادیث پر اعراب :۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

❷ احادیث کا ترجمہ :۔ "عظنی واوجز الخ" کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۳۱ھ۔

آدمی کا چچا اس کے والد کی مثل ہوتا ہے۔ جو شخص نرمی سے محروم کیا گیا وہ کل خیر سے محروم کیا گیا۔ جب تجھے حیا نہ ہو تو تو جو چاہے وہ کر۔ نخلوں کا جو صحن ازار کے نیچے ہوگا وہ آگ (جہنم) میں ہوگا۔

❸ عظنی واوجز الخ کی تشریح :۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۳۱ھ۔

﴿الورقة الثانية فی الحدیث﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۶ھ

الشق الاوّل ..... اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ ، اَلْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ ، اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ ، اَلْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ . اَلْغِنٰى يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ . (ص ۵ ۔ اعدادیہ)

احادیث پر اعراب لگائیں ترجمہ کریں، ابتدائی دو حدیثوں کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) ابتدائی دو احادیث کی ترکیب۔

جواب ..... ❶ و ❷ احادیث پر اعراب و ترجمہ :۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۳۲ھ۔

❸ ابتدائی دو احادیث کی ترکیب :۔ الطاعم موصوف الشاکر صفت، موصوف صفت مل کر مبتداء ك جار والصائم الصابر موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ثانیۃ کے متعلق ہو کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

الاقتصاد مصدر فی النفقۃ جار مجرور مل کر مصدر کے متعلق ہو کر مبتداء نصف المعیشۃ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

الشق الثانی ..... اِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ ، اِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ ، اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَاَ بِالسَّلَامِ ، اِنَّ الرِّبٰوا وَاِنْ كَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَهٗ تَصِيْرُ اِلٰى قُلٍّ ، اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ ، وَاِنَّ الْكِذْبَ فُجُوْرٌ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ . (ص ۱۵، ۱۲ ۔ اعدادیہ)

احادیث پر اعراب لگائیں، واضح ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق۔

جواب ..... ❶ احادیث پر اعراب :۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

❷ احادیث کا ترجمہ :۔ یقیناً یہ بھی نیکی ہے کہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو۔ بے شک غصہ ایمان کو خراب کرتا ہے جیسا کہ ایلوا شہد کو خراب کرتا ہے۔ بیشک لوگوں میں سے سب سے بہترین اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص ہے جو سلام سے ابتداء کرے۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

بیشک سودا اگرچہ زیادہ ہو پس بیشک اُس کا انجام کمی کی طرف ہی ہوتا ہے۔ بیشک سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اور بیشک جھوٹ گناہ ہے اور گناہ جہنم کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

② خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق:۔ "قَلَّ" مصدر (ضرب، مضاعف) بمعنی کم ہونا، قلیل ہونا۔

"تَلْقَى" صیغہ واحد مذکر حاضر بحث مضارع معروف از مصدر لِقَاءٌ، لِقَايَةٌ (سمع، ناقص) بمعنی استقبال کرنا، ملاقات کرنا۔

"يَفْسِدُ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معروف از مصدر اِفْسَادًا (افعال، صحیح) بمعنی خراب کرنا، بگاڑنا۔

"بَدَأَ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل ماضی معروف از مصدر بَدْءٌ (فتح، مہموز) بمعنی شروع کرنا، پہل کرنا۔

"بِرٌّ" یہ اسم جامد ہے بمعنی طاعت وعطیہ۔ مصدر بِرًّا (نصر، ضرب، سمع، مضاعف) بمعنی اطاعت کرنا۔

"فُجُوْرٌ" مصدر (نصر، صحیح) بمعنی گناہ کرنا، جھوٹ بولنا، زنا کرنا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۶ھ

الشق الاوّل ..... إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ. إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ. إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اِثْنَانِ دُوْنَ الْآخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنْ يُحْزِنَهُ. إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَالْخَلَعُوْا نِعَالَكُمْ فَإِنَّهُ أَرْوَحُ لِأَقْدَامِكُمْ. إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.

احادیث مبارکہ کا ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق کریں، آخری حدیث کی تشریح کریں۔ (ص ۳۷، امدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... سوال کا حل تین امور ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق (۳) آخری حدیث کی تشریح۔

الجواب ..... ① احادیث کا ترجمہ:۔ "إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ" جب معاملہ کسی نااہل کے سپرد کر دیا جائے تو تم قیامت کا انتظار کرو۔

"إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ الخ" جب بھلی لگے تمہیں تمہاری نیکی اور بری لگے تمہیں تمہاری برائی تو تم مومن ہو۔

"إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً الخ" جب تم تین شخص ہو تو نہ سرگوشی کریں دو آدمی تیسرے کے علاوہ اس کے غمگین ہونے کی وجہ سے یہاں تک کہ تم مل جاؤ لوگوں کے ساتھ۔ "إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ الخ" جب تو حیا نہ کرے تو پھر تُو جو چاہے عمل کر۔

"إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ" جب کھانا رکھ دیا جائے تو اپنے جوتوں کو اتار دو اسلئے کہ یہ تمہارے قدموں کیلئے زیادہ راحت کا باعث ہے۔

② خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق:۔

"سَرَّتْكَ" صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معلوم از مصدر سُرُوْرًا، مَسَرَّةً (نصر، مضاعف) بمعنی خوش کرنا۔

"وُسِّدَ" صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول از مصدر تَوْسِيْدًا (تفعیل، مثال) بمعنی ذمے لگانا، ذمہ داری سونپنا۔

"فَانْتَظِرْ" صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم از مصدر اِنْتِظَارًا (افتعال، صحیح) بمعنی انتظار کرنا۔

"فَلَا يَتَنَاجَى" صیغہ واحد مذکر غائب فعل نہی غائب معلوم از مصدر تَنَاجِيًا (تفاعل، ناقص) بمعنی سرگوشی کرنا۔

"تَخْتَلِطُوْا" صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع معلوم از مصدر اِخْتِلَاطًا (افتعال، صحیح) بمعنی ملنا۔

"لَمْ تَسْتَحْيِ" صیغہ واحد مذکر حاضر بحث نفی جحد بلم معلوم از مصدر اِسْتِحْيَاءً (استفعال، لفیف) بمعنی شرم کرنا۔

Scanned with CamScanner

❷ آخری حدیث کی تشریح:۔ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ بُرے کاموں گناہوں سے روکنے والی چیز حیاء ہے، جب تمہارے اندر شرم و حیاء نہ رہے تو پھر تمہیں جائز و ناجائز کی پرواہ نہ ہوگی لہٰذا پھر جو تمہارا دل چاہے وہ کرو اسکا انجام و بدلہ آخرت میں معلوم ہوگا۔

السؤال الثالث ..... وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَاْكُلُ الْبَقَرَةُ بِاَلْسِنَتِهَا. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدُ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرَةِ. (ص۴۳،۴۴،۴۳۔امدادیہ)

جواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۳۰ھ و ۱۴۳۱ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۶ھ

السؤال الاول ..... قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ سَيِّدُ الصَّابِرِيْنَ لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ. (ص۳۸۔امدادیہ)

حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ و تشریح کریں نیز جوامع الکلم میں سے چھ احادیث عربی میں لکھیں جو سوالیہ پرچے میں نہ ہوں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں۔(۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کی تشریح (۴) جوامع الکلم میں سے چھ احادیث۔

جواب ..... ❶ حدیث پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

❷ حدیث کا ترجمہ:۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کہ بندوں کے سردار و آقا ہیں کہ میری امت میں سے ایک گروہ و جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور امر کے ساتھ قائم رہے گی نہیں نقصان پہنچا سکے گا ان کو وہ جو ان کو شرمندہ و رسوا کرنا چاہے گا اور نہ وہ جو ان کی مخالفت کریگا یہاں تک کہ اللہ کا حکم اور امر آجائے اور وہ اسی حالت پر قائم ہوں۔

❸ حدیث کی تشریح:۔ آنحضرت ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ قیامت تک میری اُمت میں سے ایک جماعت بہر صورت ضرور حق پر باقی رہے گی، کوئی اُنکی مخالفت کرنے والا یا اُن کو رسوا کرنے والا اُن کو کسی طرح سے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

❹ جوامع الکلم میں سے چھ احادیث:۔ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۳۴ھ۔

السؤال الثالث ..... جوامع الکلم میں سے سولہ احادیث عربی میں لکھیں جو سوالیہ پرچے میں نہ ہوں۔

جواب ..... جوامع الکلم میں سے سولہ احادیث:۔ کمامرّ فی السوال الثالث ۱۴۳۴ھ۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

﴿الورقة الثانية فی الحدیث﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۷ھ

السؤال الاوّل ..... اَلتُّجَّارُ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰى وَبَرَّ وَصَدَقَ۔ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔ اَلْكَبَائِرُ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ وَ الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ۔ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَ الْاِثْمُ مَاحَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ۔ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔ (ص ۶، ۷۰ امدادیہ)

احادیث مبارکہ پر اعراب لگائیں، واضح ترجمہ کریں، آخری دو حدیثوں کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) آخری دو حدیثوں کی ترکیب۔

الجواب ..... ❶ احادیث پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

❷ احادیث کا ترجمہ:۔ تاجر قیامت کے دن جمع کئے جائیں گے بدکاروں کی حالت میں مگر وہ شخص جس نے پرہیزگاری کی، نیکی کی اور سچ بولا۔ منافق کی تین نشانیاں ہیں ① جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے ② جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے ③ جب اس کو امانت دی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے۔ کبیرہ گناہوں میں سے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی نفس کو ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا۔ نیکی خوش خلقی کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو ناپسند کرے اس بات کو کہ اس پر لوگ مطلع ہوں۔ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔

❸ آخری دو حدیثوں کی ترکیب:۔ "اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ الخ" البر مبتداء حسن الخلق مضاف ومضاف الیہ ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ واؤ عاطفہ الاثم مبتداء ما موصولہ حاك فعل مع فاعل فی جارہ صدرك مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ واؤ عاطفہ کرھت فعل مع فاعل اَنْ ناصبہ یطلع فعل علیہ جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے الناس فاعل، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر تاویل مصدر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صلہ موصول صلہ ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

"اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ الخ" المسلم مبتداء من موصولہ سلم فعل المسلمون فاعل من جار لسانہ مضاف ومضاف الیہ ملکر معطوف علیہ واؤ عاطفہ یدہ مضاف ومضاف الیہ ملکر معطوف، معطوف علیہ ومعطوف ملکر مجرور، جار ومجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، موصول صلہ ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

السؤال الثانی ..... اَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ مَنْهُوْمَانِ لَايَشْبَعَانِ مَنْهُوْمٌ فِي الْعِلْمِ لَايَشْبَعُ مِنْهُ وَ مَنْهُوْمٌ فِي الدُّنْيَا لَايَشْبَعُ مِنْهَا۔ فَقِيْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ۔ اَفْضَلُ

الصَّدَقَةِ أَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا. طُوبَىٰ لِمَنْ وَجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ إِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا. رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ.

احادیث مبارکہ پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، آخری دو حدیثوں کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) آخری دو حدیثوں کی ترکیب۔

جواب ..... ❶ احادیث پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

❷ احادیث کا ترجمہ:۔ بہترین جہاد اُس شخص کا ہے جو ظالم بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق کہے۔ دو بھوکے شخص کبھی سیر نہیں ہوتے ایک علم کا بھوکا جو علم سے کبھی سیر نہیں ہوتا اور دوسرا دنیا کا بھوکا جو دنیا سے کبھی سیر نہیں ہوتا۔ ایک فقیہ شیطان پر ہزار عالموں سے زیادہ سخت و بھاری ہے۔ بہترین صدقہ یہ ہے کہ تو کسی بھوکے شخص کو سیر کرائے۔ خوشخبری ہے اُس شخص کے لئے جو اپنے نامۂ اعمال میں کثرت سے استغفار پائے گا۔ پروردگار کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔

❸ آخری دو حدیثوں کی ترکیب:۔ "طُوبٰى لِمَنْ وَجَدَالخ" طوبیٰ مبتداء لام جار من موصول وجد فعل مع فاعل فی جارہ صحیفتہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے استغفارا کثیرا موصوف صفت مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ثابتۃً کے متعلق ہو کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ الخ" رضی الرب مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء فی جار رضی الوالد مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ثابتۃً کے متعلق ہو کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۷ھ

السؤال الاول ..... من عزی ثکلی کسی بردا فی الجنة. من سکن البادیة جفا ومن اتبع الصید غفل ومن اتی السلطان افتتن. من صلی یرائی فقد اشرک ومن صام یرائی فقد اشرک ومن تصدق یرائی فقد اشرک. من تحلی بما لم یعط کان کلابس ثوبی زور.

ترجمہ کریں، خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق کریں، آخری دو حدیثوں کی تشریح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) الفاظ مخطوطہ کی صرفی تحقیق (۳) آخری دو حدیثوں کی تشریح۔

جواب ..... ❶ احادیث کا ترجمہ:۔ جس شخص نے اس عورت کو تعزیت کی جو بچے کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا کی گئی تو ایسے شخص کو جنت میں خصوصی پوشاک پہنائی جائے گی۔ جو شخص دیہات میں رہتا ہے وہ سخت دل ہوتا ہے، جو شخص شکار کے پیچھے

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

پڑجائے وہ غافل ہو جاتا ہے جو شخص بادشاہ کے پاس آتا ہے وہ فتنہ میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ جس شخص نے ریاء کاری کرتے ہوئے نماز پڑھی تحقیق اُس نے شرک کیا اور جس شخص نے ریاء کاری کرتے ہوئے روزہ رکھا تحقیق اُس نے بھی شرک کیا اور جس شخص نے ریاء کاری کرتے ہوئے صدقہ دیا تحقیق اُس نے بھی شرک کیا۔ جو شخص آراستہ ہوا ایسی چیز کے ساتھ جو اسکو نہیں دی گئی تو وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مثل ہوگا۔

② الفاظ مخطوطہ کی صرفی تحقیق:۔ "لَمْ يُعْطَ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی جحد بلم مجہول از مصدر اِعْطَاءٌ (افعال ناقص) بمعنی دینا۔

"عُزِّیَ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل ماضی معلوم از مصدر تَعْزِیَةٌ (تفعیل، ناقص) بمعنی تعزیت کرنا، غم میں شریک ہونا۔

"جفا" صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل ماضی معلوم از مصدر جَفَاءٌ (نصر، ناقص) بمعنی گراں ہونا، بدسلوکی سے پیش آنا۔

"افتتن" صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل ماضی مجہول از مصدر اِفْتِتَانٌ (افتعال، صحیح) بمعنی فتنہ میں ڈالنا۔

"یرائی" صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل مضارع معلوم از مصدر مُرَاءَاةٌ (مفاعلہ، مہموز وناقص) بمعنی خلاف حقیقت دکھانا۔

③ آخری دو حدیثوں کی تشریح:۔ "من صلی یرائی فقد اشرك الخ" جس شخص نے ریاء کاری کی خاطر جتنا بھی اچھے سے اچھا اور نیک عمل کیا، ریاء کاری کی وجہ سے وہ شرک بن جائے گا۔

"من تحلی بمالم یعط....." جو شخص آراستہ ہوا ایسی چیز کے ساتھ جو اسکو نہیں دی گئی تو وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مثل ہوگا یعنی جس شخص نے اپنی ریاء و تکبر کیلئے اپنی اوقات و حیثیت سے زیادہ اپنے آپ کو آراستہ کیا تو یہ بہت بڑا دھوکہ ہے جس کی وجہ سے اس کو جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مثل گناہ ہوگا۔

الشق الثانی..... قال النبی ﷺ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا. وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفَعُ فِيْهِ اِلَّا الدِّيْنَارُ وَالدِّرْهَمُ. (ص ۴۳۵ امدادیہ)

احادیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، پہلی حدیث کی تشریح کریں۔

جواب..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۷ھ

الشق الاوّل..... عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِیْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِیْ تَطِيْشُ فِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ. (ص ۴۵۸ امدادیہ)

حدیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، جوامع الکلم کی ابتدائی دس احادیث عربی میں لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) جوامع الکلم کی ابتدائی دس عربی احادیث۔

الجواب ..... ① حدیث پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

② حدیث کا ترجمہ:۔ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی پرورش میں بچہ تھا اور میرا ہاتھ کھانے والے پیالے کے اندر گھوم رہا تھا پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

③ جوامع الکلم کی ابتدائی دس عربی احادیث:۔ ① اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ② حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِیَادَةُ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ ③ لَا یَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ ④ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ ⑤ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ ⑥ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ⑦ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ ⑧ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ ⑨ مَنْ یُحْرَمُ الرِّفْقَ یُحْرَمُ الْخَیْرَ کُلَّهٗ ⑩ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرْعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

الشق الثانی ..... جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ عِظْنِیْ وَاَوْجِزْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ فِیْ صَلٰوتِكَ فَصَلِّ صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تَکَلَّمْ بِکَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ غَدًا وَاجْمَعِ الْاِیْاسَ مِمَّا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ۔

احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، واضح تشریح کریں نیز جوامع الکلم کی آخری پانچ احادیث عربی میں لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کی تشریح (۴) جوامع الکلم کی آخری پانچ عربی احادیث۔

الجواب ..... ① تا ② حدیث پر اعراب، ترجمہ و تشریح:۔ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۳۵ھ

③ جوامع الکلم کی آخری پانچ احادیث:۔ ① اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا ② لَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ ③ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَکُمْ اَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَیْنَ وُجُوْهِکُمْ ④ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا ⑤ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

﴿الورقة الثالثة : فی الفقه والسيرة﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۷ھ

الشق الاوّل..... حضرت محمد ﷺ کہاں پیدا ہوئے اور تمام عمر کہاں گزاری؟ حضرت محمد ﷺ کے والد و دادا کا نام کیا تھا؟ یہ کیسے معلوم ہوا کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے نبی اور قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے؟ نماز کسے کہتے ہیں اور اسکا طریقہ کیا ہے؟ (ج ۱ ص ۹۰)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال کا حل چار امور ہیں۔ (۱) حضرت محمد ﷺ کی جائے پیدائش وسکونت (۲) حضرت محمد ﷺ کے والد و دادا کا نام (۳) حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے نبی اور قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کتاب ہونے کا علم (۴) نماز کی مراد اور اسکا طریقہ۔

جواب..... ❶ حضرت محمد ﷺ کی جائے پیدائش وسکونت:۔ آپ ﷺ عرب کے شہر مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے اور اپنی عمر کے ۵۳ سال اسی شہر میں گزارے۔ اسکے بعد عرب کے شہر مدینہ منورہ میں دس سال گزارے اور ۶۳ سال کی عمر میں وصال ہوا۔

❷ حضرت محمد ﷺ کے والد و دادا کا نام:۔ آپ کے والد ماجد کا نام عبداللہ اور دادا کا نام عبدالمطلب تھا۔

❸ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے نبی اور قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کتاب ہونے کا علم:۔ آپ ﷺ نے ایسے اچھے کام کئے اور ایسی باتیں دکھائیں اور بتائیں جو پیغمبروں کے علاوہ نہ کوئی دوسرا شخص دکھا سکتا ہے اور نہ بتا سکتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کلام (قرآن مجید) اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے سردار جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے میرے اوپر نازل کی ہے۔

❹ نماز کی مراد اور اس کا طریقہ:۔ نماز اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور رسول اللہ ﷺ نے احادیث کے اندر مسلمانوں کو سکھایا ہے۔

نماز کا طریقہ یہ ہے کہ گھر یا مسجد میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں، قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ کی تعریف اسکی بزرگی اور تعظیم کی جاتی ہے اسکے سامنے جھک کر زمین پر سر رکھ کر اسکی بڑائی اور اپنی عاجزی و ذلت کا اظہار کیا جاتا ہے۔

الشق الثانی..... چار آسمانی کتابوں کے نام اور جن پیغمبروں پر نازل ہوئیں انکے نام تحریر کریں۔ رسول کی تعریف اور نبی و رسول میں فرق واضح کریں۔ اللہ تعالیٰ نے کتنے رسول اور نبی مبعوث فرمائے؟ قیامت کب آئیگی؟ قیامت کی کچھ نشانیاں ذکر کریں۔ تقدیر کسے کہتے ہیں اور مرنے کے بعد زندہ ہونے سے کیا مراد ہے؟ (ج ۲ ص ۸، ۱۱۶)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال کا خلاصہ پانچ امور ہیں۔ (۱) آسمانی کتب اور ان کے پیغمبروں کے نام (۲) رسول کی تعریف اور نبی و رسول میں فرق (۳) رسول و نبیوں کی تعداد (۴) قیامت کا وقوع اور اسکی نشانیاں (۵) تقدیر اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کی مراد۔

جواب..... ❶ آسمانی کتب اور ان کے پیغمبروں کے نام:۔ ① تورات، یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ ② زبور، یہ حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ ③ انجیل، یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ ④ قرآن مجید، یہ حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا۔

❷ رسول کی تعریف اور نبی و رسول میں فرق:۔ رسول اللہ تعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے بندوں پر اپنے احکام پہنچانے کیلئے مقرر فرماتے ہیں، یہ سچے ہوتے ہیں، کبھی جھوٹ نہیں بولتے، گناہ بھی نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ کے

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

حکم سے معجزے دکھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پیغامات احکام کو بغیر کسی کمی وبیشی کے انسانوں تک پہنچاتے ہیں۔

رسول اُس پیغمبر کو کہتے ہیں جس کو نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو اور نبی ہر پیغمبر کو کہتے ہیں خواہ اسے نئی شریعت و کتاب دی گئی ہو یا نہ دی گئی ہو۔

② رسول و نبیوں کی تعداد:۔ دنیا میں بے شمار نبی و رسول آئے اُن کی صحیح تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں، ہمیں صرف اس بات پر ایمان لانا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی رسول اور نبی بھیجے وہ سب کے سب برحق ہیں، ہم ان کو نبی و رسول مانتے ہیں۔

③ قیامت کا وقوع اور اسکی نشانیاں:۔ قیامت کے وقوع کا صحیح علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہے بس اتنا معلوم ہے کہ جمعہ کا دن اور محرم الحرام کی دس تاریخ ہوگی۔ البتہ قیامت کی کچھ نشانیاں درج ذیل ہیں۔

جب دنیا میں گناہ زیادہ ہوں گے، لوگ اپنے ماں باپ کی نافرمانیاں کریں گے اور اُن پر سختیاں کریں گے، امانت میں خیانت کی جائے گی، ناچ گانا کی زیادتی ہوگی، بعد والے لوگ اپنے پہلے بزرگوں کو بُرا کہیں گے، بے علم اور کم علم لوگ مقتداء و پیشوا بن جائیں گے، چرواہے وغیرہ کم درجے کے لوگ اونچی اونچی عمارتیں بنائیں گے، نا قابل لوگ بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہوں گے۔ جب ان علامات کا ظہور ہو تو سمجھ لو کہ قیامت قریب ہے۔

④ تقدیر اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کی مراد:۔ ہر بات اور ہر اچھی بری چیز کے لئے اللہ تعالیٰ کے علم میں ایک اندازہ مقرر ہے اور ہر چیز کے پیدا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اسی علم اور اندازے کو تقدیر کہتے ہیں۔

قیامت میں اسرافیل علیہ السلام کے صور پھونکنے سے سب چیزیں فنا ہو جائیں گی، پھر اسرافیل علیہ السلام دوبارہ صور پھونکیں گے تو سب چیزیں دوبارہ موجود ہو جائیں گی، آدمی بھی زندہ ہو جائیں گے، میدان حشر میں خدا تعالیٰ کے سامنے پیشی ہوگی حساب لیا جائیگا اور اچھے برے کاموں کا بدلہ دیا جائے گا جس روز یہ کام ہوں گے اس دن کو یوم الحشر (جمع کئے جانے کا دن) یوم الجزاء اور یوم الدین (بدلہ دینے کا دن) اور یوم الحساب (حساب کا دن) کہتے ہیں۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۷ھ

السؤال الاول ..... فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء (پانچوں نمازوں) کے اوقات تحریر کریں، نیز ظہر و عصر کا مستحب وقت بتائیں۔ (ج ۱ ص ۵۱)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) پانچوں نمازوں کے اوقات (۲) ظہر و عصر کا مستحب وقت۔

جواب ..... ① پانچوں نمازوں کے اوقات:۔ نماز فجر: اس کے وقت کی ابتدا طلوع فجر کے وقت (یعنی جب صبح کے وقت مشرق کی طرف چوڑائی میں سفیدی نظر آئے) ہوتی ہے اور انتہا سورج کے طلوع ہونے کے وقت ہوتی ہے۔

نماز ظہر: اس کے وقت کی ابتدا سورج ڈھلنے کے وقت ہوتی ہے اور اس کی انتہا ہر چیز کے سایہ اصلی کے علاوہ اس کا سایہ دو مثل (دوگنا) ہونے کے وقت ہوتی ہے۔

نماز عصر: ظہر کے وقت کی انتہا کے بعد عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج کے غروب ہونے تک اس کا وقت باقی رہتا ہے، البتہ سورج کے زرد ہونے کے بعد وقت مکروہ شروع ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

نمازِ مغرب: سورج کے غروب ہونے کے فوراً بعد اس کا وقت شروع ہوتا ہے اور آسمان کے کنارے پر مغرب کی جانب سرخی کے زائل ہونے تک اس کا وقت باقی رہتا ہے۔

نمازِ عشاء: مغرب کی طرف آسمان کے کنارے پر سرخی کے زائل ہونے کے بعد اس کے وقت کی ابتداء ہوتی ہے اور صبح ہونے تک اس کا وقت باقی رہتا ہے، البتہ آدھی رات کے بعد وقت مکروہ شروع ہو جاتا ہے۔

❷ ظہر و عصر کا مستحب وقت:۔ ظہر کی نماز گرمی میں تاخیر سے اور سردی میں اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے اور عصر کی نماز اتنی تاخیر سے پڑھنا مستحب ہے کہ عصر کا وقت شروع ہونے کے بعد نوافل پڑھنا چاہے تو پڑھ سکے۔

الشق الثانی..... مذکورہ سوالات کے جوابات تحریر کریں۔ ① رمضان کے روزے کی نیت کس وقت کرنا ضروری ہے ② کیا زبان سے نیت کرنا ضروری ہے ③ قضاء روزے کی نیت کس وقت کرنا ضروری ہے ④ نفل روزہ کی نیت کس وقت تک درست ہے ⑤ نفل روزہ رکھ کر توڑ دیا تو اس پر قضاء واجب ہے یا نہیں ⑥ رمضان کے مہینے میں نفل روزہ کی نیت کی تو یہ رمضان کا روزہ ہوگا یا نفل کا ⑦ اگر کسی نے عید کا چاند اکیلے دیکھا تو اس کے لئے عید کرنا درست ہے یا نہیں۔ (ج ۴ ص ۷۰)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں مذکورہ سات سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

الجواب..... مذکورہ سوالات کے جوابات:۔

① رمضان کے روزے کی نیت کا وقت: دن کے وقت کچھ کھائے پیئے بغیر دوپہر تک رمضان کے روزہ کی نیت ہو سکتی ہے۔

② نیت کی کیفیت: زبان کے ساتھ روزہ کی نیت کرنا ضروری نہیں ہے محض دل سے نیت و قصد کر لینا ہی کافی ہے۔

③ قضاء روزے کی نیت کا وقت: قضاء روزے کیلئے رات سے نیت کرنا ضروری ہے صبح ہو جانے کے بعد نیت کرنے سے نفلی روزہ ہو جائیگا۔

④ نفلی روزہ کی نیت کا وقت: رمضان کے روزہ کی طرح نفلی روزہ کی نیت بھی دوپہر تک ہو سکتی ہے۔

⑤ نفلی روزہ کی قضاء کا حکم: نفلی روزہ شروع کرنے سے واجب ہو جاتا ہے لہٰذا اگر کسی نے نفلی روزہ کی نیت کر لی اور پھر اس کے بعد روزہ توڑ دیا تو اس کی قضاء ضروری ہے۔

⑥ رمضان میں نفلی روزہ کی نیت کا حکم: اگر کسی نے رمضان کے مہینے میں نفلی روزہ کی نیت کر لی تب بھی رمضان کا روزہ ہوگا۔

⑦ عید کا چاند اکیلے دیکھنے والے کا حکم: اگر کسی شخص نے اکیلے عید کا چاند دیکھا تو اسکی گواہی معتبر نہیں ہے لہٰذا وہ بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ اگلے دن کا روزہ رکھے گا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۷ھ

الشق الاوّل..... مہرِ نبوت کہاں تھی؟ اسکی شکل کیا تھی اور کس قدر بڑی تھی اور یہ پیدائشی تھی یا بعد میں عطا ہوئی۔ (ص ۳۳۰: لدنیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مہرِ نبوت کی جگہ (۲) مہرِ نبوت کی شکل (۳) مہرِ نبوت کی مقدار اور پیدائشی یا عطائی ہونے کی وضاحت۔

الجواب..... ❶ مہرِ نبوت کی جگہ:۔ آپ ﷺ کی مہرِ نبوت دونوں شانوں کے درمیان ذرا بائیں جانب سخت ہڈی کے قریب تھی۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

❷ مہر نبوت کی شکل :۔ آپ علیہ السلام کی مہر نبوت سیب کی طرح خوبصورتی کے ساتھ گوشت مبارک ابھرا ہوا تھا جو بدن کی عام رنگت سے کسی قدر زیادہ سرخی مائل تھا، اس کی شکل بند مٹھی کے مشابہ تھی چاروں طرف بڑے بڑے تل تھے جو بڑائی کی وجہ سے مسوں کے برابر معلوم ہوتے تھے اور ارد گرد بال تھے۔

❸ مہر نبوت کی مقدار اور پیدائشی یا عطائی ہونے کی وضاحت :۔ مہر نبوت، کبوتر کے انڈے کے برابر تھی اور مہر نبوت کا وجود پیدائشی تھا جو پیدائش کے وقت ہی آپ علیہ السلام کے جسم اطہر پر موجود تھی۔

الشق الثانی ..... حضور علیہ السلام کے اخلاق پر کم از کم دس سطروں پر مشتمل ایک مضمون تحریر کریں۔ (ص ۲۳۳: ادارہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں فقط آنحضرت علیہ السلام کے اخلاق کریمانہ پر مضمون مطلوب ہے۔

الجواب ..... آنحضرت علیہ السلام کے اخلاق کریمانہ :۔ آپ علیہ السلام کے اخلاق احکام خداوندی اور رضاء الٰہی کا عملی نمونہ تھے۔ لڑائی، صلح، دشمنی، دوستی، آرام، عبادت، خوراک، پوشاک، اٹھنا، بیٹھنا، سونا، جاگنا، چلنا پھرنا ہر کام میں منشاء خداوندی کو ملحوظ رکھا جاتا، اپنی ذات کی وجہ سے کبھی کسی پر خفا نہیں ہوئے، اپنے نقصان کا کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا، البتہ اگر شریعت کا کوئی حق ضائع ہوتا تو پھر غصہ کی انتہا نہ رہتی اور اس وقت نہ کسی کی محبت رکاوٹ بنتی اور نہ کسی کی سفارش حتی کہ اپنی سب سے لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں فرمایا کہ اگر وہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالتا۔ گستاخی، بے ادبی، تکلیف اور رنج کا بدلہ سوائے معافی کے کچھ نہ تھا حتی کہ چچا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا قاتل بھی معافی مانگنے کے لئے آیا تو اسے بھی معاف کر دیا اور خدمت خلق و ہمدردی زندگی کا سب سے بڑا مقصد تھا، تواضع و انکساری حد درجہ کی تھی، الغرض اخلاق کا احاطہ تو درکنار اخلاق کے الف کے زبر کی بھی تعریف کا احاطہ محال بلکہ ناممکن ہے۔ بس یہی کہا جائے گا کان خلقہ القرآن الکریم کہ قرآن کا عملی نمونہ حضور علیہ السلام کی ذات تھی۔ یا دوسرے الفاظ میں آپ علیہ السلام کی ذات مطہرہ چلتا پھرتا قرآن کریم تھی۔

﴿الورقة الثالثة : فی الفقه والسیرة﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۸ھ

الشق الاوّل ..... ناپاک کنویں کو پاک کرنے کا طریقہ تحریر کریں نیز مرا ہوا جانور کنویں میں گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ زندہ جانور کنویں میں گر کر باہر نکل آئے تو اس کا حکم تحریر کریں۔ (ج ۱: ص ۳۲)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں :۔ (۱) ناپاک کنویں کو پاک کرنے کا طریقہ (۲) مرا ہوا جانور کنویں میں گر جانے کا حکم (۳) زندہ جانور کنویں میں گر کر باہر نکل آئے تو اس کا حکم۔

الجواب ..... ❶ ناپاک کنویں کو پاک کرنے کا طریقہ :۔ کنویں کو پاک کرنے کے پانچ طریقے ہیں :۔ ① جب کنویں میں نجاست گر جائے تو تمام پانی نکالنے سے پاک ہو جائے گا۔ ② جب آدمی یا سؤر یا کتا یا بکری یا دو بلیاں یا اتنا یا اس سے بڑا کوئی اور جانور گر کر مر جائے تو سارا پانی نکالنا پڑے گا ③ اور جب کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنویں میں گر کر پھول گیا یا پھٹ گیا تو سارا پانی نکالنا ہوگا خواہ وہ جانور چھوٹا ہو یا بڑا۔ ④ جب کبوتر یا مرغی یا بلی یا اتنا ہی بڑا کوئی جانور گر کر مر گیا لیکن پھولا نہیں تو چالیس

Scanned with CamScanner

ڈول نکالنے پڑیں گے۔ ⑤ اگر چوہا، چڑیا یا اتنا ہی بڑا کوئی اور جانور گر کر مر گیا تو بیس ڈول نکالنے پڑیں گے۔ بیس کی جگہ تیس اور چالیس کی جگہ ساٹھ ڈول نکالنا مستحب ہے۔

❻ مرا ہوا جانور کنویں میں گر جانے کا حکم:۔ اگر کنویں میں سے مرا ہوا جانور نکلے اور یہ معلوم نہ ہو کہ کب گرا ہے تو جس وقت جانور کو دیکھا گیا ہے اُسی وقت سے کنواں ناپاک سمجھا جائے گا۔

❼ زندہ جانور کنویں میں گر کر باہر نکل آئے تو اس کا حکم:۔ اگر کنویں میں کوئی جانور گر کر زندہ باہر نکل آیا تو اگر وہ ایسا جانور ہے جس کا جوٹھا ناپاک ہے یا اُس جانور کے جسم پر نجاست لگی ہوئی تھی تو کنواں ناپاک ہو جائے گا۔ اور وہ جانور جن کا جوٹھا ناپاک نہیں اور اُن کے بدن پر کوئی نجاست بھی نہ ہو اگر وہ جانور کنویں میں گر کر زندہ باہر نکل آئیں اور ان کے کنواں میں پیشاب یا پاخانہ نہ کرنے کا یقین ہو تو کنواں ناپاک نہ ہوگا۔

السوال الخامس ..... توراۃ، انجیل وزبور کا آسمانی کتابیں ہونا کیسے معلوم ہوا؟ اگر کوئی شخص ان کتابوں کو اللہ تعالیٰ کی کتابیں نہ مانے تو اس کیا حکم ہے؟ قرآن کریم کی پہلی کتب پر فضیلت کی وجہ کیا ہے؟ (ج ۳ ص ۸)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں۔ (۱) توراۃ، انجیل وزبور کا آسمانی کتابیں ہونے کا علم (۲) ان کتابوں کو اللہ تعالیٰ کی کتابیں نہ ماننے والے کا حکم (۳) قرآن کریم کی پہلی کتب پر فضیلت کی وجہ۔

الجواب ..... ❶ توراۃ، انجیل وزبور کا آسمانی کتابیں ہونے کا علم:۔ توراۃ، انجیل وزبور کا آسمانی کتابیں ہونا قرآن کریم سے ثابت ہے۔ توراۃ کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی ونور۔ زبور کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے واٰتینا داؤد زبورًا۔ انجیل کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے وقفینا بعیسی ابن مریم واٰتیناہ الانجیل۔

❷ ان کتابوں کو اللہ تعالیٰ کی کتابیں نہ ماننے والے کا حکم:۔ اگر کوئی شخص ان کتابوں کو اللہ تعالیٰ کی کتابیں نہ مانے تو وہ گویا قرآن کریم کی ان آیات کا انکار کر رہا ہے اور جو قرآن کریم کی آیات کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

❸ قرآن کریم کی پہلی کتب پر فضیلت کی وجہ:۔ قرآن کریم کو سابقہ کتب پر متعدد وجوہ سے فضیلت حاصل ہے۔

① قرآن کریم کا ایک ایک حرف اور ایک ایک لفظ محفوظ ہے اس میں لفظ کی بھی کمی بیشی نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک ہو سکے گی جبکہ سابقہ کتابوں میں تحریف کر دی گئی۔ ② قرآن کریم کی عبارت والفاظ معجز ہیں یعنی ایسے اونچا درجہ کی عبارت ہے کہ قرآن مجید کی چھوٹی سے چھوٹی سورت کے مثل بھی کوئی شخص لانے پر قادر نہیں ہے۔ ③ قرآن مجید میں آخری شریعت کے احکام ہیں تو گویا اس کے ذریعے سابقہ شریعتوں کے بہت سے احکام منسوخ کر دیے گئے۔ ④ پہلی کتابیں یکبارگی نازل ہوئیں اور قرآن کریم ضرورتوں کے مطابق تیئیس (۲۳) برس تک تھوڑا تھوڑا نازل ہوا اور ضرورت کے مطابق تھوڑا تھوڑا نازل ہونے کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اترتا گیا اور لوگ اس کے احکام کو قبول کر کے مسلمان ہوتے گئے۔ ⑤ قرآن مجید لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں محفوظ ہے اور یہ حفاظت رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے چلی آرہی ہے اور قیامت تک چلتی رہے گی۔ ⑥ قرآن کریم کے احکام ایسے معتدل ہیں کہ ہر زمانے اور ہر قوم کے مناسب ہیں، دنیا کی کوئی قوم اس کے احکام پر عمل کرنے سے عاجز نہیں۔ اسی لئے قرآن

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

مجید کے نازل ہونے کے بعد کسی دوسری شریعت اور کسی دوسری آسمانی کتاب کی ضرورت باقی نہ رہی اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت اور شریعت تمام دنیا کے لئے عام کردی گئی۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۸ھ

السؤال الاوّل ..... شرائط نماز و ارکان نماز کسے کہتے ہیں اور ان کی تعداد و اسماء ذکر کریں۔ واجبات نماز سے کیا مراد ہے؟ واجبات کی نشاندہی بھی کریں۔ (ج ۲ ص ۱۶) (ج ۳ ص ۲۶)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل دو امور ہیں۔ (۱) شرائط نماز و ارکان نماز کی تعداد و اسماء (۲) واجبات نماز کی مراد و نشاندہی۔

جواب ..... ❶ شرائط نماز و ارکان نماز کی تعداد و اسماء:۔ شرائط نماز وہ اعمال ہیں جو نماز سے پہلے نمازی کے لئے ضروری ہیں، ان کی تعداد سات ہے۔ ① جسم پاک ہو ② کپڑے پاک ہوں ③ جگہ پاک ہو ④ ستر چھپا ہوا ہو ⑤ نماز کا وقت ہو ⑥ استقبال قبلہ ہو (منہ قبلہ کی طرف ہو) ⑦ نماز کی نیت کرے۔

ارکان نماز سے مراد وہ اعمال ہیں جو نماز کے اندر فرض و ضروری ہیں، ان کو فرائض نماز بھی کہتے ہیں۔ ان کی تعداد چھ ہے۔ ① تکبیر تحریمہ کہنا ② قیام (کھڑا ہونا) ③ قراءت (قرآن کریم کی تلاوت کرنا) ④ رکوع کرنا ⑤ سجدہ کرنا ⑥ قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔

❷ واجبات نماز کی مراد و نشاندہی:۔ واجبات نماز سے مراد وہ اعمال ہیں جن کا نماز میں ادا کرنا ضروری ہے اگر ان میں سے کوئی عمل بھول کر چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائے گی اور اگر سجدۂ سہو نہ کیا یا جان بوجھ کر ان میں سے کوئی عمل چھوڑ دیا تو نماز کو لوٹانا لازم ہے۔

واجبات نماز چودہ ہیں۔ ① فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قراءت کے لئے مقرر کرنا۔ ② فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھنا۔ ③ فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں، واجب سنت اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی چھوٹی سورۃ یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیات پڑھنا۔ ④ سورۂ فاتحہ کے بعد سورت پڑھنا۔ ⑤ قراءت، رکوع اور سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا۔ ⑥ قومہ کرنا (رکوع سے اُٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا)۔ ⑦ جلسہ (دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا)۔ ⑧ تعدیل ارکان (رکوع، سجدہ وغیرہ ارکان نماز کو اطمینان سے ادا کرنا)۔ ⑨ قعدۂ اولیٰ (تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا)۔ ⑩ دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔ ⑪ امام کا نماز فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان کے وتروں میں بلند آواز سے قراءت کرنا۔ ظہر، عصر وغیرہ میں آہستہ قراءت کرنا۔ ⑫ لفظ سلام کے ساتھ نماز کو ختم کرنا۔ ⑬ نماز وتر میں قنوت کیلئے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا۔ ⑭ دونوں عیدوں کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا۔

السؤال الثانی ..... واجب الوجود، صفت وحدت، صفت علم و صفت کلام کا معنی اور مفہوم بیان کریں۔ نیز قرآن کریم کی موجودہ ترتیب نزول والی ہی ہے یا فرق ہے؟ اگر فرق ہے تو موجودہ ترتیب آپ ﷺ کی ذاتی رائے سے ہے یا بحکم خداوندی سے ہے؟ (ج ۲ ص ۸۲)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں۔ (۱) واجب الوجود، صفت وحدت، صفت علم و صفت کلام کا معنی و

مفہوم (۴) قرآن کریم کی موجودہ ترتیب کی تفصیل۔

جواب ..... ❶ **واجب الوجود، صفت وحدت، صفت علم وصفت کلام کا معنی ومفہوم:۔**

واجب الوجود: ایسی ہستی یا ایسی موجود چیز جس کا وجود (موجود ہونا) واجب یعنی ضروری ہو اور اس کا عدم محال ہو وجود واجب الوجود ہوگا وہ ہمیشہ سے ہوگا اور ہمیشہ رہے گا، نہ اس کی ابتداء ہوگی اور نہ انتہاء ہوگی۔ پس اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی چیز واجب الوجود نہیں ہے۔

صفت وحدت: وحدت کا معنی ایک ہونا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے کہ وہ اپنی ذات اور صفات میں تن تنہا ویکتا ہے اور توحید کا معنی اللہ تعالیٰ کو ایک سمجھنا یا اس کے ایک ہونے کا یقین واقرار کرنا ہے۔

صفت علم: علم کا معنی جاننا ہے یعنی اللہ تعالیٰ تمام چیزوں کے عالم (جاننے والے) ہیں، اُس کے علم سے کوئی چھوٹی بڑی چیز خارج نہیں ہے، کائنات کے ذرے ذرے کا اُسے علم ہے، ہر چیز کو اُس کے وجود سے پہلے اور معدوم ہونے کے بعد بھی وہ جانتا ہے۔ حتیٰ کہ انسان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں وہ بھی اُس کے علم میں ہیں۔

صفت کلام: کلام کا معنی بولنا وبات کرنا ہے، اللہ تعالیٰ کے لئے یہ صفت ثابت ہے مگر مخلوق کی طرح نہیں کہ مخلوق بغیر زبان کے کلام نہیں کرسکتی اور مخلوق اپنے تمام کاموں میں اسباب وآلات کی محتاج ہے اور باری تعالیٰ اپنے کسی کام میں کسی اسباب وآلات کے محتاج نہیں اور وہ کلام کرنے میں بھی زبان کے محتاج نہیں۔

❷ **قرآن کریم کی موجودہ ترتیب کی تفصیل:۔** قرآن کریم کی موجودہ ترتیب نزول والی ترتیب نہیں ہے کیونکہ قرآن مجید کا نزول ضرورت اور موقع کی مناسبت سے ہوتا تھا جب بھی کوئی سورۃ یا آیت نازل ہوتی تو آپ ﷺ بتادیتے کہ اس سورۃ یا آیت کو فلاں جگہ، فلاں سورۃ سے پہلے اور فلاں سورۃ کے بعد لکھ لو اور موجودہ ترتیب یعنی سورتوں کی تعداد، اُن کی ابتداء وانتہاء، ہر سورۃ کی آیات کی تعداد اور ہر آیت کی ابتداء وانتہاء یہ سب امور حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بتلائے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اُن کی تعلیم دی۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۸ھ

السؤال الاول ..... حضور اکرم ﷺ کے کتنے تائے اور چچے تھے اور کیا کیا نام تھے۔ ان میں سے سب سے بڑے اور چھوٹے کون تھے اور کون کون مسلمان ہوئے۔ نیز آپ کی پھوپھیاں کتنی تھیں اور کیا کیا نام تھے؟ (ص ۲۸۱ الدلائل)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں آپ ﷺ کے چچا، تایا اور پھوپھیوں کی وضاحت مطلوب ہے۔

جواب ..... **آپ ﷺ کے چچا، تایا وپھوپھیوں کی وضاحت:۔** آپ ﷺ کے کل تیرہ چچا اور تائے تھے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ، ابو طالب، ابولہب، زبیر، عبدالکعبہ، ضرار، قثم، مصعب، حارث، مقوم، مغیرہ، حجل یا قحطلہ۔ بعض نے کہا کہ حارث ہی کا نام مقوم اور مغیرہ ہی کا نام حجل یا قحطلہ تھا، اس طرح کل تعداد گیارہ ہوئی ان میں سے حارث سب سے بڑے اور عباس سب سے چھوٹے تھے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ وعباس رضی اللہ عنہ دو چچا مسلمان ہوئے تھے۔

آپ ﷺ کی چھ پھوپھیاں تھیں۔ صفیہ ام زبیر بن العوام، عاتکہ، برہ، اروی، امیہ، ام حکیم البیضاء ان میں سے صرف حضرت

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

صفیہ رضی اللہ عنہا یقیناً اسلام لائیں تھیں اور اروی والدہ عثمان کے اسلام لانے کے بارے میں اختلاف ہے۔

السؤال الخامس ..... مذہبی طور پر نکاح کے مقاصد لکھیں نیز ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے اسماء لکھیں، اور بتائیں کہ درج ذیل خواتین کے مہر کیا کیا تھے؟ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ آپ ﷺ کے متعدد نکاح کرنے کی حکمتیں بھی تحریر کریں۔ (ص ۲۶۸: الدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) مذہبی طور پر نکاح کے مقاصد (۲) ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے اسماء (۳) مذکورہ خواتین کے مہر کی تفصیل (۴) متعدد نکاح کی حکمتیں۔

الجواب ..... ❶ مذہبی طور پر نکاح کے مقاصد:۔ ① پاکدامنی ② خدا کی بندگی کے لئے ایک دوسرے کی مدد ③ امت محمدیہ میں اضافہ ④ گھریلو انتظامات سے بے فکر ہو کر مذہبی فرائض مثلاً جہاد و حلال کمائی میں مشغولیت ⑤ اپنے بال بچوں کے دکھ درد کو دیکھ کر مخلوقِ خدا کے دکھ درد کا پتہ چلے اور نیک سلوک و خدمتِ خلق کی عادت پڑے۔

❷ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے اسماء:۔ امہات المومنین، ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی تعداد گیارہ ہے، بوقتِ وفات آپ ﷺ کے نکاح میں نو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن تھیں۔

① حضرت خدیجہ بنت خویلد قریشی ② حضرت سودہ بنت زمعہ قریشی ③ حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق اکبر قریشی ④ حضرت حفصہ بنت عمر فاروق قریشی ⑤ حضرت زینب بنت خزیمہ قریشی ⑥ حضرت اُم سلمہ بنت ابو امیہ قریشی ⑦ حضرت زینب بنت جحش بنو اسد ⑧ حضرت جویریہ بنت حارث بنو مصطلق ⑨ حضرت اُم حبیبہ بنت ابو سفیان قریشی ⑩ حضرت صفیہ بنت حیی بنو نضیر ⑪ حضرت میمونہ بنت حارث بنو ہلال رضی اللہ عنہن۔

❸ مذکورہ خواتین کے مہر کی تفصیل:۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مہر چھ اونٹ، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا مہر چار سو دینار اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مہر پانچ سو درہم تھے۔

❹ متعدد نکاح کی حکمتیں:۔ جو نکاح کی حکمتیں ہیں اسکا علم زیادہ اللہ ہی کو ہے۔ حضور ﷺ کا طریقہ تھا کہ جس چیز کی تعلیم دوسروں کو دیتے اس پر سختی سے عمل کر کے دکھاتے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور جہاد وغیرہ میں یہی حالت تھی۔ اس طرح جب چار نکاح جائز کر دیئے گئے اور حکم یہ ہوا کہ سب کے ساتھ اچھے طریقے سے رہیں تو حضور ﷺ نے ۹ نکاح کر کے دکھا دیا کہ بہت سی بیویوں کے ہوتے ہوئے اس طرح محبت اور برابری کا سلوک کیا جا سکتا ہے۔ اگر نکاح عیش ہے تو یہ بتا دیا کہ انسان ایک بیوی نہیں ۹ میں بھی پھنس کر دنیادار نہیں بنتا۔

نیز بہت سے مسئلے ایسے ہیں کہ مردوں کے ذریعے ان کی تبلیغ ناممکن ہے اور غیر عورتوں کے سامنے بیان کرنا خلافِ حیاء ہے اس طرح ان کی تبلیغ باسانی ہو سکتی ہے یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کے اقوال و افعال کا ایک تہائی حصہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے امت تک پہنچا ہے۔ یہ کچھ حکمتیں تھیں کہ جن کا تذکرہ اپنے مقام پر موجود ہے۔ معاذ اللہ کثرتِ ازواج سے برا مقصد ہوتا تو یہ شادیاں جوانی میں کرنی چاہیے تھیں نہ کہ بڑھاپے کی حالت میں، اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ بقیہ تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن بیوہ تھیں اگر برا مقصد ہوتا تو بیوہ کی بجائے کنواری دوشیزہ لڑکیوں سے نکاح کرتے۔

Scanned with CamScanner

الورقة الثالثة : فی الفقه والسیرة

السوال الاوّل ۱۴۲۹ھ

الشق الاوّل ..... ① پانی کی کن کن اقسام سے وضو کرنا جائز ہے؟ ② کن پانیوں سے وضو کرنا جائز نہیں ہے ③ جس پانی سے وضو یا غسل کیا گیا ہو اسے فقہی اصطلاح میں کیا کہتے ہیں؟ ④ کن جانوروں کا جوٹھا پانی ناپاک ہے۔ (ج ۲ ص ۱۸)

جواب ..... ① بارش کے پانی، چشمے اور کنویں کے پانی، ندی یا سمندر کے پانی، پگھلی ہوئی برف یا اولوں کے پانی، بڑے تالاب یا حوض کے پانی سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے۔

② پھل اور درخت کا نچوڑا ہوا پانی، شوربہ، وہ پانی جس کا رنگ بو مزہ کسی پاک چیز کے ملنے کی وجہ سے بدل گیا ہو اور پانی گاڑھا ہو گیا ہو، ایسا پانی جو تھوڑا ہو اور اس میں کوئی ناپاک چیز گر گئی ہو یا کوئی جانور گر کر مر گیا ہو، وہ پانی جس سے وضو یا غسل کیا گیا ہو، وہ پانی جس پر نجاست کا اثر غالب ہو گیا ہو، حرام جانوروں کا جوٹھا پانی، سوف، گلاب یا کسی اور چیز کے عرق وغیرہ سے وضو کرنا جائز نہیں ہے۔

③ جس پانی سے وضو یا غسل کیا گیا ہو اُسے ماءِ مستعمل کہتے ہیں، یہ خود تو پاک ہے مگر اس سے وضو یا غسل کرنا جائز نہیں ہے۔

④ کتے، خنزیر، شکاری چوپائے، اسی طرح وہ بلی جو چوہا یا کوئی اور جانور کھا کر فوراً پانی پی لے ان سب کا جوٹھا ناپاک ہے۔

الشق الثانی ..... ① معجزہ کسے کہتے ہیں؟ نیز آپ ﷺ کے کم از کم چار معجزات کو وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔ ② کرامت کی تعریف کر کے معجزہ، کرامت، استدراج میں فرق تحریر کریں۔ ③ کیا کسی اللہ والے کے ہاتھ پر کرامت کا ظاہر ہونا ضروری ہے۔ (ج ۲ ص ۱۹)

جواب ..... ① معجزہ: اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں سے کبھی خلافِ عادت کچھ امور ظاہر کرواتے ہیں جن کے کرنے سے دنیا کے عام لوگ عاجز ہوتے ہیں تاکہ لوگ اُس عمل کو دیکھ کر اُس نبی کے سچا ہونے کا یقین کر لیں۔

آپ ﷺ کو بے شمار معجزات عطاء کیے گئے جن میں سے چار یہ ہیں۔ ① قرآن کریم ② معراج ③ شق قمر ④ چند آدمیوں کا کھانا سینکڑوں لوگوں نے پیٹ بھر کر کھایا۔

② کرامت: اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی توقیر بڑھانے کیلئے اُن سے ایسے کام ظاہر کرواتے ہیں جو خلافِ عادت اور مشکل ہوں۔

فرق: جس شخص نے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہو اُس سے اگر کوئی خلافِ عادت کام ظاہر ہو تو اُسے معجزہ کہتے ہیں اور اگر کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ نہ کیا ہو مگر وہ متقی اور پرہیزگار اور شریعت کا پابند ہو اور اسکے ہاتھ پر کوئی خلافِ عادت عمل ظاہر ہو تو اسے کرامت کہتے ہیں۔ اور اگر کوئی خلافِ شرع یا بے دین آدمی کے ہاتھ پر کوئی خلافِ عادت کام ظاہر ہو تو اُسے استدراج کہتے ہیں۔

③ اولیاء اللہ کے ہاتھ پر کرامات کا ظاہر ہونا کوئی ضروری نہیں ہے کیونکہ بہت سے اللہ والے ایسے ہوتے ہیں کہ عمر بھر اُن سے کوئی کرامت ظاہر نہیں ہوتی۔

السوال الثانی ۱۴۲۹ھ

الشق الاوّل ..... ① چار مشہور آسمانی کتابیں کون سی ہیں؟ اور کن پیغمبروں پر نازل ہوئیں؟ ② رسول کون ہوتے ہیں؟ نبی کے کیا معنی ہیں؟ نبی اور رسول میں کیا فرق ہے یا دونوں کے ایک معنی ہیں؟ ③ اللہ تعالیٰ نے کتنے رسول اور نبی مبعوث فرمائے؟

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

③ قیامت کی کم از کم آٹھ نشانیاں تحریر کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ١٤٢٧ھ۔

الشق الثالث ..... ① خلیفہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟ ② ولی کسے کہتے ہیں اور ولی کی پہچان کیا ہے؟

جواب ..... ① خلیفہ کا معنی قائم مقام اور نائب ہے، رسول اللہ ﷺ کے اس دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد دین کا کام سنبھالنے اور جو انتظامات رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے انہیں قائم رکھنے میں جو شخص آپ ﷺ کا قائم مقام ہوا سے خلیفہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد تمام مسلمانوں کے اتفاق سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفۂ اوّل بنائے گئے، ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دوسرے خلیفہ بنے، ان کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تیسرے خلیفہ بنے، ان کے بعد حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ چوتھے خلیفہ بنے۔ ان چاروں کو خلفائے راشدین اور خلفائے اربعہ کہتے ہیں۔

② جو مسلمان اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات کی پابندی کرے، کثرت سے عبادت کرے، گناہوں سے اجتناب کرے اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت کو دنیا و مافیہا کی تمام چیزوں سے مقدم رکھے تو وہ اللہ تعالیٰ کا مقرب اور پیارا ہوتا ہے اُسکو ولی کہتے ہیں۔

ولی کی پہچان یہ ہے کہ وہ مسلمان، متقی، پرہیزگار ہو، کثرت سے عبادت کرتا ہو، اللہ اور اس کے رسول کی محبت اس پر غالب ہو، دنیا کی حرص نہ ہو، ہر وقت آخرت کا خیال پیش نظر رکھے۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٢٩ھ

الشق الاوّل ..... رسول اللہ ﷺ کے پیدائشی و فطری اوصاف پر دس سطروں پر مشتمل مضمون تحریر کریں۔ (ص ٢٣١: اعدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں فقط آنحضرت ﷺ کے پیدائشی و فطری اوصاف پر مضمون مطلوب ہے۔

جواب ..... آنحضرت ﷺ کے پیدائشی و فطری اوصاف:۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام عالم میں سب سے زیادہ ذکاوت، ذہانت، تدبر، عقل، سیاست اور خاکی انتظام عطا کیا تھا، جنکا ظہور آپ ﷺ کے واقعات زندگی سے وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا تھا، بہادری اور دلیری کوٹ کوٹ کر آپ ﷺ کے اندر بھری ہوئی تھی، خیالات بلند، ارادہ مضبوط، ہمت عالی، تمام کاموں میں استقلال، تمام معاملات میں پائیداری، تمام اوقات کی پابندی تھی، کسی چیز کی محبت اور کسی چیز کا نقصان آپ ﷺ کے ارادہ میں فرق پیدا نہ کر سکتا تھا، اور صدق و امانت اس قدر رچا بسا تھا کہ کافر بھی صادق و امین کے لقب سے پکارتے تھے، آپ ﷺ بہادر ہونے کے ساتھ ساتھ نرم دل بھی تھے گویا نرمی سختی دونوں وصفیں آپ ﷺ میں جمع تھیں، سخاوت رگ و پٹھوں میں بھری ہوئی تھی، کسی چیز کے ہوتے ہوئے زبان سے "نہ" (نفی و انکار) نہیں نکلا تھی کہ بیوی بچوں کی بھوک پیاس بھی سخاوت میں رکاوٹ پیدا نہ کر سکی، اور اس رحم و سخاوت سے فیضیاب ہونے میں مسلمان اور کافر سب برابر تھے اور آپ ﷺ تواضع و عاجزی کے پیکر تھے، حاتم طائی کے بیٹے عدی بن حاتم اسی تواضع کو ہی دیکھ کر سچائی کے قائل ہو گئے تھے۔

الشق الثانی ..... حضور ﷺ اپنے اوقات کو کس طرح تقسیم فرماتے تھے، یعنی روزانہ کی عام ترتیب کیا تھی وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔ (ص ٢٣٩: اعدادیہ)

Scanned with CamScanner

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں فقط آنحضرت ﷺ کی تقسیم اوقات کی وضاحت مطلوب ہے۔

الجواب..... آنحضرت ﷺ کی تقسیم اوقات:۔ آنحضرت ﷺ اپنے اوقات کو دو حصوں پر تقسیم فرماتے تھے۔ ایک حصہ مکان کے باہر عمومی مسلمان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان گزارتے اور دوسرا حصہ مکان کے اندر گزارتے، پھر جو حصہ مکان کے اندر گزارتے اسکے بھی تین حصے فرماتے، ایک حصہ عبادت کیلئے، دوسرا حصہ گھر کے کام کاج، بات چیت اور اپنے بولنے کیلئے، تیسرا حصہ آرام کیلئے، پھر آرام کے وقت میں سے بھی ایک حصہ امت کے کاموں کیلئے وقف تھا، جس کی صورت یہ تھی کہ آپ ﷺ خواص صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ مجلس قائم کرتے اور ان خواص کے ذریعہ سے عوام تک فیوض وتعلیمات پہنچاتے اور ان خواص سے کسی چیز کو مخفی نہ رکھا جاتا تھا۔

﴿الورقة الثالثة : فی الفقه والسيرة﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۰ھ

الشق الاوّل..... قرآن مجید کتنے عرصہ میں اور کیسے نازل ہوا؟ امام، منفرد اور مقتدی کی نماز میں کیا فرق ہے؟ رکوع اور سجدہ کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ (ج ۱ ص ۲۳، ۲۵)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) قرآن مجید کے نزول کا زمانہ وکیفیت (۲) امام، منفرد ومقتدی کی نماز میں فرق (۳) رکوع اور سجدہ کرنے کا طریقہ۔

الجواب..... ❶ قرآن مجید کے نزول کا زمانہ وکیفیت:۔ قرآن مجید کل ۲۳ سال میں تھوڑا تھوڑا نازل ہوا، کبھی ایک آیت، کبھی دو چار آیتیں اور کبھی سورت وغیرہ، جیسے جیسے ضرورت ہوتی گئی قرآن کریم نازل ہوتا گیا۔

❷ امام، منفرد ومقتدی کی نماز میں فرق:۔ امام، منفرد ومقتدی کی نماز میں معمولی فرق ہے کہ امام اور منفرد پہلی رکعت میں ثناء کے بعد تعوذ اور تسمیہ پڑھ کر الحمدللہ اور سورت پڑھتے ہیں مگر مقتدی صرف پہلی رکعت میں ثناء پڑھ کر دونوں رکعتوں میں خاموش کھڑا رہتا ہے۔

نیز رکوع سے اٹھتے وقت امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہے اور مقتدی صرف ربنا لك الحمد کہتا ہے جبکہ منفرد سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لك الحمد دونوں کہتا ہے۔

❸ رکوع اور سجدہ کرنے کا طریقہ:۔ رکوع کرتے وقت کمر اور سر برابر رہیں یعنی سر نہ کمر سے اونچا اور نہ نیچا ہو اور دونوں ہاتھ پسلیوں سے علیحدہ رہیں اور گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے پکڑ لیا جائے۔

سجدہ کرتے وقت ہاتھوں کے پنجے زمین پر رہیں، کلائیاں اور کہنیاں زمین سے اونچی رہیں، پیٹ رانوں سے علیحدہ رہے، دونوں بازو پسلیوں سے علیحدہ رہیں۔

الشق الثانی..... اللہ تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کو کیا عقیدے رکھنے چاہئیں؟ موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ اور اس کی مدت واضح کریں؟ (ج ۲ ص ۲۳۵)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کے عقائد (۲) موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ اور مدت۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

الجواب ..... ❶ **اللہ تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کے عقائد:۔** ① اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے ② وہی عبادت اور بندگی کے لائق ہے ③ اُسکا کوئی شریک نہیں ④ وہ ہر چیز کو جانتا ہے کوئی چیز اُس سے مخفی نہیں ⑤ زمین و آسمان، سورج، چاند، ستارے، فرشتے، انسان و جنات غرض تمام دنیا کا خالق اور مالک وہی ہے ⑥ تمام مخلوق کو زندگی عطاء کرنیوالا اور موت دینے والا وہی ہے ⑦ تمام مخلوق کو روزی، رزق دینے والا وہی ہے ⑧ وہ کھانے پینے اور سونے سے پاک ہے ⑨ وہ ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ رہے گا ⑩ نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اُسکی آگے کوئی اولاد ہے ⑪ سب اُسکے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں ⑫ وہ تمام عیوب اور نقائص سے پاک ہے۔

❷ **موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ اور مدت:۔** موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کی انگلیاں پانی سے بھگو کر پاؤں کے پنجے پر رکھ کر اوپر کی طرف کھینچیں اور انگلیاں مکمل رکھیں صرف انکے سرے نہ رکھیں۔ ٹخنوں کی طرف یا ایڑی کی طرف مسح کرنے سے مسح نہیں ہوتا۔

ایک دفعہ پہنے ہوئے موزوں پر اگر آدمی اپنے گھر میں یا رہنے کی جگہ میں ہو تو ایک دن اور ایک رات تک مسح کر سکتا ہے اور اگر سفر میں ہو تو تین دن اور تین رات تک مسح کر سکتا ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۰ھ

السؤال الاول ..... توحید کا معنی ذکر کریں اور بتلائیں کہ مخلوق کو توحید کا علم کیسے ہوا؟ اگر قرآن مجید میں توحید کی تعلیم دی گئی ہے تو اُس کو آیات سے ثابت کریں۔ (ج ۳ ص ۱)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) توحید کا معنی (۲) مخلوق کو توحید کے علم کی کیفیت (۳) قرآن مجید کی آیات سے توحید کا اثبات۔

الجواب ..... ❶ **توحید کا معنی:۔** اللہ تعالیٰ کو اُسکی ذات و صفات میں دل سے ایک سمجھنا اور زبان سے اسکا اقرار کرنا توحید ہے۔

❷ **مخلوق کو توحید کے علم کی کیفیت:۔** اوّلاً انسانی عقل (بشرطیکہ صحیح ہو) اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے اور ایک ہونے کا یقین رکھتی ہے، یہی وجہ ہے کہ دنیا میں جتنے بڑے بڑے حکماء اور فلسفی گزرے ہیں وہ سب توحید باری تعالیٰ کے قائل ہیں۔

ثانیاً یہ کہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں نے بالاتفاق توحید کی تعلیم دی اور بتلایا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اُس جیسا ذات و صفات میں کوئی دوسرا نہیں ہے۔

❸ **قرآن مجید کی آیات سے توحید کا اثبات:۔** قرآن مجید میں توحید کی تعلیم کامل اور اعلیٰ درجے پر دی گئی ہے بلکہ آج کل دنیا میں صرف قرآن مجید ہی ایسی کتاب ہے جو خالص توحید کی تعلیم دیتی ہے اگرچہ سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی توحید کی تعلیم تھی مگر اُن تمام کتابوں میں لوگوں نے ردّ و بدل کرڈالا اور اُن میں توحید کے خلاف باتیں داخل کر دیں۔

قرآن مجید میں اوّل سے آخر تک توحید کی تعلیم ہے جن میں سے چند آیات یہ ہیں۔ ① **والٰھکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم** (بقرہ) ② **شھد اللہ انہ لا الٰہ الا ھو والملٰئکۃ واولوا العلم قائما بالقسط لا الٰہ الا ھو العزیز الحکیم** (آل عمران) ③ **قل ھو اللہ احد** (اخلاص)۔

السؤال الثانی ..... سجدۂ سہو کسے کہتے ہیں اور یہ کس طرح کیا جاتا ہے؟ نیز سجدۂ سہو کن چیزوں سے واجب ہوتا ہے؟ اگر امام کے

Scanned with CamScanner

پیچھے مقتدی سے کچھ سہو ہو جائے تو کیا حکم ہے؟ (ج ۲ ص ۴۰)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) سجدۂ سہو کی مراد و طریقہ (۲) سجدۂ سہو کو واجب کرنے والے افعال (۳) امام کے پیچھے مقتدی کے سہو کا حکم۔

الجواب ..... ❶ **سجدۂ سہو کی مراد و طریقہ:۔** سہو کا معنی بھول جانا ہے، بسا اوقات نماز میں بھول کر کمی زیادتی سے نقصان ہو جاتا ہے اور بعض نقصان ایسے ہیں کہ اُن کو دور کرنے کیلئے نماز کے آخری قعدہ میں دو سجدے کئے جاتے ہیں اُن کو سجدۂ سہو کہتے ہیں۔

سجدۂ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد ایک طرف سلام پھیر کر تکبیر کہیں اور معمول کے مطابق دو سجدے کریں پھر آخر میں بیٹھ کر دوبارہ التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

❷ **سجدۂ سہو کو واجب کرنے والے افعال:۔** نماز میں کسی واجب کے چھوٹ جانے سے یا واجب میں تاخیر ہو جانے سے یا کسی فرض میں تاخیر ہو جانے سے یا کسی فرض کو مقدم کر دینے سے یا کسی فرض کو مکرر کر دینے سے یا کسی واجب کی کیفیت بدل دینے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص قصداً ان افعال میں سے کوئی فعل کرے تو سجدۂ سہو سے یہ نقصان ختم نہ ہوگا بلکہ نماز کو لوٹانا واجب ہے۔

مثلاً بھول کر دو مرتبہ رکوع کرنے سے یا تین سجدے کرنے سے یا قعدہ اولیٰ یا اخیرہ میں تشہد چھوٹ جانے سے یا قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد اللھم صلی علی محمد پڑھنے سے یا اتنی ہی دیر خاموش بیٹھے رہنے سے یا امام کے جہری نماز میں آہستہ تلاوت کرنے سے یا امام کے سری نماز میں جہر کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے۔

❸ **امام کے پیچھے مقتدی کے سہو کا حکم:۔** اگر امام کے پیچھے مقتدی سے کوئی سہو یا غلطی ہو جائے تو مقتدی کے ذمے سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۰ھ

الشق الاول ..... حضور ﷺ نے دوسرے لوگوں کے ساتھ کیا کیا معاملات کئے اور کس شان سے کئے وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔ (ص ۲۵۸: ادارہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں فقط حضور ﷺ کے لوگوں کے ساتھ معاملات اور ان کی کیفیت مطلوب ہے۔

الجواب ..... **حضور ﷺ کے لوگوں کیساتھ معاملات اور انکی کیفیت:۔** حضور ﷺ نے لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت دونوں معاملات کئے ہیں، نبوت سے قبل فروخت کی مقدار زیادہ تھی اور نبوت کے بعد کم تھی اور ہجرت کے بعد اس سے بھی کم تھی، البتہ خرید کی مقدار زیادہ ہوتی رہی اور آپ نے نقد و ادھار دونوں طرح خرید و فروخت کی اور اجرت پر بکریاں بھی چرائی ہیں گویا خود بھی اجرت پر کام کیا ہے اور دوسروں کو بھی مزدور نوکر رکھا ہے۔ خود بھی وکیل بنے اور دوسروں کو بھی وکیل بنایا۔ ہدیہ اور ہبہ خود لیا بھی ہے اور دیا بھی ہے مگر ہدیہ اور ہبہ دینے سے بہت خوش ہوتے اور لینے سے خوش نہ ہوتے، کسی سے قرض لیا تو اس سے بہتر ادا کیا اور ساتھ ہی جان و مال میں برکت کی دعا بھی کر دی اور سود لینا، دینا، لکھنا سب کچھ حرام قرار دیا۔ الغرض آپ ﷺ نے حسن خلق کے اعلیٰ پیمانہ پر رہتے ہوئے تمام معاملات اس طور پر سرانجام دیئے جو رہتی دنیا تک بے مثال اور قابلِ تقلید نمونہ ہیں۔ کما قال اللہ

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

تعالى "إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ" وقالت عائشة كان خلقه القرآن الكريم۔

السؤال الثالث ..... عبادت میں حضور ﷺ کا طرز کیا تھا؟ وضاحت سے تحریر کریں۔ (ص ۲۲۷: العادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں فقط حضور ﷺ کے طرزِ عبادت کی وضاحت مطلوب ہے۔

جواب ..... حضور ﷺ کا طرزِ عبادت:۔ حضور ﷺ کو تمام کاموں میں میانہ روی پسند تھی جو ہمیشہ نبھائی جاسکے چنانچہ حضور ﷺ کی نمازوں میں فرضوں اور سنتوں کے علاوہ مندرجہ ذیل نمازیں پڑھنے کا ذکر احادیث میں آیا ہے۔ اشراق دو یا چار یا آٹھ رکعت، عصر سے پہلے چار رکعت، صلوٰۃ الاوابین چھ سے بیس رکعت تک، دو رکعت تحیۃ المسجد، دو رکعت تحیۃ الوضوء، تہجد بارہ رکعت تک، نوافل فرضوں کی ہیئت سے ہٹ کر پڑھتے اور کبھی سواری پر بھی نفل پڑھ لیتے، عموماً بھی نماز طویل ہوتی مگر جب تنہا نماز پڑھتے تو قیام کی وجہ سے پاؤں پر ورم آجاتا، سجدہ اتنا طویل کرتے کہ دیکھنے والے کو وہم ہونے لگتا، قرات میں ایک ایک حرف کرکے صحیح طرح پڑھتے اور نوافل بیٹھ کر پڑھ لیتے تھے اور رات کے تین حصے فرماتے، پہلا حصہ مغرب وعشاء کی نماز کا، دوسرا حصہ آرام کا اور تیسرا حصہ تہجد کی نماز کا اور روزوں میں فرضی روزوں کے علاوہ عموماً پیر وجمعرات کا روزہ رکھتے، نیز ہر مہینے کے شروع میں یا درمیان یا آخر میں تین روزے رکھتے اور نو ذوالحج، دس محرم اور پندرہ شعبان کا بھی روزہ رکھتے اور جب گھر میں کھانے پینے کے لئے کچھ نہ ہوتا تو اس وقت بھی روزہ رکھ لیتے، اور دو دو دن، تین تین دن کا بھی روزہ (صوم وصال) رکھ لیتے جو صرف آپ کو اجازت تھی۔

﴿الورقة الثالثة : في الفقه والسيرة﴾

﴿السؤال الاوّل﴾ ۱۴۳۱ھ

السؤال الاوّل ..... ایمان مجمل وایمان مفصل کیا ہے؟ جو لوگ اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتے یا اللہ تعالیٰ کے سوا اور چیزوں کی پوجا پرستش کرتے ہیں انہیں کیا کہتے ہیں؟ (ج ۱: ص ۳۰۵)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) ایمان مجمل وایمان مفصل کی وضاحت (۲) اللہ تعالیٰ کو نہ ماننے یا کسی اور چیز کی پوجا کرنے والوں کا حکم۔

جواب ..... ❶ ایمان مجمل وایمان مفصل کی وضاحت:۔ ایمان مفصل: آمنت بالله وملئكته وكتبه ورسله واليوم الآخر والقدر خيره وشره من الله تعالى والبعث بعد الموت۔

ایمان مجمل: آمنت بالله كما هو باسمائه وصفاته وقبلت جميع احكامه۔

❷ اللہ تعالیٰ کو نہ ماننے یا کسی اور چیز کی پوجا کرنے والوں کا حکم:۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتے یا اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور چیزوں کی پوجا پرستش کرتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے کی بجائے دو یا تین خدا مانتے ہیں، ایسے لوگ کافر اور مشرک ہیں اور ایسے لوگوں کی بخشش نہیں ہوگی۔

السؤال الثاني ..... اسلام کی بنیاد کتنی چیزوں پر ہے؟ کلمہ طیبہ وکلمہ شہادت کے الفاظ ومعنی تحریر کریں۔ قیامت کا دن کس دن کو کہتے ہیں؟ اور اس دن تمام لوگ اور مجاہد کیسے مریں گے۔ (ج ۱: ص ۱۱۳)

Scanned with CamScanner

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) اسلام کی بنیادی اشیاء (۲) کلمہ طیبہ وکلمہ شہادت کے الفاظ و معنی (۳) قیامت کے دن کی وضاحت اور جانداروں کے مرنے کی کیفیت۔

الجواب ..... ❶ **اسلام کی بنیادی اشیاء:۔** اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ① کلمۂ طیبہ یا کلمۂ شہادت کے مطلب و مفہوم کو دل سے ماننا اور زبان سے اقرار کرنا ② نماز پڑھنا ③ زکوٰۃ دینا ④ رمضان المبارک کے روزے رکھنا ⑤ حج ادا کرنا۔

❷ **کلمہ طیبہ وشہادت کے الفاظ ومعنی:۔** کلمہ طیبہ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں)۔

کلمہ شہادت: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں)

❸ **قیامت کے دن کی وضاحت اور جانداروں کے مرنے کی کیفیت:۔** قیامت کا دن وہ دن ہے جس دن تمام آدمی اور جاندار مرجائیں گے اور تمام دنیا فنا ہو جائے گی، پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اُڑتے پھریں گے، ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے، غرض تمام دنیا کا نظام ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گا۔

قیامت کے واقع ہونے اور تمام جانداروں کے مرنے کی کیفیت یہ ہوگی کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے، اُس صور کی آواز اس قدر ڈراؤنی اور سخت ہوگی کہ اُس کے صدمے سے سب جاندار مرجائیں گے اور ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گی۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۱ھ

السؤال الاول ..... فرشتے کون ہیں؟ فرشتے کتنے ہیں؟ مشہور چار فرشتے کون کون سے ہیں؟ اُن کے کام اور عمومی فرشتوں کے کام تحریر کریں۔ (ج ۳۔ ص ۶)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) فرشتوں کا تعارف وتعداد (۲) مشہور چار فرشتوں کے نام وکام (۳) عمومی فرشتوں کے کام۔

الجواب ..... ❶ **فرشتوں کا تعارف وتعداد:۔** فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں جو نور سے پیدا کیے گئے ہیں، ہماری نظروں سے غائب ہیں، نہ مرد ہیں اور نہ عورت ہیں، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور کوئی گناہ نہیں کرتے اور جن کاموں پر اللہ تعالیٰ نے اُن کی ڈیوٹی لگائی ہے وہ اُسی کام میں لگے رہتے ہیں۔ فرشتوں کی گنتی وتعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

❷ **مشہور چار فرشتوں کے نام وکام:۔** مشہور اور مقرب فرشتے چار ہیں ① حضرت جبرائیل علیہ السلام جو اللہ تعالیٰ کی کتابیں واحکام پیغمبروں تک پہنچاتے ہیں۔ ② حضرت اسرافیل علیہ السلام جو قیامت کے موقع پر صور پھونکیں گے۔ ③ حضرت میکائیل علیہ السلام جو بارش کے انتظام اور مخلوق کو روزی پہنچانے پر مقرر ہیں۔ ④ حضرت عزرائیل علیہ السلام جو مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں۔

❸ **عمومی فرشتوں کے کام:۔** مشہور چار فرشتوں کے علاوہ دیگر عمومی فرشتوں کے چند کام یہ ہیں ① ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے مقرر ہیں جن کو کراماً کاتبین کہتے ہیں ان میں سے ایک اُس کے نیک کام لکھتا ہے اور دوسرا اُس کے برے کام لکھتا ہے

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

④ کچھ فرشتے آفات و بلاؤں سے انسان کی حفاظت کرنے کیلئے مقرر ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ بچوں، بوڑھوں اور کمزوروں کی حفاظت کرتے ہیں ⑤ کچھ فرشتے انسان کے مرنے کے بعد قبر میں اس سے سوال کرنے پر مقرر ہیں جن کو منکر نکیر کہتے ہیں ⑥ کچھ فرشتے دنیا میں گھومنے پھرنے پر مقرر ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہو، وعظ و نصیحت ہوتی ہو، قرآن شریف و درود شریف، دین کی تعلیم ہوتی ہو وہ ایسی مجلسوں میں حاضر ہو کر اس مجلس میں نیک کام میں شریک لوگوں کی شرکت کی گواہی دیں گے ⑦ کچھ فرشتے جنت و دوزخ کے انتظام پر مقرر ہیں ⑧ کچھ فرشتے اللہ تعالیٰ کے عرش کو اٹھانے پر مقرر ہیں ⑨ کچھ فرشتے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور تسبیح و تقدیس میں مصروف رہتے ہیں۔

الشق الثانی ..... زکوٰۃ کسے کہتے ہیں؟ اسکا حکم و شرائط تحریر کریں۔ سونا و چاندی کے اعتبار سے زکوٰۃ کا نصاب تحریر کریں۔ (ص ۳۰۳ ص ۸۵)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) زکوٰۃ کا مطلب، حکم و شرائط (۲) سونا و چاندی کا نصاب زکوٰۃ۔

جواب ..... ① زکوٰۃ کا مطلب، حکم و شرائط:۔ زکوٰۃ مال کے اس خاص حصے کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فقیر محتاج وغیرہ لوگوں کو دے کر انہیں مالک بنایا جائے۔

زکوٰۃ دینا فرض ہے، قرآن مجید کی بے شمار آیات اور آپ ﷺ کی متعدد احادیث سے اس کی فرضیت ثابت ہے اور جو شخص زکوٰۃ کے فرض ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

زکوٰۃ فرض ہونے کی متعدد شرطیں ہیں۔ ① مسلمان ہو ② آزاد ہو ③ عاقل ہو ④ بالغ ہو ⑤ نصاب کا مالک ہو ⑥ مال اپنی اصلی حاجات سے زائد اور قرض سے بچا ہوا ہو ⑦ نصاب پر ایک سال گزر جائے ⑧ پس کافر، غلام، مجنون، نابالغ یا جسکے پاس مال نصاب سے کم ہو یا ضروریات میں گھرا ہوا ہو یا مقروض ہو یا اس مال پر سال نہ گزرا ہو تو ان تمام حالتوں میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

② سونا و چاندی کا نصاب زکوٰۃ:۔ سونے کا نصاب سات تولے ساڑھے آٹھ ماشے سونا ہے اس میں دو ماشے اڑھائی رتی سونے کی مالیت زکوٰۃ فرض ہے۔ چاندی کا نصاب چون تولے دو ماشے ہے، جس شخص کے پاس اتنی مالیت کی چاندی ہو تو اس پر ایک تولہ چار ماشہ دو رتی چاندی کی مالیت زکوٰۃ فرض ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۱ھ

الشق الاول ..... رسول اللہ ﷺ اپنے اوقات کی تقسیم کس طرح فرماتے تھے یعنی روزانہ کا عام معمول کیا تھا، نیز گھر والوں کے لئے جو وقت مخصوص ہوتا اس میں رسول اللہ ﷺ کس شان سے رہتے تھے۔ (ص ۳۳۹ : ادارہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) رسول اللہ ﷺ کی تقسیم اوقات (۲) رسول اللہ ﷺ کا ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے ساتھ گزر اوقات۔

جواب ..... ① رسول اللہ ﷺ کی تقسیم اوقات:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۹ھ۔

② رسول اللہ ﷺ کا ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے ساتھ گزر اوقات:۔ جس طرح عام لوگ اپنے گھر والوں کے ساتھ رہتے ہیں اسی طرح آنحضرت ﷺ بھی اپنے بیوی بچوں کے ساتھ رہتے کہ پہلے زمانہ کے قصے بھی بیان کرتے، دلچسپی کی باتیں بھی

Scanned with CamScanner

ہوتیں، ہنسی مذاق اور کبھی کبھی شکر رنجی بھی ہوتی اور گھر کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے، بکریوں کا دودھ بھی دوہتے، اور روزانہ رات کو ترتیب کے ساتھ ایک ایک بیوی کے پاس رہتے اور دن میں عصر کے بعد ہر ایک کے گھر جاتے اور مغرب کے بعد تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اس گھر میں آتیں جہاں حضور ﷺ نے رات گزارنی ہوتی تھی۔

السبق الثانی ..... نبی کریم ﷺ کی عادات مبارکہ میں سے ہمدردیٔ خلق، تواضع اور جانوروں پر مہربانی، ان تینوں پر مختصر نوٹ تحریر کریں۔ (ص ۲۲۳، ۲۲۵، ۲۲۳: اردو بہ)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں فقط آپ ﷺ کی عادات (ہمدردیٔ خلق، تواضع اور جانوروں پر مہربانی) پر نوٹ مطلوب ہے۔

جواب ..... آپ ﷺ کی عادات (ہمدردیٔ خلق، تواضع اور جانوروں پر مہربانی) پر نوٹ:۔

ہمدردیٔ خلق: ہمدردیٔ خلق ایک دوسرا سانس تھا گویا اس پر زندگی کا مدار تھا، زندگی انتہائی خطرہ میں ہوتی تب بھی یہ ہمدردی کا جذبہ اور ولولہ تمام خطروں سے آزاد ہوتا حتیٰ کہ طائف میں پتھر برسائے گئے، جسم لہولہان ہو گیا، اوباش پیچھے لگا دیے گئے، پہاڑوں کا فرشتہ حاضر ہوا کہ حکم کریں..... مگر جواب ملا کہ نہیں، ممکن ہے ان کی نسل میں کوئی ایسا بچہ پیدا ہو جو میری صداقت کو تسلیم کرے اور مجھ پر ایمان لے آئے۔

اُحد کی لڑائی میں خود کی دو کڑیاں چہرہ مبارک میں دھنس گئیں، خون کے فوارے اُبل پڑے، چہرہ لہولہان ہے مگر ہمدردی کا جذبہ کہ اس موقع پر بھی اپنے خون کے ایک ایک قطرہ کی حفاظت کر رہے ہیں کہ اگر یہ قطرہ زمین پر گر گیا تو قہر الٰہی جوش میں آجائے گا اور زبان سے ایسے موقعوں پر بھی جملہ جاری ہوتا کہ اے میرے پروردگار! میری قوم کو معاف فرما وہ مجھے نہیں جانتی۔

تواضع: آپ ﷺ کے اندر حد سے زیادہ تواضع وانکساری تھی، شاہِ دو جہاں ہونے کے باوجود اگر کوئی غریب سے غریب آدمی بھی آپ کو اپنے گھر پر آنے کی دعوت دیتا تو آپ ﷺ بلا تکلف اس کی دعوت کو قبول فرما لیتے اور اس کی چھوٹی سی اور معمولی سی جھونپڑی پر جانے میں بھی اپنی بے عزتی اور تذلیل نہ سمجھتے بلکہ اس کے گھر میں اپنے قدم مبارک رکھ کر اس کی حوصلہ افزائی فرماتے۔ اگر کوئی معمولی سے معمولی شخص بھی آپ ﷺ سے گفتگو کا ارادہ کرتا تو بلا تکلف راستہ میں بھی آپ ﷺ سے گفتگو کر سکتا تھا، نہ دروازہ پر کوئی دربان ہوتا اور نہ راستہ میں کوئی کوچوان ہوتا، اور ساتھیوں کے ساتھ چلنے میں بھی کوئی نرالی شان نہ ہوتی کہ آگے فوجی دستہ ہو، پھر محافظوں کے ذریعہ دائیں بائیں پہرہ ہو اس طرح کی کوئی امتیازی شان نہ ہوتی، مشقت اور جفاکشی میں بھی سب کے شانہ بشانہ بلکہ ساتھیوں سے زیادہ کام کرتے، تواضع کا یہ عالم تھا کہ دراز گوش پر سوار ہونے میں بھی اپنی توہین نہ سمجھتے درحقیقت آپ ﷺ مصداق من تواضع لله رفعه الله کا عملی نمونہ تھے۔

جانوروں پر مہربانی: آپ ﷺ دنیا میں جیسے انسانوں کے لئے رحمت بن کر آئے اسی طرح جانوروں کے لئے بھی مہربان بن کر تشریف لائے چنانچہ متعدد موقعوں پر اس کا اظہار ہوتا۔

بلی آتی تو اس کے لئے اُس وقت تک پانی کا برتن جھکائے رکھتے جب تک وہ سیراب نہ ہو جاتی اور فرمایا کہ ایک بدکار عورت کی صرف اسی وجہ سے نجات ہو گئی تھی کہ اس نے پیاسے ہوئے کتے کو پانی پلایا تھا اور ایک عورت اسی وجہ سے عذاب دی گئی کہ اس نے بلی کو باندھا تھا مگر کچھ کھانے کو نہ دیا تھا حتیٰ کہ وہ مر گئی۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

سوار ہونے والوں کو وصیت کرتے کہ وہ سواریوں پر سختی نہ کریں، مالکوں کو حکم ہوتا کہ ان کو اتنا چارہ ڈالو جتنا ان سے کام لیتے ہو یا اُن سے اُتنا ہی کام لو جتنا ان کو چارہ ڈالتے ہو، ذبح کرنے والوں کو حکم ہوتا کہ اپنی چھریاں تیز رکھیں تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو، گھوڑے والوں کو وصیت کرتے کہ اپنے گھوڑوں کے منہ چادر یا آستین سے صاف کرلیا کرو، خطبۂ حجۃ الوداع میں خصوصی طور پر ارشاد فرمایا کہ ان بے زبان جانوروں کے بارے میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اسی رحم وکرم کا ہی نتیجہ تھا کہ جانور بھی اپنی شکایتیں رسول اللہ ﷺ کے دربار میں پیش کرتے تھے۔ گویا آپ ﷺ واقعتاً وما ارسلنٰك الّا رحمة للعالمين کا مصداق اور مجسمۂ رحم وکرم، پیکرِ مہربانی وشفقت تھے۔

﴿الورقة الثالثة : في الفقه والسيرة﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۲ھ

السؤال الاوّل ..... نماز میں درود شریف کے بعد کی دعا تحریر کریں۔ نیز دعائے قنوت بھی تحریر کریں۔ (ج ۱ ص ۱۸)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) نماز میں درود شریف کے بعد کی دعا (۲) دعائے قنوت۔

الجواب ..... ❶ نماز میں درود شریف کے بعد کی دعا:۔ اللّٰهم انّي ظلمت نفسي ظلمًا كثيرًا ولا يغفر الذنوبَ الا انت فاغفرلي مغفرةً مّن عندك وارحمني انّك انت الغفور الرّحيم۔

❷ دعائے قنوت:۔ اللّٰهم انا نستعينك ونستغفرك ونؤمن بك ونتوكل عليك ونثني عليك الخير ونشكرك ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك اللّٰهم اياك نعبد ولك نصلي ونسجد واليك نسعى ونحفد ونرجو رحمتك ونخشى عذابك انّ عذابك بالكفار ملحق۔

السؤال الثاني ..... وضوء کے فرائض، سنن ومستحبات تحریر کریں۔ وضوء کے مکروہات اور وضوء کو توڑنے والی چیزوں کی وضاحت کریں۔ (ج ۲ ص ۱۸)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) وضوء کے فرائض، سنن ومستحبات (۲) وضوء کے مکروہات اور وضوء کو توڑنے والی چیزوں کی وضاحت۔

الجواب ..... ❶ وضوء کے فرائض، سنن ومستحبات:۔ فرائض: وضوء میں چار چیزیں فرض ہیں۔ ① پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک منہ دھونا ② دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا ③ چوتھائی سر کا مسح کرنا ④ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

سنن: وضوء میں تیرہ چیزیں سنت ہیں۔ ① نیت کرنا ② بسم اللہ پڑھنا ③ تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا ④ مسواک کرنا ⑤ تین بار کلی کرنا ⑥ تین بار ناک میں پانی ڈالنا ⑦ داڑھی کا خلال کرنا ⑧ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا ⑨ ہر عضو کو تین بار دھونا ⑩ پورے سر کا ایک مرتبہ مسح کرنا ⑪ دونوں کانوں کا مسح کرنا ⑫ ترتیب سے وضوء کرنا ⑬ پے در پے وضوء کرنا یعنی ایک عضو خشک ہونے سے پہلے دوسرا عضو دھونا۔

Scanned with CamScanner

مستحبات وضو: وضو میں پانچ چیزیں مستحب ہیں۔ ① دائیں طرف سے وضو شروع کرنا (بعض علماء نے اسے سنت کہا ہے اور یہی قوی ہے) ② گردن کا مسح کرنا ③ وضو ماز خود کرنا کسی سے مدد نہ لینا ④ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھنا ⑤ پاک اور اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا۔

❷ وضو کے مکروہات اور وضو کو توڑنے والی چیزوں کی وضاحت:۔ مکروہات: وضو میں چار چیزیں مکروہ ہیں ① ناپاک جگہ پر وضو کرنا ② سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا ③ وضو میں دنیاوی باتیں کرنا ④ خلاف سنت وضو کرنا۔

نواقض: آٹھ چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ① پیشاب یا پاخانہ کرنا یا ان دونوں راستوں سے کسی بھی چیز کا نکلنا ② ہوا کا خارج ہونا ③ بدن کے کسی بھی حصہ سے خون یا پیپ کا نکل کر بہنا ④ منہ بھر کے قے کرنا ⑤ لیٹ کر یا سہارا لگا کر سونا ⑥ بیماری سے یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جانا ⑦ مجنون یا دیوانہ ہو جانا ⑧ نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۲ھ

السؤال الاول ..... ① آپ ﷺ کی عمر مبارک کتنی تھی اور آپ ﷺ کو کتنی عمر میں پیغمبری ملی؟ ② آپ ﷺ وحی کے نزول کے بعد کتنا عرصہ زندہ رہے ③ آپ ﷺ مدینہ منورہ کیوں گئے؟

الجواب ..... ❶ آپ ﷺ کی کل عمر مبارک ۶۳ برس تھی اور آپ ﷺ کو چالیس برس کی عمر میں نبوت ملی۔

❷ آپ ﷺ وحی کے نزول کے بعد ۲۳ سال زندہ رہے جن میں سے ۱۳ سال مکہ مکرمہ میں گزارے اور ۱۰ سال ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ میں گزارے۔

❸ جب آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں لوگوں کو توحید کی دعوت دی اور بت پرستی چھوڑنے کا فرمایا اور ایک اللہ پر ایمان لانے کی تعلیم دی تو لوگ آپ کے دشمن ہو گئے کیونکہ وہ بتوں کی عبادت کرتے تھے اور انہی کو اپنا معبود سمجھتے تھے، اس دشمنی کے نتیجے میں انہوں نے آپ ﷺ کو طرح طرح تکلیفیں پہنچائیں، آپ ﷺ اُن کی سختیاں اور تکلیفیں برداشت کرتے اور توحید کی دعوت مسلسل دیتے رہے مگر جب اُن کی دشمنی کی کوئی حد باقی نہ رہی اور سب نے مل کر آپ ﷺ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے پیارے آبائی وطن مکہ معظمہ کو چھوڑ کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔

السؤال الثانی ..... اس بات کی کیا دلیل ہے کہ جو قرآن مجید ہمارے پاس موجود ہے یہ وہی قرآن مجید ہے جو آپ ﷺ پر نازل ہوا تھا نیز آپ ﷺ کے متعلق مسلمانوں کے عقائد تحریر کریں۔ (ج ۳۔ ص ۱۳۰۹)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل دو امور ہیں (۱) قرآن مجید کے اصلی ہونے کے دلائل (۲) آپ ﷺ کے متعلق مسلمانوں کے عقائد۔

الجواب ..... ❶ قرآن مجید کے اصلی ہونے کے دلائل:۔ ویسے تو قرآن مجید کے اصلی ہونے اور اسی قرآن کریم کے آپ ﷺ پر نازل ہونے کے متعدد دلائل ہیں مگر اُن میں سے چند ایک یہ ہیں۔ ① قرآن مجید کا تواتر کے ساتھ آپ ﷺ کے زمانہ سے آج تک نقل ہوتے چلا آنا یہ اُس کے اصلی ہونے کی دلیل ہے کیونکہ جو چیز تواتر سے ثابت ہو اُس کا ثبوت یقینی اور قطعی ہوتا ہے اُس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہوتی ② آپ ﷺ کے زمانے سے لیکر آج تک لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمان قرآن مجید کے حافظ چلے آئے ہیں اور آج بھی دنیا میں مسلمانوں کے لاکھوں بچے، جوان، بوڑھے ایسے ہیں جن کے سینوں میں

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

قرآن مجید محفوظ ہے اور جس کتاب کے نازل ہونے کے وقت سے لیکر آج تک اتنے حافظ موجود رہے ہوں اور انہوں نے اپنے سینوں میں اس کی حفاظت کی ہو اس کتاب کے محفوظ اور اصلی ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا ② ارشاد باری تعالیٰ ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون (حجر) یعنی ہم نے ہی قرآن مجید کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے قرآن کی حفاظت اپنے ذمے لی ہے اور اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے تو پھر قرآن بعینہٖ وہی قرآن ہے جو آپ ﷺ پر نازل ہوا تھا اور ان شاء اللہ قیامت تک یہ اسی طرح محفوظ رہے گا ③ قرآن مجید کے نازل ہونے کے وقت دعویٰ کیا گیا تھا کہ اس جیسا کلام کوئی شخص نہیں بنا سکتا، یہ دعویٰ آج تک اس قرآن مجید کے متعلق صحیح رہا کیونکہ جو قرآن آج موجود ہے اس کا مثل نہ کوئی بنا سکا اور نہ کسی نے دعویٰ کیا اور نہ قیامت تک بنا سکے گا، پس یہ بھی اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ قرآن اصلی قرآن مجید ہے جو آپ ﷺ پر نازل ہوا تھا کیونکہ اگر یہ کسی اور کا کلام ہوتا تو اس کی مثل دنیا میں کلام لائی جا چکی ہوتی۔

❼ آپ ﷺ کے متعلق مسلمانوں کے عقائد:۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ کے بعد آپ ﷺ تمام مخلوقات سے افضل ہیں، آپ ﷺ گناہوں سے معصوم ہیں، آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام قرآن مجید نازل فرمایا، آپ ﷺ کو شب معراج آسمانوں پر بلا کر جنت و دوزخ کی سیر کروائی گئی، آپ ﷺ کے اخلاق اور عادات نہایت اعلیٰ درجہ کے تھے، آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی گزشتہ اور آئندہ باتوں کا علم عطاء کیا تھا جن کے متعلق آپ ﷺ نے اُمت کو خبر دی، آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق سے زیادہ علم عطاء کیا تھا مگر آپ عالم الغیب نہیں تھے کیونکہ عالم الغیب ہونا صرف اللہ تعالیٰ کی شان اور صفت ہے، آپ ﷺ آخری نبی ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو سابقہ پیغمبر ہیں وہ آسمان سے اتریں گے اور اسلامی شریعت کی پیروی کرینگے۔ آپ ﷺ تمام جن وانس کے رسول ہیں، آپ ﷺ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی اجازت سے گناہگاروں کی سفارش کرینگے اسی لئے آپ ﷺ کو شفیع المذنبین کہا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی سفارش کو قبول بھی فرمائیں گے۔ آپ ﷺ نے جن باتوں کا حکم دیا اُن پر عمل کرنا اور جن سے منع کیا اُن سے بچنا اور جن واقعات کی خبر دی اُن پر یقین کرنا امت کیلئے ضروری ہے۔ آپ ﷺ کے ساتھ محبت رکھنا اور آپ ﷺ کی تعظیم و تکریم کرنا ہر امتی کے ذمے لازم ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۲ھ

السؤال الاول ..... آپ ﷺ کے خاص خادمین میں سے پانچ، آپ ﷺ کے پہرہ داروں میں سے پانچ اور آپ ﷺ کے مؤذنوں میں سے تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسماء گرامی تحریر کریں۔ (ص ۸۳،۸۲: الدلیل)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں فقط آپ ﷺ کے خاص خادمین، پہریدار اور مؤذنین کے اسماء مطلوب ہیں۔

الجواب ..... آپ ﷺ کے خاص خادمین، پہریدار اور مؤذنین کے اسماء:۔ خادمین: حضرت انس بن مالک، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی، حضرت عقبہ بن عامر جہنی، حضرت بلال بن رباح، حضرت سعد، حضرت ذوتمر یا ذومخبر (نجاشی بادشاہ کے بھتیجے یا بھانجے) بکیر بن شداخ لیثی، حضرت معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی، حضرت ابوذر غفاری، حضرت اسلع بن شریک، حضرت ابیض بن حمید رضی اللہ عنہم۔

Scanned with CamScanner

مؤذن: حضرت بلال، حضرت عمرو بن مکتوم، حضرت ابو محذورہ، حضرت سعد قرظ رضی اللہ عنہم۔

پہریدار: حضرت سعد بن معاذ، حضرت ذکوان بن عبد قیس، حضرت محمد بن مسلمہ انصاری، حضرت زبیر، حضرت عباد بن بشیر، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت ابو ایوب انصاری، حضرت بلال رضی اللہ عنہم۔

السؤال الثالث ..... رسول اکرم ﷺ کے سونے اور آرام کا کیا طرز تھا؟ وضاحت کے ساتھ تحریر کیجئے۔ (ص ۲۶۳: امدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں فقط رسول اکرم ﷺ کے سونے کا طریقہ مطلوب ہے۔

الجواب ..... رسول اکرم ﷺ کے سونے کا طریقہ:۔ رسول اکرم ﷺ عموماً باوضو سوتے جب بستر پر جاتے تو اس کو جھاڑتے تھے اس کے بعد پہلے داہنا پاؤں رکھتے پھر دائیں ہاتھ پر داہنا رخسار رکھ کر دائیں کروٹ پر اس طرح لیٹتے کہ قبلہ کی طرف رخ ہوتا اور یہ دعا فرماتے رَبِّ قِنِی عذابك یوم تبعث عبادك۔

سونے سے پہلے تینتیس بار سبحان اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر پڑھتے اور آیت الکرسی اور چاروں قل بھی پڑھتے تھے، اس کے علاوہ اور بھی سورتیں پڑھتے تھے۔ حضور ﷺ کپڑے کے بستر پر بھی اور چمڑے کے بستر پر بھی سوتے تھے، چٹائی پر بھی اور کھال پر بھی اور چارپائی پر بھی آپ ﷺ سوئے ہیں۔ حضور ﷺ کا سونے کے وقت سانس ضرور سنائی دیتا تھا مگر ناگوار خراٹے نہ ہوتے تھے۔ حضور ﷺ کی آنکھیں سوتیں مگر دل مبارک وحی کا منتظر اور باری تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا۔

﴿الورقة الثالثة : فی الفقه والسیرة﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۳ھ

السؤال الاول ..... جبیرہ کسے کہتے ہیں اور اس پر مسح کرنے کا کیا حکم ہے؟ اگر پٹی کھولنے سے نقصان و تکلیف نہ ہو تو پھر کیا حکم ہے؟ (ج ۲: ص ۳۲)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) جبیرہ کی تعریف و حکم (۲) نقصان و تکلیف نہ ہونے کی صورت میں پٹی کھولنے کا حکم۔

الجواب ..... ❶ جبیرہ کی تعریف و حکم:۔ جبیرہ اصل میں اس لکڑی کو کہتے ہیں جو ٹوٹی ہوئی ہڈی کو درست کرنے کیلئے باندھی جاتی ہے مگر یہاں شرعی احکام میں جبیرہ سے وہ تمام اشیاء مراد ہیں جو زخم پر لکڑی یا پٹی یا مرہم کا لگایا ہونے کی صورت میں باندھی جائیں۔

اگر اس لکڑی یا پٹی وغیرہ کے کھولنے سے نقصان پہنچنے یا سخت تکلیف کا اندیشہ ہو یا زخم وغیرہ کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو پھر اس ساری لکڑی یا پٹی وغیرہ کے اوپر مسح کر لینا جائز ہے خواہ اس پٹی یا لکڑی کے نیچے زخم ہو یا نہ ہو۔

❷ نقصان و تکلیف نہ ہونے کی صورت میں پٹی کھولنے کا حکم:۔ اگر زخم کو پانی سے دھونا نقصان نہ پہنچائے تو پھر پانی سے دھونا ہی ضروری ہے اور اگر پانی سے دھونا نقصان پہنچائے مگر مسح سے نقصان نہ ہو تو پھر مسح کرنا واجب ہے اور اگر زخم پر مسح کرنا بھی نقصان دہ ہو تو پھر پٹی پر مسح کرنا جائز ہے۔

السؤال الثانی ..... صحابی کسے کہتے ہیں؟ ان کی تعداد ذکر کریں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے سب سے افضل صحابی کون ہیں؟ ان کی

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

نشاندہی کریں، نیز خلیفہ ہونے کا مطلب واضح کریں۔ (ج ۳۔ص ۱۹)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) صحابی کا تعارف وتعداد (۲) سب سے افضل صحابی کی نشاندہی (۳) خلیفہ ہونے کا مطلب۔

جواب ..... ① صحابی کا تعارف وتعداد:۔ صحابی اُس شخص کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں آپ ﷺ کو دیکھا ہو یا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہو اور ایمان کی حالت میں ہی اُس کی وفات ہوئی ہو۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد ہزاروں میں ہے جو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے اور اسی حالت میں اُن کا انتقال ہوا (حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ شرکت کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ بیان کی گئی ہے)

② سب سے افضل صحابی کی نشاندہی:۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے چار صحابی سب سے افضل ہیں۔ ① حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو انبیاء علیہم السلام کے بعد تمام امت میں سب سے افضل ہیں ② حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے علاوہ بقیہ تمام امت میں سب سے افضل ہیں ③ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد تمام امت میں سب سے افضل ہیں ④ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ جو ان خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے بعد تمام امت سے افضل ہیں۔ یہی چاروں بزرگ آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے خلیفہ ہوئے۔

③ خلیفہ ہونے کا مطلب:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۹ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۳ھ

الشق الاوّل ..... معصوم ہونے سے کیا مراد ہے؟ شفاعت کسے کہتے ہیں اور کس قسم کے گناہوں کی معافی کیلئے شفاعت ہوگی؟ (ج ۲۔ص ۱۹)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) معصوم کی مراد (۲) شفاعت کی تعریف (۳) شفاعت کے ذریعے معاف ہونے والے گناہ۔

جواب ..... ① معصوم کی مراد:۔ معصوم ہونے سے مراد یہ ہے کہ کوئی صغیرہ یا کبیرہ گناہ قصداً یا سہواً صادر نہ ہو چنانچہ تمام انبیاء علیہم السلام اور آپ ﷺ تمام صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے معصوم تھے۔

② شفاعت کی تعریف:۔ شفاعت سفارش کو کہتے ہیں، قیامت کے دن آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سامنے گناہگار بندوں کی سفارش کریں گے اور یہ فضیلت آپ ﷺ کو عطاء ہو چکی ہے مگر اُس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے جلال اور جبروت کے ادب سے آپ ﷺ بھی شفاعت کی اجازت مانگیں گے جب وہ اجازت ملے گی تو پھر شفاعت فرمائیں گے۔ آپ ﷺ کے علاوہ دیگر انبیاء علیہم السلام، اولیاء وشہداء بھی شفاعت کریں گے لیکن ہر شخص اجازت سے ہی شفاعت کر سکے گا۔

③ شفاعت کے ذریعے معاف ہونے والے گناہ:۔ کفر اور شرک کے علاوہ بقیہ تمام گناہوں کی معافی کے لئے شفاعت ہو سکتی ہے اور ہوگی اور کبیرہ گناہوں والے مؤمنین شفاعت کے زیادہ محتاج ہوں گے کیونکہ صغیرہ گناہ تو دنیا میں بھی عبادات کے ذریعے معاف ہوتے رہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

السؤال الثالث ..... عید کے دن کے سنت و مستحب اعمال کون کون سے ہیں؟ عید کی نماز واجب ہے یا سنت ہے؟ تکبیرات تشریق وایام تشریق کی وضاحت کریں۔ (ج ۲ ص ۵۹)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عید کے دن کے سنت و مستحب اعمال (۲) عید کی نماز کا حکم (۳) تکبیرات تشریق وایام تشریق کی وضاحت۔

الجواب ..... ❶ **عید کے دن کے سنت و مستحب اعمال:۔** عید کے دن کے مسنون و مستحب اعمال یہ ہیں۔ ① غسل و مسواک کرنا ② اچھا لباس پہننا اور خوشبو لگانا ③ عید الفطر میں جانے سے پہلے کھجوریں یا کوئی میٹھی چیز کھانا ④ صدقۂ فطر ادا کر کے جانا ⑤ عید الاضحیٰ میں نماز کے بعد آ کر اپنی قربانی کا گوشت کھانا ⑥ عید گاہ میں عید کی نماز پڑھنا ⑦ پیدل جانا ⑧ ایک راستہ سے جانا اور دوسرے سے واپس آنا ⑨ عید کی نماز سے پہلے گھر یا عید گاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا ⑩ عید کی نماز کے بعد عید گاہ میں نفل نہ پڑھنا۔

❷ **عید کی نماز کا حکم:۔** دونوں عیدوں کی نماز واجب ہے اور جن لوگوں پر جمعہ فرض ہے انہی پر عید کی نماز واجب ہے اور جو شرطیں جمعہ کی نماز کی ہیں وہی عید کی نماز کی ہیں مگر عید کی نماز کا وقت زوال سے پہلے ختم ہو جاتا ہے اور عید کا خطبہ نہ فرض ہے اور نہ نماز سے پہلے ہے بلکہ نماز کے بعد خطبہ پڑھنا مسنون ہے۔

❸ **تکبیرات تشریق وایام تشریق کی وضاحت:۔** تکبیرات تشریق: ایام تشریق میں فرض نمازوں کے بعد پڑھی جانے والی تکبیر (اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر ولله الحمد) کو تکبیر تشریق کہتے ہیں اور یہ ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔

ایام تشریق: ایام تشریق ذوالحجہ کی گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ کو کہتے ہیں البتہ تکبیرات تشریق نو ذوالحجہ کی فجر سے لے کر تیرہ ذوالحجہ کی عصر کی نماز تک پڑھنا واجب ہے۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۳ھ

السؤال الاول ..... ملنے جلنے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے کیا اخلاق تھے؟ گھر والوں کیلئے جو وقت مخصوص ہوتا اس میں رسول اللہ ﷺ کس شان سے رہتے تھے؟ وضاحت کے ساتھ تحریر کیجئے۔ (ص ۲۲۸: اداریہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) رسول اللہ ﷺ کے ملنے جلنے کے متعلق اخلاق (۲) گھر والوں کیلئے مخصوص وقت کے معمولات۔

الجواب ..... ❶ **رسول اللہ ﷺ کے ملنے جلنے کے متعلق اخلاق:۔** ملنے جلنے کا یہ طریقہ تھا کہ ہر شخص یہ خیال کرتا کہ حضور ﷺ سب سے زیادہ مجھ پر شفیق ہیں، جس سے ملتے خندہ پیشانی سے ملتے اور تبسم سے ملتے جب تک ملنے والا خود نہ اٹھتا حضور ﷺ نہ اٹھتے مگر بامر مجبوری معذرت فرماتے مجلس میں کبھی پاؤں نہ پھیلاتے، زانوں مبارک ہم نشینوں کے برابر رہتے، صدر مقام کی تمنا نہ فرماتے۔ آپ ﷺ خوش طبعی بھی فرماتے لیکن جھوٹ کبھی زبان پر نہ آتا، جب بھی کوئی بات ارشاد فرماتے تو صحابہ خوشی سے کان لگا دیتے، بیمار کی مزاج پرسی کیلئے گھر جاتے، اگر کسی سے غلطی ہو جاتی تو اس کے عذر کو قبول فرماتے۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

❷ گھر والوں کیلئے مخصوص وقت کے معمولات:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۳۱ھ۔

السوال الرابع..... حضور ﷺ گھر کے آدمیوں کے ساتھ کس طرح رہتے تھے؟ غلام اور باندیوں کے ساتھ حضور ﷺ کا برتاؤ کیسا تھا۔ (ص ۳۵۶: امدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں دو امور توجہ طلب ہیں (۱) گھر کے آدمیوں کے ساتھ حضور ﷺ کے رہنے کا طریقہ (۲) غلام و باندیوں کے ساتھ حضور ﷺ کا برتاؤ۔

الجواب..... ❶ گھر کے آدمیوں کے ساتھ حضور ﷺ کے رہنے کا طریقہ:۔ آپ ﷺ جیسے باہر ہنسی خوشی رہتے اسی طرح گھر میں بھی ہنسی خوشی سے رہتے اور اسی کو ثواب فرماتے، سفر کے وقت قرعہ ڈالتے جس بیوی کا نام نکلتا اس کو ہمراہ لے جاتے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اچھے آدمی وہ ہیں جو گھر کے آدمیوں سے اچھی طرح رہیں۔ وفات کے وقت حضور ﷺ کی نو بیویاں تھیں، مگر کوئی ایسی نہ تھی جو حضور ﷺ کی فدائی نہ ہو، کسی کو آپ ﷺ سے شکایت نہ تھی، حضور ﷺ کسی کی جائز دلداری میں بھی کمی نہ کرتے، جائز فرمائشوں کو پورا فرماتے، بیویوں کی سہیلیوں کی بھی عزت فرمایا کرتے، مردوں کے لئے حکم تھا کہ عورتوں کا پورا لحاظ رکھو، وہ تمہاری ماتحت ہیں۔ اچھے برتاؤ میں کمی نہ کرو، عورتوں کو حکم تھا کہ شوہروں کی پوری پوری اطاعت کرو، اسی میں تمہاری نجات ہے، اگر خدا کے علاوہ کسی کو سجدہ جائز ہوتا تو وہ شوہر تھا۔

❷ غلام و باندیوں کے ساتھ حضور ﷺ کا برتاؤ:۔ حضور ﷺ کی عام مہربانیوں میں باندی، غلام اور آزاد سب کا برابر حصہ تھا، غلاموں کو اولاد کے برابر رکھا جاتا، حضرت زید رضی اللہ عنہ کو جو حضور ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے حضور ﷺ کا بیٹا کہا جاتا، شہرت یہاں تک ہوئی کہ زید بن محمد ﷺ مشہور ہو گئے، اپنی پھوپھی زاد بہن سے ان کی شادی کر دی۔ غزوۂ موتہ میں تین ہزار مسلمانوں کی فوج کے یہی سردار تھے، جن کے ماتحت حضور ﷺ کے چچازاد بھائی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ آج تک محبوب رسول اللہ ﷺ کے نام سے مشہور ہیں، فتح مکہ کے موقع پر آقائے دو جہاں ﷺ کے برابر ایک ہی اونٹنی پر یہ بھی سوار تھے اور پھر وفات سے کچھ دن پہلے انہی کو اس بڑے لشکر کا افسر بنایا تھا جس میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

عام مسلمانوں کو بھی اسی برتاؤ کی تعلیم دی گئی، ارشاد ہوا موالی القوم من انفسهم۔ کسی قوم کے آزاد کردہ غلاموں کو زکوٰۃ دینا شریعت میں اسی طرح حرام قرار دیا گیا جیسے خود بنو ہاشم کو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دس سال میں حضور ﷺ کی خدمت میں رہا، مگر سفر، حضر، گھر، باہر سب موقعوں پر حضور ﷺ میری خدمت اس سے زیادہ کیا کرتے تھے جس قدر میں آپ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، کبھی مجھے نہیں فرمایا "ایسا کیوں کیا، ایسا کیوں نہیں کیا"۔

Scanned with CamScanner

الورقة الثالثة : فی الفقه والسیرة

السوال الاوّل ۱۴۳۴ھ

السؤال الاول ..... غسل کی کتنی اقسام ہیں؟ ان کی مکمل وضاحت کریں۔ غسل کے مکروہات تحریر کریں۔ غسل لازم ہونے کی حالت میں غوطہ لگانے یا بارش میں نہانے سے غسل کا حکم تحریر کریں۔ (ج ۳ ص ۳۲)

خلاصۂ سوال ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) غسل کی اقسام کی وضاحت (۲) غسل کے مکروہات (۳) غوطہ لگانے یا بارش میں نہانے سے غسل کا حکم۔

الجواب ..... ① **غسل کی اقسام کی وضاحت:۔** غسل کی تین قسمیں ہیں۔ ① فرض: غسل فرض یا واجب کی چار اقسام ہیں۔ (۱) نیند یا بیداری میں منی خارج ہونے کی وجہ سے غسل کرنا (۲) مباشرت (دخول) کی وجہ سے غسل کرنا (۳) حیض (ماہواری) کے بعد غسل کرنا (۴) نفاس (بچہ کی ولادت کا خون) کے بعد غسل کرنا۔ (بہشتی زیور)

② سنت: غسل سنت کی چار اقسام ہیں (۱) جمعہ کی نماز کے لئے غسل کرنا (۲) عیدین کی نماز کے لئے غسل کرنا (۳) حج کا احرام باندھنے کے لئے غسل کرنا (۴) عرفات میں وقوف کے لئے غسل کرنا۔

③ مستحب: غسل مستحب کی متعدد اقسام ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔ (۱) شب برات میں غسل کرنا (۲) عرفہ کی رات میں غسل کرنا (۳) سورج گرہن یا چاند گرہن کی نماز کے لئے غسل کرنا (۴) نماز استسقاء کے لئے غسل کرنا (۵) مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں داخل ہونے کیلئے غسل کرنا (۶) میت کو غسل دینے کے بعد غسل دینے والے کا غسل کرنا (۷) اسلام لانے کے بعد غسل کرنا۔

② **غسل کے مکروہات:۔** ① پانی زیادہ بہانا ② ستر کھلا ہونے کی حالت میں کلام کرنا ③ قبلے کی طرف منہ کرنا ④ خلاف سنت غسل کرنا۔

③ **غوطہ لگانے یا بارش میں نہانے سے غسل کا حکم:۔** اگر کسی شخص پر غسل لازم ہو اور وہ دریا میں غوطہ لگالے یا بارش میں کھڑا ہو جائے اور تمام بدن پر پانی بہہ جائے تو اس کا غسل ادا ہو جائے گا بشرطیکہ وہ کلی بھی کرے اور ناک میں پانی بھی ڈالے۔

السؤال الثانی ..... فرض، واجب، سنت، نفل کسے کہتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے؟ فرض اور سنت کی اقسام تحریر کریں۔ (ج ۳ ص ۵)

خلاصۂ سوال ..... اس سوال کا حل دو امور ہیں (۱) فرض، واجب، سنت، نفل کی وضاحت اور فرق (۲) فرض اور سنت کی اقسام۔

الجواب ..... ① **فرض، واجب، سنت، نفل کی وضاحت اور فرق:۔** فرض: اس حکم کو کہتے ہیں جو قطعی دلیل سے ثابت ہو یعنی اسکے ثبوت میں کوئی شبہ نہ ہو اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے۔

واجب: وہ حکم ہے جو ظنی دلیل سے ثابت ہو اسکا انکار کرنے والا کافر نہیں ہوتا بلکہ بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔

سنت: اُس کام کو کہتے ہیں جس کو رسول اللہ ﷺ نے یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا ہو یا کرنے کا حکم دیا ہو۔

نفل: اُن کاموں کو کہتے ہیں جن کی فضیلت شریعت سے ثابت ہو ان کے کرنے میں ثواب ہو اور چھوڑنے میں عذاب نہ ہو اسے مستحب، مندوب اور تطوع بھی کہتے ہیں۔

② **فرض اور سنت کی اقسام:۔** فرض: اس کی دو قسمیں ہیں۔ ① فرض عین: وہ فرض جس کا ادا کرنا ہر شخص پر ضروری ہو اور

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

بلا عذر چھوڑنے والا فاسق و گناہگار ہوں۔ ② فرض کفایہ: وہ فرض جو ایک یا دو آدمیوں کے ادا کرنے سے سب کے ذمے سے اُتر جائے اور اگر کوئی بھی شخص ادا نہ کرے تو پھر سب کے سب لوگ گناہگار ہوں۔

سنت: اس کی دو قسمیں ہیں۔ ① سنت مؤکدہ: وہ کام جسے رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو یا کرنے کیلئے فرمایا ہو اور ہمیشہ کیا گیا ہو یعنی بغیر عذر کبھی نہ چھوڑا ہو ایسی سنت کو بغیر عذر چھوڑ دینا بھی گناہ ہے اور چھوڑنے کی عادت بنا لینا سخت گناہ ہے۔

② سنت غیر مؤکدہ: وہ کام جسے آپ ﷺ نے اکثر کیا ہو لیکن کبھی کبھی بغیر عذر چھوڑ بھی دیا ہو، ایسی سنت کے کرنے میں مستحب سے زیادہ ثواب ہے اور چھوڑنے میں گناہ نہیں ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۴ھ

السؤال الاول ..... کفر و شرک کا مفہوم بیان کریں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں شرک کا معنی و اقسام تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل دو امور ہیں (۱) کفر و شرک کا مفہوم (۲) اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں شرک کا معنی و اقسام۔

الجواب ..... ① کفر و شرک کا مفہوم:۔ اسلام میں جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے ان میں سے کسی ایک چیز کو بھی نہ ماننا کفر ہے مثلاً کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو نہ مانے یا اللہ تعالیٰ کی صفات کا انکار کرے یا ایک سے زائد خدا مانے یا فرشتوں کا انکار کرے یا اللہ تعالیٰ کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا انکار کرے یا کسی پیغمبر کو نہ مانے یا تقدیر کا انکار کرے یا قیامت کے دن کو نہ مانے یا اللہ تعالیٰ کے قطعی احکام میں سے کسی حکم کا انکار کرے یا آپ ﷺ کی دی ہوئی کسی خبر کو جھوٹا سمجھے تو ان تمام صورتوں میں وہ شخص کافر ہو جائیگا۔

اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی بھی درجہ میں کسی دوسرے شخص کو شریک کرنا شرک ہے۔

② اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں شرک کا معنی و اقسام:۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دو یا تین خدا مانے جیسے عیسائی لوگ تین خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہیں اور آتش پرست دو خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہیں اور بت پرست بہت سے خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کی طرح کسی دوسرے کیلئے کوئی صفت ثابت کرنا۔ کیونکہ کسی مخلوق میں یا وہ فرشتہ ہو یا نبی ہو ولی ہو یا شہید، پیر ہو یا امام، اللہ تعالیٰ کی صفات کی طرح کوئی صفت اُس میں نہیں ہو سکتی۔

شرک فی الصفات کی کئی اقسام ہیں۔ ① شرک فی القدرت: یعنی اللہ تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے شخص کے لئے صفت قدرت ثابت کرنا مثلاً یہ سمجھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی یا شہید وغیرہ بارش برسا سکتا ہے یا اولاد دے سکتا ہے یا دل کی مرادیں پوری کر سکتا ہے یا نفع نقصان پہنچا سکتا ہے۔ ② شرک فی العلم: یعنی اللہ تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کیلئے صفت علم ثابت کرنا مثلاً یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ کی طرح فلاں پیغمبر یا ولی غیب کا علم رکھتا ہے یا خدا کی طرح اسے ذرہ ذرہ کا علم ہے یا وہ ہمارے تمام حالات سے واقف ہے یا وہ قریب و دور کی ہر چیز سے باخبر ہے۔ ③ شرک فی السمع والبصر: یعنی اللہ تعالیٰ کی دیکھنے اور سننے کی صفت میں کسی کو شریک ٹھہرانا مثلاً یہ اعتقاد رکھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی ہماری تمام باتوں کو دور و نزدیک سے سنتے ہیں یا ہمیں اور ہمارے کاموں کو ہر جگہ دیکھتے ہیں۔

④ شرک فی الحکم: یعنی اللہ تعالیٰ کی طرح کسی اور کو حاکم سمجھنا اور اُس کے حکم کو اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرح ماننا مثلاً پیر صاحب

Scanned with CamScanner

نے یہ وظیفہ عصر سے پہلے پڑھنے کیلئے کہا ہے تو اُس حکم کی تعمیل اس طرح ضروری سمجھے کہ وظیفہ پورا کرنے کی وجہ سے عصر کا وقت مکروہ شروع ہو جانے یا نماز قضا ہو جانے کی اسے پرواہ نہ ہو۔ ⑤ شرک فی العبادت: یعنی اللہ تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کو عبادت کا مستحق سمجھنا مثلاً کسی قبر پر یا کسی پیر کو سجدہ و رکوع کرنا، کسی پیر، ولی، پیغمبر، امام کے نام کا روزہ رکھنا یا کسی قبر یا مرشد کے گھر کا طواف کرنا۔

ان مذکورہ مشہور اقسام کے علاوہ اور بھی بہت سے شرکیہ اعمال ہیں جن میں شرک کی ملاوٹ ہے مثلاً نجومیوں سے غائب کی خبریں پوچھنا، پنڈت کو ہاتھ دکھلانا، کسی سے فال کھلوانا، چیچک یا کسی اور بیماری کو چھوت سمجھنا، تعزیہ بنانا، علم اٹھانا، قبروں پر چڑھاوا چڑھانا، نذر و نیاز کرنا، اللہ تعالیٰ کے نام کے علاوہ کسی کے نام کی قسم کھانا، تصویریں بنانا یا تصویروں کی تعظیم کرنا، کسی پیر یا ولی کو حاجت روا، مشکل کشا سمجھنا۔

السؤال الثانی ..... نماز جنازہ کا حکم تحریر کریں، نماز جنازہ کی شرائط اور نماز جنازہ ادا کرنے کا طریقہ تحریر کریں۔ نابالغ بچے کی نماز جنازہ کی دعا بھی لکھیں۔ (ج ۲ ص ۶۲)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) نماز جنازہ کا حکم و شرائط (۲) نماز جنازہ ادا کرنے کا طریقہ (۳) نابالغ بچے کی نماز جنازہ کی دعا۔

الجواب ..... ❶ نماز جنازہ کا حکم و شرائط:۔ میت کی نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اگر چند لوگ بھی پڑھ لیں تو سب کے ذمے سے فرض ساقط ہو جائے گا اور اگر کسی شخص نے بھی نماز جنازہ نہ پڑھی تو سب گناہگار ہوں گے۔

نماز جنازہ کی متعدد شرائط ہیں۔ ① میت کا مسلمان ہونا ② میت کا پاک ہونا ③ میت کے کفن کا پاک ہونا ④ ستر کا ڈھکا ہوا یا چھپا ہوا ہونا ⑤ میت کا سامنے موجود ہونا۔ (یہ شرائط میت کے متعلق ہیں اور نماز پڑھنے والے کے متعلق وقت کے علاوہ باقی تمام عام نماز والی شرائط ہیں)

❷ نماز جنازہ ادا کرنے کا طریقہ:۔ سب سے پہلے نماز کیلئے صف باندھ کر کھڑے ہوں، اگر آدمی زیادہ ہوں تو تین یا پانچ یا سات صفیں بنانا بہتر ہے، جب صفیں درست ہو جائیں تو نماز جنازہ کی اس طرح نیت کی جائے کہ میں اللہ تعالیٰ کے واسطے اس جنازے کی نماز اس میت کی دعائے مغفرت کے لئے اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ آواز سے تکبیر کہیں، دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لیں پھر سب آہستہ آواز میں ثناء پڑھیں پھر ہاتھ اٹھائے بغیر دوسری تکبیر کہی جائے اور نماز کے قعدہ اخیرہ والے دونوں درود پڑھے جائیں پھر ہاتھ اٹھائے بغیر تیسری تکبیر کہی جائے اور جنازے کی دعا پڑھی جائے پھر چوتھی تکبیر کہہ کر دائیں بائیں سلام پھیر دیا جائے۔

❸ نابالغ بچے کی نماز جنازہ کی دعا:۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۳۴ھ

السؤال الاول ..... نبی کریم ﷺ کے حلیہ شریف میں سے درج ذیل کو وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔ (ص ۲۳۵: اعدادیہ)

قد مبارک، بدن مبارک، ریش مبارک، مقدس پیشانی، رخسار مبارک، سینہ مبارک۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں حضور ﷺ کے حلیہ شریف کی وضاحت مطلوب ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

الجواب ..... حضور ﷺ کے حلیہ شریف کی وضاحت :۔ قد مبارک: دیکھنے میں درمیانہ قد تھا مگر یہ معجزہ تھا کہ جب چند آدمیوں کے ساتھ چلتے تو سب سے اونچے معلوم ہوتے تھے۔ سر مبارک: کلاں اور بزرگ، سرداری کا تاج، عقل کا پیکر۔

بدن مبارک: گھٹا ہوا، خوبصورت، سجاوٹ سے بھرا ہوا۔ رخسار مبارک: نرم، سرخی مائل، گویا چاند پر گلاب کی سرخی۔

ریش مبارک: گھنی اور خوبصورتی کے ساتھ بھرپور، داڑھی اور سر میں چند بال سفید تھے، بعض نے تعداد بھی بتائی ہے کہ داڑھی اور سر میں ۲۰ بال سفید تھے۔

مقدس پیشانی: جبیں مبارک کشادہ اور روشن گویا آفتاب کا کنارہ۔ سینہ مبارک: چوڑا اور بھرا ہوا، شکم مبارک سینے کے برابر، نہ آگے بڑھا ہوا، سینہ اور شکم بالوں سے صاف صرف سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی ایک باریک دھار تھی۔

السؤال الثالث ..... گھر والوں کیلئے جو وقت مخصوص ہوتا اس میں حضور ﷺ کس شان سے رہتے تھے۔ آرام کے وقت میں سے جو حصہ امت کے لئے نکالا جاتا تھا اس کی کیا خصوصیات تھیں۔ (ص ۲۵ : لدلایہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں (۱) حضور ﷺ کا گھر والوں کے ساتھ گزر اوقات (۲) آرام کے وقت میں سے امت کیلئے نکالے گئے وقت کی خصوصیات۔

الجواب ..... ❶ حضور ﷺ کا گھر والوں کیساتھ گزر اوقات :۔ کملتہ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۳۱ھ

❷ آرام کے وقت میں سے امت کیلئے نکالے گئے وقت کی خصوصیات :۔ آپ ﷺ آرام کے وقت میں سے جو حصہ امت کیلئے نکالتے تھے اس میں درج ذیل باتوں کا خاص خیال رکھا جاتا تھا۔ ① زیادہ علم وعمل والوں کو حاضری کی اجازت میں مقدم رکھا جاتا ② دینی فضیلت کے لحاظ سے یہ وقت ان پر تقسیم کیا جاتا ③ جو شخص جتنی ضروریات لے کر آتا حضور ﷺ ان سب کو پورا کر دیتے ④ آپ ﷺ حاضرین کو ان کاموں میں مشغول فرماتے جو خود ان کیلئے اور پوری امت کی اصلاح کیلئے مفید ہوں ⑤ حاضرین کو ہدایت ہوتی کہ یہ باتیں غائبین تک پہنچا دو ⑥ حاضرین کو ہدایت ہوتی کہ جو لوگ دوری، شرم وحیا، رعب ودبدبہ یا کسی بھی عذر کی وجہ سے مجھ پر اپنی ضروریات کا اظہار نہیں کر سکتے تم انکی ضروریات مجھ تک پہنچایا کرو ⑦ صرف ضروری باتیں ہوتیں ⑧ اس خصوصی مجلس کا یہ نتیجہ نکلتا کہ جو صحابہ ؓ طالب بن کر آتے علم نبوت سے موتی لیکر امت کے رہبر بن کر مجلس سے واپس جاتے۔

﴿الورقة الثالثة : فی الفقه والسیرة﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۵ھ

السؤال الاوّل ..... استنجاء کسے کہتے ہیں؟ استنجاء کا طریقہ اور حکم بیان کریں نیز بتلائیں کہ استنجاء کن چیزوں سے کرنا چاہیے اور کن چیزوں سے استنجاء مکروہ ہے۔ (ج ۱ ص ۲۷)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) استنجاء کا مفہوم، طریقہ وحکم (۲) استنجاء کی مباح ومکروہ اشیاء۔

الجواب ..... ❶ استنجاء کا مفہوم، طریقہ وحکم :۔ پیشاب یا پاخانہ کرنے کے بعد جو ناپاکی وگندگی بدن پر لگی ہوئی ہو اس کو دور کرنے اور بدن پاک کرنے کو استنجاء کہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

پیشاب کرنے کے بعد مٹی کے پاک ڈھیلے سے پیشاب کو خشک کرنا چاہیے، اس کے بعد پانی سے دھو ڈالنا چاہیے اور پاخانہ کے بعد مٹی کے تین یا پانچ ڈھیلوں سے پاخانہ کی جگہ کو صاف کریں اور پھر پانی سے دھو ڈالیں۔

اگر پیشاب یا پاخانہ اپنے مقام سے بڑھ کر ادھر اُدھر نہ لگا ہو تو استنجاء کرنا مستحب ہے اور اگر نجاست و گندگی ادھر اُدھر لگ گئی ہو مگر ایک درہم کے برابر یا اس سے کم ہو تو پھر استنجاء کرنا سنت ہے اور اگر ایک درہم سے زائد ہو تو پھر استنجاء کرنا فرض ہے۔

❷ استنجاء کی مباح و مکروہ اشیاء:۔ مٹی کے پاک ڈھیلوں سے یا پتھر سے استنجاء کرنا مباح ہے اور ہڈی، لید، گوبر، کھانے کی اشیاء، کوئلہ، کپڑا اور کاغذ سے استنجاء کرنا مکروہ ہے۔

السؤال الثالث ..... تیمم کسے کہتے ہیں اور یہ کب جائز ہے؟ پانی نہ ملنے کی کیا صورتیں ہیں؟ اور اگر پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کر کے نماز پڑھ لی، پھر پانی مل گیا تو نماز کا کیا حکم ہے؟ نواقض تیمم بھی تحریر کریں۔ (ج ۳۔ ص ۳۹)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) تیمم کا مفہوم اور جواز (۲) پانی نہ ملنے کی صورتیں (۳) تیمم سے نماز پڑھنے کے بعد پانی ملنے کا حکم (۴) نواقض تیمم۔

الجواب ..... ❶ تیمم کا مفہوم اور جواز:۔ پاک مٹی یا کسی ایسی چیز سے جو مٹی کے حکم میں ہو بدن کو نجاست حکمیہ سے پاک کرنے کا نام تیمم ہے اور جب پانی نہ ملے یا پانی موجود ہو مگر پانی کے استعمال سے بیمار ہونے یا مرض بڑھنے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرنا جائز ہے۔

❷ پانی نہ ملنے کی صورتیں:۔ جب پانی ایک میل دور ہو یا پانی قریب ہو مگر کسی دشمن کے خوف سے پانی نہ لے سکتا ہو یا کنویں کے پاس بڑا بھاری سانپ یا شیر ہو یا معمولی مقدار میں پانی موجود ہو کہ اگر اُسے وضوء میں استعمال کر لیا تو پیاس سے تکلیف ہوگی یا کنواں موجود ہو مگر ڈول و رسی نہ ہو یا پانی موجود ہو مگر اُٹھا کر اُسے لینے کی طاقت نہ ہو اور دوسرا آدمی بھی موجود نہ ہو تو یہ تمام صورتیں پانی نہ ملنے کے حکم میں داخل ہیں۔

جب انسان کسی ایسی جگہ ہو جہاں پانی موجود نہ ہو مگر اُسے کسی کے بتانے سے یا اپنے اندازے سے اس بات کا غالب امکان ہو کہ پانی ایک میل کے اندر موجود ہے تو پانی لانا اور وضوء کرنا ضروری ہے۔ مگر جب کوئی بتانے والا بھی ہو اور کسی طریقہ سے بھی پانی کا پتہ بھی نہ چلے یا پانی کا پتہ تو چلے مگر وہ ایک میل سے زیادہ دور ہو تو پھر پانی لانا ضروری نہیں تیمم کر لینا جائز ہے۔

❸ تیمم سے نماز پڑھنے کے بعد پانی ملنے کا حکم:۔ اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کر لیا اور نماز پڑھ لی پھر اس کے بعد پانی مل گیا تو اس صورت میں نماز ہو گئی، اب اسے نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں خواہ پانی وقت کے اندر ملا ہو یا وقت کے بعد ملا ہو۔

❹ نواقض تیمم:۔ جن چیزوں سے وضوء ٹوٹتا ہے انہی سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے البتہ غسل کا تیمم صرف حدث اکبر سے ٹوٹتا ہے اور اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا تو وہ تیمم پانی پر قدرت حاصل ہو جانے سے بھی ٹوٹ جاتا ہے اور اگر کسی اور عذر مثلاً مرض یا دشمن کے خوف کی وجہ سے تیمم کیا تھا اور پھر اس عذر کے ختم ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جائے گا۔

﴿السؤال الثانی﴾ ۱۴۲۵ھ

السؤال الاول ..... مفسدات نماز کسے کہتے ہیں؟ اور وہ کیا کیا ہیں؟ (ج ۳۔ ص ۳۳)

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

﴿خلاصۂ سوال﴾.....اس سوال میں فقط مفسدات نماز کا مفہوم اور ان کی وضاحت مطلوب ہے۔

الجواب..... مفسدات نماز کا مفہوم اور ان کی وضاحت:۔ مفسدات نماز اُن چیزوں کو کہتے ہیں جن سے نماز فاسد یعنی ٹوٹ جاتی ہے اور نماز کو لوٹانا ضروری ہو جاتا ہے۔

مفسدات نماز یہ ہیں۔ ① نماز میں قصداً یا بھول کر تھوڑا یا زیادہ کلام کرنا ② سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا ③ چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنا ④ نماز سے باہر والے کسی شخص کی دعا پر آمین کہنا ⑤ کسی بری خبر پر انا للہ یا کسی اچھی خبر پر الحمدللہ یا کسی عجیب خبر پر سبحان اللہ کہنا ⑥ درد یا رنج کی وجہ سے آہ، اُوہ یا اُف کرنا ⑦ اپنے امام کے علاوہ کسی دوسرے شخص کو لقمہ دینا یعنی غلطی بتلانا ⑧ قرآن کریم دیکھ کر پڑھنا ⑨ قرآن مجید پڑھنے میں کوئی سخت غلطی کرنا ⑩ عمل کثیر کرنا یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ⑪ قصداً یا بھول کر کھانا پینا ⑫ دو صفوں کی مقدار کے برابر چلنا ⑬ قبلہ کی طرف سے بلا عذر سینہ پھیر لینا ⑭ ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا ⑮ ستر کھل جانے کی حالت میں ایک رکن کی مقدار ٹھہرنا ⑯ دعا میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگی جاتی ہے ⑰ درد یا مصیبت سے اس طرح رونا کہ آواز میں حروف ظاہر ہو جائیں ⑱ بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ مار کر یا آواز سے ہنسنا ⑲ مقتدی کا امام سے آگے بڑھ جانا۔

السؤال الثانی..... مکروہات نماز کی مکمل وضاحت کریں۔ (ج ۲ ص ۳۳)

﴿خلاصۂ سوال﴾.....اس سوال میں فقط مکروہات نماز کی مکمل وضاحت مطلوب ہے۔

الجواب..... مکروہات نماز کی مکمل وضاحت:۔ ① کپڑے کو لٹکانا مثلاً چادر سر پر ڈال کر اس کے کنارے لٹکا دینا۔ یا اچکن یا چوغہ کی آستینوں میں ہاتھ ڈالے بغیر کندھوں پر ڈال لینا ② کپڑوں کو مٹی سے بچانے کیلئے ہاتھ سے روکنا یا سمیٹنا ③ کپڑوں یا بدن سے کھیلنا ④ معمولی کپڑے جنہیں پہن کر مجمع میں جانا پسند نہ ہو انہیں پہن کر نماز پڑھنا ⑤ سستی اور بے پروائی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا ⑥ پیشاب یا پاخانہ کی حاجت ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا ⑦ سجدے کی جگہ سے کنکریوں کو ہٹانا لیکن اگر سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹانے میں مضائقہ نہیں ⑧ انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا ⑨ کمر یا کوکھ یا کولہے پر ہاتھ رکھنا ⑩ قبلہ کی طرف سے منہ پھیر کر یا صرف نگاہ سے اِدھر اُدھر دیکھنا ⑪ کتے کی طرح بیٹھنا یعنی رانیں کھڑی کر کے اور رانوں کو پیٹ سے اور گھٹنوں کو سینے سے لگا کر ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر بیٹھنا ⑫ مرد کیلئے سجدے میں دونوں کلائیوں کو زمین پر بچھانا ⑬ کسی ایسے آدمی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھا ہو ⑭ ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا ⑮ قصداً جمائی لینا یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا ⑯ آنکھوں کو بند کرنا لیکن اگر نماز میں دل لگانے کیلئے ہو تو پھر مکروہ نہیں ⑰ امام کا محراب کے اندر یا اکیلے متقتدیوں سے ایک ہاتھ اونچی جگہ پر کھڑا ہونا ⑱ کسی جاندار کی تصویر والا کپڑا پہن کر یا کسی ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ جہاں سر کے اوپر، سامنے یا دائیں بائیں یا سجدے کی جگہ تصویر ہو ⑲ آیات، سورتیں یا تسبیحات کو انگلیوں پر شمار کرنا ⑳ نماز میں انگڑائی لینا یا عمامہ کے پیچ (شملہ) پر سجدہ کرنا۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۳۵ھ

السؤال الاول..... حضور ﷺ کی پوشاک کیسی ہوتی تھی۔ حضور ﷺ کی عام غذا کیا تھا نیز آپ کو کون کون سی چیزیں مرغوب

Scanned with CamScanner

تھیں اور کون سی چیزیں ناپسند تھیں۔ (ص ۲۶۲، ۲۶۵: اداریہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) حضور ﷺ کی پوشاک کی کیفیت (۲) حضور ﷺ کی عام غذا، مرغوب غذا و ناپسند غذا کی وضاحت۔

الجواب ..... ❶ **حضور ﷺ کی پوشاک کی کیفیت:۔** حضور ﷺ کا لباس مبارک سادہ ہوتا تھا تکلف سے پاک، بسا اوقات پرانا پیوند لگا ہوا مگر صاف ستھرا اور اکثر خوشبو سے معطر، سبز یا سرخ دھاریدار یمن کے بنے ہوئے تہبند اور چادر و سفید لباس حضور ﷺ کو عام طور سے پسند تھا۔

لباس کے متعلق عام سنت یہ تھی کہ جو میسر آتا وہ استعمال فرماتے۔ چنانچہ چادر، تہبند اور کرتہ، عمامہ، ٹوپی، چمڑے کے موزے، جوتے یہ سب ہی استعمال فرمائے ہیں اور وقت پر جو میسر ہوا، ضرورت کے وقت چوغا اور تنگ آستین والی اچکن بھی استعمال فرمائی ہے، پاجامہ بھی خریدا ہے مگر پہننے سے پہلے وفات ہوگئی۔

البتہ لباس میں چند باتیں ضروری تھیں ① ریشم کا نہ ہو ② زربفت نہ ہو ③ ایسا لباس نہ ہو جس سے تکبر ٹپکے، چنانچہ ٹخنوں سے نیچا تہبند یا پاجامہ منع فرمایا کیونکہ یہ تکبر کا شیوہ ہے ④ ایسا نہ ہو جس سے دکھاوا مقصود ہو، خواہ گھٹیا اور ردی ہی ہو ⑤ ایسا نہ ہو جس سے عورتوں کی مشابہت پیدا ہو، چنانچہ سرخ لباس وغیرہ سے منع فرمایا ⑥ ایسا نہ ہو جو کسی دوسری قوم کا مخصوص لباس ہو۔

حضور ﷺ نے اعلیٰ درجہ کا لباس بھی پہنا ہے اور سادہ بھی، جن کپڑوں میں وفات پائی وہ موٹے کپڑے تہ بتہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے جب تک پیوند نہ لگوالیا جائے کپڑے کو نہ اتارا جائے اور جب اتارا جائے تو کسی غریب کو دیدیا جائے۔

حضور ﷺ عمامہ میں شملہ بھی چھوڑتے تھے اور کبھی دونوں کنارے بھی نیچے کو لٹکا لیتے تھے، عمامہ کا باندھنا اس طرح ہوتا کہ داہنا حصہ اوپر رہتا اور ٹوپی نیچے ہوتی۔

❷ **حضور ﷺ کی عام غذا، مرغوب غذا و ناپسند غذا کی وضاحت:۔** عام غذا: آپ ﷺ کی عام غذا چند چھوارے، جو کی روٹی، ستو، دودھ اور گوشت تھی۔

مرغوب غذا: آنحضرت ﷺ کو کدو، شہد، دودھ، گوشت خاص طور پر ران کا گوشت بہت پسند تھا۔

ناپسند غذا: لہسن، پیاز اور بدبودار چیز کو آپ ﷺ ناپسند فرماتے تھے۔

السؤال الثالث ..... حضور ﷺ کے فرامین وغیرہ وقتاً فوقتاً کون کون حضرات لکھا کرتے تھے؟ عشرہ مبشرہ یعنی وہ دس حضرات جن کو دنیا میں ہی جنت کی بشارت دی گئی تھی وہ کون کون ہیں؟ (ص ۲۶۲: اداریہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) کاتبین رسول ﷺ کی نشاندہی (۲) عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کی وضاحت۔

الجواب ..... ❶ **کاتبین رسول ﷺ کی نشاندہی:۔** کتابت وحی کا شرف متعدد خوش نصیب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حاصل ہوا تھا مگر ان میں سے مشہور کاتبین وحی یہ ہیں۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت امیر معاویہ، حضرت عامر بن فہیرہ، حضرت عبداللہ بن ارقم، حضرت ابی بن کعب، حضرت ثابت بن قیس، حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہم وغیرہ۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

❷ عشرہ مبشرہ کی وضاحت:۔ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آپ ﷺ نے ایک ہی مجلس میں جنت کی بشارت دی وہ دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ خلفاء اربعہ (سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی، سیدنا علی المرتضیٰ) حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت زبیر بن عوام، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت طلحہ بن عبیداللہ، حضرت عبیدہ بن جراح، حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہم۔

﴿الورقة الثالثة : فی الفقه والسيرة﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۶ھ

السؤال الاول ..... موزوں پر مسح کی مدت کا حساب کس وقت سے کیا جائے؟ مسح کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟ اگر موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہو تو پھر کیا حکم ہے؟ (ج ۳ ص ۳۳)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) موزوں پر مسح کی مدت کی ابتداء (۲) مسح کو توڑنے والی چیزیں (۳) متعدد جگہ سے موزہ پھٹنے کا حکم۔

الجواب ..... ❶ موزوں پر مسح کی مدت کی ابتداء:۔ موزے پہننے کے بعد جس وقت وضو ٹوٹتا ہے اُس وقت سے مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات یا مسافر کے لئے تین دن اور تین رات مسح کرنا جائز ہے۔ مثلاً جمعہ والے دن صبح وضو کر کے موزے پہنے اور اس کا یہ وضو ظہر کا وقت ختم ہونے پر ٹوٹا تو یہ شخص اگر مقیم ہے تو ہفتے کی ظہر تک اور اگر مسافر ہے تو پیر کی ظہر تک مسح کر سکتا ہے۔

❷ مسح کو توڑنے والی چیزیں:۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے اُن سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے، ان کے علاوہ مسح کی مدت گزر جانے سے، موزے اتار دینے سے یا تین انگلیوں کے برابر موزے پھٹ جانے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

❸ متعدد جگہ سے موزہ پھٹنے کا حکم:۔ اگر ایک موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہوا ہو تو اسے جمع کر کے دیکھیں کہ اگر مجموعہ تین انگلیوں کے برابر ہو جائے تو مسح ناجائز ہے اور اگر تین انگلیوں سے کم ہو تو پھر جائز ہے اور اگر دونوں موزے پھٹے ہوئے ہوں اور دونوں کی مجموعی مقدار تین انگلیوں کے برابر ہو لیکن ہر ایک کی پھٹن تین انگلیوں سے کم ہو تو مسح جائز ہے۔

السؤال الثاني ..... حرام، مکروہ تحریمی، مکروہ تنزیہی اور مباح کی وضاحت کریں۔ (ج ۳ ص ۵)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں فقط حرام، مکروہ تحریمی، مکروہ تنزیہی اور مباح کی وضاحت مطلوب ہے۔

الجواب ..... حرام، مکروہ تحریمی، مکروہ تنزیہی اور مباح کی وضاحت:۔ حرام: اُس کام کو کہتے ہیں جس کی ممانعت دلیل قطعی سے ثابت ہو اور اُس کام کا کرنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہو اور اس کا منکر کافر ہو۔

مکروہ تحریمی: اس کام کو کہتے ہیں جس کی ممانعت دلیل ظنی سے ثابت ہو، اس کا منکر کافر نہ ہو مگر اسکا کرنے والا بھی گناہگار ہو۔

مکروہ تنزیہی: اس کام کو کہتے ہیں جس کو چھوڑنے میں ثواب ہو اور کرنے میں عذاب تو نہ ہو مگر وہ ایک قسم کی برائی ہو۔

مباح: وہ کام جس کے کرنے میں ثواب نہ ہو اور نہ کرنے میں گناہ و عذاب نہ ہو۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۶ھ

السؤال الاول ..... مدرک، مسبوق و لاحق کسے کہتے ہیں؟ نیز لاحق اپنی چھوٹی ہوئی نماز کس وقت اور کس طرح پوری کرے؟ (ج ۳ ص ۳۴)

Scanned with CamScanner

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) مدرک، مسبوق ولاحق کی تعریف (۲) لاحق کا چھوٹی ہوئی رکعت پوری کرنے کا وقت اور طریقہ۔

الجواب ..... ❶ **مدرک، مسبوق ولاحق کی تعریف:۔** مدرک: وہ شخص جس کو امام کے ساتھ پوری نماز ملی ہو یعنی پہلی رکعت سے امام کے ساتھ جماعت میں شریک ہوا ہو اور آخر تک امام کے ساتھ رہا ہو۔

مسبوق: وہ شخص جو شروع سے امام کے ساتھ شریک نہ ہوا ہو بلکہ ایک یا زائد رکعتیں اس کی جماعت سے رہ گئی ہوں۔

لاحق: وہ شخص جس کی امام کے ساتھ شریک ہونے کے بعد کوئی رکعت رہ جائے مثلاً کوئی شخص امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوا مگر سجدہ میں یا قعدہ میں سو گیا اور اتنی دیر سویا رہا کہ امام نے مزید کوئی رکعت پڑھ لی۔

❷ **لاحق کا چھوٹی ہوئی نماز پوری کرنے کا وقت اور طریقہ:۔** لاحق کی جو رکعت کسی عذر مثلاً سو جانے کی وجہ سے رہ گئی تو جس وقت وہ بیدار ہو پہلے اپنی چھوٹی ہوئی نماز مکمل کرے اور اس طرح پڑھے جیسے امام کے ساتھ پڑھتا ہے یعنی اس میں قراءت وغیرہ نہ کرے اور جب چھوٹی ہوئی نماز پوری کر لے تو پھر امام کے ساتھ بقیہ نماز پوری کرے اور اگر امام فارغ ہو چکا ہے تو پھر باقی نماز بھی اسی طرح مکمل کرے جیسے امام کے پیچھے پڑھتا ہے۔ اس حالت میں اگر اس سے کوئی سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو بھی نہ کرے کیونکہ اس وقت بھی وہ مقتدی ہے اور مقتدی کے سہو پر سجدۂ سہو نہیں ہے۔

السؤال الثالث ..... اعتکاف کی کتنی اقسام ہیں؟ مکمل وضاحت کریں۔ اعتکاف کے مستحبات، مکروہات اور مفسدات بھی تحریر کریں۔ نیز اعتکاف کی شرائط تحریر کریں۔ (ج ۴ ص ۸۰)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) اعتکاف کی اقسام کی وضاحت (۲) اعتکاف کے مستحبات، مکروہات اور مفسدات کی وضاحت (۳) اعتکاف کی شرائط۔

الجواب ..... ❶ **اعتکاف کی اقسام کی وضاحت:۔** اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔ ① واجب: نذر کا اعتکاف واجب ہے مثلاً کسی شخص نے کسی کام کے ہونے پر دو روز یا تین روز اعتکاف کی نذر یعنی منت مانی تو یہ اعتکاف اس پر واجب ہے۔

② سنت مؤکدہ: رمضان شریف کے اخیر عشرہ کا اعتکاف سنت مؤکدہ ہے، اس کی ابتداء میں رمضان کی شام غروب آفتاب کے وقت سے ہوتی ہے اور عید کا چاند دیکھتے ہی ختم ہو جاتی ہے۔ چاند خواہ انتیس کا ہو یا تیس دن کا۔ یہ اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے یعنی بعض لوگوں کے اس سنت کو ادا کرنے سے سب کے ذمہ سے یہ سنت ساقط ہو جاتی ہے۔

③ مستحب: واجب اور سنت مؤکدہ کے علاوہ تمام اعتکاف مستحب ہیں اور وہ سال کے تمام دنوں میں جائز ہیں۔

❷ **اعتکاف کے مستحبات، مکروہات اور مفسدات کی وضاحت:۔** مستحبات: دوران اعتکاف نیک اور اچھی باتیں کرنا، قرآن کریم کی تلاوت کرنا، درود شریف پڑھنا، علوم دینیہ پڑھنا پڑھانا، وعظ ونصیحت کرنا، جامع مسجد میں اعتکاف کرنا۔

مکروہات: خاموشی اختیار کرنا اور اسے عبادت سمجھنا، خرید وفروخت کرنا، لڑائی جھگڑا یا بیہودہ باتیں کرنا۔

مفسدات: بلا عذر قصداً یا بھول کر مسجد سے باہر نکلنا، مباشرت کرنا، عذر والے مسجد سے باہر نکل کر ضرورت سے زیادہ ٹھہرنا، بیماری یا خوف کی وجہ سے مسجد سے نکلنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

اعتکاف کی شرائط :۔ ① مسلمان ہونا ② حدث اکبر سے پاک ہونا ③ حیض ونفاس وغیرہ سے پاک ہونا ④ عاقل ہونا ⑤ نیت کرنا ⑥ جماعت والی مسجد میں اعتکاف کرنا ⑦ اعتکاف واجب میں روزہ بھی شرط ہے۔

السوال الثالث ۱۴۳۶ھ

السؤال الاول ..... نبی کریم ﷺ کے مکہ سے مدینہ ہجرت کے واقعہ کو اختصار کے ساتھ لکھئے۔ (ص ۹۱ : امداد یہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں نبی کریم ﷺ کے مکہ سے مدینہ ہجرت کے واقعہ کی تفصیل مطلوب ہے۔

الجواب ..... نبی کریم ﷺ کے مکہ سے مدینہ ہجرت کے واقعہ کی تفصیل :۔ مکہ مکرمہ میں جب آپ ﷺ کو کفار کی تکالیف کے نتیجہ میں اندازہ ہوا کہ دین اسلام کی تبلیغ وترویج آزادانہ طور سے یہاں ممکن نہیں ہے تو آپ ﷺ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم کے بموجب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہجرت کا حکم دیا۔ مختلف ٹولیوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہجرت فرماتے رہے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں جناب رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ باقی رہ گئے۔

جب مشرکین مکہ کو آپ ﷺ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے ہجرت کے بارے میں علم ہوا تو انہوں نے باہم مشورہ میں طے کیا کہ العیاذ باللہ آج رات آپ ﷺ کے گھر پر حملہ کر کے آپ ﷺ کو شہید کر دیا جائے۔ اُدھر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو ان کے ناپاک ارادوں کی اطلاع دے دی اور ہجرت کا حکم فرما دیا۔ رات کے ایک پہر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر سونے کا حکم فرمایا اور خود سورۂ یٰسین کی تلاوت فرماتے ہوئے گھر سے نکلے۔ مشرکین جو آپ ﷺ کے گھر کا گھیراؤ کئے ہوئے تھے اندھے ہو گئے اور آپ ﷺ باطمینان گھر سے نکل کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے آئے اور ان کے ساتھ مکہ مکرمہ سے نکل کر ثور نامی پہاڑ کے ایک غار میں پناہ گزین ہوئے۔

صبح جب مشرکین کو اپنی حماقت کا علم ہوا تو بہت پشیمان ہوئے اور اعلان کر دیا کہ جو آپ ﷺ کے بارے میں اطلاع دے گا سو اونٹ پائے گا۔ مختلف جماعتیں آپ ﷺ کی تلاش میں نکلیں۔ ایک جماعت غار ثور پر بھی پہنچی اور غار کے اس قدر قریب پہنچ گئی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق اگر وہ ذرا سا جھک جاتے تو ہمیں دیکھ لیتے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پریشان ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کی تسلی کے لئے فرمایا کہ **لاتحزن ان اللہ معنا** اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک مکڑی نے فوراً غار کے دہانہ پر جالا بُن دیا اور ایک کبوتر نے گھونسلا بنا لیا، جو اس بات کی ظاہری دلیل ہے کہ یہاں کوئی انسان نہیں، مشرکین یہ دیکھ کر واپس لوٹ گئے۔

تین دن بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ وہ اونٹنیاں لے کر پہنچے اور عبداللہ بن اریقط جنہیں راستہ بتلانے کے لئے ساتھ لیا گیا تھا ان چاروں حضرات نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا سفر شروع کیا۔ راستہ میں بھی آپ ﷺ کے دست مبارک پر مختلف خارق العادات معجزات کا ظہور ہوتا رہا۔

چار دن کے سفر کے بعد مدینہ منورہ سے متصل قباء کی ایک بستی میں پہنچے اور وہاں قیام فرمایا۔ اسلام کی تاریخ میں پہلی مسجد کی بنیاد رکھی اور ہجرت کے بعد پہلا خطبہ ارشاد فرمایا۔ تین یا چار یا پانچ یا چودہ یا بائیس روز قباء میں قیام کے بعد مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے اور جمعہ کے روز ربیع الاوّل کے مہینہ میں مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے۔

Scanned with CamScanner

ہر شخص آرزو مند تھا کہ آپ ﷺ اس کے گھر میں قیام فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اونٹنی کی مہار چھوڑ دو اسے جہاں حکم ہوگا بیٹھ جائے گی۔ اونٹنی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے دولت کدے پر ٹھہری، اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کی ضیافت کا وہ شرف حاصل ہوا جس پر ہزاروں نعمتیں قربان ہیں۔

السؤال الثاني ..... کلام اور گفتگو کرنے میں حضور ﷺ کی کیا کیا خصوصیات اور کیا کیا عادتیں تھیں، طرز گفتگو کیا تھا۔ حضور ﷺ گھر کے افراد کے ساتھ کس طرح رہتے تھے۔ (ص ۲۵۵ ادارہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) کلام و گفتگو میں حضور ﷺ کی خصوصیات و عادات (۲) گھر کے آدمیوں کے ساتھ حضور ﷺ کے رہنے کا طریقہ۔

الجواب ..... ❶ کلام و گفتگو میں حضور ﷺ کی خصوصیات و عادات:۔ حضور ﷺ کے زمانہ میں عرب کی زبان فصاحت، بلاغت، خوبی اور عمدگی کی سب سے اونچی سیڑھی پر تھی، اعلیٰ شاعروں اور جادو بیان مقرروں کی کمی نہ تھی، عوام کی قدردانی کی یہ حالت تھی کہ عمدہ شعروں اور قصیدوں کو سجدہ کرتے، شاعروں کے متعلق یہ عقیدہ ہو گیا تھا کہ جن انکے تابع ہوتے ہیں وہی ان کو شعر سکھاتے ہیں، شاعروں کی بہت قدر کرتے تھے مگر اس تمام عروج اور ترقی کے باوجود حضور ﷺ کی پیاری اور شیریں گفتگو میٹھی بول چال ایسی اونچی اور ایسی عمدہ ہوتی کہ شاعروں نے اسکے سامنے سر جھکائے، حضور ﷺ کے چھوٹے چھوٹے فقرے آج بھی حدیثوں میں موجود ہیں۔ حق یہ ہے کہ علوم و معارف کے دریا کوزوں میں بند کر دیے گئے ہیں، حضور ﷺ کا مختصر مگر مکمل کلام حق و باطل، سچ و جھوٹ کا ایک اچھا فیصلہ ہوتا، بیہودگی یا کسی کی توہین سے پاکیزہ، تکلفات سے بلند بلا ضرورت ایک حرف بھی زبان پر نہ آتا۔

حضور ﷺ کی گفتگو سہولت کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر ہوتی تھی، ہر ہر حرف ایک ایک کلمہ جدا کہ سننے والا سن کر یاد بھی کر سکے، بات کا چبانا، جلدی یا تیزی اس میں قطعاً نہ ہوتی، آپ ایک جملہ کو دو تین مرتبہ دہرا بھی دیتے (مناسب طور پر جو ناگوار نہ ہو) تاکہ خوب سمجھ لیا جائے۔ اوّل سے آخر تک پوری صفائی کے ساتھ گفتگو فرماتے۔

❷ گھر کے آدمیوں کیساتھ حضور ﷺ کے رہنے کا طریقہ:۔ کملز فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۳۳ھ۔

﴿الورقة الثالثة : في الفقه والسيرة﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۷ھ

السؤال الاوّل ..... نماز پڑھنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟ ولی کسے کہتے ہیں؟ ولی کی پہچان کیا ہے۔ غسل میں فرائض کتنے ہیں اور سنتیں کتنی ہیں؟ تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) نماز پڑھنے کے فوائد (۲) ولی کی تعریف و پہچان (۳) غسل کے فرائض اور سنتیں۔

الجواب ..... ❶ نماز پڑھنے کے فوائد:۔ نماز پڑھنے کے بے شمار فوائد ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں ① نمازی آدمی کا

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

بدن اور کپڑے پاک صاف رکھتے ہیں ② نمازی آدمی سے اللہ تعالیٰ راضی اور خوش ہوتا ہے ③ نمازی آدمی سے آپ ﷺ راضی اور خوش ہوتے ہیں ④ نمازی آدمی اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک ہوتا ہے ⑤ نمازی آدمی کی نیک لوگ دنیا میں بھی عزت کرتے ہیں ⑥ نمازی آدمی بے شمار گناہوں سے بچ جاتا ہے ⑦ نمازی آدمی کو اللہ تعالیٰ اُس کے مرنے کے بعد آرام اور سکون سے رکھتے ہیں۔

② ولی کی تعریف و پہچان:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۹ھ۔

③ غسل کے فرائض اور سنتیں:۔ غسل کے تین فرائض ہیں ① کلی کرنا ② ناک میں پانی ڈالنا ③ پورے جسم پر پانی بہانا۔ غسل میں پانچ چیزیں سنت ہیں۔ ① دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا ② استنجاء کرنا اور جسم سے نجاست کو زائل کرنا ③ ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا ④ غسل سے پہلے وضو کرنا ⑤ پورے جسم پر تین مرتبہ پانی بہانا۔

الشق الثانی ..... وضو کس طرح کرنا چاہیے؟ وضاحت سے لکھیں۔ فرشتے کون ہیں؟ فرشتے کتنے ہیں؟ مشہور چار فرشتے کون کون سے ہیں؟ نجاست حقیقیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف، مثال اور حکم لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) وضو کا طریقہ (۲) فرشتوں کا تعارف، تعداد اور چار مشہور فرشتوں کے نام (۳) نجاست حقیقیہ کی اقسام، تعریف، مثال اور حکم۔

الجواب ..... ① وضو کا طریقہ:۔ صاف برتن میں پاک پانی لے کر پاک صاف اور اونچی جگہ پر بیٹھ جائیں، قبلہ کی طرف منہ کرلیں تو اچھا ہے اگر موقع نہ ملے تو کوئی نقصان نہیں، پھر آستینیں کہنیوں سے اوپر تک چڑھالیں، بسم اللہ پڑھیں، تین بار گٹوں تک دونوں ہاتھ دھوئیں، پھر تین مرتبہ کلی کریں، مسواک کریں، اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے ہی دانت صاف کرلیں، پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کریں، پھر تین مرتبہ منہ دھوئیں جس کی مقدار پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہے، پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھوئیں، پہلے دایاں ہاتھ تین مرتبہ اور پھر بایاں ہاتھ تین مرتبہ دھوئیں، پھر ہاتھ پانی سے تر کرکے سر کا مسح کریں، پھر کانوں کا مسح کریں اور پھر گردن کا مسح کریں پھر تین تین مرتبہ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئیں ان میں بھی پہلے دایاں پاؤں اور پھر بایاں پاؤں دھویا جائے۔

② فرشتوں کا تعارف، تعداد اور چار مشہور فرشتوں کے نام:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۳۱ھ

③ نجاست حقیقیہ کی اقسام، تعریف، مثال اور حکم:۔ نجاست حقیقیہ کی دو قسمیں ہیں، غلیظہ اور خفیفہ۔

① سخت اور بڑی ناپاکی کو نجاست غلیظہ کہتے ہیں جیسے آدمی کا پیشاب و پاخانہ، جانوروں کا پاخانہ، حرام جانوروں کا پیشاب، آدمی اور جانوروں کا بہتا ہوا خون، شراب، مرغی اور بطخ کی بیٹ وغیرہ۔

نجاست غلیظہ اگر گاڑھے جسم والی ہو جیسے پاخانہ وغیرہ تو ساڑھے تین ماشہ وزن تک معاف ہے اور اگر پتلی ہو جیسے شراب وغیرہ تو وہ اگر بڑی روپیہ کے پھیلاؤ کے برابر معاف ہے۔ (معاف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اتنی نجاست بدن یا کپڑے پر لگی ہو اور نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی اور جان بوجھ کر اتنی نجاست بھی کپڑے یا جسم پر چھوڑنا جائز نہیں ہے)

② ہلکی اور چھوٹی نجاست کو نجاست خفیفہ کہتے ہیں جیسے حلال جانوروں کا پیشاب اور حرام پرندوں کی بیٹ وغیرہ۔

Scanned with CamScanner

نجاست خفیفہ اگر چوتھائی کپڑے یا چوتھائی عضو سے کم ہو تو معاف ہے اگر چوتھائی کپڑے یا چوتھائی عضو کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو معاف نہیں ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۷ھ

السؤال الاوّل..... تیمم میں کتنے فرض ہیں؟ تیمم کرنے کا پورا طریقہ بتائیں۔ قرآن مجید کے نزول کی ابتداء کہاں ہوئی اور قرآن مجید کے نزول کی ابتداء کیسے ہوئی؟ جنات کون ہیں؟ وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) تیمم کے فرائض وطریقہ (۲) قرآن مجید کے نزول کی ابتداء کا مقام اور کیفیت (۳) جنات کا تعارف۔

الجواب..... ❶ تیمم کے فرائض وطریقہ:۔ تیمم میں تین فرض ہیں ① نیت کرنا ② دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر منہ پر پھیرنا ③ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ملنا۔

طریقہ: سب سے پہلے تیمم کی نیت کی جائے کہ میں ناپاکی دور کرنے اور نماز پڑھنے کے لئے تیمم کر رہا ہوں پھر دونوں ہاتھ کسی مٹی کے بڑے ڈھیلے یا مٹی والی جگہ پر مار کر انہیں جھاڑیں اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اس طرح پھیریں کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے، اگر ایک بال کے برابر بھی جگہ چھوٹ جائے تو تیمم نہ ہوگا پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر ماریں اور جھاڑ کر پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں دائیں ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نیچے رکھ کر کھینچتے ہوئے کہنی تک لے جائیں اس طرح لے جانے میں سیدھے ہاتھ کے نیچے کی جانب ہاتھ پھر جائے گا، پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سیدھے ہاتھ کے اوپر کی طرف کہنی سے انگلیوں کی طرف کھینچ کر لائیں اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندر کی جانب کو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت پر پھیریں، پھر اسی طرح دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر پھیریں پھر انگلیوں کا خلال کریں اگر انگوٹھی پہنی ہو تو اُسے اتارنا یا ہلانا ضروری ہے، داڑھی کا خلال کرنا بھی سنت ہے۔ (اگر ہاتھوں پر زیادہ مٹی لگ جائے تو پھونک کے ذریعے یا دونوں ہاتھوں کو آپس میں مارنے کے ذریعے جھاڑ لیا جائے)

❷ قرآن مجید کے نزول کی ابتداء کا مقام اور کیفیت:۔ مکہ معظمہ میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام "حرا" ہے اُس میں ایک غار تھا، رسول اللہ ﷺ نبوت سے پہلے اُس غار میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے تشریف لے جاتے تھے اور کئی کئی روز اُسی میں رہتے تھے جب کھانا وغیرہ ختم ہو جاتا تو واپس مکان پر تشریف لے جاتے پھر کئی روز کا سامان راشن اُٹھا کر وہیں چلے جاتے اور تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے۔ اسی غار میں آپ ﷺ پر سب سے پہلی وحی نازل ہوئی۔

اسی معمول کے مطابق آپ ﷺ اسی غار میں تشریف فرما تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ ﷺ کے سامنے ظاہر ہو کر فرمایا اقرأ (پڑھیے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں اسی طرح تین مرتبہ ہوا اور پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یہ آیات "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۚ" پڑھیں ان سے سن کر آپ ﷺ نے بھی یہی آیات پڑھیں اور اس طرح قرآن مجید کے نزول کی ابتداء ہوئی۔

❸ جنات کا تعارف:۔ جن بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی مخلوق ہے جو آگ سے پیدا کی گئی ہے اور ان کے جسم ایسے لطیف ہیں کہ

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

ہمیں نظر نہیں آتے لیکن جب وہ کسی آدمی یا جانور کی شکل اختیار کرلیں تو پھر وہ ہمیں نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی شکل بدلنے، آدمیوں اور جانوروں کی شکل اختیار کرنے کی طاقت دی ہے۔ ان میں بھی مذکر ومؤنث ہوتے ہیں اور انکی اولاد بھی ہوتی ہے۔

السؤال الثامن ..... طوالِ مفصل، اوساطِ مفصل اور قصارِ مفصل کسے کہتے ہیں؟ فجر کی سنتوں اور نماز وتر کی مسنون قرأت کیا ہے؟ روزہ کسے کہتے ہیں؟ روزہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ تحریر کریں۔ وہ کون سے اعذار ہیں جن سے روزہ نہ رکھنا جائز ہو جاتا ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) طوالِ مفصل، اوساطِ مفصل اور قصارِ مفصل کی وضاحت (۲) فجر کی سنتوں اور وتر کی مسنون قرأت (۳) روزہ کی اقسام (۴) روزہ چھوڑنے کے عذر۔

الجواب ..... ❶ **طوالِ مفصل، اوساطِ مفصل اور قصارِ مفصل کی وضاحت:۔** چھبیسویں پارہ کی سورۃ حجرات سے سورۃ بروج تک کی سورتوں کو طوالِ مفصل کہتے ہیں اور سورۃ طارق سے سورۃ بینہ تک کی سورتوں کو اوساطِ مفصل اور سورۃ زلزال سے آخر تک کی سورتوں کو قصارِ مفصل کہتے ہیں۔

❷ **فجر کی سنتوں اور وتر کی مسنون قرأت:۔** فجر کی سنتوں کی پہلی رکعت میں سورۃ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔ وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ، دوسری رکعت میں سورۃ کافرون اور تیسری میں سورۃ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔

❸ **روزہ کی اقسام:۔** کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۳۲ھ۔

❹ **روزہ چھوڑنے کے عذر:۔** ① سفر یعنی مسافر آدمی کیلئے حالتِ سفر میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے لیکن اگر سفر میں مشقت نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے۔ ② مرض یعنی ایسی بیماری جس میں روزہ رکھنے کی بالکل طاقت نہ ہو یا روزہ رکھنے کی وجہ سے بیماری کے بڑھنے کا اندیشہ ہو۔ ③ بہت زیادہ بوڑھا وضعیف ہونا۔ ④ حاملہ ہونا جبکہ عورت کو یا حمل یعنی پیٹ میں موجود بچے کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ وغالب گمان ہو۔ ⑤ دودھ پلانا جبکہ دودھ پلانے والی کو یا بچے کو نقصان کا اندیشہ ہو۔ ⑥ روزہ سے اس قدر بھوک یا پیاس کا غالب ہونا کہ جان نکلنے کا اندیشہ ہو۔ (⑦ حیض ونفاس کی حالت میں روزہ رکھنا بالکل جائز نہیں ہے)

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۷ھ

السؤال الاوّل ..... سرکارِ دوعالم ﷺ کا حلیہ شریف کیا تھا؟ وضاحت کریں۔ حضور ﷺ کے کتنے تائے اور چچا تھے اور کیا کیا نام تھے؟

الجواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۸ھ و ۱۴۳۴ھ۔

السؤال الثانی ..... حضور ﷺ اپنے اوقات کو کس طرح تقسیم فرماتے تھے یعنی روزانہ کا عام معمول کیا تھا؟ نیز گھر والوں کیلئے جو وقت مخصوص ہوتا اس میں حضور ﷺ کس شان سے رہتے تھے؟ حضور ﷺ نے دوسرے لوگوں سے کیا کیا معاملات کئے اور کس شان سے؟

الجواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی السوال الثالث ۱۴۲۹ھ، ۱۴۳۰ھ و ۱۴۳۱ھ۔

Scanned with CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

﴿الورقة الرابعة : فی الصرف﴾

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۱ھ

السؤال الاول ..... ثلاثی مجرد، ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد، رباعی مزید فیہ، کے ابواب بالتفصیل لکھیں۔ (ص ۳۳۸ تا ۳۴۲ اولین اداریہ)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں فقط مذکورہ اقسام کے ابواب کی تفصیل مطلوب ہے۔

الجواب ..... مذکورہ اقسام کے ابواب کی تفصیل:۔ ثلاثی مجرد کے کل چھ ابواب ہیں جن کی وضاحت یہ ہے ① فَعَلَ یَفْعُلُ جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ ② فَعَلَ یَفْعِلُ جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ ③ فَعِلَ یَفْعَلُ جیسے سَمِعَ یَسْمَعُ ④ فَعَلَ یَفْعَلُ جیسے فَتَحَ یَفْتَحُ ⑤ فَعِلَ یَفْعِلُ جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ ⑥ فَعُلَ یَفْعُلُ جیسے کَرُمَ یَکْرُمُ۔

ثلاثی مزید فیہ کی دو قسمیں ہیں۔ ① بے ہمزہ وصل ② با ہمزہ وصل۔

ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل کے پانچ ابواب ہیں ① اِفْعَالٌ جیسے اِکْرَامٌ ② تَفْعِیْلٌ جیسے تَخْرِیْجٌ ③ مُفَاعَلَةٌ جیسے مُکَالَمَةٌ ④ تَفَعُّلٌ جیسے تَصَرُّفٌ ⑤ تَفَاعُلٌ جیسے تَقَابُلٌ۔

ثلاثی مزید فیہ با ہمزہ وصل کے سات باب ہیں ① اِفْتِعَالٌ جیسے اجتناب ② اِسْتِفْعَالٌ جیسے استخراج ③ اِنْفِعَالٌ جیسے انفطار ④ اِفْعِلَالٌ جیسے احمرار ⑤ اِفْعِیْلَالٌ جیسے ادھیمام ⑥ اِفْعِیْعَالٌ جیسے اخشیشان ⑦ اِفْعِوَّالٌ جیسے اِجْلِوَّاذ۔

رباعی مجرد: اس کا فقط ایک ہی باب آتا ہے فَعْلَلَةٌ جیسے بعثرۃ۔

رباعی مزید فیہ: اس کی بھی دو قسمیں ہیں با ہمزہ وصل، بے ہمزہ وصل۔

رباعی مزید فیہ با ہمزہ وصل کے دو باب ہیں ① اِفْعِنْلَالٌ جیسے ابرنشاق ② اِفْعِلَّالٌ جیسے اقشعرار۔

رباعی مزید فیہ بے ہمزہ وصل کا صرف ایک باب ہے تَفَعْلُلٌ جیسے تسربل۔

السؤال الثانی ..... ہفت اقسام میں سے ہر ایک کی تعریف و اقسام مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔ (ص ۲ اخیرین اداریہ)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں فقط ہفت اقسام کی تعریف و اقسام مع امثلہ مطلوب ہیں۔

الجواب ..... ہفت اقسام کی تعریف و اقسام مع امثلہ:۔ صحیح: وہ کلمہ ہے جسکے حروف اصلی کے مقابلہ میں ہمزہ، حرف علت اور دو حرف ایک ہی جنس کے نہ ہوں جیسے ضَرَبَ، دَحْرَجَ۔

(معتل: وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی کے مقابلہ میں حرف علت ہو پھر اس کی تین اقسام ہیں)

مثال: وہ کلمہ ہے جسکے فا کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو اگر حرف علت واو ہو تو مثال واوی اور اگر یا ہو تو مثال یائی ہے جیسے وَعَدَ، یَسَرَ۔

اجوف: وہ کلمہ ہے جس کے عین کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو اگر حرف علت واو ہو تو اجوف واوی اور اگر یا ہو تو اجوف یائی ہے جیسے قَالَ، بَاعَ۔

ناقص: وہ کلمہ ہے جسکے لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو اگر حرف علت واو ہو تو ناقص واوی اور اگر یا ہو تو ناقص یائی ہے جیسے دَعَا، رَمٰی۔

مہموز: وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی کے مقابلہ میں ہمزہ ہو، پھر اس کی تین قسمیں ہیں ① اگر فاء کے مقابلہ میں ہمزہ ہو تو مہموز الفاء ہے جیسے اَکَلَ ② اگر عین کے مقابلہ میں ہمزہ ہو تو مہموز العین ہے جیسے سَئِلَ ③ اگر لام کے مقابلہ میں ہمزہ ہو تو

Scanned with CamScanner

مہموز اللام ہے جیسے قَرَءَ۔

مضاعف: وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی کے مقابلہ میں دو حرف ایک جنس کے ہوں، پھر اسکی دو قسمیں ہیں ① مضاعف ثلاثی: جس کا عین و لام کلمہ ایک جنس کے ہوں جیسے سَدَّ مَسَبَّ ② مضاعف رباعی: جس کا اوّل کلمہ اور پہلا لام، عین کلمہ اور دوسرا لام ایک جنس کے ہوں جیسے دَمْدَمَ، زَلْزَلَ۔

لفیف: وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی کے مقابلہ میں دو حرف علت ہوں۔ اگر دونوں حرف علت متصل ہوں تو اس کو لفیف مقرون کہتے ہیں جیسے طَوٰی۔ اور اگر دونوں حرف علت الگ الگ ہوں تو اس کو لفیف مفروق کہتے ہیں جیسے وَقٰی۔

السوال الثانی ۱۴۲۱ھ

السوال ..... قَوِمَ، يَقْتَالُ، عِدَةٌ، بِغْنَ، رَضِيَ۔ (س ۲۱،۱۶،۱۵ اخیرین اعدادیہ)

مذکورہ صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل ذکر کریں۔

خلاصۂ سوال: ..... اس سوال میں فقط مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل مطلوب ہے۔

الجواب ..... مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل:۔ عِدَةٌ: اصل میں وِعْدَةٌ تھا، مضارع کی مناسبت سے مصدر کے شروع سے بھی واؤ گرا دیا اور اس کے بدلہ میں آخر میں تاء کا اضافہ کر دیا عِدَةٌ ہو گیا۔

قَوِمَ: اصل میں قَوْمَ تھا، حرف متحرک ماقبل ساکن کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلا تو قَوِمَ ہو گیا۔

يَقْتَالُ: اصل میں يَقْتَاوِلُ تھا، حرف متحرک ماقبل ساکن تھا تو حرف کی حرکت ماقبل کو دے کر حرف کو گرا دیا يَقْتَالُ ہو گیا۔

رَضِيَ: رَضِيَ: اصل میں رَضِوَ تھا واؤ طرف میں کسرہ کے بعد واقع ہوئی یاء سے بدل دیا رَضِيَ ہو گیا۔

بِغْنَ: اصل میں بِيَغْيَنَ تھا یاء متحرک ماقبل مفتوح یاء کو الف سے بدل دیا تو بَاغَيْنَ ہو گیا اب دو ساکن جمع ہو گئے الف اور عین، لہٰذا پہلے ساکن الف کو گرا دیا تو بَاغَيْنَ ہو گیا پھر یا کے فتحہ کو کسرہ سے بدل دیا تاکہ معلوم ہو کہ جو حرف گرا ہے وہ یاء تھا تو بِغْنَ ہو گیا۔

السوال ..... الخوف مصدر سے ماضی و مضارع معروف کی گردان تحریر کریں، نیز خَفِيفٌ اور مَخُوفٌ کون سے صیغے ہیں ان میں جو تعلیل ہوئی ہے اسے تحریر کریں۔ (س ۲۳،۱۲،۲۸ اخیرین اعدادیہ)

خلاصۂ سوال: ..... اس سوال کا خلاصہ دو امر ہیں (۱) الخوف سے ماضی و مضارع معروف کی گردان (۲) مذکورہ صیغوں کی وضاحت اور تعلیل۔

الجواب ..... ① الخوف سے ماضی و مضارع معروف کی گردان:۔ ماضی معروف: خَافَ خَافَا خَافُوْا خَافَتْ خَافَتَا خِفْنَ خِفْتَ خِفْتُمَا خِفْتُمْ خِفْتِ خِفْتُمَا خِفْتُنَّ خِفْتُ خِفْنَا۔

مضارع معروف: يَخَافُ يَخَافَانِ يَخَافُوْنَ تَخَافُ تَخَافَانِ يَخَفْنَ تَخَافُ تَخَافَانِ تَخَافُوْنَ تَخَافِيْنَ تَخَافَانِ تَخَفْنَ أَخَافُ نَخَافُ۔

② مذکورہ صیغوں کی وضاحت و تعلیل:۔ خَفِيفٌ: صیغہ واحد مذکر غائب ماضی مجہول از باب سمع، یہ اصل میں خُوِفَ تھا واؤ

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

کسرہ دشوار تھا ماقبل کی حرکت دور کر کے واؤ کا کسرہ اس کو دیا، خُوِفَ ہو گیا پھر واؤ ساکن ماقبل مکسور تھا واؤ کو یاء سے بدلا خِیْفَ ہو گیا۔

مَخُوْف: صیغہ واحد مذکر اسم مفعول از باب سمع، یہ اصل میں مَخْوُوْف تھا، واؤ متحرک ماقبل ساکن تھا واؤ کا ضمہ نقل کر کے خاء کو دیا، دو واؤ ساکن جمع ہوئے ایک کو گرا دیا مَخُوْف ہو گیا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۱ھ

السؤال الاول ..... دَاعٍ، یُقَالُ، خِفْنَ، خَفْنَ، وَقَتْ۔ (ص ۱۶ و ۲۶ و ۲۸ و ۵۱ آخرین اردو)

کلمات مذکورہ کون کون سے صیغے ہیں، ہر صیغہ کی اصل بتائیں اور تعلیل بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں فقط مذکورہ صیغوں کی وضاحت، اصل و تعلیل مطلوب ہے۔

الجواب ..... مذکورہ صیغوں کی وضاحت، اصل و تعلیل:۔ دَاعٍ: صیغہ واحد مذکر اسم فاعل از باب نصر، یہ اصل میں دَاعِیٌ تھا واؤ اسم فاعل کے آخر میں واقع ہوئی اس کا ماقبل مکسور تھا تو واؤ کو یاء کر دیا دَاعِیٌ ہو گیا پھر یاء پر ضمہ ثقیل تھا اس کو گرایا تو دو ساکن جمع ہو گئے یاء کو گرا دیا دَاعٍ ہو گیا۔ یُقَالُ: صیغہ واحد مذکر غائب مضارع مجہول از باب نصر، یہ اصل میں یُقْوَلُ تھا واؤ متحرک ماقبل ساکن تھا واؤ کا فتحہ ماقبل کو دیا پھر یاء کو ماقبل کے فتحہ کی وجہ سے حرف علت الف سے بدلا یُقَالُ ہو گیا۔

خِفْنَ: صیغہ جمع مؤنث غائب ماضی مجہول از باب سمع، یہ اصل میں خُوِفْنَ تھا واؤ پر کسرہ دشوار تھا ماقبل کی حرکت دور کر کے واؤ کا کسرہ اس کو دیا تو دو ساکن جمع ہو گئے واؤ کو گرا دیا خِفْنَ ہو گیا۔ خَفْنَ: صیغہ جمع مؤنث امر حاضر معروف از باب سمع، یہ اصل میں اِخْوَفْنَ تھا واؤ متحرک کا ماقبل ساکن تھا واؤ کا فتحہ ماقبل کو دیا پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے واؤ حذف ہو گیا اِخْفَنَ ہو گیا، اور ہمزہ کے متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصلی کی بھی ضرورت نہ رہی اس کو بھی گرا دیا خَفْنَ ہو گیا۔

وَقَتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی معروف از باب ضرب، یہ اصل میں وَقَیَتْ تھا واؤ متحرک ماقبل مفتوح تھا واؤ کو الف سے بدلا اور الف کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف کر دیا وَقَتْ ہو گیا۔

السؤال الثانی ..... العبادة، البعد، الاسلام، المبارکة صرف صغیر تحریر کریں۔ (ص ۲۸ و ۲۵۱ اولین اردو)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں فقط مذکورہ مصادر سے صرف صغیر مطلوب ہے۔

الجواب ..... مذکورہ مصادر سے صرف صغیر:۔ اَلْعِبَادَةُ: (ضرب سمع) بمعنی بندگی و عبادت کرنا۔ عَبَدَ یَعْبُدُ عَبْدًا وَعِبَادَةً فَهُوَ عَابِدٌ وَعُبِدَ یُعْبَدُ عَبْدًا وَعِبَادَةً فَذَاكَ مَعْبُوْدٌ مَاعَبَدَ مَاعُبِدَ لَمْ یَعْبُدْ لَمْ یُعْبَدْ لَایَعْبُدُ لَایُعْبَدُ لَنْ یَعْبُدَ لَنْ یُعْبَدَ لَیَعْبُدُنَّ لَیُعْبَدُنَّ لَیَعْبُدُنَّ لَیُعْبَدُنَّ الامر منه اُعْبُدْ لِتُعْبَدْ لِیَعْبُدْ لِیُعْبَدْ اُعْبُدُنَّ لِتُعْبَدُنَّ لِیَعْبُدُنَّ لِیُعْبَدُنَّ اُعْبُدُنَّ لِتُعْبَدُنَّ لِیَعْبُدُنَّ لِیُعْبَدُنَّ والنهی عنه لَاتَعْبُدْ لَاتُعْبَدْ لَایَعْبُدْ لَایُعْبَدْ لَاتَعْبُدُنَّ لَاتُعْبَدُنَّ لَایَعْبُدُنَّ لَایُعْبَدُنَّ لَاتَعْبُدُنَّ لَاتُعْبَدُنَّ لَایَعْبُدُنَّ لَایُعْبَدُنَّ الظرف منه مَعْبَدٌ مَعْبَدَانِ مَعَابِدُ ومُعَیْبِدٌ والآلة منه مِعْبَدٌ مِعْبَدَانِ مَعَابِدُ ومُعَیْبِدٌ مِعْبَدَةٌ مِعْبَدَتَانِ مَعَابِدُ ومُعَیْبِدَةٌ مِعْبَدٌ مِعْبَدَانِ مَعَابِدُ ومُعَیْبِدٌ افعل التفضیل منه مِعْبَدٌ مِعْبَدَانِ اَعْبَدُوْنَ اَعَابِدُ واُعَیْبِدُ والمؤنث منه عُبْدٰی عُبْدَیَانِ عُبْدَیَاتٌ عُبَدُ وعُبَیْدٰی۔

اَلْبُعْدُ: (کرم، ضرب) بمعنی دور ہونا۔ بَعُدَ يَبْعُدُ بُعْدًا فهو بَاعِدٌ وبَعِدَ يَبْعَدُ بَعَدًا فذاك مَبْعُوْدٌ مَابَعُدَ مَابَعِدَ لَمْ يَبْعُدْ لَمْ يَبْعَدْ لَايَبْعُدْ لَايَبْعَدْ لَنْ يَبْعُدْ لَنْ يَبْعَدْ لَيَبْعُدْنَّ لَيَبْعَدْنَّ لَيَبْعُدُنْ لَيَبْعَدُنْ الامرمنه اُبْعُدْ لِتَبْعُدْ لِيَبْعُدْ لِيَبْعَدْ، اُبْعُدْنَّ لِتَبْعُدْنَّ لِيَبْعُدْنَّ، اُبْعُدَنْ لِتَبْعُدَنْ لِيَبْعُدَنْ لِيَبْعَدَنْ والنهى عنه لَاتَبْعُدْ لَاتَبْعَدْ لَايَبْعُدْ لَايَبْعَدْ، لَاتَبْعُدْنَّ لَاتَبْعَدْنَّ لَايَبْعُدْنَّ لَايَبْعَدْنَّ لَاتَبْعُدَنْ لَاتَبْعَدَنْ لَايَبْعُدَنْ لَايَبْعَدَنْ الظرف منه مَبْعَدٌ مَبْعَدَانِ مَبَاعِدُ وَمُبَيْعِدٌ والآلة منه مِبْعَدٌ مِبْعَدَانِ مَبَاعِدُ وَمُبَيْعِدٌ، مِبْعَدَةٌ مِبْعَدَتَانِ مَبَاعِدُ ومُبَيْعِدَةٌ مِبْعَادٌ مِبْعَادَانِ مَبَاعِيْدُ و مُبَيْعِيْدٌ افعل التفضيل المذكر منه اَبْعَدُ اَبْعَدَانِ اَبْعَدُوْنَ اَبَاعِدُ وَاُبَيْعِدُ والمؤنث منه بُعْدَى بُعْدَيَانِ بُعْدَيَاتٌ بُعَدُ وبُعَيْدَى۔

اَلْاِسْلَامُ: (افعال، ضرب) بمعنی اسلام لانا۔ اَسْلَمَ يُسْلِمُ اِسْلَامًا فهو مُسْلِمٌ واُسْلِمَ يُسْلَمُ اِسْلَامًا فذاك مُسْلَمٌ مَااَسْلَمَ مَا اُسْلِمَ لَمْ يُسْلِمْ لَمْ يُسْلَمْ لَايُسْلِمُ لَايُسْلَمُ لَنْ يُسْلِمَ لَنْ يُسْلَمَ لَيُسْلِمَنْ لَيُسْلَمَنْ لَيُسْلِمُنْ لَيُسْلَمُنْ الامرمنه اَسْلِمْ لِتُسْلَمْ لِيُسْلِمْ لِيُسْلَمْ، اَسْلِمْنَّ لِتُسْلَمْنَّ لِيُسْلِمْنَّ لِيُسْلَمْنَّ، اَسْلِمَنْ لِتُسْلَمَنْ لِيُسْلِمَنْ لِيُسْلَمَنْ والنهى عنه لَاتُسْلِمْ لَاتُسْلَمْ لَايُسْلِمْ لَايُسْلَمْ، لَاتُسْلِمْنَّ لَاتُسْلَمْنَّ لَايُسْلِمْنَّ لَايُسْلَمْنَّ، لَاتُسْلِمَنْ لَاتُسْلَمَنْ لَايُسْلِمَنْ لَايُسْلَمَنْ الظرف منه مُسْلَمٌ مُسْلَمَانِ مُسْلَمَاتٌ۔

المباركة: (مفاعلة، نصر) بمعنی برکت دینا۔ بَارَكَ يُبَارِكُ مُبَارَكَةً فهو مُبَارِكٌ وبُوْرِكَ يُبَارَكُ مُبَارَكَةً فذاك مُبَارَكٌ مَابَارَكَ مَابُوْرِكَ لَمْ يُبَارِكْ لَمْ يُبَارَكْ لَايُبَارِكُ لَايُبَارَكُ لَنْ يُبَارِكَ لَنْ يُبَارَكَ، لَيُبَارِكَنَّ لَيُبَارَكَنَّ لَيُبَارِكُنَّ لَيُبَارَكُنَّ الامرمنه بَارِكْ لِتُبَارَكْ لِيُبَارِكْ لِيُبَارَكْ، بَارِكْنَّ لِتُبَارَكْنَّ لِيُبَارِكْنَّ لِيُبَارَكْنَّ، بَارِكَنْ لِتُبَارَكَنْ لِيُبَارِكَنْ لِيُبَارَكَنْ والنهى عنه لَاتُبَارِكْ لَاتُبَارَكْ لَايُبَارِكْ لَايُبَارَكْ، لَاتُبَارِكْنَّ لَاتُبَارَكْنَّ لَايُبَارِكْنَّ لَايُبَارَكْنَّ، لَاتُبَارِكَنْ لَاتُبَارَكَنْ لَايُبَارِكَنْ لَايُبَارَكَنْ الظرف منه مُبَارَكٌ مُبَارَكَانِ مُبَارَكَاتٌ۔

﴿الورقة الرابعة: في الصرف﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۲ھ

السوال الاوّل..... ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل کے کتنے باب ہیں اور کون کون سے ہیں، مثالوں کے ساتھ تحریر کریں، نیز اسمیرار مصدر سے مکمل صرف صغیر تحریر کریں۔ (ص ۳۰۴ دلین اداویہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال کا خلاصہ دو امر ہیں (۱) ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل کے ابواب کی تعداد و نشاندہی مع امثلہ (۲) اسمیرار سے صرف صغیر۔

جواب..... ❶ ابواب کی تعداد و نشاندہی مع امثلہ: کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔

❷ اسمیرار سے صرف صغیر: اَلْاِسْمِيْرَارُ (افعیلال، ضرب) بمعنی گندم گوں ہونا۔ اِسْمَارَّ يَسْمَارُّ اِسْمِيْرَارًا فَهُوَ مُسْمَارٌّ وَاسْمَوْرَّ يَسْمَارُّ اِسْمِيْرَارًا فَذَاكَ مُسْمَارٌّ مَااسْمَارَّ مَااسْمَوْرَّ لَمْ يَسْمَارَّ لَمْ يَسْمَارِرْ لَمْ يُسْمَارَّ لَمْ يُسْمَارِرْ

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

لَمْ يُسْمَارِزْ لَايُسْمَارُّ لَنْ يُسْمَارَّ لَنْ يُسْمَارَّ لَيُسْمَارَّنْ لَيُسْمَارَّنْ لَيُسْمَارَّنْ الأمر منه إِسْمَارَّ إِسْمَارِّ إِسْمَارِزْ لِتُسْمَارَّ لِتُسْمَارِّ لِتُسْمَارِزْ لِيُسْمَارَّ لِيُسْمَارِّ لِيُسْمَارِزْ لِيُسْمَارَّ لِيُسْمَارِّ لِيُسْمَارِزْ إِسْمَارَّنْ لِتُسْمَارَّنْ لِيُسْمَارَّنْ لِيُسْمَارَّنْ إِسْمَارَّنْ لِتُسْمَارَّنْ لِيُسْمَارَّنْ لِيُسْمَارَّنْ والنهي عنه لَاتَسْمَارَّ لَاتَسْمَارِّ لَاتَسْمَارِزْ لَاتُسْمَارَّ لَاتُسْمَارِّ لَاتُسْمَارِزْ لَايُسْمَارَّ لَايُسْمَارِّ لَايُسْمَارِزْ لَايُسْمَارَّ لَايُسْمَارِّ لَايُسْمَارِزْ لَاتُسْمَارَّنْ لَاتُسْمَارَّنْ لَايُسْمَارَّنْ لَاتُسْمَارَّنْ لَاتُسْمَارَّنْ لَايُسْمَارَّنْ لَايُسْمَارَّنْ الظرف منه مُسْمَارٌ مُسْمَارَانِ مُسْمَارَّاتٌ ۔

السؤال الخامس..... ملحق کے کیا معنی ہیں، ملحق برباعی کی کتنی قسمیں ہیں اور اس کے کتنے ابواب ہیں نام لکھیں۔ (ص ۴۷ اولین اداب)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) ملحق کا معنی (۲) ملحق برباعی کی اقسام (۳) ان اقسام کے ابواب کی تعداد و نشاندہی۔

جواب..... ❶ **ملحق کا معنی:۔** الحاق یہ ہے کہ کلمہ میں ایک حرف زیادہ کر کے دوسرے کلمہ کے ہم وزن کر لیں، پس ملحق برباعی وہ ثلاثی مزید فیہ ہوگا جو برباعی کے ہم وزن ہو، اور الحاق کی شرط یہ ہے کہ ملحق اور ملحق بہ کا مصدر باہم مطابق ہو پس اکرم اگرچہ دحرج کے وزن پر ہے مگر یہ برباعی نہیں ہے اس لئے کہ اکرم کے مصدر اکرام اور دحرجۃ آپس میں ایک دوسرے کے مطابق نہیں ہیں۔

❷ **ملحق برباعی کی اقسام:۔** ملحق برباعی کی دو قسمیں ہیں۔ ① ملحق برباعی مجرد ② ملحق برباعی مزید فیہ۔

❸ **ان اقسام کے ابواب کی تعداد و نشاندہی:۔** ملحق برباعی مجرد کے سات باب ہیں ① فَعْلَلَةٌ جیسے جلبة ② فَعْنَلَةٌ جیسے قَلْنَسَةٌ ③ فَوْعَلَةٌ جیسے جوربة ④ فَعْوَلَةٌ جیسے سَرْوَلَةٌ ⑤ فَيْعَلَةٌ جیسے خَيْعَلَةٌ ⑥ فَعْيَلَةٌ جیسے شَرْيَفَةٌ ⑦ فَعْلَاةٌ جیسے قَلْسَاةٌ

ملحق برباعی مزید فیہ کی دو قسمیں ہیں۔ ① ملحق بہ تدحرج ② ملحق بہ احرنجم

ملحق بہ تدحرج کے سات باب ہیں ① تَفَعْلَلٌ جیسے تجلبب ② تَفَعْنَلٌ جیسے تقلنس ③ تَفَوْعُلٌ جیسے تجورب ④ تَفَعْوُلٌ جیسے تسرول ⑤ تَفَيْعُلٌ جیسے تَخَيْعُلٌ ⑥ تَفَعْيُلٌ جیسے تشریف ⑦ تَفَعْلِيٌ جیسے تَقَلْسِي۔

ملحق بہ احرنجم کے دو باب ہیں۔ ① اِفْعِنْلَالٌ جیسے اِقْعِنْسَاسٌ ② اِفْعِنْلَاءٌ جیسے اِسْلِنْقَاءٌ۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۲ھ

السؤال الأول..... درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں اور مثالوں سے واضح کریں۔ صحیح، مہموز، معتل، مضاعف۔

جواب..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔

السؤال الثالث..... الدعاء والدعوة مصدر سے صرف صغیر لکھیں، نیز اس باب سے امر حاضر معروف کی گردان لکھ کر صیغہ واحد مذکر حاضر کی تعلیل بھی لکھیں۔ (ص ۳۶، ۳۱ اخیرین اداب)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور قابل توجہ ہیں (۱) الدعاء والدعوة سے صرف صغیر (۲) الدعاء والدعوة سے امر حاضر کی گردان (۳) اُدْعُ کی تعلیل۔

جواب..... ❶ **الدعاء والدعوة سے صرف صغیر:۔** اَلدُّعَاءُ وَالدَّعْوَةُ (لعلامہ قاضی داؤد) بمعنی بلانا۔

دَعَا يَدْعُوْ دَعْوَةً وَّدَعْوَةً فَهُوَ دَاعٍ وَذٰلِكَ يُدْعٰى دُعَآءً وَّدَعْوَةً فَذَاكَ مَدْعُوٌّ. مَادَعَا مَادْعِيَ، لَمْ يَدْعُ لَمْ يُدْعَ، لَايَدْعُوْ لَايُدْعٰى، لَنْ يَّدْعُوَ لَنْ يُّدْعٰى، لَيَدْعُوْنَّ لَيُدْعَيُنَّ، لَيَدْعُوْنَّ لَيُدْعَيُنَّ اُدْعُ مِنْهُ اُدْعُ لِتُدْعَ، لِيَدْعُ لِيُدْعَ، اُدْعُوْنَّ لِتُدْعَيُنَّ، لِيَدْعُوْنَّ لِيُدْعَيُنَّ، اُدْعُوْنَّ لِتُدْعَيُنَّ، لِيَدْعُوْنَّ لِيُدْعَيُنَّ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَدْعُ لَاتُدْعَ، لَايَدْعُ لَايُدْعَ، لَاتَدْعُوْنَّ لَاتُدْعَيُنَّ، لَايَدْعُوْنَّ لَايُدْعَيُنَّ، لَاتَدْعُوْنَّ لَاتُدْعَيُنَّ، لَايَدْعُوْنَّ لَايُدْعَيُنَّ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَدْعًى مَدْعَيَانِ مَدَاعٍ وَّمَدَاعٍ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِدْعًى مِدْعَيَانِ مَدَاعٍ وَّمَدَاعٍ مِدْعَاةٌ مِدْعَاتَانِ مَدَاعٍ وَّمَدَاعِيَةٌ مِدْعَآءٌ مِدْعَآءَانِ مَدَاعِيُ وَمَدَاعِيَ اَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ اَلْمُذَكَّرُ مِنْهُ اَدْعٰى اَلدَّعْيَانِ اَدْعَوَانِ اَدَاعٍ اَدَاعِيَ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ دَعْيٰى دَعْيَيَانِ دَعْيَيَاتٌ دَعْيٌ وَّدَعْيٰى۔

① امر حاضر صحیح وقف کی گردان:۔ اُدْعُ، اُدْعُوَا، اُدْعُوْا، اُدْعِيْ، اُدْعُوَا، اُدْعُوْنَ۔

② اُدْعُ کی تعلیل:۔ اصل میں اُدْعُوْ تھا حالت جزمی میں آخر سے واؤ حذف ہو گیا اُدْعُ ہو گیا۔

السوال الثالث ۱۴۲۲ھ

السوال الاول ..... درج ذیل صیغوں میں کون کون سے قاعدے جاری ہوئے ہیں، ہر صیغہ کی اصل بتائیں اور تعلیل ذکر کریں۔

ایمانًا، یھب، میزان، موقن، خفن، رضی، داع، مرمیٌ۔ (س ۱۴۲۵ اخیرین، اد ب)

خلاصہ سوال ..... اس سوال کا حاصل دو امر ہیں (۱) مذکورہ صیغوں میں جاری شدہ قواعد (۲) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل۔

الجواب ..... ① و ② مذکورہ صیغوں میں جاری شدہ قواعد، صیغوں کی اصل و تعلیل:۔

اِیْمَانًا: (اگر دو ہمزہ ایک کلمہ میں جمع ہوں اور دوسرا ہمزہ ساکن ہو تو اس کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے) تو ایمانا اصل میں اِاْمَانا تھا مذکورہ قاعدہ جاری ہو کر ایمانا ہو گیا۔

یَھَبُ: (جو واؤ ساکن علامت مضارع مفتوحہ اور عین کلمہ مفتوحہ کے درمیان واقع ہو اور اس کلمہ کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو تو وہ واؤ گر جاتا ہے) تو یَھَبُ اصل میں یَوْھَبُ تھا مذکورہ قاعدہ جاری ہونے سے یَھَبُ ہو گیا۔

مِیْزَانٌ: (جو واؤ ساکن غیر مشدد ہو اور ماقبل مکسور ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدل دیتے ہیں) تو مِیْزَانٌ اصل میں مِوْزَانٌ تھا مذکورہ قانون جاری ہو کر مِیْزَانٌ ہو گیا۔ **مُوْقِنٌ:** (جو یاء ساکن غیر مشدد ہو اور ماقبل مضموم ہو اس یاء کو واؤ سے بدل دیتے ہیں) تو مُوْقِنٌ اصل میں مُیْقِنٌ تھا مذکورہ قانون جاری ہو کر مُوْقِنٌ ہو گیا۔

خِفْنَ: (جب ماضی مکسور العین کا عین کلمہ واؤ بسبب اجتماع ساکنین گر جائے تو فا کلمہ کو کسرہ دیا جاتا ہے) تو خِفْنَ اصل میں خَوِفْنَ تھا جب واؤ کا ماقبل کی حرکت کی وجہ سے الف ہوا تو اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا پھر فا کلمہ کو کسرہ دیدیا تا کہ معلوم ہو کہ حذف ہونے والا حرف مکسور تھا پس خِفْنَ ہو گیا۔ **رَضِیَ:** (جو واؤ آخر کلمہ میں ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو اس واؤ کو یاء سے بدل دیتے ہیں) تو رَضِیَ اصل میں رَضِوَ تھا مذکورہ قاعدہ جاری ہو کر رَضِیَ ہو گیا۔

دَاعٍ: (جو واؤ اسم فاعل کے آخر میں واقع ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو تو وہ واؤ یاء ہو کر گر جاتا ہے) تو دَاعٍ اصل میں دَاعِوٌ تھا

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

مذکورہ قاعدہ جاری ہو کر ادغام ہو گیا۔

مَزْیِیٌّ: (جو واؤ اور یاء ایک جگہ جمع ہوں اور ان میں سے پہلا حرف ساکن ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کو یاء میں ادغام کر دیتے ہیں اور یاء کی مناسبت سے ماقبل کو کسرہ دیدیتے ہیں) تو مَزْوِیٌّ اصل میں مَزْوُوْیٌ تھا مذکورہ قانون جاری ہو کر مَزْوِیٌّ ہو گیا۔

تشریح القاموس ..... مضاعف میں تغیر کی کون سی تین صورتیں ہیں، مثالوں سے واضح کریں، نیز ذَبَّ سے اسم فاعل و اسم مفعول کی گردان لکھیں اور بتائیں کہ تَسْمِیَۃٌ اور تَلَقٍّ اصل میں کیا تھے اور ان میں کیا تعلیل ہوئی ہے۔ (س ۵۹، ۵۸، ۵۳ اخیرین الداویہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) مضاعف میں تغیر کی تین صورتوں کی وضاحت مع امثلہ (۲) ذَبَّ سے اسم فاعل و اسم مفعول کی گردان (۳) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل۔

تشریح ..... ❶ مضاعف میں تغیر کی تین صورتوں کی وضاحت مع امثلہ:۔ مضاعف میں دو حرف کے جمع ہونے سے جو تغیر ہوتا ہے اس کی تین اقسام ہیں۔ ① ادغام قیاسی: یعنی ایک حرف کا دوسرے میں ادغام قاعدہ اور قیاس کے مطابق ہو جیسے ذَبَّ اصل میں ذَبَبَ تھا ادغام والے ضابطہ کے تحت ادغام ہوا۔

② حذف سماعی: یعنی ایک حرف کا حذف خلاف ضابطہ محض اہل لغت سے سننے کی وجہ سے ہو جیسے ظَلْتُمْ اصل میں ظَلَلْتُمْ تھا دوسرے لام کا حذف خلاف قاعدہ محض سماعی ہے۔

③ ابدال سماعی: یعنی ایک حرف کو دوسرے حرف سے تبدیل کرنا خلاف قاعدہ محض سماعی ہو جیسے أَمْلَيْتُ اصل میں أَمْلَلْتُ تھا، دوسرے لام کو یاء سے بدلنا محض سماعی ہے۔

❷ الذب سے اسم فاعل و اسم مفعول کی گردان:۔ اسم فاعل: ذَابٌّ، ذَابَّانِ، ذَابُّوْنَ، ذَابَّةٌ، ذَابَّتَانِ، ذَابَّاتٌ۔

اسم مفعول: مَذْبُوْبٌ، مَذْبُوْبَانِ، مَذْبُوْبُوْنَ، مَذْبُوْبَةٌ، مَذْبُوْبَتَانِ، مَذْبُوْبَاتٌ۔

❸ مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل:۔ تَسْمِیَۃٌ: اصل میں تَسْمِیَوٌ تھا یاء اور واؤ ایک جگہ جمع ہوئے، ان میں سے اول ساکن تھا واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کو یاء میں ادغام کر دیا، تَسْمِیٌّ ہو گیا پھر ایک یاء کو تخفیف کی غرض سے گرا دیا اور اسکے عوض میں تاء آخر میں زیادہ کر دی تو تَسْمِیَۃٌ ہو گیا۔

تَلَقٍّ: (جو واؤ اسم کے آخر میں ضمہ کے بعد واقع ہو تو ضمہ کو کسرہ سے اور واؤ کو یاء سے بدل دیتے ہیں، پھر یاء پر ضمہ و ماقبل ساکن ہونے کی وجہ سے یاء کو ساکن کر دیتے ہیں پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو گرا دیتے ہیں) تو تَلَقٍّ اصل میں تَلَقُوٌ تھا واؤ ضمہ کے بعد کل کے آخر میں واقع ہوئی تو ضمہ کو کسرہ سے بدلا، پھر واؤ کو کسرہ کی مناسبت سے یاء سے بدلا تَلَقِیٌ ہو گیا پھر یاء پر ضمہ ثقیل تھا اس کو گرایا تو دو ساکن جمع ہو گئے یاء کو گرا دیا تَلَقٍّ ہو گیا۔

****

Scanned with CamScanner

﴿الورقة الرابعة : فی الصرف﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۲ھ

الشق الاوّل..... صحیح، مہموز، معتل اور مضاعف میں سے ہر ایک کی تعریف واقسام مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

جواب..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔

الشق الثانی..... الحاق کی تعریف کرکے الحاق کی شرط بیان کریں نیز ملحق برباعی مجرد کے کتنے باب ہیں، مثالوں کیساتھ تحریر کریں۔

جواب..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۳ھ

الشق الاوّل..... رَاسٌ، ذِيْبٌ، بُوْسٌ، اٰمَنَ، اُوْمِنَ، اِيْمَانًا، يَسَلُ، مِيَرٌ، مذکورہ صیغوں کی اصل بتائیں اور ان میں جن قواعد کے تحت تعلیل ہوئی ہے، ان قواعد کی روشنی میں ان کی تعلیل بیان کریں۔ (ص ۶۰۵ اخیرین: امدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں فقط مذکورہ صیغوں کی اصل وتعلیل مطلوب ہے۔

جواب..... مذکورہ صیغوں کی اصل وتعلیل:۔ رَاسٌ ذِيْبٌ، بُوْسٌ: رَاسٌ اصل میں رَأْسٌ، ذِيْبٌ اصل میں ذِئْبٌ، بُوْسٌ اصل میں بُؤْسٌ تھے، ہمزہ مفردہ ساکن کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلا تو رَاسٌ، ذِيْبٌ، بُوْسٌ ہوگئے۔

اٰمَنَ، اُوْمِنَ، اِيْمَانًا: اٰمَنَ اصل میں اٰأْمَنَ، اُوْمِنَ اصل میں اُؤْمِنَ، اِيْمَانًا اصل میں اِئْمَانًا تھے، دو ہمزہ کلمہ میں ایک جگہ جمع ہوئے ثانی ہمزہ ساکن تھا تو اسکو اول ہمزہ کی حرکت کے موافق وجوبی طور پر حرف علت سے بدل دیا، اٰمَنَ، اُوْمِنَ، اِيْمَانًا ہوگئے۔

يَسَلُ: اصل میں يَسْئَلُ تھا، ہمزہ متحرک ماقبل ساکن تھا تو ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ کو گرادیا يَسَلُ ہوگیا۔

مِيَرٌ: اصل میں مِئْرٌ تھا ہمزہ مفردہ درمیان کلمہ میں واقع ہوا اور ماقبل مکسور تھا تو ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت یاء سے بدل دیا تو مِيَرٌ ہوگیا۔

الشق الثانی..... القول مصدر سے ماضی مجہول اور مضارع مجہول کی گردان تحریر کریں، نیز قُلْ (امر) اور مَقُوْلٌ (اسم مفعول) میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کو ذکر کریں۔ (ص ۱۱۰، ۱۶ اخیرین: امدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال کا خلاصہ دو امور ہیں (۱) القول سے ماضی ومضارع مجہول کی گردان (۲) قُلْ و مَقُوْلٌ کی تعلیل۔

جواب..... ❶ القول مصدر سے ماضی ومضارع مجہول کی گردان:۔

ماضی مجہول: قِيْلَ، قِيْلَا، قِيْلُوْا، قِيْلَتْ، قِيْلَتَا، قِلْنَ، قُلْتَ قُلْتُمَا، قُلْتُمْ، قُلْتِ قُلْتُمَا، قُلْتُنَّ، قُلْتُ، قُلْنَا

مضارع مجہول: يُقَالُ، يُقَالَانِ، يُقَالُوْنَ تُقَالُ، تُقَالَانِ، يُقَلْنَ، تُقَالُ، تُقَالَانِ، تُقَالُوْنَ، تُقَالِيْنَ، تُقَالَانِ، تُقَلْنَ، أُقَالُ، نُقَالُ۔

❷ قُلْ و مَقُوْلٌ کی تعلیل:۔ قُلْ: اصل میں اُقْوُلْ تھا واؤ متحرک ماقبل ساکن تھا واؤ کی حرکت ماقبل کو دی اور اجتماع ساکنین

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

کی وجہ سے واؤ کو گرادیا اُقُلْ ہوگیا پھر فا کلمہ کے متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی اس کو بھی گرادیا تو قُلْ ہوگیا۔

مَقُوْلٌ: اصل میں مَقْوُوْلٌ تھا واؤ متحرک ماقبل ساکن تھا واؤ کی حرکت ماقبل کو دی تو دو واؤ ساکن جمع ہوگئے ایک کو گرادیا مَقُوْلٌ ہوگیا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۳ھ

الشق الاوّل ..... رَاضٍ، مَرْضِيٌّ، رَامٍ، يَقِيْ، قِ۔ (ص ۳۶، ۳۸، ۵۱ اخیرین: اداویہ)

کلمات مذکورہ کون کون سے صیغے ہیں، ہر صیغہ کی اصل بتا کر تعلیل بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حاصل دو امر ہیں (۱) مذکورہ صیغوں کی وضاحت (۲) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل۔

جواب ..... ❶ مذکورہ صیغوں کی وضاحت:۔ رَاضٍ: صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از باب سمع۔

مَرْضِيٌّ: صیغہ واحد مذکر اسم مفعول از باب سمع۔ رَامٍ: صیغہ واحد مذکر اسم فاعل از باب ضرب۔

يَقِيْ: صیغہ واحد مذکر غائب مضارع معروف از باب ضرب۔ قِ: صیغہ واحد مذکر امر حاضر معروف از باب ضرب۔

❷ مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل:۔ رَاضٍ: اصل میں رَاضِوٌ تھا واؤ طرف میں کسرہ کے بعد واقع ہوئی اسے یاء سے بدل دیا رَاضِيٌ ہوگیا پھر یاء پر ضمہ دشوار تھا اس کو گرادیا، دو ساکن جمع ہوگئے یا کو گرادیا رَاضٍ ہوگیا۔

مَرْضِيٌّ: اصل میں مَرْضُوْوٌ تھا ماضی و مضارع کی موافقت سے واؤ کو یاء سے بدلا پھر واؤ اور یاء ایک جگہ جمع ہوئے ان میں سے اول ساکن تھا واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کردیا پھر یاء کی مناسبت سے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا تو مَرْضِيٌّ ہوگیا۔

رَامٍ: اصل میں رَامِيٌ تھا یاء پر ضمہ دشوار تھا اس کو گرادیا، دو ساکن جمع ہوئے یاء اور تنوین، یاء کو گرادیا تو رَامٍ ہوگیا۔

يَقِيْ: اصل میں يَوْقِيُ تھا واؤ ساکن علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہوئی اس کو گرادیا يَقِيُ ہوگیا پھر یاء پر ضمہ دشوار تھا اس کو بھی گرادیا يَقِيْ ہوگیا۔ قِ: مضارع معروف تَقِيْ سے بتایا گیا ہے بایں طور کہ اولاً شروع سے علامت مضارع تا کو گرادیا پھر جزم کی وجہ سے آخر سے حرف علت کو گرادیا قِ ہوگیا۔

الشق الثانی ..... ادغام قیاسی، حذف سماعی اور ابدال سماعی میں سے ہر ایک کی وضاحت مثالوں کے ذریعہ کریں، نیز الذم صدر سے اسم فاعل و اسم مفعول کی گردان تحریر کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۲ھ۔

﴿الورقة الرابعة: فی الصرف﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۴ھ

الشق الاوّل ..... ثلاثی مجرد کے کتنے باب ہیں، اور کون کون سے ہیں مثالوں کیساتھ تحریر کریں، نیز اَلْنَّصْرُ سے مکمل صرف صغیر تحریر کریں۔ (ص ۳۸ اولین: اداویہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) ثلاثی مجرد کے ابواب کی تعداد اور وضاحت بالامثلہ

(۲) اَلنَّصْرُ سے صرفِ صغیر۔

الجواب ..... ❶ ابواب کی تعداد اور وضاحت بالامثلہ: کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ

❷ اَلنَّصْرُ سے صرفِ صغیر:۔ اَلنَّصْرُ (نصر یَنْصُرُ) کی مذکرہ غائبہ نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْرًا فهو نَاصِرٌ وَنُصِرَ یُنْصَرُ نَصْرًا فذاك مَنْصُوْرٌ مَانَصَرَ مَانُصِرَ لَمْ یَنْصُرْ لَمْ یُنْصَرْ لَایَنْصُرُ لَایُنْصَرُ لَنْ یَّنْصُرَ لَنْ یُّنْصَرَ لَیَنْصُرُنَّ لَیُنْصَرُنَّ لَیَنْصُرُنَّ لَیُنْصَرُنَّ الامر منه اُنْصُرْ لِتُنْصَرْ لِیَنْصُرْ لِیُنْصَرْ اِیْنَصُرْ اُنْصُرُنَّ لِتُنْصَرُنَّ لِیَنْصُرُنَّ لِیُنْصَرُنَّ اُنْصُرُنَّ لِتُنْصَرُنَّ لِیَنْصُرْنَ لِیُنْصَرْنَ والنهی عنه لَاتَنْصُرْ لَاتُنْصَرْ لَایَنْصُرْ لَایُنْصَرْ لَاتَنْصُرُنَّ لَاتُنْصَرُنَّ لَایَنْصُرْنَ لَایُنْصَرْنَ لَاتَنْصُرُنَّ لَاتُنْصَرُنَّ لَایَنْصُرُنَّ لَایُنْصَرُنَّ الظرف منه مَنْصَرٌ مَنْصَرَانِ مَنَاصِرُ وَمَنْیَصِرٌ والآلة منه مِنْصَرٌ مِنْصَرَانِ مَنَاصِرُ وَمَنْیَصِرٌ مِنْصَرَةٌ مِنْصَرَتَانِ مَنَاصِرُ وَ مَنْیَصِرَةٌ مِنْصَارٌ مِنْصَارَانِ مَنَاصِیْرُ وَمَنْیَصِیْرٌ افعل التفضیل المذکر منه اَنْصَرُ اَنْصَرَانِ اَنْصَرُوْنَ اَنَاصِرُ وَاَنْیَصِرُ والمؤنث منه نُصْرٰی نُصْرَیَانِ نُصْرَیَاتٌ نُصَرُ وَنُصَیْرٰی فعل التعجب منه مَااَنْصَرَهٗ وَاَنْصِرْ بِهٖ۔

السوال الثانی ..... القول مصدر سے اسم فاعل واسم مفعول کی گردان تحریر کریں، نیز درج ذیل صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل تحریر کریں۔ قُلْنَ (معروف) قُلْنَ (مجہول) قِیْلَ، یُقَالُ۔ (ص ۱۵ اخیرین: امدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل دو امور ہیں (۱) القول سے اسم فاعل واسم مفعول کی گردان (۲) مذکورہ صیغوں کی اصل وتعلیل۔

الجواب ..... ❶ القول سے اسم فاعل واسم مفعول کی گردان:۔

اسم فاعل: قَائِلٌ، قَائِلَانِ، قَائِلُوْنَ، قَائِلَةٌ، قَائِلَتَانِ، قَائِلَاتٌ۔

اسم مفعول: مَقُوْلٌ، مَقُوْلَانِ، مَقُوْلُوْنَ، مَقُوْلَةٌ، مَقُوْلَتَانِ، مَقُوْلَاتٌ۔

❷ مذکورہ صیغوں کی اصل وتعلیل:۔ قُلْنَ: (معروف) اصل میں قَوَلْنَ تھا، واؤ متحرک ماقبل مفتوح تھا واؤ کو الف سے بدل دیا پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا اور قاف کو ضمہ دیدیا تاکہ حذف واؤ پر دلالت کرے۔

قُلْنَ: (مجہول) اصل میں قُوِلْنَ تھا ضمہ کے بعد واؤ پر کسرہ دشوار تھا ماقبل کا ضمہ دور کر کے واؤ کا کسرہ اس کو دیدیا پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے واؤ کو حذف کر دیا اور قاف کو ضمہ دیدیا تاکہ حذف واؤ پر دلالت کرے۔

قِیْلَ: اصل میں قُوِلَ تھا ضمہ کے بعد واؤ پر کسرہ دشوار تھا ماقبل کے ضمہ کو دور کر کے اس کا کسرہ ماقبل کو دیدیا پھر واؤ ساکن ماقبل مکسور تھا واؤ کو یاء سے بدل دیا قِیْلَ ہو گیا۔

یُقَالُ: اصل میں یُقْوَلُ تھا، واؤ متحرک ماقبل ساکن تھا واؤ کی حرکت ماقبل کو دیدی تو واؤ اصل میں مفتوح تھا اب ماقبل مفتوح ہوا تو واؤ کو الف سے بدل دیا، یُقَالُ ہو گیا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۴ھ

السوال الاوّل ..... مدہ، لین، حذف، ابدال، اسکان، ادغام، تعلیل، تخفیف۔ (ص ۱۵ اخیرین: امدادیہ)

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

مذکورہ اصطلاحات میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے مثالوں سے واضح کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں فقط مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ مطلوب ہے۔

الجواب ..... **مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ:** مدہ: جب حرف علت ساکن ہو اور ماقبل کی حرکت اس کے موافق ہو تو اسے مدہ کہتے ہیں یعنی واؤ سے پہلے ضمہ، یاء سے پہلے کسرہ اور الف سے پہلے فتحہ ہو جیسے قَالَ، یَقُوْلُ یَبِیْعُ۔

لین: اگر حرف علت ساکن سے ماقبل کی حرکت اس کے موافق نہ ہو تو اس کو لین کہتے ہیں جیسے قَوْلٌ، بَیْعٌ۔

حذف: کلمہ سے حرف علت گرانے کو حذف کہتے ہیں جیسے یَدْعُوْ سے لَمْ یَدْعُ، لَمْ کی وجہ سے واؤ حذف ہو گیا۔

ابدال: ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدلنا ابدال کہلاتا ہے جیسے قَوْلٌ سے قَالَ، واؤ الف سے بدل گیا۔

اسکان: کسی حرف سے حرکت گرانے کو اسکان کہتے ہیں جیسے یَدْعُوْ سے یَدْعُوْ، واؤ سے حرکت گر گئی ہے۔

ادغام: جو تغیر اور تبدیلی ہفت اقسام میں سے مضاعف میں ہو اس کو ادغام کہتے ہیں جیسے مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا۔

تعلیل: جو تغیر اور تبدیلی ہفت اقسام میں سے معتل میں ہو اس کو تعلیل کہتے ہیں جیسے قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا۔

تخفیف: جو تغیر اور تبدیلی ہفت اقسام میں سے مہموز میں ہو اس کو تخفیف کہتے ہیں جیسے اٰمَنَ اصل میں اَأْمَنَ تھا۔

السؤال الثانی ..... یَعِدُ، یَهَبُ، یَضَعُ، مِیْزَانٌ، اِیْقَادٌ کی اصل بتا کر تعلیل ذکر کریں، نیز بتائیں کہ حروف حلقی کتنے ہیں اور کون سے ہیں۔ (ص ۲۰۷، ۲۰۸ اخیرین: اعدادیہ)

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل (۲) حروف حلقی کی تعداد و نشاندہی۔

الجواب ..... **(۱) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل:** یَعِدُ: اصل میں یَوْعِدُ تھا واؤ ساکن علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہوئی تو حذف کر دیا یَوْعِدُ سے یَعِدُ ہو گیا۔

یَهَبُ: اصل میں یَوْهَبُ اور یَضَعُ اصل میں یَوْضَعُ تھے، واؤ ساکن علامت مضارع مفتوحہ اور عین مفتوحہ کے درمیان واقع ہوئے یَوْهَبُ کا عین کلمہ اور یَوْضَعُ کا لام کلمہ حرف حلقی واقع ہوئے تو واؤ کو گرا دیا یَهَبُ اور یَضَعُ ہو گئے۔

مِیْزَانٌ، اِیْقَادٌ: مِیْزَانٌ اصل میں مِوْزَانٌ، اِیْقَادٌ اصل میں اِوْقَادٌ تھا، واؤ ساکن غیر مشدد درمیان کلمہ میں واقع ہوئی اور ماقبل مکسور تھا اسے یاء سے بدل دیا مِیْزَانٌ، اِیْقَادٌ ہو گیا۔

(۲) حروف حلقی کی تعداد و نشاندہی: حروف حلقی چھ ہیں ہمزہ، ہاء، حاء، خاء، عین، غین جیسا کہ شعر سے واضح ہے

حرف حلقی شش بود اے نور عین ہمزہ، ہا، حا، خا، عین، غین

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۴ھ

السؤال الاول ..... الرضوان مصدر سے ماضی معروف و مجہول کی گردان تحریر کریں نیز درج ذیل صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل ذکر کریں۔ رَضِیَ، لَمْ یَرْضَ، رَاضٍ، مَرْضِیٌّ۔ (ص ۳۶، ۳۷ اخیرین: اعدادیہ)

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا حاصل دو امر ہیں (۱) الرضوان سے ماضی معروف و مجہول کی گردان (۲) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل۔

Scanned with CamScanner

الجواب ..... ❶ **الرضوان سے ماضی معروف ومجہول کی گردان:۔** ماضی معروف: رَضِیَ رَضِیَا رَضُوْا رَضِیَتْ رَضِیَتَا رَضِیْنَ رَضِیْتَ رَضِیْتُمَا رَضِیْتُمْ رَضِیْتِ رَضِیْتُمَا رَضِیْتُنَّ رَضِیْتُ رَضِیْنَا۔

ماضی مجہول: رُضِیَ رُضِیَا رُضُوْا رُضِیَتْ رُضِیَتَا رُضِیْنَ رُضِیْتَ رُضِیْتُمَا رُضِیْتُمْ رُضِیْتِ رُضِیْتُمَا رُضِیْتُنَّ رُضِیْتُ رُضِیْنَا۔

❷ **مذکورہ صیغوں کی اصل وتعلیل:۔** رَاضٍ ومَرْضِیٌّ: کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۳ھ۔

رَضِیَ: اصل میں رَضِوَ تھا واؤ طرف میں کسرہ کے بعد واقع ہوئی یاء سے بدل دیا رَضِیَ ہوگیا۔

لَمْ یَرْضَ: اصل میں لَمْ یَرْضَی تھا لَمْ جازمہ کے آنے کی وجہ سے آخر سے حرف علت گر گیا لَمْ یَرْضَ ہوگیا۔

السوال الثانی ..... بِیْعَ، بِغْنَ، خَفْ، خَائِفٌ، یَدْعُوْنَ۔ (ص ۳۹،۴ الجزء الثانی)

کلمات مذکورہ کون کون سے صیغے ہیں۔ ہر صیغہ کی اصل بتائیں اور تعلیل بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امر محل طلب ہیں (۱) مذکورہ صیغوں کی وضاحت (۲) مذکورہ صیغوں کی اصل وتعلیل۔

الجواب ..... ❶ **مذکورہ صیغوں کی وضاحت:۔** بِیْعَ: صیغہ واحد مذکر غائب ماضی مجہول از باب ضرب۔

بِغْنَ: صیغہ جمع مؤنث غائب ماضی مجہول از باب ضرب۔ خَفْ: صیغہ واحد مذکر امر حاضر معروف از باب سمع۔

خَائِفٌ: صیغہ واحد بحث اسم فاعل از باب سمع۔ یَدْعُوْنَ: صیغہ جمع مذکر غائب مضارع معروف از باب نصر۔

❷ **مذکورہ صیغوں کی اصل وتعلیل:۔** بِیْعَ: اصل میں بُیِعَ تھا ضمہ کے بعد باء پر کسرہ دشوار تھا ماقبل کے ضمہ کو دور کر کے یاء کا کسرہ اس کو دیا بِیْعَ ہوگیا۔ بِغْنَ: (مجہول) اصل میں بُیِغْنَ تھا باء کی حرکت دور کر کے یاء کا کسرہ اس کو دیا پھر اجتماع ساکنین (یاء، عین) کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا بِغْنَ ہوگیا۔

خَفْ: اصل میں اِخْوَفْ تھا واؤ متحرک ماقبل ساکن تھا واؤ کا فتحہ ماقبل کو دیا اور واؤ کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف کر دیا اور فاء کلمہ کے متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی اسے گرا دیا خَفْ ہوگیا۔ یَدْعُوْنَ: (جمع مذکر غائب جمع مؤنث غائب اصل پر ہے) اصل میں یَدْعُوُوْنَ تھا واؤ کا ضمہ بوجہ ثقل ہونے کے گرا دیا پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے ایک واؤ کو گرایا تو یَدْعُوْنَ ہوگیا۔

خَائِفٌ: اصل میں خَاوِفٌ تھا واؤ کو الف زائدہ کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے ہمزہ سے بدل دیا خَائِفٌ ہوگیا۔

﴿الورقة الرابعة: فی الصرف﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۵ھ

السوال الاوّل ..... ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل کے کتنے باب ہیں، اور کون کون سے ہیں، مثالوں کے ساتھ تحریر کریں، الانصراف سے مکمل صرف صغیر تحریر کریں، نیز بتائیں کہ باب افعال کا امر حاضر کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے یا قطعی؟ وضاحت کے ساتھ لکھیں۔ (ص ۳۲،۳۳ اولین: اسلامیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل کے ابواب کی تعداد اور وضاحت

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

بالا مثال (۲) الانصراف سے صرف صغیر (۳) افعال کے امر حاضر کا ہمزہ وصلی ہے یا قطعی۔

الجواب ..... ❶ ابواب کی تعداد اور وضاحت بالا مثال:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ

❷ الانصراف سے صرف صغیر:۔ اَلْاِنْصِرَاف (افعال، صحیح) بمعنی لوٹنا۔ اِنْصَرَفَ یَنْصَرِفُ اِنْصِرَافًا فَهُوَ مُنْصَرِفٌ وَاُنْصُرِفَ یُنْصَرَفُ اِنْصِرَافًا فَذَاكَ مُنْصَرَفٌ مَاانْصَرَفَ مَاانْصُرِفَ لَمْ یَنْصَرِفْ لَمْ یُنْصَرَفْ لَایَنْصَرِفْ لَایُنْصَرَفْ لَنْ یُنْصَرِفَ لَنْ یُنْصَرَفَ لَیَنْصَرِفَنَّ لَیُنْصَرَفَنَّ لَیَنْصَرِفَنَّ لَیُنْصَرَفَنَّ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِنْصَرِفْ لِتُنْصَرَفْ لِیَنْصَرِفْ لِیُنْصَرَفْ اِنْصَرِفَنَّ لِتُنْصَرَفَنَّ لِیَنْصَرِفَنَّ لِیُنْصَرَفَنَّ اِنْصَرِفَنَّ لِتُنْصَرَفَنَّ لِیَنْصَرِفَنَّ لِیُنْصَرَفَنَّ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَنْصَرِفْ لَاتُنْصَرَفْ لَایَنْصَرِفْ لَایُنْصَرَفْ لَاتَنْصَرِفَنَّ لَاتُنْصَرَفَنَّ لَایَنْصَرِفَنَّ لَایُنْصَرَفَنَّ لَاتَنْصَرِفَنَّ لَاتُنْصَرَفَنَّ لَایَنْصَرِفَنَّ لَایُنْصَرَفَنَّ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُنْصَرَفٌ مُنْصَرَفَانِ مُنْصَرَفَاتٌ۔

❸ افعال کے امر حاضر کا ہمزہ وصلی ہے یا قطعی؟:۔ باب اِفْعَال کے امر حاضر کا ہمزہ وصلی نہیں ہے، بلکہ قطعی ہے کیونکہ اس باب کا مضارع یُاَکْرِمُ ہونا چاہیے تھا۔ مگر چونکہ واحد متکلم کے صیغہ اُکْرِمُ میں دو ہمزے جمع ہو جاتے اور کلمہ ثقیل ہو جاتا۔ اس لئے ایک ہمزہ گرا دیا تو اُکْرِمُ ہو گیا۔ پھر اس میں ایک صیغہ کی موافقت کی وجہ سے باقی تمام صیغوں سے بھی ہمزہ کو دور کر دیا گیا۔ پس اَکْرِمْ، تُاَکْرِمُ سے بنایا گیا ہے۔ اور تُاَکْرِمُ کا ہمزہ قطعی ہے۔ لہٰذا اَکْرِمْ کا ہمزہ بھی قطعی ہوا۔

الشق الثانی ..... لفیف مفروق، لفیف مقرون، مضاعف، مضاعف ثلاثی، مضاعف رباعی، مذکورہ اصطلاحات کی تعریف کر کے مثالوں سے واضح کریں نیز اعلال، ادغام، تخفیف کی تعریف اور ان میں فرق بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل دو امور ہیں (۱) اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ (۲) اعلال، ادغام، تخفیف کی تعریف اور فرق۔

الجواب ..... ❶ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ

❷ اعلال، ادغام، تخفیف کی تعریف اور فرق:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۴ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۵ھ

الشق الاوّل ..... مہموز کے کتنے قاعدے ہیں مثالوں کے ساتھ تحریر کریں، نیز الاکل مصدر سے صرف صغیر لکھیں اور اسمیں جاری شدہ قواعد کی نشاندہی کریں۔ (ص ۶۰۵ اخیر بن الادب)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) مہموز کے قواعد کی تعداد اور وضاحت بالا مثال (۲) الاکل سے صرف صغیر (۳) جاری شدہ قواعد کی نشاندہی۔

الجواب ..... ❶ مہموز کے قواعد کی تعداد اور وضاحت بالا مثال:۔ مہموز کے چار قواعد ہیں۔

① ہمزہ مفردہ ساکنہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے جیسے رَاْسٌ، زِیْئْبٌ، بُؤْسٌ، کہ اصل میں رَأْسٌ، زِئْبٌ، بُؤْسٌ تھے۔

② جہاں دو ہمزہ ایک کلمہ میں جمع ہو جائیں اور ان میں سے دوسرا ہمزہ ساکنہ ہو تو اس کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف

علت سے بدلنا واجب ہے، جیسے اَمَنَ، اُوْمِنَ، اِیْمَانًا کا اصل میں اَاْمَنَ، اُاْمِنَ، اِاْمَانًا تھے۔

② جس جگہ ایک ہمزہ متحرک ہو اور اسکا ماقبل ساکن ہو تو ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزہ کو گرانا جائز ہے جیسے یَسْئَلُ کا اصل میں یَسْئِلُ تھا۔

③ جو ہمزہ مفردہ مفتوحہ ہو اور اس کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو تو اس ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے جیسے سُؤَالٌ، بِئْرٌ کا اصل میں سُءَالٌ اور بِءْرٌ تھے۔

① الاکل سے صرف صغیر:۔ اَلْاَكْلُ (کھانا، کھجور) معنی کھانا۔ اَكَلَ يَاْكُلُ اَكْلًا فَهُوَ اٰكِلٌ وَاُكِلَ يُؤْكَلُ اَكْلًا فَذَاكَ مَاْكُوْلٌ مَا اَكَلَ مَا اٰكِلَ لَمْ يَاْكُلْ لَمْ يُؤْكَلْ لَا يَاْكُلُ لَا يُؤْكَلُ لَنْ يَاْكُلَ لَنْ يُؤْكَلَ لَيَاْكُلَنَّ لَيُؤْكَلَنَّ لَيَاْكُلُنَّ لَيُؤْكَلُنَّ الامر منه كُلْ لِتُؤْكَلْ لِيَاْكُلْ لِيُؤْكَلْ كُلَا لِتُؤْكَلَا لِيَاْكُلَا لِيُؤْكَلَا كُلُوْا لِتُؤْكَلُوْا لِيَاْكُلُوْا لِيُؤْكَلُوْا والنهي عنه لَا تَاْكُلْ لَا تُؤْكَلْ لَا يَاْكُلْ لَا يُؤْكَلْ لَا تَاْكُلَا لَا تُؤْكَلَا لَا يَاْكُلَا لَا يُؤْكَلَا لَا تَاْكُلُوْا لَا تُؤْكَلُوْا لَا يَاْكُلُوْا لَا يُؤْكَلُوْا الظرف منه مَاْكَلٌ مَاْكَلَانِ مَاْكِلٌ و مُؤْيَكِلٌ والآلة منه مِيْكَلٌ مِيْكَلَانِ مَاْكِلُ وَمُؤْيَكِلٌ، مِيْكَلَةٌ مِيْكَلَتَانِ مَاْكِلٌ وَمُؤْيَكِلَةٌ، مِيْكَالٌ مِيْكَالَانِ مَاْيَكِلُ وَمُؤْيَكِيْلٌ افعل التفضيل المذكر منه اَكَلُ اَكْلَانِ اَكْلُوْنَ اَوَاكِلُ وَاُوَيْكِلٌ والمؤنث منه اُكْلٰى اُكْلَيَانِ اُكَلِيَاتٌ اُكَلٌ وَاُكَيْلِيٰ۔

② جاری شدہ قواعد کی نشاندہی:۔ مضارع معروف اور اس سے بننے والے دوسرے صیغوں میں وَاْمِنَ والا قاعدہ جاری ہوا ہے۔ اور مضارع مجہول اور اس سے بننے والے دوسرے صیغوں میں یُؤْمِنُ والا قاعدہ جاری ہوا ہے۔ اسم ظرف کے واحد اور تثنیہ میں رَاْسٌ والا قاعدہ اور اسم آلہ کے واحد اور تثنیہ میں بِئْبٌ والا قاعدہ اور اسم ظرف اور اسم آلہ کی تصغیر کے صیغوں میں سُؤَالٌ والا قاعدہ جاری ہوا ہے۔ اسم تفضیل مذکر کے صیغوں میں اَمْنٌ والا قاعدہ جاری ہوا ہے۔ اَوَاكِلُ میں اَوَادِمُ والا قاعدہ (کہ اگر دو ہمزہ متحرک جمع ہوں اور ان میں سے کوئی ہمزہ بھی مکسور نہ ہو تو دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدل دیتے ہیں) جاری ہوا ہے۔

التمرین الثالث ..... معتل الفاء کے قاعدے تحریر کریں اور درج ذیل صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل بیان کریں۔ یهب، عدة، اتقد، متقد۔ عدة مصدر سے صرف صغیر تحریر کریں۔ (من ہ اخیرین الدارب)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) معتل الفاء کے قاعدے (۲) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل (۳) عدة سے صرف صغیر۔

الجواب ..... **① معتل الفاء کے قاعدے:۔** ① جو واؤ ساکن ہو مشدد نہ ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو تو واؤ کو یاء سے بدل دیتے ہیں جیسے یَوْزَانٌ سے بِیْزَانٌ اور یُوْقَادٌ سے اِیْقَادٌ۔

② جو یاء ساکن ہو اور مشدد نہ ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو تو اس یاء کو واؤ سے بدل دیتے ہیں جیسے مُیْقِنٌ سے مُوْقِنٌ۔

③ جو واؤ ساکن علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہو وہ گر جاتا ہے جیسے یَوْعِدُ سے یَعِدُ۔

④ اگر مضارع کا عین کلمہ یا لام کلمہ حرف حلقی ہو اور واؤ ساکن علامت مضارع مفتوحہ اور عین مفتوحہ کے درمیان واقع ہو وہ واؤ بھی گر جاتا ہے جیسے یَوْهَبُ سے یَهَبُ، یَوْضَعُ سے یَضَعُ۔

⑤ جو واؤ یا یاء اصلی افتعال کی تاء کے ساتھ واقع ہو اس کو تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کر دیں گے جیسے اِتْقَدَ اِتَّقَدَ

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

اصل میں اِوْتَقَدَ، اِیْتَسَرَ تھے۔

❷ مذکورہ صیغوں کی اصل وتعلیل:۔ یَهَبُ: کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۴ھ۔

عِدَةٌ: کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۱ھ۔

اِتَّقَدَ مُتَّقِدٌ: اصل میں اِوْتَقَدَ مُوْتَقِدٌ تھے واؤ اصلی تاءِ افتعال کے ساتھ واقع ہوا تو اس کو تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کر دیا اِتَّقَدَ اور مُتَّقِدٌ ہو گیا۔

اِتَّسَرَ: اصل میں اِیْتَسَرَ تھا، یاءِ اصل میں تاءِ افتعال کے ساتھ واقع ہوا تو اس کو تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کر دیا اِتَّسَرَ ہو گیا۔

❸ عِدَة سے صرف صغیر:۔ اَلْوَعْدُ وَالْعِدَةُ (ضرب، مثال واوی) بمعنی وعدہ کرنا۔ وَعَدَ یَعِدُ وَعْدًا وَعِدَةً فَهُوَ وَاعِدٌ وَوُعِدَ یُوْعَدُ وَعْدًا وَعِدَةً فَذَاكَ مَوْعُوْدٌ مَاوْعَدَ مَاوْعِدَ، لَمْ یَعِدْ لَمْ یُوْعَدْ، لَایَعِدُ لَایُوْعَدُ، لَنْ یَعِدَ لَنْ یُوْعَدَ، لَیَعِدَنَّ لَیُوْعَدَنَّ، لَیَعِدَانِّ لَیُوْعَدَانِّ الامر منه عِدْ لِتُوْعَدْ لِیَعِدْ لِیُوْعَدْ، عِدَنَّ لِتُوْعَدَنَّ لِیَعِدَنَّ لِیُوْعَدَنَّ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَعِدْ لَاتُوْعَدْ لَایَعِدْ لَایُوْعَدْ، لَاتَعِدَنَّ لَاتُوْعَدَنَّ لَایَعِدَنَّ لَایُوْعَدَنَّ، لَاتَعِدَانِّ لَاتُوْعَدَانِّ لَایَعِدَانِّ لَایُوْعَدَانِّ الظَّرْفُ مِنْهُ مَوْعِدٌ مَوْعِدَانِ مَوَاعِدُ وَمَوْعِدٌ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ الْمُذَكَّرُ مِنْهُ اَوْعَدُ اَوْعَدَانِ اَوْعَدُوْنَ اَوَاعِدُ وَاُوْعِدُ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ وَعْدٰی وَعْدَیَانِ وَعْدَیَاتٌ وُعَدٌ وَوُعَیْدٰی۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۵ھ

الشق الاوّل ..... البیع مصدر سے مضارع مجہول اور اسم فاعل کی گردان تحریر کریں اور درج ذیل صیغوں کی اصل وتعلیل بیان کریں بِیْعَ (مجہول) بِیْعَ، یُبَاعُ، مَبِیْعٌ۔ (س ۱۷، ۲۱ اخیرین: اداریہ)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) البیع سے مضارع مجہول اور اسم فاعل کی گردان (۲) مذکورہ صیغوں کی اصل وتعلیل۔

الجواب ..... ❶ البیع سے مضارع مجہول واسم فاعل کی گردان:۔ مضارع مجہول: یُبَاعُ یُبَاعَانِ یُبَاعُوْنَ تُبَاعُ تُبَاعَانِ یُبَعْنَ تُبَاعُ تُبَاعَانِ تُبَاعُوْنَ تُبَاعِیْنَ تُبَاعَانِ تُبَعْنَ اُبَاعُ، نُبَاعُ۔

اسم فاعل: بَائِعٌ بَائِعَانِ بَائِعُوْنَ بَائِعَةٌ بَائِعَتَانِ بَائِعَاتٌ۔

❷ مذکورہ صیغوں کی اصل وتعلیل:۔ بِیْعَ: (مجہول) اصل میں بُیِعَ تھا، باء کی حرکت دور کر کے یاء کا کسرہ اس کو دیا پھر اجتماع ساکنین (یاء، عین) کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا بِیْعَ ہو گیا۔ یُبَاعُ: اصل میں یُبْیَعُ تھا یاء متحرک ماقبل ساکن تھا یاء کا فتحہ ماقبل کو دیا پھر ماقبل کے فتحہ کی وجہ سے یاء کو الف سے بدل دیا یُبَاعُ ہو گیا۔

بِیْعَ: اصل میں بُیِعَ تھا ضمہ کے بعد باء پر کسرہ دشوار تھا ماقبل کے ضمہ کو دور کر کے یاء کا کسرہ اس کو دیا بِیْعَ ہو گیا۔

مَبِیْعٌ: اصل میں مَبْیُوْعٌ تھا یاء متحرک ماقبل ساکن تھا یاء کا ضمہ ماقبل کو دیا اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو گرا دیا پھر ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کیا تاکہ حذف یاء پر دلالت کرے مَبِیْعٌ ہو گیا پھر واؤ ساکن ماقبل مکسور تھا اس وجہ سے واؤ کو یاء سے بدل دیا مَبِیْعٌ ہو گیا۔

Scanned with CamScanner

السؤال الثانی..... اجتاب، مجتاب، اختیر، ینقاد، انقض ۔ (ص ۹۲ الجزء الثانی)

مذکورہ کلمات کون سے صیغے ہیں اصل بتا کر تعلیل واضح کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) مذکورہ صیغوں کی وضاحت (۲) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل۔

الجواب..... ❶ مذکورہ صیغوں کی وضاحت:۔ اِجْتَابَ: صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از باب افتعال۔

مُجْتَابٌ: صیغہ واحد مذکر اسم فاعل از باب افتعال۔ اُخْتِیْرَ: صیغہ واحد مذکر غائب ماضی مجہول از باب افتعال۔

یَنْقَادُ: صیغہ واحد مذکر غائب مضارع معروف از باب انفعال۔ اِنْقَضَّ: صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از باب انفعال۔

❷ مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل:۔ مُجْتَابٌ: اصل میں مُجْتَوِبٌ تھا مذکورہ قاعدہ جاری ہونے سے مُجْتَابٌ ہو گیا۔

اِجْتَابَ: اصل میں اِجْتَوَبَ تھا واؤ متحرک ماقبل مفتوح تھا واؤ کو الف سے بدل دیا اِجْتَابَ ہو گیا۔

اُخْتِیْرَ: اصل میں اُخْتُیِرَ تھا ضمہ کے بعد یاء پر کسرہ دشوار تھا ماقبل کی حرکت دور کر کے یاء کا کسرہ ماقبل کو دیا تو اُخْتِیْرَ ہو گیا

یَنْقَادُ: اصل میں یَنْقَوِدُ تھا مذکورہ قاعدہ جاری ہوا تو ینقاد ہو گیا۔

اِنْقَضَّ: اصل میں اِنْقَضَضَ تھا دو حرف ایک جنس کے جمع ہوئے اوّل کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کر دیا اِنْقَضَّ ہو گیا۔

﴿الورقة الرابعة : فی الصرف﴾

السوال الاوّل ۱۴۲۶ھ

السؤال الاوّل..... مجرد اور مزید فیہ کی تعریف کر کے مثالوں سے واضح کیجئے، ثلاثی مجرد کے کتنے باب ہیں، ابواب کے نام اور اوزان تحریر کیجئے نیز الشهادة مصدر سے مکمل صرف صغیر لکھئے اور یہ بتائیے کہ اس کا تعلق کس باب سے ہے۔ (ص ۳۷، ۳۹ دولین طبع ملتان)

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مجرد اور مزید فیہ کی تعریف مع امثلہ (۲) ثلاثی مجرد کے ابواب اور اوزان (۳) الشهادة مصدر سے صرف صغیر۔

الجواب..... ❶ مجرد اور مزید فیہ کی تعریف مع امثلہ:۔ مجرد وہ ہے کہ جس کی ماضی میں کوئی حرف زائد نہ ہو۔ اگر صرف تین حرف اصلی ہوں تو ثلاثی مجرد ہے جیسے ضَرَبَ، نَصَرَ اور اگر صرف چار حرف اصلی ہوں تو رباعی مجرد ہے جیسے دَحْرَجَ، بَعْثَرَ۔

مزید فیہ:۔ وہ ہے کہ جس کی ماضی میں کوئی حرف زائد ہو۔ جیسے اَکْرَمَ، اِسْتَنْصَرَ، تَمَرْجَلَ، تَزَنْدَقَ۔

❷ ثلاثی مجرد کے ابواب و اوزان:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔

❸ الشهادة مصدر سے صرف صغیر:۔ الشهادة: (سمع سمع) بمعنی گواہی دینا۔ شَهِدَ یَشْهَدُ شَهَادَةً فهو شَاهِدٌ وَشَهِدَ یُشْهَدُ شَهَادَةً فذاك مَشْهُوْدٌ لَمْ یَشْهَدْ لَمْ یَشْهَدْ لَا یَشْهَدُ لَنْ یَشْهَدَ لَنْ یَشْهَدَ لِیَشْهَدْ لِیَشْهَدَ لِیَشْهَدْ لِیَشْهَدَ الامر منه اِشْهَدْ لِتَشْهَدْ لِیَشْهَدْ اِشْهَدَا لِتَشْهَدَا لِتَشْهَدَا لِیَشْهَدَا اِشْهَدُوْا لِتَشْهَدُوْا لِیَشْهَدُوْا والنهی عنه لَاتَشْهَدْ لَاتَشْهَدْ لَایَشْهَدْ لَاتَشْهَدَا لَاتَشْهَدَا لَایَشْهَدَا لَاتَشْهَدُوْا لَایَشْهَدُوْا لَاتَشْهَدِیْ لَاتَشْهَدْنَ لَایَشْهَدْنَ الظرف منه مَشْهَدٌ مَشْهَدَانِ مَشَاهِدُ وَمَشْهِیْدٌ والآلة منه مِشْهَدٌ

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

شُهْدَانِ مَشْلِهِدٌ وَمُشَيْهِدٌ مِشْهَدَةٌ مِشْهَدَتَانِ مَشَالِهِدُ وَمُشَيْهِدَةٌ مِشْهَادٌ مِشْهَادَانِ مَشَالِهِيدُ وَمُشَيْهِيدٌ افعل التفضيل المذكر منه أَشْهَدُ أَشْهَدَانِ أَشْهَدُوْنَ أَشَاهِدُ وَأُشَيْهِدُ والمؤنث منه شُهْدَى شُهْدَيَانِ شُهْدَيَاتٌ شُهَدُ وَشُهَيْدَى۔

اس مصدر کا تعلق باب سَمِعَ يَسْمَعُ بروزن فَعِلَ يَفْعَلُ سے ہے۔

السؤال الثانی..... اہل صرف کی اصطلاح میں الحاق کسے کہتے ہیں؟ مثالوں کے ذریعہ واضح کیجیے، ملحق برباعی مجرد کے کتنے باب ہیں، ابواب کے نام اور اوزان تحریر کیجیے۔

الجواب..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۶ھ

السؤال الاوّل..... معتل کی تعریف کرکے مثال سے واضح کیجیے، معتل کی کتنی قسمیں ہیں؟ تمام اقسام کو مثالوں کے ساتھ لکھیے، مہموز اور لفیف کسے کہتے ہیں؟ وضاحت کے ساتھ تحریر کیجیے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور میں ہے (۱) معتل کی تعریف مع امثلہ (۲) معتل کی اقسام مع امثلہ (۳) مہموز اور لفیف کی تعریف۔

الجواب..... ❶ و ❷ معتل کی تعریف واقسام مع امثلہ:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ

❸ مہموز اور لفیف کی تعریف:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۴ھ۔

السؤال الثانی..... البیع مصدر سے مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ وخفیفہ کی گردان لکھیے، نیز مندرجہ ذیل صیغوں کی اصل بتائیے اور تعلیل ذکر کیجیے۔ بَاعَ، يَبِيْعُ (معروف) بِيْعَ (مجہول) يُبَاعُ، يُبَيِّعُ۔ (ص ۱۷۲ ۲۲۲ اختر یہ اندازیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) البیع مصدر سے مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ و خفیفہ کی گردان (۲) مذکورہ صیغوں کی اصل وتعلیل۔

الجواب..... ❶ البیع سے مذکورہ ابحاث کی گردان:۔ مضارع معروف کی گردان: يَبِيْعُ يَبِيْعَانِ يَبِيْعُوْنَ تَبِيْعُ تَبِيْعَانِ يَبِعْنَ تَبِيْعُ تَبِيْعَانِ تَبِيْعُوْنَ تَبِيْعِيْنَ تَبِيْعَانِ تَبِعْنَ أَبِيْعُ نَبِيْعُ۔

لام تاکید بانون ثقیلہ کی گردان: لَيَبِيْعَنَّ، لَيَبِيْعَانِّ، لَيَبِيْعُنَّ، لَتَبِيْعَنَّ، لَتَبِيْعَانِّ، لَيَبِعْنَانِّ، لَتَبِيْعُنَّ، لَتَبِيْعِنَّ، لَتَبِيْعُنَّ، لَتَبِيْعَانِّ، لَتَبِعْنَانِّ، لَأَبِيْعَنَّ، لَنَبِيْعَنَّ۔

لام تاکید بانون خفیفہ کی گردان: لَيَبِيْعَنْ، لَيَبِيْعَانْ، لَيَبِيْعُنْ، لَتَبِيْعَنْ، لَتَبِيْعَانْ، لَتَبِيْعُنْ، لَتَبِيْعِيْنْ، لَأَبِيْعَنْ، لَنَبِيْعَنْ۔

❷ مذکورہ صیغوں کی اصل وتعلیل:۔ بَاعَ: اصل میں بَيَعَ تھا یاء متحرک ماقبل مفتوح تھا یاء کو الف سے بدل دیا بَاعَ ہوگیا۔

يَبِعْ: (معروف) اصل میں يَبْيَعُ تھا یاء متحرک ماقبل مفتوح تھا یاء کو الف سے بدلا، اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف گرادیا اور ب کو کسرہ دیا تاکہ معلوم ہو کہ محذوف شدہ حرف یاء ہے۔ بِيْعَ: (مجہول) اصل میں بُيِعَ تھا یاء کو ساکن کرکے یاء کی حرکت اسکو دی تو بُيْعَ ہوگیا دو ساکن جمع ہوئے اوّل مدہ تھا اس کو حذف کردیا بِيْعَ ہوگیا۔

يُبَيِّعُ: اصل میں يُبَيْيِعُ تھا یاء متحرک اور ماقبل ساکن تھا یاء کی حرکت نقل کرکے ماقبل ب کو دی تو يُبَيْيِعُ سے يُبَيِّعُ ہوگیا۔

Scanned with CamScanner

یُبَاعُ: اصل میں یُبْیَعُ تھا یاء متحرک اور ماقبل ساکن تھا یاء کا فتحہ نقل کر کے ب کو دیا پھر یاء چونکہ اصل میں متحرک تھی اب اس کا ماقبل مفتوح ہوا تو یاء کو الف سے بدلا، یُبَاعُ ہو گیا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۶ھ

التسہیل: ..... یعد، عدة، یهب، یضع، اتقد، اتسر۔

مذکورہ صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل ذکر کیجئے جن قواعد کے تحت ان میں تعلیل ہوئی ہے ان کو ذکر کریں۔

الترجمہ: ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۴ھ و ۱۴۲۵ھ۔

التشریح: ..... الذہب مصدر سے اسم فاعل اور اسم مفعول کی گردان لکھئے، ذہب، یذہب، لم یذہب صیغوں کی اصل بتائیے اور تعلیل ذکر کیجئے، نیز یہ بتائیے کہ لم یذہب میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟ وضاحت کے ساتھ تحریر کیجئے۔ (ص ۵۸ اخیرین: امدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) الذہب سے اسم فاعل و اسم مفعول کی گردان (۲) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل (۳) لم یذہب میں جائز صورتیں۔

الجواب: ..... ﴿۱﴾ الذہب سے اسم فاعل و اسم مفعول کی گردان: کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۲ھ

﴿۲﴾ مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل: یَذْہَبُ: اصل میں یَذْہَبُ تھا دو یا ایک جگہ جمع ہوئیں پہلی ب کو ساکن کر کے ادغام کر دیا یَذْہَبُ ہو گیا۔

یَذْہَبُ: اصل میں یَذْہَبُ تھا ب کی حرکت نقل کر کے ذ کو دی اور ب کا باء میں ادغام کر دیا یَذْہَبُ ہو گیا۔

لَمْ یَذْہَبْ: اصل میں لَمْ یَذْہَبَ تھا ب کا ضمہ نقل کر کے ذ کو دیا اور دو ساکن جمع ہوئے، پہلے ساکن کا دوسرے میں ادغام کر دیا اور حرکت فتحہ دی تو لَمْ یَذْہَبْ ہو گیا۔

﴿۳﴾ لَمْ یَذْہَبْ میں جائز صورتیں: لَمْ یَذْہَبْ میں چار صورتیں جائز ہیں ① لَمْ یَذْہَبْ ② لَمْ یَذْہَبِ ③ لَمْ یَذْہَبُ ④ لَمْ یَذْہَبْ

فتحہ: اس لئے کہ یہ اَخَفُّ الحرکات ہے۔ کسرہ: اس لئے کہ الساکن اِذَا حُرِّکَ حُرِّکَ بالکسر۔

ضمہ: پہلے حرف کی موافقت کی وجہ سے۔ وقف: اصلی حالت کی وجہ سے۔

﴿الورقة الرابعة: في الصرف﴾

السوال الاوّل ۱۴۲۷ھ

التسہیل: ..... رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ کی تعریف کر کے مثالوں کے ذریعہ واضح کیجئے، رباعی مزید فیہ با ہمزہ وصل اور بے ہمزہ وصل کے کتنے باب ہیں؟ ابواب کے نام اور ہر ایک سے صرف صغیر لکھئے۔ (ص ۳۶ اولین: امدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ کی تعریف مع امثلہ (۲) رباعی مزید فیہ با ہمزہ وصل اور بے ہمزہ وصل کے ابواب اور صرف صغیر۔

الجواب: ..... ﴿۱﴾ رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ کی تعریف مع امثلہ:

رباعی مجرد: وہ ہے کہ جس کی ماضی میں چار حرف اصلی ہوں کوئی حرف زائد نہ ہو جیسے دَحْرَجَ، تَغَلَّبَ وغیرہ۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

رہا ثلاثی مزید فیہ وہ ہے کہ جس کی ماضی میں چار حرف اصلی سے کوئی اور حرف زائد بھی ہو جیسے تَدَحْرَجَ وغیرہ۔

❷ رہا ثلاثی مزید فیہ ہمزہ وصل اور بے ہمزہ وصل کے ابواب اور صرف صغیر:۔

رہا ثلاثی مزید فیہ ہمزہ وصل کے دو باب ہیں ① اِفْعِنْلَالٌ ② اِفْعِلَّالٌ۔

اِفْعِنْلَالٌ کی گردان: اَلْاِحْرِنْجَامُ (افعال صحیح) معنی جمع ہونا۔ اِحْرَنْجَمَ یَحْرَنْجِمُ اِحْرِنْجَامًا فهو مُحْرَنْجِمٌ وَاحْرَنْجِمْ یُحْرَنْجِمُ اِحْرِنْجَامًا فذاك مُحْرَنْجَمٌ مَا احْرَنْجَمَ مَا احْرَنْجِمْ اَمْ یَحْرَنْجِمْ اَمْ یُحْرَنْجَمْ لَا یَحْرَنْجِمْ لَا یُحْرَنْجَمْ لَنْ یَحْرَنْجِمَ لَنْ یُحْرَنْجَمَ لَیَحْرَنْجِمَنَّ لَیُحْرَنْجَمَنَّ لَیَحْرَنْجِمَانِّ لَیُحْرَنْجَمَانِّ الامر منه اِحْرَنْجِمْ لِتُحْرَنْجَمْ لِیَحْرَنْجِمْ اِحْرَنْجِمَا لِتُحْرَنْجَمَا لِیَحْرَنْجِمُوْا لِیُحْرَنْجَمُوْا اِحْرَنْجِمِیْ لِتُحْرَنْجَمِیْ لِیَحْرَنْجِمْنَ لِیُحْرَنْجَمْنَ والنهی منه لَاتُحْرَنْجِمْ لَایُحْرَنْجَمْ لَاتَحْرَنْجِمَا لَاتُحْرَنْجَمَا لَایَحْرَنْجِمُوْا لَایُحْرَنْجَمُوْا لَاتَحْرَنْجِمِیْ لَاتُحْرَنْجَمِیْ لَایَحْرَنْجِمْنَ لَایُحْرَنْجَمْنَ لَاتَحْرَنْجِمَا لَاتُحْرَنْجَمَا الظرف منه مُحْرَنْجَمٌ مُحْرَنْجَمَانِ مُحْرَنْجَمَاتٌ۔

اِفْعِلَّالٌ کی گردان: اِقْشِعْرَارٌ (افعال صحیح) معنی بدن پر بال کھڑا ہونا۔ اِقْشَعَرَّ یَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَارًا فهو مُقْشَعِرٌّ وَاقْشَعِرَّ یَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَارًا فذاك مُقْشَعَرٌّ مَا اَقْشَعَرَّ مَا اَقْشَعِرَّ اَمْ یَقْشَعِرُّ اَمْ یَقْشَعِرَّ لَمْ یَقْشَعِرَّ لَمْ یُقْشَعَرَّ لَمْ یَقْشَعِرَّا لَا یَقْشَعِرَّا اَنْ یَقْشَعِرَّ اَنْ یُقْشَعَرَّ لَنْ یَقْشَعِرَّ لَنْ یُقْشَعَرَّ لَیَقْشَعِرَّنَّ لَیُقْشَعَرَّنَّ لَیَقْشَعِرَّانِّ لَیُقْشَعَرَّانِّ الامر منه اِقْشَعِرَّ اِقْشَعِرِّیْ اِقْشَعِرَّا لِتُقْشَعَرَّ لِتُقْشَعَرِّیْ لِیَقْشَعِرُّوْا لِیُقْشَعَرُّوْا لِیَقْشَعِرِّیْ لِیُقْشَعَرِّیْ لِیَقْشَعِرَّا لِیُقْشَعَرَّا لِیَقْشَعِرِّنَّ لِیُقْشَعَرِّنَّ اِقْشَعِرِّنَّ لِتُقْشَعَرِّنَّ لِیَقْشَعِرِّانِّ لِیُقْشَعَرَّانِّ اِقْشَعِرَّانِّ لِتُقْشَعَرَّانِّ لِیَقْشَعِرِّنَّ لِیُقْشَعَرِّنَّ والنهی منه لَاتَقْشَعِرَّ لَاتُقْشَعَرَّ لَاتَقْشَعِرِّیْ لَاتُقْشَعَرِّیْ لَاتَقْشَعِرَّا لَاتُقْشَعَرَّا لَایَقْشَعِرُّوْا لَایُقْشَعَرُّوْا لَاتَقْشَعِرِّیْ لَایُقْشَعَرِّیْ لَایَقْشَعِرَّا لَایُقْشَعَرَّا لَاتَقْشَعِرِّنَّ لَایُقْشَعَرِّنَّ لَاتَقْشَعِرِّانِّ لَاتُقْشَعَرَّانِّ لَایَقْشَعِرِّنَّ لَایُقْشَعَرِّنَّ الظرف منه مُقْشَعَرٌّ مُقْشَعَرَّانِ مُقْشَعَرَّاتٌ۔

رہا ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل کا صرف ایک باب ہے تَفَعْلُلٌ اس کی گردان۔

اَلتَّدَحْرُجُ (فعلل صحیح) معنی لڑھکنا۔ تَدَحْرَجَ یَتَدَحْرَجُ تَدَحْرُجًا فهو مُتَدَحْرِجٌ وَتَدَحْرَجْ یَتَدَحْرَجُ تَدَحْرُجًا فذاك مُتَدَحْرَجٌ مَا تَدَحْرَجَ مَا تَدَحْرَجْ اَمْ یَتَدَحْرَجْ لَمْ یَتَدَحْرَجْ لَا یَتَدَحْرَجُ لَا یَتَدَحْرَجْ لَنْ یَتَدَحْرَجَ لَنْ یَتَدَحْرَجْ لَیَتَدَحْرَجَنَّ لَیَتَدَحْرَجْنَّ لَیَتَدَحْرَجَانِّ لَیَتَدَحْرَجَانِّ الامر منه تَدَحْرَجْ لِیَتَدَحْرَجْ تَدَحْرَجَا لِیَتَدَحْرَجُوْا تَدَحْرَجِیْ لِتَدَحْرَجْنَ لِتَدَحْرَجَا لِیَتَدَحْرَجْنَ لِیَتَدَحْرَجَانِّ لِتَدَحْرَجَانِّ لِیَتَدَحْرَجْنَّ والنهی منه لَاتَتَدَحْرَجْ لَایَتَدَحْرَجْ لَاتَتَدَحْرَجَا لَایَتَدَحْرَجَا لَایَتَدَحْرَجُوْا لَاتَتَدَحْرَجِیْ لَایَتَدَحْرَجْنَ لَاتَتَدَحْرَجَانِّ لَایَتَدَحْرَجَانِّ لَایَتَدَحْرَجْنَّ الظرف منه مُتَدَحْرَجٌ مُتَدَحْرَجَانِ مُتَدَحْرَجَاتٌ۔

Scanned with CamScanner

الشق الثانی ..... مدہ، لین، حذف، ابدال، اسکان، ادغام، اعلال۔ اصطلاحات کی تعریف اور مثالوں سے وضاحت کیجئے۔

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۴ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۷ھ

الشق الاوّل ..... مِیْزَانٌ، مُوْقِنٌ، اِتَّقَدَ، اِتَّسَرَ۔ مذکورہ صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل تحریر کیجئے نیز الخوف مصدر سے ماضی مجہول اور مضارع مجہول کی گردان لکھئے۔ (ص ۲۳ اخیرین: اداریہ)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل (۲) الخوف مصدر سے ماضی مجہول اور مضارع مجہول کی گردان۔

جواب ..... ❶ صیغوں کی اصل و تعلیل:۔ میزان، موقن: کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۲ھ

اِتَّقَدَ، اِتَّسَرَ: کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۵ھ۔

(۲) الخوف سے ماضی مجہول اور مضارع مجہول کی گردان:۔

ماضی مجہول کی گردان: خِیْفَ خِیْفَا خِیْفُوْا خِیْفَتْ خِیْفَتَا خِفْنَ خِفْتَ خِفْتُمَا خِفْتُمْ خِفْتِ خِفْتُمَا خِفْتُنَّ خِفْتُ خِفْنَا۔

مضارع مجہول کی گردان: یُخَافُ یُخَافَانِ یُخَافُوْنَ تُخَافُ تُخَافَانِ یُخَفْنَ تُخَافُ تُخَافَانِ تُخَافُوْنَ تُخَافِیْنَ تُخَافَانِ تُخَفْنَ اُخَافُ نُخَافُ۔

الشق الثانی ..... دَعَا، دَعَوْا (جمع مذکر غائب) دَعَتْ، دُعِیَ۔ مذکورہ صیغوں کی اصل بتائیے اور تعلیل ذکر کیجئے۔ نیز الدعوۃ مصدر سے اسم فاعل اور اسم مفعول کی گردان لکھئے۔ (ص ۳۵ اخیرین: اداریہ)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل (۲) الدعوۃ سے اسم فاعل و اسم مفعول کی گردان۔

جواب ..... ❶ مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل:۔ دَعَوْا: اصل میں دَعَوُوْا تھا۔ (بروزن نَصَرُوْا) واؤ متحرک اور ماقبل مفتوح تھا پہلے واؤ کو الف کیا پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے الف کو گرا دیا تو دَعَوْا ہو گیا۔

دَعَا: اصل میں دَعَوَ تھا واؤ متحرک ماقبل مفتوح تھا، واؤ کو الف سے بدل دیا دَعَا ہو گیا۔

دَعَتْ: اصل میں دَعَوَتْ تھا اس میں بھی واؤ الف ہو کر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔

دُعِیَ: اصل میں دُعِوَ تھا واؤ طرف میں کسرہ کے بعد واقع ہوئی اس کو یاء سے بدل دیا تو دُعِیَ ہو گیا۔

(۲) الدعوۃ مصدر سے اسم فاعل اور اسم مفعول کی گردان:۔

اسم فاعل کی گردان: دَاعٍ، دَاعِیَانِ، دَاعُوْنَ، دَاعِیَةٌ، دَاعِیَتَانِ، دَاعِیَاتٌ۔

اسم مفعول کی گردان: مَدْعُوٌّ، مَدْعُوَّانِ، مَدْعُوُّوْنَ، مَدْعُوَّةٌ، مَدْعُوَّتَانِ، مَدْعُوَّاتٌ۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۷ھ

السؤال الاوّل .....ایج، لِ، اطو، اغناء، تسمیة۔

مذکورہ کلمات کون کون سے صیغے ہیں؟ اور کس باب سے ہیں؟ اصل بتا کر تعلیل ذکر کیجئے۔ (ص ۵۳ اخیرین :الدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ .....اس سوال میں مذکورہ الفاظ کے صیغے، ابواب اور تعلیل مطلوب ہے۔

جواب .....الفاظ کے صیغے، ابواب اور تعلیل:۔ اِطْوِ: اصل میں اِطْوِیْ تھا اس میں صرف آخر سے حرف علت گرادیا اِطْوِ ہوگیا۔

اِیْجَ: اصل میں اِوْجِی تھا واؤ کو ماقبل کے کسرہ کی وجہ سے یاء سے بدلا اور آخر سے حرف علت گرادیا اِیْجَ ہوگیا۔

لِ: کو قِلِیْ سے بنایا گیا ہے، ت علامت مضارع کو دور کردیا اور آخر سے حرف علت کو گرادیا لِ ہوگیا۔

اِغْنَاءٌ: اصل میں اِغْنَایٌ تھا یاء الف زائدہ کے بعد طرف میں واقع ہوئی تو یاء کو ہمزہ سے بدل دیا اِغْنَاءٌ ہوگیا۔

تَسْمِیَةٌ: اصل میں تَسْمِیْوٌ تھا یاء اور واؤ جمع ہوئے ان میں سے پہلا ساکن تھا تو واؤ کو یاء سے بدلا تَسْمِیْیٌ ہوا پھر ایک یاء کو تخفیف کی غرض سے گرادیا اور اس کے عوض آخر میں تاء لگادی تو تَسْمِیَةٌ ہوگیا۔

اِیْجَ (سمع) لِ (حسب) اِطْوِ (ضرب) امر کے صیغے ہیں اور اِغْنَاءٌ (افعال) تَسْمِیَةٌ (تفعیل) مصدر ہیں۔

السؤال الثانی .....ادّعاء، ادّخار، ازدحام، اصطلح، اضطرب، اطّلع، اظّلم، اطّهر، اثّاقل۔

مذکورہ صیغوں کی اصل بتایئے اور ان میں جو تعلیل ہوئی ہے اسے وضاحت کے ساتھ تحریر کیجئے۔ (ص ۵۹، ۶۰ اخیرین :الدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ .....اس سوال میں مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل مطلوب ہے۔

جواب .....مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل:۔ ادّعاء: اصل میں ادتعاء اور ادّخار اصل میں اذتخار تھا اور ازدحام اصل میں ازتحام تھا۔ ان تینوں میں یہ تعلیل ہوئی کہ افتعال کی تاء سے پہلے بالترتیب د، ذ، ز واقع ہوئے تو تاء افتعال کو دال کرکے دال کا دال میں ادغام کردیا۔

اصطلح، اضطرب، اِطّلع، اِظّلم: ان کی اصل اصتلح اضترب، اطتلع، اظتلم ہے۔ حروف اطباق (ص، ض، ط، ظ) افتعال کا تا کلمہ واقع ہوئے تو تاء افتعال کو طا سے بدل دیا۔

اِطّهّر، اِثّاقل: اصل میں تَطَهَّرَ، تَثَاقَلَ تھے ط، ث کے تفعل و تفاعل کے تا کلمہ کے مقابلے میں آنے کی وجہ سے تفعل و تفاعل کی "ت" کو تا کلمہ سے بدل کر ادغام کیا پھر ابتداء بالسکون محال ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصلی شروع میں لائے تو اِطّهّر و اِثّاقل ہوگئے۔

○✿○✿○

Scanned with CamScanner

﴿الورقة الرابعة : فی الصرف﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۸ھ

السمع الاوّل ..... ثلاثی مجرد، ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد، رباعی مزید فیہ ہر ایک کی تعریف کر کے مثال کے ساتھ وضاحت کریں۔ ثلاثی مجرد کے کتنے ابواب ہیں تعداد بتائیں۔ السمع مصدر سے صرف صغیر تحریر کریں۔ (ص ۳۷، ۳۹ اولین: اداریہ)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) ثلاثی مجرد، ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد، رباعی مزید فیہ کی تعریف (۲) ثلاثی مجرد کے ابواب کی تعداد (۳) السمع سے صرف صغیر۔

الجواب ..... ❶ ثلاثی مجرد، ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد، رباعی مزید فیہ کی تعریف:۔

ثلاثی مجرد: وہ ہے کہ جس کی ماضی میں تین حرف اصلی ہوں کوئی حرف زائد نہ ہو جیسے "ضَرَبَ، نَصَرَ" وغیرہ۔

ثلاثی مزید فیہ: وہ ہے کہ جس کی ماضی میں تین حرف اصلی سے کوئی حرف زائد بھی ہو جیسے اَکْرَمَ، اِجْتَنَبَ وغیرہ۔

رباعی مجرد: وہ ہے کہ جس کی ماضی میں چار حرف اصلی ہوں کوئی حرف زائد نہ ہو جیسے دَحْرَجَ، بَعْثَرَ وغیرہ۔

رباعی مزید فیہ: وہ ہے کہ جس کی ماضی میں چار حرف اصلی سے کوئی اور حرف زائد بھی ہو جیسے تَدَحْرَجَ وغیرہ۔

❷ ثلاثی مجرد کے ابواب کی تعداد:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔

❸ السمع سے صرف صغیر:۔ السمع (سمع یسمع) بمعنی سننا۔ سَمِعَ یَسْمَعُ سَمْعًا فهو سَامِعٌ وسُمِعَ یُسْمَعُ سَمْعًا فذاك مَسْمُوْعٌ فَاسْمَعْ فَلَمْ یَسْمَعْ لَمْ یُسْمَعْ لَایَسْمَعُ لَایُسْمَعُ لَنْ یَسْمَعَ لَنْ یُسْمَعَ لِیَسْمَعْ لِیُسْمَعْ لِیَسْمَعَنَّ لِیُسْمَعَنَّ الامر منه اِسْمَعْ لِتُسْمَعْ لِیَسْمَعْ لِیُسْمَعْ لِتَسْمَعَنَّ لِیُسْمَعَنَّ لِیُسْمَعْ اِسْمَعَنَّ لِتُسْمَعَنَّ لِیَسْمَعَنَّ لِیُسْمَعَنَّ والنهی عنه لَاتَسْمَعْ لَاتُسْمَعْ لَایَسْمَعْ لَایُسْمَعْ لَاتَسْمَعَنَّ لَاتُسْمَعَنَّ لَایَسْمَعَنَّ لَایُسْمَعَنَّ لَاتَسْمَعَنَّ لَاتُسْمَعَنَّ لَایَسْمَعَنَّ لَایُسْمَعَنَّ الظرف منه مَسْمَعٌ مَسْمَعَانِ مَسَامِعُ ومُسْمَعٌ والآلة منه مِسْمَعٌ مِسْمَعَانِ مَسَامِعُ ومَسَامِیْعُ مِسْمَعَةٌ مِسْمَعَتَانِ مَسَامِعُ ومَسَامِیْعَةٌ مِسْمَاعٌ مِسْمَاعَانِ مَسَامِیْعُ ومَسَامِیْعٌ افعل التفضیل المذکر منه اَسْمَعُ اَسْمَعَانِ اَسْمَعُوْنَ اَسَامِیْعُ واَسْمَاعٌ والمؤنث منه سُمْعٰی سُمْعَیَانِ سُمَعِیَاتٌ سُمَعٌ وسُمَعٰی۔

السمع الثانی ..... رباعی مجرد و مزید فیہ کے کتنے ابواب ہیں ذکر کریں۔ التبرقع مصدر سے صرف صغیر تحریر کریں۔ الحاق کی تعریف کریں نیز الحاق کی شرط اور مثال بھی ذکر کریں۔ (ص ۴۷ اولین: اداریہ)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) رباعی مجرد و مزید فیہ کے ابواب (۲) التبرقع سے صرف صغیر (۳) الحاق کی تعریف اور شرائط مع امثلہ۔

الجواب ..... ❶ رباعی مجرد و مزید فیہ کے ابواب:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔

❷ التبرقع مصدر سے صرف صغیر:۔ یہ گردان بالکل اَلتَّدَحْرُجُ کی طرح ہے

کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۷ھ۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

❷ الحاق کی تعریف اور شرائط مع امثلہ:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۸ھ

الشق الاوّل ..... صحیح مجہول، معتل کی تعریف کر کے مثال کیساتھ وضاحت کریں۔ عدة، یعد، اتقد، اتسر مذکورہ صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل کریں الدعوة مصدر سے فعل ماضی مجہول اور امر حاضر کی گردانیں تحریر کریں۔ (س ۳۳،۳۱ اخیرین: اداویہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) صحیح مجہول معتل کی تعریف مع امثلہ (۲) عدة، یعد، اتقد، اتسر کی تعلیل (۳) الدعوة مصدر سے فعل ماضی مجہول اور امر حاضر کی گردان۔

جواب ..... ❶ صحیح مجہول معتل کی تعریف مع امثلہ:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ

❷ عدة، یعد، اتقد، اتسر کی تعلیل:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۵ھ۔

❸ الدعوة مصدر سے فعل ماضی مجہول اور امر حاضر کی گردانیں:۔ فعل ماضی مجہول کی گردان: دُعِیَ، دُعِیَا، دُعُوْا، دُعِیَتْ، دُعِیَتَا، دُعِیْنَ، دُعِیْتَ، دُعِیْتُمَا، دُعِیْتُمْ، دُعِیْتِ، دُعِیْتُمَا، دُعِیْتُنَّ، دُعِیْتُ، دُعِیْنَا۔

امر حاضر معروف کی گردان: اُدْعُ، اُدْعُوَا، اُدْعُوْا، اُدْعِیْ، اُدْعُوَا، اُدْعُوْنَ۔

الشق الثانی ..... مدہ اور لین کی تعریف کر کے مثال ذکر کریں۔ قیل، یبیع، یخاف، قائل صیغہ باب اور تعلیل تحریر کریں۔ یُطیر، استعن، استخار، اجتوب صیغہ باب اور ہفت اقسام تفصیل سے ذکر کریں۔ (س ۲۹،۲۸،۱۵ اخیرین: اداویہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مدہ اور لین کی تعریف مع امثلہ (۲) قیل، یبیع، یخاف، قائل صیغہ باب و تعلیل (۳) یطیر، استعن، استخار، اجتوب کے باب اور ہفت اقسام۔

جواب ..... ❶ مدہ اور لین کی تعریف مع امثلہ:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۴ھ۔

❷ قیل، یبیع، یخاف، قائل صیغہ باب و تعلیل:۔ قِیْلَ: صیغہ واحد مذکر غائب ماضی مجہول از باب نصر ہے یہ اصل میں قُوِلَ تھا (بروزن ضُرِبَ) واؤ پر کسرہ دشوار تھا اس لئے ماقبل قاف کی حرکت کو دور کر کے واؤ کا کسرہ اس کو دے دیا قِوْلَ ہو گیا پھر واؤ ساکن اس سے ماقبل مکسور تھا واؤ کو یاء سے بدلا تو قِیْلَ ہو گیا۔ یَبِیْعُ: صیغہ واحد مذکر غائب مضارع معروف از باب ضرب ہے اصل میں یَبْیِعُ تھا، یاء متحرک کا ماقبل ساکن تھا یاء کا کسرہ نقل کر کے ماقبل کو دیا تو یَبِیْعُ ہو گیا۔

یَخَافُ: صیغہ واحد مذکر غائب مضارع معروف از باب سمع ہے اصل میں یَخْوَفُ تھا تو واؤ کی حرکت ماقبل کو دی اور واؤ کو الف سے بدلا تو یَخَافُ ہو گیا۔ قَائِلٌ: صیغہ واحد مذکر اسم فاعل از باب نصر ہے اصل میں قَاوِلٌ تھا واؤ الف زائدہ کے بعد واقع ہوا تو اس کو ہمزہ سے بدل دیا قَائِلٌ ہو گیا۔

❸ یطیر، استعن، استخار، اجتوب کے ابواب اور ہفت اقسام:۔

یُطَیِّرُ: صیغہ واحد مذکر غائب مضارع معلوم از باب افعال ہے اور ہفت اقسام میں سے یہ اجوف یائی ہے۔

اِسْتَعَنْ: صیغہ جمع مؤنث غائب ماضی معلوم از باب استفعال ہے اور ہفت اقسام میں اجوف واوی ہے۔

Scanned with CamScanner

إِسْتَخَارَ: صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معلوم از باب استفعال ہے اور ہفت اقسام میں اجوف یائی ہے۔

أُجْتُوْبَ: صیغہ واحد مذکر غائب ماضی مجہول از باب افتعال ہے اور ہفت اقسام میں اجوف واوی ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۸ھ

السؤال الاوّل ..... مثال، اجوف، ناقص، لفیف کی تعریف مع الامثلۃ کریں۔ راس، بوس، زیب، آمن، اومن، ایمانا کی اصل بتا کر تعلیل کریں۔ العلم مصدر سے صرف صغیر تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مثال، اجوف، ناقص، لفیف کی تعریف مع امثلہ (۲) راس، بوس، زیب، آمن، اومن، ایمانا کی تعلیل (۳) العلم مصدر سے صرف صغیر۔

جواب ..... ❶ مثال، اجوف، ناقص، لفیف کی تعریف مع امثلہ:

کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔

❷ راس، بوس، زیب، آمن، اومن، ایمانا کی تعلیل: کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۳ھ۔

❸ العلم سے صرف صغیر: اَلْعِلْمُ (سمع، ضرب) بمعنی جاننا۔ عَلِمَ یَعْلَمُ عِلْمًا فَهُوَ عَالِمٌ وَعُلِمَ یُعْلَمُ عِلْمًا فهو مَعْلُوْمٌ مَاعَلِمَ مَاعْلِمْ لَمْ یَعْلَمْ لَمْ یُعْلَمْ لَایَعْلَمُ لَایُعْلَمُ لَنْ یَّعْلَمَ لَنْ یُّعْلَمَ لَیَعْلَمَنَّ لَیُعْلَمَنَّ لَیَعْلَمَنْ لَیُعْلَمَنْ الامر منه اِعْلَمْ لِتَعْلَمْ لِیَعْلَمْ اِعْلَمَنَّ لِتُعْلَمَنَّ لِیَعْلَمَنَّ لِیُعْلَمَنَّ اِعْلَمَنْ لِتُعْلَمَنْ لِیَعْلَمَنْ لِیُعْلَمَنْ والنهی عنه لَاتَعْلَمْ لَاتُعْلَمْ لَایَعْلَمْ لَایُعْلَمْ لَاتَعْلَمَنَّ لَاتُعْلَمَنَّ لَایَعْلَمَنَّ لَایُعْلَمَنَّ لَاتَعْلَمَنْ لَاتُعْلَمَنْ لَایَعْلَمَنْ لَایُعْلَمَنْ الظرف منه مَعْلَمٌ مَعْلَمَانِ مَعَالِمُ ومُعْلِمٌ والآلة منه مِعْلَمٌ مِعْلَمَانِ مَعَالِمُ ومَعْلِمَةٌ مِعْلَمَةٌ مِعْلَمَتَانِ مَعَالِمُ ومَعْلِمَةٌ، مِعْلَامٌ مِعْلَامَانِ مَعَالِيْمُ ومَعْلِيْمٌ افعل التفضیل المنکر منه اَعْلَمُ اَعْلَمَانِ اَعْلَمُوْنَ اَعَالِمُ وَاَعْلِيْمٌ والمؤنث منه عُلْمٰى عُلْمَيَانِ عُلْمَيَاتٌ عُلَمٌ وَعُلَيْمٰى۔

السؤال الثانی ..... وہ کون کون سے حروف ہیں جو باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں ہوں تو تاء افتعال باقی نہیں رہتی ہے تفصیل سے ذکر کریں۔ (ص ۵۹، ۶۰ انجمن ادارہ)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں تاء افتعال کو ختم کرنے والے حروف کی نشاندہی مطلوب ہیں۔

جواب ..... تاء افتعال کو ختم کرنے والے حروف کی نشاندہی: حروف اجواف ایسے حروف ہیں جو افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں ہوں تو تاء افتعال باقی نہیں رہتی ہے وہ یہ ہیں صاد، ضاد، طاء، ظاء۔

مثالیں: اِصْطَلَحَ، اِضْطَرَبَ، اِطَّلَعَ، اِظْطَلَمَ۔ یہ اصل میں اِصْتَلَحَ، اِضْتَرَبَ، اِطْتَلَعَ، اِظْتَلَمَ تھے۔

اسی طرح اگر دال، ذال، زاء (یہ حروف) بھی افتعال کی تاء کے مقابلے میں ہوں تب بھی افتعال کی تاء باقی نہیں رہتی بلکہ دال سے بدل جاتی ہے جیسے ادّعٰی سے اِدْتَعٰی اور اِدَّخَارٌ سے اِذْتِخَارٌ اور اِزْدِحَامٌ سے اِزْتِحَامٌ اور ازدھام وغیرہ۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

﴿الورقة الرابعة : فی الصرف﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۹ھ

الشق الاوّل ..... ثلاثی مزید فیہ کی تعریف کرکے مثال سے واضح کیجئے، ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل کے کتنے باب ہیں؟ ابواب کے نام مع مثال لکھئے، نیز الاستغفار مصدر سے صرف صغیر کی گردان تحریر کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) ثلاثی مزید فیہ کی تعریف (۲) ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل کے ابواب کی تعداد و نشاندہی (۳) الاستغفار سے صرف صغیر۔

جواب ..... ❶ و ❷ تعریف وابواب :۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۸ھ و ۱۴۲۶ھ۔

❸ الاستغفار سے صرف صغیر :۔ اَلْاِسْتِغْفَارُ (استعمال صحیح) یعنی بخشش طلب کرنا۔ اِسْتَغْفَرَ یَسْتَغْفِرُ اِسْتِغْفَارًا فَهُوَ مُسْتَغْفِرٌ و اُسْتُغْفِرَ یُسْتَغْفَرُ اِسْتِغْفَارًا فذاك مُسْتَغْفَرٌ مَااسْتَغْفَرَ مَااسْتُغْفِرَ لَمْ یَسْتَغْفِرْ لَمْ یُسْتَغْفَرْ لَایَسْتَغْفِرُ لَایُسْتَغْفَرُ لَنْ یَسْتَغْفِرَ لَنْ یُسْتَغْفَرَ لَیَسْتَغْفِرَنَّ لَیُسْتَغْفَرَنَّ لَیَسْتَغْفِرَنْ لَیُسْتَغْفَرَنْ الامرمنه اِسْتَغْفِرْ لِتُسْتَغْفَرْ لِیَسْتَغْفِرْ لِیُسْتَغْفَرْ اِسْتَغْفِرَنَّ لِتُسْتَغْفَرَنَّ لِیَسْتَغْفِرَنَّ لِیُسْتَغْفَرَنَّ اِسْتَغْفِرَنْ لِتُسْتَغْفَرَنْ لِیَسْتَغْفِرَنْ لِیُسْتَغْفَرَنْ والنهی عنه لَاتَسْتَغْفِرْ لَاتُسْتَغْفَرْ لَایَسْتَغْفِرْ لَایُسْتَغْفَرْ لَاتَسْتَغْفِرَنَّ لَاتُسْتَغْفَرَنَّ لَایَسْتَغْفِرَنَّ لَایُسْتَغْفَرَنَّ لَاتَسْتَغْفِرَنْ لَاتُسْتَغْفَرَنْ لَایَسْتَغْفِرَنْ لَایُسْتَغْفَرَنْ والظرف منه مُسْتَغْفَرٌ مُسْتَغْفَرَانِ مُسْتَغْفَرَاتٌ۔

الشق الثانی ..... معتل فاء کے کتنے قاعدے ہیں؟ تمام کو مثالوں کے ذریعہ واضح کیجئے، حروف علتی کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۵ھ و ۱۴۲۴ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۹ھ

الشق الاوّل ..... رَضِیَ، یَدْعُوْ، دَاعٍ۔ مذکورہ صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل کیجئے

نیز القول مصدر سے لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ معروف ومجہول کی گردان تحریر کیجئے۔ (س ۱۴۲۹ اخیرین : اعادہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) رَضِیَ، یَدْعُوْ، دَاعٍ کی اصل وتعلیل (۲) القول سے لام تاکید بانون ثقیلہ معروف کی گردان (۳) القول سے لام تاکید بانون ثقیلہ مجہول کی گردان۔

جواب ..... ❶ رَضِیَ، یَدْعُوْ، دَاعٍ کی اصل وتعلیل :۔ دَاعٍ : اصل میں دَاعِوٌ تھا واؤ کسرہ کے بعد طرف میں واقع ہوئی تو "ی" سے بدلا تو دَاعِیٌ ہوگیا پھر "ی" پر ضمہ دشوار تھا اسکو گرادیا تو دو ساکن جمع ہوئے "ی" اور تنوین، یا کو گرادیا تو دَاعٍ ہوگیا۔

رَضِیَ : اصل میں رَضِیَوَ تھا واؤ طرف میں کسرہ کے بعد واقع ہوئی تو "ی" سے بدل دیا رَضِیَ ہوگیا

یَدْعُوْ : اصل میں یَدْعُوُ تھا واؤ ماضی میں تیسری جگہ تھا یہاں چوتھی جگہ واقع ہوا تو چونکہ حرکت ماقبل بھی مخالف ہے اس لئے واؤ کو "ی" سے بدل دیا تو "متحرک ماقبل مفتوح تھا تی" کو الف سے بدل دیا تو یَدْعُوْ ہوگیا۔

Scanned with CamScanner

❶ القول سے امر تاکید بانون ثقیلہ معروف کی گردان:۔ لَيَقُوْلَنَّ لَيَقُوْلَانِّ لَيَقُوْلُنَّ لَتَقُوْلَنَّ لَتَقُوْلَانِّ لَيَقُلْنَانِّ لَتَقُوْلَنَّ لَتَقُوْلَانِّ لَتَقُوْلُنَّ لَتَقُوْلِيْنَّ لَتَقُوْلَانِّ لَتَقُلْنَانِّ لَأَقُوْلَنَّ لَنَقُوْلَنَّ۔

❷ القول سے لام تاکید بانون ثقیلہ مجہول کی گردان:۔ لَيُقَالَنَّ لَيُقَالَانِّ لَيُقَالُنَّ لَتُقَالَنَّ لَتُقَالَانِّ لَيُقَلْنَانِّ لَتُقَالَنَّ لَتُقَالَانِّ لَتُقَالُنَّ لَتُقَالِيْنَّ لَتُقَالَانِّ لَتُقَلْنَانِّ لَأُقَالَنَّ لَنُقَالَنَّ۔

السؤال الثالث ..... رَمٰى، يَرْمِيْ، اِرْمِ، رَامٍ، رُمِيَ۔ مذکورہ صیغوں کی اصل بتائیے اور تعلیل بیان کیجئے۔

نیز الرمی مصدر سے نفی جحد بلم معروف کی گردان لکھئے۔ (ص ۳۱، ۳۲ انجمن اردو پبلشرز)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل دو امور ہیں (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل اور تعلیل (۲) الرمی سے نفی جحد بلم معروف کی گردان۔

الجواب ..... ❶ مذکورہ صیغوں کی اصل اور تعلیل:۔ یَرْمِيْ: اصل میں یَرْمِیُ تھا واو مضموم کو یاء پر دشوار سمجھ کر گرا دیا یَرْمِيْ ہو گیا۔

رَمٰى: اصل میں رَمَیَ تھا یاء متحرک ماقبل مفتوح تھا یاء کو الف سے بدل دیا رَمٰى ہو گیا۔

اِرْمِ: (امر حاضر معروف) اصل میں اِرْمِیْ تھا یاء حرف علت حالت جزمی میں ساقط ہو گیا تو اِرْمِ ہو گیا۔

رَامٍ: اصل میں رَامِیٌ تھا یاء پر ضمہ دشوار سمجھ کر گرا دیا تو اجتماع ساکنین ہوا یاء اور تنوین کے درمیان تو یاء کو گرا دیا رَامٍ ہو گیا۔

مَرْمِيٌّ: (اسم مفعول) اصل میں مَرْمُوْیٌ تھا واؤ اور یاء ایک جگہ جمع ہوئے ان میں سے اول ساکن تھا واؤ کو یاء سے بدلا اور یاء کا یاء میں ادغام کر دیا اور یاء کی مناسبت سے میم کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا تو مَرْمِيٌّ ہو گیا۔

❷ الرمی سے نفی جحد بلم معروف کی گردان:۔ لَمْ يَرْمِ لَمْ يَرْمِيَا لَمْ يَرْمُوْا لَمْ تَرْمِ لَمْ تَرْمِيَا لَمْ يَرْمِيْنَ لَمْ تَرْمِ لَمْ تَرْمِيَا لَمْ تَرْمُوْا لَمْ تَرْمِيْ لَمْ تَرْمِيَا لَمْ تَرْمِيْنَ لَمْ أَرْمِ لَمْ نَرْمِ۔

السؤال الثالث ۱۴۲۹ھ

السؤال الاول ..... وَقٰى، وَقَوْا (معروف) وُقُوْا (مجہول) لَمْ يَقِ، قِ، وَاقٍ۔

مذکورہ کلمات کون کون سے صیغے ہیں؟ اصل بتا کر تعلیل ذکر کیجئے۔ (ص ۵۱ انجمن اردو پبلشرز)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں مذکورہ صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل مطلوب ہے۔

الجواب ..... مذکورہ صیغوں کی تعلیل:۔ وَقٰى: اصل میں وَقَیَ تھا یاء متحرک ماقبل مفتوح تھا تو یاء کو الف سے بدل دیا وَقٰى ہو گیا۔

وَقَوْا: اصل میں وَقَیُوْا تھا یاء متحرک کا ماقبل مفتوح ہے تو یاء کو الف سے بدلا پھر الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا وَقَوْا ہو گیا۔

وُقُوْا: اصل میں وُقِیُوْا تھا یاء پر ضمہ دشوار تھا اس لئے قاف کا کسرہ دور کر کے یاء کا ضمہ اس کو دیا پھر یاء اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی وُقُوْا ہو گیا۔ لَمْ يَقِ: يَقِيْ سے بنایا گیا ہے حرف جازم آنے سے حرف علت یاء گر گئی ہے۔

قِ: (امر حاضر) تَقِيْ (مضارع) سے بنا ہے، علامت مضارع کو شروع سے یاء حرف علت کو آخر سے گرا دیا تو قِ ہو گیا۔

وَاقٍ: (اسم فاعل) اصل میں وَاقِیٌ تھا یاء پر ضمہ دشوار تھا اس کو گرا دیا تو دو ساکن (یاء اور تنوین) جمع ہو گئے، یاء کو گرا دیا وَاقٍ ہو گیا۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

السؤال الثالث ..... أَوَائِلُ، خَيَائِزُ، أَقِتَتْ، إِشَاحٌ، أَوَاصِلُ، حِيَاضٌ، رِيَاضٌ.

مذکورہ صیغوں کی اصل بتائیے اور ان میں جو تعلیل ہوئی ہے اسے وضاحت کے ساتھ تحریر کیجئے۔ (ص ۶۶ اخیرین۔ اعدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں مذکورہ صیغوں کی اصل مع تعلیل مطلوب ہے۔

الجواب ..... مذکورہ صیغوں کی اصل مع تعلیل:۔ أوائل: اصل میں أَوَاوِلُ تھا جو الف جمع کا دو واؤ یا دو یاء کے درمیان واقع ہوا جس سے ایک کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں۔ خیائز: اصل میں خَيَايِزُ تھا اس میں بھی أَوَاوِلُ کی مثل تعلیل ہوئی ہے۔

أُقِّتَتْ: اصل میں وُقِّتَتْ تھا جو واؤ شروع میں ہو خواہ مکسور ہو یا مضموم ہو اس کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں۔

إِشَاحٌ: اصل میں وِشَاحٌ تھا مذکورہ تعلیل اس میں بھی جاری ہوئی ہے۔

أَوَاصِلُ: اصل میں وَوَاصِلُ تھا (جمع وَاصِلٌ) جب دو واؤ شروع میں ہوں اور متحرک ہوں تو اول کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔

حِيَاضٌ: اصل میں حِوَاضٌ تھا جو واؤ مفرد میں ساکن ہو اور جمع میں الف اکسرہ کے درمیان واقع ہو تو وہ یاء سے بدل جاتا ہے۔

رِيَاضٌ: اصل میں رِوَاضٌ تھا اس میں بھی مذکورہ تعلیل جاری ہوئی ہے۔

﴿الورقة الرابعة : في الصرف﴾

﴿السؤال الأوّل﴾ ۱۴۳۰ھ

السؤال الأول ..... ملحق برباعی کسے کہتے ہیں؟ ملحق برباعی مجرد کے کتنے ابواب ہیں؟ تمام کی صرف صغیر تحریر کیجئے۔ (ص ۳۸ دوئمین)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) ملحق برباعی کی تعریف (۲) ملحق برباعی مجرد کے ابواب (۳) ملحق برباعی مجرد کی صرف صغیر۔

الجواب ..... ❶ و ❷ ملحق برباعی کی تعریف اور ابواب:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السؤال الأوّل ۱۴۲۲ھ

❷ ملحق برباعی مجرد کی صرف صغیر:۔ ① فَعْلَلَةٌ جیسے جَلْبَبَةٌ (چادر پہنانا)۔ جَلْبَبَ يُجَلْبِبُ جَلْبَبَةً فهو مُجَلْبِبٌ وجُلْبِبَ يُجَلْبَبُ جَلْبَبَةً فذاك مُجَلْبَبٌ الأمر منه جَلْبِبْ والنهي عنه لَاتُجَلْبِبْ.

② فَعْلَلَةٌ جیسے قَلْنَسَةٌ (ٹوپی پہنانا)۔ قَلْنَسَ يُقَلْنِسُ قَلْنَسَةً فهو مُقَلْنِسٌ وقُلْنِسَ يُقَلْنَسُ قَلْنَسَةً فذاك مُقَلْنَسٌ الأمر منه قَلْنِسْ والنهي عنه لَاتُقَلْنِسْ.

③ فَوْعَلَةٌ جیسے جَوْرَبَةٌ (جراب پہنانا)۔ جَوْرَبَ يُجَوْرِبُ جَوْرَبَةً فهو مُجَوْرِبٌ وجُوْرِبَ يُجَوْرَبُ جَوْرَبَةً فذاك مُجَوْرَبٌ الأمر منه جَوْرِبْ والنهي عنه لَاتُجَوْرِبْ.

④ فَعْوَلَةٌ جیسے سَرْوَلَةٌ (شلوار پہنانا)۔ سَرْوَلَ يُسَرْوِلُ سَرْوَلَةً فهو مُسَرْوِلٌ وسُرْوِلَ يُسَرْوَلُ سَرْوَلَةً فذاك مُسَرْوَلٌ الأمر منه سَرْوِلْ والنهي عنه لَاتُسَرْوِلْ.

⑤ فَيْعَلَةٌ جیسے خَيْعَلَةٌ (بے آستین کرتا پہنانا)۔ خَيْعَلَ يُخَيْعِلُ خَيْعَلَةً فهو مُخَيْعِلٌ و خُيْعِلَ يُخَيْعَلُ خَيْعَلَةً

Scanned with CamScanner

فذاك مُخَيْئِلٌ الأمر منه خَيْئِلْ والنهي عنه لَاتُخَيْئِلْ.

④ فَعْيَلَةً جیسے شَرْيَفَةً (کھیتی کے بڑھے ہوئے پتے کاٹنا)۔ شَرْيَفَ يُشَرْيِفُ شَرْيَفَةً فهو مُشَرْيِفٌ وشُرْيِفَ يُشَرْيَفُ شَرْيَفَةً فذاك مُشَرْيَفٌ الأمر منه شَرْيِفْ والنهي عنه لَاتُشَرْيِفْ.

⑤ فَعْلَاةً جیسے قَلْسَاةً (ٹوپی پہننا)۔ قَلْسَى يَقْلَسِيْ قَلْسَاةً فهو مُقَلْسٍ وقُلِسَيَ يُقْلَسَى قَلْسَاةً فذاك مُقَلْسٍ الأمر منه قَلْسِ والنهي عنه لَاتُقَلْسِ.

الشق الثاني ..... باقی مزید فیہ یا امر وصل کے کتنے جواب ہیں؟ مع مثال لکھیے۔ تمام کی صرف صغیر مصدر کے ترجمہ کیساتھ تحریر کیجئے۔

جواب ..... مکمل جواب کمامرّ في الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۷ھ۔

﴿السوال الثاني﴾ ۱۴۲۰ھ

الشق الاوّل ..... مہموز کسے کہتے ہیں؟ مہموز کے تمام قاعدے تحریر کیجئے۔ الخوف ہفت اقسام میں سے کون سی قسم ہے؟ صرف صغیر بھی لکھیے۔ (ص ۳۳ اخیرین: اداریہ)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) مہموز کی تعریف (۲) مہموز کے قاعدے (۳) "الخوف" سے صرف صغیر۔

جواب ..... ❶ مہموز کی تعریف:۔ کمامرّ في الشق الثاني من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔

❷ مہموز کے قاعدے:۔ کمامرّ في الشق الاوّل من السوال الثاني ۱۴۲۵ھ۔

❸ الخوف سے صرف صغیر:۔ اَلْخَوْفُ (مع ماجوف واوی) یعنی ڈرنا۔ خَافَ يَخَافُ خَوْفًا فهو خَائِفٌ وَخِيْفَ يُخَافُ خَوْفًا فذاك مَخُوْفٌ خَافَ خَافِيْ لَمْ يَخَفْ لَمْ يَخَفْ لَايَخَافُ لَايَخَافُ لَنْ يَخَافَ لَنْ يُخَافَ لَيَخَافَنَّ لَيُخَافَنَّ لَيَخَافَنَّ لَيُخَافَنَّ الامر منه خَفْ لِتَخَفْ لِيَخَفْ لِيُخَفْ، خَافَنَّ لِتَخَافَنَّ لِيَخَافَنَّ لِيُخَافَنَّ خَافَنَّ لِتَخَافَنَّ لِيَخَافَنَّ لِيُخَافَنَّ والنهي عنه لَاتَخَفْ لَاتَخَفْ لَايَخَفْ لَايُخَفْ، لَاتَخَافَنَّ لَاتَخَافَنَّ لَايَخَافَنَّ لَايُخَافَنَّ، لَاتَخَافَنَّ لَاتَخَافَنَّ لَايَخَافَنَّ لَايُخَافَنَّ الظرف منه مَخَافٌ مَخَافَانِ مَخَاوِفُ وَمَخِيْفٌ والآلة منه مِخْوَفٌ مِخْوَفَانِ مَخَاوِفُ وَمَخِيْفٌ مِخْوَفَةٌ مِخْوَفَتَانِ مَخَاوِفُ وَمَخِيْفَةٌ مِخْوَافٌ مِخْوَافَانِ مَخَاوِيْفُ وَمَخِيْفٌ افعل التفضيل المذكر منه أَخْوَفُ أَخْوَفَانِ أَخْوَفُوْنَ أَخَاوِفُ وَأَخِيْفٌ والمؤنث منه خُوْفَى خُوْفَيَانِ خُوْفَيَاتٌ خُوْفٌ وَخُوَيْفٍ۔

الشق الثاني ..... مُتَلِقٍ، مَرِيٌّ، اِنْقَضَاء، لَتُوْقَوْنَّ۔ مذکورہ صیغوں کی اصل بتلا کر تعلیل ذکر کیجئے، صیغہ، باب، ہفت اقسام کی نشاندہی بھی کیجئے۔ الدعوۃ مصدر سے امر حاضر معروف ومجہول بانون ثقیلہ کی گردان تحریر کیجئے۔ (ص ۳۳ واخیرین: اداریہ)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ دو امور ہیں (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل، تعلیل وہفت اقسام کی نشاندہی (۲) الدعوۃ مصدر سے امر حاضر معروف ومجہول بانون ثقیلہ کی گردان۔

جواب ..... ❶ مذکورہ صیغوں کی اصل، تعلیل وہفت اقسام کی نشاندہی:۔ مُتَلِقٍ: صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از باب تفعل از ہفت اقسام ناقص یائی۔ اصل میں مُتَلِقِيٌ تھا، ذیی والے قاعدے سے واؤ کو یا سے بدل دیا مُتَلِقِيٌ ہو گیا پھر یدعو

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

یدعی والے قاعدہ سے یاء کو ساکن کر دیا مُتَلَقِّیْنَ ہو گیا اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کیا مُتَلَقُّوْ ہو گیا۔

مَرْمِیٌّ: صیغہ واحد مذکر بحث اسم مفعول از باب ضرب از ہفت اقسام ناقص یائی اصل میں مَرْمُوْیٌ تھا واؤ اور یاء ایک جگہ جمع ہوئے اور پہلا ساکن تھا تو واؤ کو یاء سے بدل کر یاء میں ادغام کیا تو مَرْمُیٌّ ہو گیا پھر یا کا ماقبل مضموم تھا ضمہ کو کسرہ سے بدلا مَرْمِیٌّ ہو گیا۔

اِنْقَضَا: صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از باب انفعال از ہفت اقسام ناقص یائی۔ اصل میں اِنْقَضَیَ تھا یاء متحرک ماقبل مفتوح تھا لہٰذا یاء کو الف سے بدل دیا اِنْقَضَا ہو گیا۔

لَتُوْقَنُوْنَ: صیغہ جمع مذکر حاضر بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ مجہول از باب ضرب از ہفت اقسام اجوف مفروق، اصل میں لَتُوْقَنِیْنَ تھا، یاء کو واؤ سے بدلا لَتُوْقَنُوْنَ ہو گیا۔

② الدعوۃ مصدر سے امر حاضر معروف و مجہول بانون ثقیلہ کی گردان:۔

امر حاضر معروف بانون ثقیلہ کی گردان: اُدْعُوَنَّ اُدْعُوَانِّ اُدْعُنَّ اُدْعِیَنَّ اُدْعُوَانِّ اُدْعُوْنَانِّ۔

امر حاضر مجہول بانون ثقیلہ کی گردان: لِتُدْعَیَنَّ لِتُدْعَیَانِّ لِتُدْعَوُنَّ لِتُدْعَیْنَّ لِتُدْعَیَانِّ لِتُدْعَیْنَانِّ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۰ھ

السؤال الاول ..... خُوْدِعَ، ظَلَلْتُمْ، کَرَائِمُ، دُلِیَّ، اَنَاةٌ، اِطَّلَعُوْا، لَاتَذْبُلُ۔

مذکورہ صیغوں کی اصل بتلا کر تعلیل کا ذکر وضاحت کے ساتھ کیجئے۔ (س ۶۰ ۶۶ اخیر ۱۴۳۰ھ)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں فقط مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل مطلوب ہے۔

الجواب ..... مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل:۔ خُوْدِعَ: صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی مجہول باب مفاعلہ۔ چونکہ معروف میں خَادَعَ الف سے پہلے فتحہ تھا لیکن جب مجہول کی طرف منتقل ہوئے تو الف سے پہلے ضمہ آ گیا لہٰذا الف کو واؤ سے بدل دیا خُوْدِعَ ہو گیا۔

کَرَائِمُ: یہ کَرِیْمٌ کی جمع مکسر ہے۔ اصل میں کَرَائِمٌ تھا حرف مدہ اگر تیسری جگہ واقع ہو اور زائدہ ہو اور فَعَائِلُ کے الف کے بعد واقع ہو وہ ہمزہ ہو جاتا ہے لہٰذا کَرَائِمُ ہو گیا۔

دُلِیٌّ: یہ دَلْوٌ کی جمع ہے۔ اصل میں دُلُوٌ تھا اگر ناقص واوی کی جمع فُعُوْلٌ کے وزن پر آئے تو دونوں واؤ کو یاء سے بدل کر ماقبل کو کسرہ دے دیتے ہیں اس قاعدہ سے دُلِیٌّ ہو گیا۔

اِطَّلَعُوْا: صیغہ جمع مذکر غائب بحث ماضی معروف باب افتعال۔ اصل میں اِطْتَلَعُوْا تھا افتعال کا تا کلمہ حروف اطباق (ص، ط، ظ) میں سے ہو تو تا یا افتعال طاء سے بدل جاتی ہے لہٰذا اِطْطَلَعُوْا ہو گیا پھر طا کا طا میں ادغام کیا تو اِطَّلَعُوْا ہو گیا۔

لَاتَذْبُلُ: صیغہ واحد مذکر حاضر بحث نہی معروف بانون خفیفہ باب نصر ینصر۔ اصل میں لَاتَذْبُلُنْ تھا باء کی حرکت نقل کر کے ذال کو دی اور باء کا باء میں ادغام کر دیا لَاتَذْبُلْ ہو گیا۔

السؤال الثانی ..... الوقایۃ، المسّ، الوسم، الاستعلاء، الابتداء، المحاباۃ۔

مذکورہ مصادر سے صرف صغیر کیجئے، مصدر کا ترجمہ، باب اور ہفت اقسام کی تعیین بھی کیجئے۔ (س ۶۶ ۶۶ اخیر ۱۴۳۰ھ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں مذکورہ مصادر سے صرف صغیر، ترجمہ، باب اور بحث اقسام کی تعیین مطلوب ہے۔

الجواب ..... مذکورہ مصادر سے صرف صغیر، ترجمہ، باب اور بحث اقسام کی تعیین:۔

اَلْوِقَايَة: (ضرب، مثال، واوی) بمعنی بچانا، نگاہ رکھنا۔

وَقَى يَقِيْ وِقَايَةً فهو وَاقٍ ووُقِيَ يُوْقَى وِقَايَةً فذاك مَوْقِيٌّ الأمر منه قِ والنهي عنه لَاتَقِ۔

اَلْمَسُّ: (ضرب، مضاعف) بمعنی چھونا۔

مَسَّ يَمَسُّ مَسًّا فهو مَاسٌّ ومُسَّ يُمَسُّ مَسًّا فذاك مَمْسُوْسٌ الأمر منه مَسَّ والنهي عنه لَاتَمَسَّ۔

اَلْوَسْمُ: (کرم، مثال واوی) بمعنی خوبصورت ہونا۔

وَسُمَ يَوْسُمُ وَسْمًا فهو وَاسِمٌ وَوَسِيْمٌ الأمر منه سُمْ والنهي عنه لَاتَسُمْ۔

اَلْاِسْتِغْلَال: (استفعال، ناقص) بمعنی بلند ہونا۔

اِسْتَغْلَى يَسْتَغْلِيْ اِسْتِغْلَالًا فهو مُسْتَغْلٍ الأمر منه اِسْتَغْلِ والنهي عنه لَاتَسْتَغْلِ۔

اَلْاِيْتَاء: (افعال، ناقص) بمعنی دینا۔

اٰتٰى يُؤْتِيْ اِيْتَاءً فهو مُؤْتٍ وأُوْتِيَ يُؤْتٰى اِيْتَاءً فذاك مُؤْتًى الأمر منه آتِ والنهي عنه لَاتُؤْتِ۔

اَلْمُحَابَاةُ: (مفاعلہ، مضاعف) بمعنی آپس میں محبت رکھنا۔

حَابَّ يُحَابُّ مُحَابَاةً فهو مُحَابٌّ وحُوْبَّ يُحَابُّ مُحَابَاةً فذاك مُحَابٌّ الأمر منه حَابَّ والنهي عنه لَاتُحَابَّ۔

﴿الورقة الرابعة: في الصرف﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۱ھ

السؤال الاول ..... ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید کی تعریف مع مثال تحریر کریں۔ ثلاثی مزید فیہ ہے ہمزہ وصل کے کتنے ابواب ہیں؟ نام مع مثال ذکر کریں۔ التخافت مصدر کا معنی ذکر کرنے کے بعد اس سے صرف صغیر تحریر کریں۔ (ص ۴۵ اولین اداریہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) ثلاثی مجرد و مزید فیہ کی تعریف مع امثلہ (۲) ثلاثی مزید فیہ ہے ہمزہ وصل کے ابواب مع امثلہ (۳) التخافت کا معنی و صرف صغیر۔

الجواب ..... ❶ و ❷ تعریف و ابواب:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۸ھ و ۱۴۲۱ھ۔

❸ "التخافت" کا معنی و صرف صغیر:۔ "اَلتَّخَافُتُ" (تفاعل، صحیح) بمعنی باہم پوشیدہ بات چیت کرنا۔

تَخَافَتَ يَتَخَافَتُ تَخَافُتًا فهو مُتَخَافِتٌ وتُخُوْفِتَ يُتَخَافَتُ تَخَافُتًا فذاك مُتَخَافَتٌ مَاتَخَافَتَ مَاتُخُوْفِتَ لَمْ يَتَخَافَتْ لَمْ يُتَخَافَتْ لَايَتَخَافَتْ لَا يُتَخَافَتْ لَنْ يَتَخَافَتْ لَنْ يُتَخَافَتْ لِيَتَخَافَتْ لِيُتَخَافَتْ لِيَتَخَافَتْ لِيُتَخَافَتْ الأمر منه تَخَافَتْ لِتُتَخَافَتْ لِيَتَخَافَتْ لِيُتَخَافَتْ تَخَافَتْ لِتُتَخَافَتْ لِيَتَخَافَتْ

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

لِيَتَخَافَتَنَّ تَخَافَتَنَّ لِتَتَخَافَتَنَّ لِيَتَخَافَتَنَّ لِيَتَخَافَتَنَّ والنهي عنه لَاتَتَخَافَتْ لَايَتَخَافَتْ لَايَتَخَافَتَانِ لَاتَتَخَافَتَنَّ لَايَتَخَافَتْنَ لَايَتَخَافَتَنَّ لَاتَتَخَافَتَنَّ لَايَتَخَافَتَنَّ الظرف منه مُتَخَافَتٌ مُتَخَافَتَانِ مُتَخَافَتَاتٌ.

التمرین الثانی ..... لفیف مفروق، لفیف مقرون، مضاعف ثلاثی، مضاعف رباعی کی تعریفات مع امثلہ تحریر کریں۔ مضاعف میں دو حرفوں کے جمع ہونے کی وجہ سے واقع ہونے والے تغیر کی تین قسمیں ہیں، تینوں کی وضاحت مثالوں سے کریں۔ الف اور ہمزہ میں فرق واضح کریں۔ (ص ۳ اخترین ادارہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حاصل تین امور ہیں (۱) مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ (۲) مضاعف میں دو حرفوں کے اجتماع سے واقع ہونے والے تغیر کی اقسام مع امثلہ (۳) الف و ہمزہ میں فرق۔

جواب ..... ❶ مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ

❷ مضاعف میں دو حرفوں کے اجتماع سے واقع ہونے والے تغیر کی اقسام مع امثلہ:۔

کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۲ھ۔

❸ الف و ہمزہ میں فرق:۔ "الف" ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور یہ زبر کو کھینچنے سے پیدا ہوتا ہے اور اس کو پڑھنے میں زبان کو جھٹکا نہیں دینا پڑتا نہایت سہولت و آسانی سے ادا ہو جاتا ہے جیسے قَالَ بَاعَ جبکہ ہمزہ الف کی صورت میں متحرک یا ساکن ہوتا ہے اور زبان کو جھٹکا دے کر پڑھا جاتا ہے جیسے اَمَرَ، سَاَلَ، قَرْاٌ، رَاْسٌ، ذِئْبٌ، بُؤْسٌ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۱ھ

الشق الاوّل ..... الاجلوّاذ، اَلْوَجِیُّ، الشبّ، الانزوَاء۔

مذکورہ مصادر سے صرف صغیر، ترجمہ، باب اور ہفت اقسام بھی لکھیں۔ (ص ۳۳ اولین، ۵۲، ۶۱، ۶۲ اخترین ادارہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں فقط مذکورہ مصادر سے صرف صغیر مع ترجمہ باب و ہفت اقسام مطلوب ہیں۔

جواب ..... مذکورہ مصادر سے صرف صغیر مع ترجمہ باب و ہفت اقسام:۔ "اَلْاِجْلِوَّاذُ" (افعوال، صحیح) بمعنی گھوڑے کا دوڑنا۔ اِجْلَوَّذَ یَجْلَوِّذُ اِجْلِوَّاذًا فهو مُجْلَوِّذٌ وَاُجْلُوِّذَ یُجْلَوَّذُ اِجْلِوَّاذًا فهو مُجْلَوَّذٌ مَا اِجْلَوَّذَ مَا اُجْلُوِّذَ لَمْ یَجْلَوِّذْ لَمْ یُجْلَوَّذْ لَایَجْلَوِّذُ لَایُجْلَوَّذُ لَنْ یَجْلَوِّذَ لَنْ یُجْلَوَّذَ لِیَجْلَوِّذَنَّ لِیُجْلَوَّذَنَّ لَیَجْلَوِّذَنَّ لَیُجْلَوَّذَنَّ الامر منه اِجْلَوِّذْ لِتُجْلَوَّذْ لِیَجْلَوِّذْ لِیُجْلَوَّذْ اِجْلَوِّذَنَّ لِتُجْلَوَّذَنَّ لِیُجْلَوَّذَنَّ اِجْلَوَّذَنَّ لِتُجْلَوَّذَنَّ لِیُجْلَوَّذَنَّ والنهي عنه لَاتَجْلَوِّذْ لَاتُجْلَوَّذْ لَایَجْلَوِّذْ لَایُجْلَوَّذْ لَاتَجْلَوِّذَنَّ لَاتُجْلَوَّذَنَّ لَایَجْلَوِّذَنَّ لَایُجْلَوَّذَنَّ لَاتَجْلَوِّذَانِ لَاتُجْلَوَّذَانِ لَایَجْلَوِّذَانِ الظرف منه مُجْلَوَّذٌ مُجْلَوَّذَانِ مُجْلَوَّذَاتٌ.

"اَلْوَجِیُّ" (صحیح، لفیف مفروق) بمعنی چوپائے کا سم گھسنا۔ وَجِیَ یَوْجَی وَجْیًا فهو وَاجٍ وَوُجِیَ یُوْجَی وَجْیًا فهو مَوْجِیٌّ مَاوَجِیَ مَاوُجِیَ لَمْ یُوْجَ لَمْ یُوْجَ لَا یُوْجَی لَا یُوْجَی لَنْ یُوْجَی لَنْ یُوْجَی لَیُوْجَیَنَّ لَیُوْجَیَنَّ

Scanned with CamScanner

لَيُوَجِّيَنِّ لَيُوَجِّيَنَّ الامر منه اِيَجَنَّ لِتُوَجَّ لِيُوَجَّ لِيُوَجَّ اِيَجَيْنِ لِتُوَجَّيْنِ لِيُوَجَّيْنِ لِيُوَجَّيْنَ لِيُوَجَّيْنَ والنهي عنه لَاتُوَجَّ لَاتُوَجَّ لَايُوَجَّ لَاتُوَجَّيْنِ لَاتُوَجَّيْنِ لَايُوَجَّيْنِ لَايُوَجَّيْنَ لَاتُوَجَّيْنَ لَاتُوَجَّيْنَ لَايُوَجَّيْنَ الظرف منه مُوَجًّى مُوَجَّيَانِ مُوَاجٍ وَمُوَيْجٍ والآلة منه مِيْجًى مِيْجَيَانِ مَوَاجٍ ومُوَيْجٍ مِيْجَاةٌ مِيْجَاتَانِ مَوَاجٍ وَ مُوَيْجِيَةٌ، مِيْجَلٌ مِيْجَلَانِ مَوَاجِيُّ ومُوَيْجِيٌّ افعل التفضيل المذكر منه اَوْجٰى اَوْجَيَانِ اَوْجَوْنَ اَوَاجٍ وَاُوَيْجٍ والمؤنث منه وُجْيٰى وُجْيَيَانِ وُجْيَيَاتٌ وُجًى وَوُجَيٌّ.

"اَلصَّبُّ" (نصر، مضاعف) بمعنی ڈالنا۔ صَبَّ، يَصُبُّ صَبًّا فهو صَابٌّ وَصُبَّ يُصَبُّ صَبًّا فذاك مَصْبُوْبٌ مَاصَبَّ مَاصُبَّ لَمْ يَصُبَّ لَمْ يُصَبَّ لَا يَصُبُّ لَا يُصَبُّ لَنْ يَصُبَّ لَنْ يُصَبَّ لَيَصُبَّنَّ لَيُصَبَّنَّ لَيَصُبَّنْ لَيُصَبَّنْ الامر منه صُبَّ لِتُصَبَّ لِيَصُبَّ لِيُصَبَّ صُبَّنَّ لِتُصَبَّنَّ لِيَصُبَّنَّ لِيُصَبَّنَّ صُبَّنْ لِتُصَبَّنْ لِيَصُبَّنْ لِيُصَبَّنْ والنهي عنه لَاتَصُبَّ لَاتُصَبَّ لَايَصُبَّ لَايُصَبَّ لَاتَصُبَّنَّ لَاتُصَبَّنَّ لَايَصُبَّنَّ لَايُصَبَّنَّ لَاتَصُبَّنْ لَاتُصَبَّنْ لَايَصُبَّنْ لَايُصَبَّنْ الظرف منه مَصَبٌّ مَصَبَّانِ مَصَابٌّ ومُصَيَّبٌ والآلة منه مِصَبٌّ مِصَبَّانِ مَصَابٌّ ومُصَيَّبٌ مِصَبَّةٌ مِصَبَّتَانِ مَصَابٌّ ومُصَيَّبَةٌ مِصْبَابٌ مِصْبَابَانِ مَصَابِيْبُ وَمُصَيْبِيْبٌ افعل التفضيل المذكر منه اَصَبُّ اَصَبَّانِ اَصَبُّوْنَ اَصَابٌّ وَاُصَيِّبٌ والمؤنث منه صُبّٰى صُبَّيَانِ صُبَّيَاتٌ صُبَبٌ وصُبَيِّبٰى.

"اَلْاِنْزِوَاءُ" (انفعال، لفیف مقرون) بمعنی گوشہ میں بیٹھنا۔ اِنْزَوٰى يَنْزَوِيْ اِنْزِوَاءً فهو مُنْزَوٍ وَاُنْزُوِيَ يُنْزَوٰى اِنْزِوَاءً فذاك مُنْزَوًى مَااَنْزَوٰى مَااُنْزُوِيَ لَمْ يَنْزَوِ لَمْ يُنْزَوِ لَايَنْزَوِيْ لَايُنْزَوٰى لَنْ يَنْزَوِيَ لَنْ يُنْزَوٰى لَيَنْزَوِيَنَّ لَيُنْزَوِيَنَّ لَيَنْزَوِيَنْ لَيُنْزَوِيَنْ الامر منه اِنْزَوِ لِتُنْزَوِ لِيَنْزَوِ لِيُنْزَوِ اِنْزَوِيَنَّ لِتُنْزَوِيَنَّ لِيَنْزَوِيَنَّ لِيُنْزَوِيَنَّ اِنْزَوِيَنْ لِتُنْزَوِيَنْ لِيَنْزَوِيَنْ لِيُنْزَوِيَنْ والنهي عنه لَاتَنْزَوِ لَاتُنْزَوِ لَايَنْزَوِ لَايُنْزَوِ لَاتَنْزَوِيَنَّ لَاتُنْزَوِيَنَّ لَايَنْزَوِيَنَّ لَايُنْزَوِيَنَّ لَاتَنْزَوِيَنْ لَاتُنْزَوِيَنْ لَايَنْزَوِيَنْ لَايُنْزَوِيَنْ الظرف منه مُنْزَوًى مُنْزَوَيَانِ مُنْزَوَيَاتٌ.

التمرين الثالث ..... لَاتُبَاعُنْ، تُرَمَيْنَ، وُقُوْا، تَلَقٍ، اِدْعَى: (ص ۱۳، ۵۳، ۵۱، ۱۵۹ تمرین: امدادیہ)

مذکورہ صیغوں کی اصل بتلا کر تعلیل ذکر کیجئے۔ صیغہ، باب، بحث اقسام کی نشاندہی بھی کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل (۲) مذکورہ صیغوں کی وضاحت۔

جواب ..... ❶ مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل:۔ لَاتُبَاعُنْ: اصل میں لَاتُبَيِّعْنَ تھا، یاء متحرک کا ماقبل ساکن تھا اس کا فتحہ ماقبل کو دیا، یاء اصل میں متحرک تھا اب اس کا ماقبل مفتوح ہوا تو یاء کو الف سے بدل دیا لَاتُبَاعُنْ ہو گیا۔

تُرَمَيْنَ: اصل میں تُرْمَيِيْنَ تھا، یاء پر کسرہ دشوار تھا اس کو گرا دیا پھر دو یاء ساکن جمع ہو گئے ان میں سے ایک کو گرا دیا تُرَمَيْنَ ہو گیا۔

اِدْعَى: اصل میں اِدْتَعَى تھا، دو حرف قریب المخرج (دال و تاء) جمع ہوئے، اوّل ساکن اور ثانی متحرک تھا تو تاء کو دال سے بدل کر ادغام کر دیا اِدَّعَى ہو گیا۔ وُقُوْا: کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۹ھ۔

تَلَقٍ: کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۲ھ۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

❷ مذکورہ صیغوں کی وضاحت:۔ لَاتُبَايِعْنَ: صیغہ جمع مذکر فعل نہی غائب مجہول از باب ضرب از ہفت اقسام اجوف یائی۔
تُرْمَيْنَ: صیغہ واحد مؤنث حاضر فعل مضارع مجہول از باب ضرب از ہفت اقسام ناقص یائی۔
وُقُوْا: صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی مجہول از باب ضرب از ہفت اقسام لفیف مفروق۔
تَلَقٍّ: یہ باب تفعل کا مصدر ہے از ہفت اقسام ناقص واوی۔
اِدَّعٰى: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم از باب افتعال از ہفت اقسام ناقص۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۱ھ

الشق الاوّل..... اِتَّقَالُ، مَبِيْعٌ، لِيُخَافُنَّ، تَدْعِيْنَ، اِقْوَ۔ (ص ۵۲،۳۶ اخیرین: امدادیہ)

مذکورہ صیغوں کی اصل اخذ کر تعلیل کا ذکر وضاحت کے ساتھ کیجئے۔ صیغہ، باب، ہفت اقسام کی نشاندہی بھی کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا حل دو امور ہیں (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل (۲) مذکورہ صیغوں کی وضاحت۔

جواب..... ❶ مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل:۔ لِتُقَالُنَّ: یہ اصل میں لِتُقْوَلُنَّ تھا، واؤ مفتوح کا ماقبل ساکن تھا واؤ کا فتحہ ماقبل کو دے کر واؤ کو الف سے بدل دیا لِتُقَالُنَّ ہو گیا۔
لِيُخَافُنَّ: یہ اصل میں لِيُخْوَفُنَّ تھا لِتُقَالُنَّ کی طرح واؤ کو الف سے بدلا لِيُخَافُنَّ ہو گیا۔
تَدْعِيْنَ: اصل میں تَدْعُوِيْنَ تھا، واؤ پر کسرہ دشوار تھا عین کی حرکت دور کر کے واؤ کا کسرہ عین کو دیا اور واؤ کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرا دیا تَدْعِيْنَ ہو گیا۔ اِقْوَ: اصل میں اِقْوِیْ تھا حالت جزمی میں آخر سے یاء کو گرا دیا اِقْوَ ہو گیا۔
مَبِيْعٌ: کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۵ھ۔

❷ مذکورہ صیغوں کی وضاحت:۔ لِتُقَالُنَّ: صیغہ جمع مذکر امر حاضر مجہول بالون خفیفہ از باب نصر از ہفت اقسام اجوف واوی۔
مَبِيْعٌ: صیغہ واحد مذکر بحث اسم مفعول از باب ضرب از ہفت اقسام اجوف یائی۔
لِيُخَافُنَّ: صیغہ جمع مذکر امر غائب مجہول بالون ثقیلہ از باب سمع از ہفت اقسام اجوف واوی۔
تَدْعِيْنَ: صیغہ واحد مؤنث حاضر فعل مضارع معلوم از باب نصر از ہفت اقسام ناقص واوی۔
اِقْوَ: صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم از باب سمع از ہفت اقسام لفیف مقرون۔

الشق الثانی..... اَلصَّبْغُ، اَلْاَرْمَلُ، اَلْاِطَارَةُ، اَلْاِجْتِيَابُ، اَلْاِزَالَةُ۔

مذکورہ مصادر سے صرف صغیر لکھئے، مصدر کا ترجمہ، باب، ہفت اقسام بھی متعین کیجئے۔ (ص ۲۹، ۳۳ اولین، ۲۹، ۶۵ اخیرین: امدادیہ)

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں فقط مذکورہ مصادر سے صرف صغیر مع ترجمہ، باب و ہفت اقسام مطلوب ہے۔

جواب..... مذکورہ مصادر سے صرف صغیر مع ترجمہ، باب و ہفت اقسام:۔ اَلصَّبْغُ: (فتح، صحیح) بمعنی رنگنا۔ صَبَغَ يَصْبَغُ صَبْغًا فهو صَابِغٌ وَصَبِيْغٌ يُصْبَغُ صَبْغًا فذاك مَصْبُوْغٌ مَاصَبَغَ مَاصْبِغَ لَمْ يَصْبَغْ لَمْ يُصْبَغْ لَا يَصْبَغُ لَا يُصْبَغُ لَنْ يَصْبَغَ لَنْ يُصْبَغَ لِيَصْبَغْنَّ لِيُصْبَغْنَّ لِيَصْبَغْنَّ لِيُصْبَغْنَّ الامر منه اِصْبَغْ لِتُصْبَغْ لِيَصْبَغْ

لِيُصْبَغْ اِصْبَغْ لِتُصْبَغْ لِيُصْبَغَا لِيُصْبَغْنَ اِصْبَغَا لِتُصْبَغَا لِتُصْبَغْنَ لِيُصْبَغَنْ والنهی عنه لَاتَصْبَغْ لَاتُصْبَغَا لَايُصْبَغْنَ لَاتُصْبَغَا لَاتُصْبَغْنَ لَايُصْبَغَنْ لَاتُصْبَغَا لَاتُصْبَغْنَ لَايُصْبَغَنْ لَايُصْبَغَا لَايُصْبَغْنَ الظرف منه مَصْبَغٌ مَصْبَغَانِ مَصَابِغُ وَمَصْبِيغٌ والآلة منه مِصْبَغٌ مِصْبَغَانِ مَصَابِغُ وَمَصْبِيغٌ مِصْبَغَةٌ مِصْبَغَتَانِ مَصَابِغُ وَمَصْبِيغَةٌ مِصْبَاغٌ مِصْبَاغَانِ مَصَابِيغُ وَمَصْبِيغٌ افعل التفضيل المذكر منه اَصْبَغُ اَصْبَغَانِ اَصْبَغُوْنَ اَصَابِغُ وَاَصْبِيغٌ والمؤنث منه صُبْغٰى صُبْغَيَانِ صُبْغَيَاتٌ صُبَغٌ وَصُبْيٰغٰى.

اَلْإِرْمَالُ: (اَلْحَلُ بِالْحَبْلِ) بمعنی کپڑا اوڑھنا۔ اِرْمَلَ يُرْمِلُ اِرْمَالًا فهو مُرْمِلٌ وَاُرْمِلَ يُرْمَلُ اِرْمَالًا فذاك مُرْمَلٌ مَاارْمَلَ مَااُرْمِلَ لَمْ يُرْمِلْ لَمْ يُرْمَلْ لَا يُرْمِلُ لَا يُرْمَلُ اَنْ يُرْمِلَ اَنْ يُرْمَلَ لِيُرْمِلْ لِيُرْمَلْ لِيُرْمِلَا لِيُرْمَلَا لِيُرْمِلْنَ لِيُرْمَلْنَ الامر منه اِرْمِلْ لِتُرْمَلْ لِيُرْمِلَا لِيُرْمَلَا اِرْمِلَا لِتُرْمَلَا لِيُرْمِلْنَ لِيُرْمَلْنَ اِرْمِلْنَ لِتُرْمَلْنَ لِيُرْمِلَا لِيُرْمَلَا لِيُرْمِلْنَ لِيُرْمَلْنَ والنهی عنه لَاتُرْمِلْ لَاتُرْمَلْ لَايُرْمِلَا لَايُرْمَلَا لَاتُرْمِلَا لَاتُرْمَلَا لَايُرْمِلْنَ لَايُرْمَلْنَ لَاتُرْمِلَا لَاتُرْمَلَا لَايُرْمِلْنَ لَايُرْمَلْنَ الظرف منه مُرْمَلٌ مُرْمَلَانِ مَرَامِلُ.

اَلْإِطَارَةُ: (افعال اجوف یائی) بمعنی اڑانا۔ اَطَارَ يُطِيْرُ اِطَارَةً فهو مُطِيْرٌ وَاُطِيْرَ يُطَارُ اِطَارَةً فذاك مُطَارٌ مَااَطَارَ مَااُطِيْرَ لَمْ يُطِرْ لَمْ يُطَرْ لَايُطِيْرُ لَايُطَارُ اَنْ يُطِيْرَ اَنْ يُطَارَ لِيُطِيْرَنَّ لِيُطَارَنَّ لِيُطِيْرُنَّ لِيُطَرْنَ الامر منه اَطِرْ اِتْطَرْ اِيْطِرْ لِيُطَرْ اَطِيْرَا اِتْطَارَا لِيُطِيْرَا لِيُطَارَا اَطِرْنَ اِتْطَرْنَ اَطِرْنَ لِيُطِرْنَ لِيُطَرْنَ والنهی عنه لَاتُطِرْ لَاتُطَرْ لَايُطِرْ لَايُطَرْ لَاتُطِيْرَا لَاتُطَارَا لَايُطِيْرَا لَايُطَارَا لَاتُطَرْنَ لَاتُطِرْنَ لَايُطِرْنَ لَايُطَرْنَ الظرف منه مَطَارٌ مَطَارَانِ مَطَارَاتٌ.

اَلْإِجْتِيَابُ: (افعال اجوف واوی) بمعنی بچنا۔ اِجْتَابَ يَجْتَابُ اِجْتِيَابًا فهو مُجْتَابٌ وَاُجْتِيْبَ يُجْتَابُ اِجْتِيَابًا فذاك مُجْتَابٌ مَااجْتَابَ مَااجْتِيْبَ لَمْ يَجْتَبْ لَمْ يُجْتَبْ لَايَجْتَابُ لَايُجْتَابُ اَنْ يَجْتَابَ اَنْ يُجْتَابَ لِيَجْتَابَنَّ لِيُجْتَابَنَّ لِيَجْتَابَانِ لِيُجْتَابَانِ الامر منه اِجْتَبْ لِتُجْتَبْ لِيَجْتَبْ لِيُجْتَبْ اِجْتَابَا لِتُجْتَابَا لِيَجْتَابَا لِيُجْتَابَا اِجْتَبْنَ لِتُجْتَبْنَ لِيَجْتَبْنَ لِيُجْتَبْنَ والنهی عنه لَاتَجْتَبْ لَاتُجْتَبْ لَايَجْتَبْ لَايُجْتَبْ لَاتَجْتَابَا لَاتُجْتَابَا لَايَجْتَابَا لَايُجْتَابَا لَاتَجْتَبْنَ لَاتُجْتَبْنَ لَايَجْتَبْنَ لَايُجْتَبْنَ الظرف منه مُجْتَابٌ مُجْتَابَانِ مُجْتَابَاتٌ.

اَلْإِرَاءَةُ: (افعال مہموز فا تحت یائی) بمعنی دکھانا۔ اَرٰى يُرِيْ اِرَاءَةً فهو مُرٍ وَاُرِيَ يُرٰى اِرَاءَةً فذاك مُرًى مَااَرٰى مَااُرِيَ لَمْ يُرِ لَمْ يُرَ لَايُرِيْ لَايُرٰى اَنْ يُرِيَ اَنْ يُرٰى لِيُرِيَنَّ لِيُرَيَنَّ لِيُرِيْنَّ لِيُرَيْنَ الامر منه اَرِ لِتُرَ لِيُرِ لِيُرَ اَرِيَا لِتُرَيَا لِيُرِيَا لِيُرَيَا اَرِيْنَ لِتُرَيْنَ لِيُرِيْنَ لِيُرَيْنَ والنهی عنه لَاتُرِ لَاتُرَ لَايُرِ لَايُرَ لَاتُرِيَا لَاتُرَيَا لَايُرِيَا لَايُرَيَا لَايُرِيْنَ لَاتُرَيْنَ لَاتُرِيْنَ لَايُرَيْنَ الظرف منه مُرًى مُرَيَانِ مُرَيَاتٌ.

✦✦✦✦

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

﴿الورقة الرابعة فی الصرف﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۲ھ

القسم الاوّل ..... ثلاثی مجرد، ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد و مزید فیہ میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے مثال کے ساتھ واضح کریں۔ ثلاثی مزید فیہ با ہمزہ وصل کے کتنے ابواب ہیں؟ سب کے نام لکھیں۔ الکرم مصدر سے صرف صغیر تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) ثلاثی مجرد و مزید فیہ، رباعی مجرد و مزید فیہ کی تعریف مع امثلہ (۲) ثلاثی مزید فیہ با ہمزۂ وصل کے ابواب کی تعداد و اسماء (۳) اَلْکَرَمُ سے صرف صغیر۔

الجواب ..... ❶ و ❷ تعریف ابواب کی تعداد و اسماء: کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۸ھ و ۱۴۲۱ھ

❸ اَلْکَرَمُ سے صرف صغیر:۔ اَلْکَرَمُ (کرم، ضرب) بمعنی بزرگ ہونا۔ (یہ گردان بالکل بَعُدَ یَبْعُدُ بُعْدًا کی طرح ہے)

کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۱ھ۔

القسم الثانی ..... رباعی مزید فیہ کے کتنے ابواب ہیں؟ مثالوں کے ساتھ نام لکھیں۔ اَلدَّحْرَجَةُ مصدر سے صرف صغیر تحریر کریں۔ باب افعال کے امر حاضر معروف کا ہمزہ قطعی ہے یا وصلی، مکمل وضاحت کریں۔ (ص ۲۶ اولین اکادمی)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) رباعی مزید فیہ کے ابواب کی تعداد و اسماء مع امثلہ (۲) اَلدَّحْرَجَةُ سے صرف صغیر (۳) باب افعال کے امر حاضر کا ہمزہ قطعی یا وصلی ہونے کی وضاحت۔

الجواب ..... ❶ رباعی مزید فیہ کے ابواب کی تعداد و اسماء مع امثلہ:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ

❷ "اَلدَّحْرَجَةُ" مصدر سے صرف صغیر:۔ اَلدَّحْرَجَةُ: (فعللۃ، فتح) بمعنی لوٹنا۔ دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ دَحْرَجَةً فهو مُدَحْرِجٌ وَدُحْرِجَ یُدَحْرَجُ دَحْرَجَةً فهو مُدَحْرَجٌ مَادَحْرَجَ مَالَمْ یُدَحْرِجْ لَمْ یُدَحْرِجْ لَا یُدَحْرِجُ لَا یُدَحْرِجْ لَنْ یُدَحْرِجَ لَنْ یُدَحْرَجَ لِیُدَحْرِجْ لِیُدَحْرَجْ لِیُدَحْرِجَ الامر منه دَحْرِجْ لِتُدَحْرَجْ لِیُدَحْرَجْ دَحْرِجَنَّ لِتُدَحْرَجَنَّ لِیُدَحْرَجَنَّ دَحْرِجَنْ لِتُدَحْرَجَنْ لِیُدَحْرَجَنْ والنهی عنه لَاتُدَحْرِجْ لَاتُدَحْرَجْ لَایُدَحْرِجْ لَایُدَحْرَجْ لَاتُدَحْرِجَنَّ لَاتُدَحْرَجَنَّ لَایُدَحْرِجَنَّ لَایُدَحْرَجَنَّ لَاتُدَحْرِجَنْ لَاتُدَحْرَجَنْ لَایُدَحْرِجَنْ لَایُدَحْرَجَنْ الظرف منه مُدَحْرَجٌ مُدَحْرَجَانِ مُدَحْرَجَاتٌ۔

❸ باب افعال کے امر حاضر کا ہمزہ قطعی یا وصلی ہونے کی وضاحت:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۵ھ

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۲ھ

القسم الاوّل ..... لفیف مفروق، لفیف مقرون، مضاعف ثلاثی اور مضاعف رباعی میں سے ہر ایک کی تعریف کریں اور مثالوں سے واضح کریں۔ البیع مصدر سے ماضی معروف اور ماضی مجہول کی گردانیں تحریر کریں، بِعْ (امر حاضر) مبیع، قِیْلَ (ماضی مجہول) کی اصل بتا کر تعلیل کریں۔ (ص ۲۲۱۷ اخیرین اکادمی)

Scanned with CamScanner

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور پر ہیں (۱) لفیف مفروق ومقرون، مضاعف ثلاثی ورباعی کی تعریف مع امثلہ (۲) البیع سے ماضی معروف ومجہول کی گردان (۳) مذکورہ صیغوں کی اصل وتعلیل۔

جواب ..... ❶ لفیف مفروق ومقرون، مضاعف ثلاثی ورباعی کی تعریف مع امثلہ:۔

کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔

❷ البیع سے ماضی معروف ومجہول کی گردان:۔ ماضی معروف: بَاعَ بَاعَا بَاعُوْا بَاعَتْ بَاعَتَا بِعْنَ بِعْتَ بِعْتُمَا بِعْتُمْ بِعْتِ بِعْتُمَا بِعْتُنَّ بِعْتُ بِعْنَا۔

ماضی مجہول: بِيْعَ بِيْعَا بِيْعُوْا بِيْعَتْ بِيْعَتَا بِعْنَ بِعْتَ بِعْتُمَا بِعْتُمْ بِعْتِ بِعْتُمَا بِعْتُنَّ بِعْتُ بِعْنَا۔

❸ مذکورہ صیغوں کی اصل وتعلیل:۔ بِعْ (امر) اصل میں اِبْيِعْ تھا، متحرک کا ماقبل ساکن ہونے کی وجہ سے یاء کی حرکت ماقبل کو دی اور یاء کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف کردیا اِبِعْ ہوگیا پھر فاء کلمہ کے متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصلی کی بھی ضرورت نہ رہی اس کو بھی گرادیا بِعْ ہوگیا۔ مَبِيْعٌ : کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۵ھ۔

قُلْنَ : (ماضی مجہول) کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۴ھ۔

الشق الثانی ..... مہموز کے چاروں قاعدے لکھیں۔ القول مصدر سے لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ معروف کی گردان لکھیں۔ مرمی، یدعی، تدعین تینوں صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) مہموز کے قواعد (۲) القول سے لام تاکید بانون ثقیلہ معروف کی گردان (۳) مذکورہ صیغوں کی اصل وتعلیل۔

جواب ..... ❶ و ❷ مہموز کے قواعد وگردان:۔ کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۵ھ و ۱۴۲۹ھ

❸ مذکورہ صیغوں کی اصل وتعلیل:۔ مَرْمِيٌّ : کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۲ھ۔

يُدْعٰى : کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۹ھ۔

تَدْعِيْنَ : کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۳۱ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۲ھ

الشق الاوّل ..... اَلْـذَّبُّ مصدر سے لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ معروف کی گردان لکھیں۔ ایـــج، ل (امر حاضر معروف) ترضین، خف۔ مذکورہ صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل کریں۔ (ص ۵۵، ۳۶، ۵۸، الجزء الاول)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں (۱) اَلذَّبُّ سے لام تاکید بانون ثقیلہ معروف کی گردان (۲) اِبْغِ، لِ (امر حاضر) تَرْضَيْنَ، خَفْ کی اصل وتعلیل۔

جواب ..... ❶ اَلذَّبُّ سے لام تاکید بانون ثقیلہ معروف کی گردان:۔ لَيَذُبُّنَّ لَيَذُبَّانِّ لَيَذُبُّنَّ لَتَذُبَّانِّ لَيَذُبُّنَانِّ لَتَذُبُّنَّ لَتَذُبَّانِّ لَتَذُبُّنَّ لَتَذُبِّيْنَّ لَتَذُبَّانِّ لَتَذُبُّنَانِّ لَاَذُبَّنَّ لَنَذُبَّنَّ۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

❷ اِئْتِ ، لِ (امر حاضر) تَرْضَيْنَ ، خَفْ کی اصل وتعلیل :۔ تَرْضَيْنَ : (واحد مؤنث حاضر) اصل میں تَرْضَوِيْنَ تھا، واؤ ماضی میں تیسری جگہ تھا مضارع میں چوتھی جگہ واقع ہوا اور ماقبل کی حرکت واؤ کے مخالف تھی اس لئے واؤ کو یاء سے بدل دیا، پھر یاء متحرک کو ماقبل کے فتحہ کی وجہ سے الف سے بدلا، دو ساکن (الف و یاء) جمع ہو گئے تو الف کو گرادیا تَرْضَيْنَ ہو گیا۔

خَفْ : اصل میں اِخْوَفْ تھا، واؤ متحرک کا ماقبل ساکن تھا، واؤ کی حرکت ماقبل کو دے کر واؤ کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرا دیا، پھر فا کلمہ کے متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی اس کو بھی گرا دیا خَفْ ہو گیا۔

اِئْتِ ، لِ (امر حاضر) : کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۷ھ۔

الشق الثانی ..... اِتَّقَدَ ، اِتَّسَرَ ، مُوْقِنٌ ، مِيْزَانٌ ۔ مذکورہ صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل کریں اور ان میں جو قواعد جاری ہوئے وہ بھی تحریر کریں۔ اَلطَّيُّ مصدر سے صرف صغیر تحریر کریں۔ (ص ۵۲ اخیرین : اداب)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل دو امور ہیں (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل، تعلیل وجاری شدہ قواعد (۲) اَلطَّيُّ سے صرف صغیر۔

جواب ..... ❶ مذکورہ صیغوں کی اصل، تعلیل وجاری شدہ قواعد :۔

اِتَّقَدَ ، اِتَّسَرَ : کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۵ھ۔

مُوْقِنٌ ، مِيْزَانٌ : کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۲ھ۔

❷ اَلطَّيُّ سے صرف صغیر :۔ اَلطَّيُّ (ضرب بلغیف مقرون) بمعنی لپیٹنا۔ طَوٰی يَطْوِيْ طَيًّا فهو طَاوٍ وَطَوِيَ يَطْوَى طَيًّا فذاك مَطْوِيٌّ مَاطْوٰى مَاطْوِيَ لَمْ يَطْوِ لَمْ يُطْوَ لَايَطْوِيْ لَايُطْوٰى لَنْ يَطْوِيَ لَنْ يُطْوٰى لَيَطْوِيَنَّ لَيُطْوَيَنَّ لَيَطْوِيَنْ لَيُطْوَيَنْ الامر منه اِطْوِ لِتُطْوَ لِيَطْوِ لِيُطْوَ اِطْوِيَنَّ اِتُطْوَيَنَّ لِيَطْوِيَنَّ لِيُطْوَيَنَّ اِطْوِيَنْ لِتُطْوَيَنْ لِيَطْوِيَنْ لِيُطْوَيَنْ والنهی عنه لَاتَطْوِ لَاتُطْوَ لَايَطْوِ لَايُطْوَ لَاتَطْوِيَنَّ لَاتُطْوَيَنَّ لَايَطْوِيَنَّ لَايُطْوَيَنَّ لَاتَطْوِيَنْ لَاتُطْوَيَنْ لَايَطْوِيَنْ لَايُطْوَيَنْ الظرف منه مَطْوًى مَطْوَيَانِ مَطَاوٍ وَمَطْوٍ والالة منه مِطْوًى مِطْوَيَانِ مَطَاوٍ وَمَطْوٍ مِطْوَاةٌ مِطْوَاتَانِ مَطَاوٍ وَمَطْيَةٌ مِطْوَاءٌ مِطْوَاوَانِ مَطَاوٍ وَمَطْيٌ افعل التفضيل المذكر منه اَطْوٰى اَطْوَيَانِ اَطْوَوْنَ اَطْوٍ وَاُطْيٌ والمؤنث منه طُوْبٰى طُوْيَيَانِ طُوَيَاتٌ طُوًى وَطُوَىٌ.

﴿الورقة الرابعة : فی الصرف﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۳ھ

الشق الاوّل ..... مجرد اور مزید فیہ میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے مثالوں سے واضح کریں، مثالی مزید فیہ سے ہمزہ وصل کے کل کتنے ابواب ہیں سب کے نام مثالوں کے ساتھ لکھیں۔ اَلتَّقْدِيْم مصدر سے صرف صغیر تحریر کریں۔ (ص ۳۴ اولین : اداب)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) مجرد و مزید فیہ کی تعریف مع امثلہ (۲) مثالی مزید فیہ سے ہمزہ وصل کے ابواب کی تعداد واسماء مع امثلہ (۳) اَلتَّقْدِيْم سے صرف صغیر۔

Scanned with CamScanner

الجواب ..... ❶ و ❷ تعریف و ابواب:۔ کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۶ھ و ۱۴۲۱ھ۔

❸ التقدیم سے صرف صغیر:۔ اَلتَّقْدِیْمُ (تفعیل، صحیح) بمعنی آگے ہونا، آگے کرنا۔ قَدَّمَ یُقَدِّمُ تَقْدِیْمًا فهو مُقَدِّمٌ وَقُدِّمَ یُقَدَّمُ تَقْدِیْمًا فذاك مُقَدَّمٌ مَاقَدَّمَ مَاتُقَدِّمَ لَمْ یُقَدِّمْ لَمْ یُقَدَّمْ لَایُقَدِّمُ لَایُقَدَّمُ لَنْ یُقَدِّمَ لَنْ یُقَدَّمَ لَیُقَدِّمَنَّ لَیُقَدَّمَنَّ لَیُقَدِّمَنَّ لَیُقَدَّمَنَّ الامر منه قَدِّمْ لِتُقَدَّمْ لِیُقَدِّمْ لِیُقَدَّمْ قَدِّمَنَّ لِتُقَدَّمَنَّ لِیُقَدِّمَنَّ لِیُقَدَّمَنَّ قَدِّمَنْ لِتُقَدَّمَنْ لِیُقَدِّمَنْ لِیُقَدَّمَنْ والنهی عنه لَاتُقَدِّمْ لَاتُقَدَّمْ لَایُقَدِّمْ لَایُقَدَّمْ لَاتُقَدِّمَنَّ لَاتُقَدَّمَنَّ لَایُقَدِّمَنَّ لَایُقَدَّمَنَّ لَاتُقَدِّمَنْ لَاتُقَدَّمَنْ لَایُقَدِّمَنْ لَایُقَدَّمَنْ الظرف منه مُقَدَّمٌ مُقَدَّمَانِ مُقَدَّمَاتٌ۔

السوال الثالث ..... ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل کے کل کتنے ابواب ہیں، سب کے نام لکھیں۔ باب افتعال کے امر حاضر کا ہمزہ وصلی ہے یا قطعی؟ تفصیل سے وضاحت کریں۔ الانفطار مصدر سے صرف صغیر لکھیں۔ (ص ۴۲ اولین: امدادیہ)

الجواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ و ۱۴۲۵ھ۔

(نوٹ) اَلْاِنْفِطَارُ (انفعال، صحیح) بمعنی پھٹنا۔ (یہ کردان بالکل اَلْاِنْصِرَافُ کی طرح ہے)

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۳ھ

المبین الثانی ..... قَائِلٌ، یُقَالُ، خِفْنَ، بِعْنَ۔ مذکورہ صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل کریں، ان میں جو قاعدے جاری ہوئے ہیں وہ تحریر کریں۔ الدعوۃ مصدر سے نفی تاکید بلن معروف کی گردان لکھیں۔ (ص ۳۱،۸ اخیرین: امدادیہ)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل (۲) مذکورہ صیغوں میں جاری شدہ قواعد (۳) اَلدَّعْوَۃُ سے نفی تاکید بلن معروف کی گردان۔

الجواب ..... ❶ مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل:۔ قَائِلٌ: کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۸ھ

یُقَالُ، خِفْنَ، بِعْنَ: کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی و الثالث ۱۴۲۱ھ۔

❷ مذکورہ صیغوں میں جاری شدہ قواعد:۔ قَائِلٌ: اس میں معتل العین کے قاعدہ نمبر سات کے تحت تعلیل ہوئی ہے کہ جو واؤ اور یاء الف زائدہ کے بعد واقع ہوں ان کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں جیسے قَائِلٌ و بَائِعٌ یہ اصل میں قَاوِلٌ اور بَایِعٌ تھے۔

یُقَالُ: اس میں معتل العین کے قاعدہ نمبر چھ کے تحت تعلیل ہوئی ہے کہ جو واؤ اور یاء مفتوح ہوں اور انکا ماقبل ساکن ہو تو واؤ اور یاء کی حرکت ماقبل کو دیکر اسکو الف سے بدل دینگے جیسے یُقَالُ، یُبَاعُ، یُخَافُ کہ یہ اصل میں یُقْوَلُ، یُبْیَعُ، یُخْوَفُ تھے۔

خِفْنَ: اس میں معتل العین کے قاعدہ نمبر چار کے تحت تعلیل ہوئی ہے کہ جب ماضی ثلاثی مجرد کا عین کلمہ واؤ اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جائے اور وہ ماضی مکسور العین ہو تو فاء کلمہ کو کسرہ دیا جائے گا جیسے خِفْنَ کہ یہ اصل میں خَوِفْنَ تھا۔

بِعْنَ: اس میں معتل العین کے قاعدہ نمبر تین کے تحت تعلیل ہوئی ہے کہ جب ماضی ثلاثی مجرد کا عین کلمہ یاء اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جائے تو فاء کلمہ کو کسرہ دیا جائے گا جیسے بِعْنَ کہ یہ اصل میں بَیِعْنَ تھا۔

❸ اَلدَّعْوَۃُ سے نفی تاکید بلن معروف کی گردان:۔ لَنْ یَدْعُوْا لَنْ یَدْعُوَا لَنْ یَدْعُوْنَ لَنْ تَدْعُوْا لَنْ تَدْعُوَا لَنْ

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

يَدْعُوْنَ لَنْ تَدْعُوَ لَنْ تَدْعُوَا لَنْ تَدْعُوَا لَنْ تَدْعِيَ لَنْ تَدْعُوَا لَنْ تَدْعُوْنَ لَنْ أَدْعُوَ لَنْ نَدْعُوَ.

السؤال الثاني ..... دَعِيَ، يَدْعُوْ، مَدْعِيٌّ، تَلَقٍ۔ مذکورہ بالا صیغوں میں جو قاعدے جاری ہوئے ہیں وہ تحریر کریں۔

القول مصدر سے فعل ماضی معروف اور فعل مضارع مجہول کی گردانیں لکھیں۔ (ص ۱۱، ۳۵، ۳۶ الخیر ین: ادارہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور توجہ طلب ہیں (۱) مذکورہ صیغوں میں جاری شدہ قواعد (۲) القول سے ماضی معروف و مضارع مجہول کی گردان۔

جواب ..... ❶ مذکورہ صیغوں میں جاری شدہ قواعد:۔ دَعِيَ: اس میں معتل اللام کا پہلا قاعدہ جاری ہوا ہے کہ جو واؤ کلمہ کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے کسرہ ہو تو وہ واؤ یاء سے بدل جاتا ہے جیسے دَعِيَ و رَضِيَ یہ اصل میں دَعِوَ و رَضِوَ تھے۔

يَدْعُوْ: اس میں معتل اللام کا دوسرا قاعدہ جاری ہوا ہے کہ جو واؤ کلمہ میں تیسری جگہ ہو جب وہ چوتھی جگہ یا اس سے زائد پر واقع ہو اور ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہو تو وہ واؤ یاء ہو جاتا ہے اور یاء کو ماقبل والے فتحہ کی وجہ سے الف سے بدل دیتے ہیں جیسے يَدْعُوْ و يَرْضَى یہ اصل میں يَدْعُوُ و يَرْضَيُ تھے۔

مَدْعِيٌّ و تَلَقٍ: كما مرّ في الشق الاوّل والثاني من السوال الثالث ۱۴۲۲ھ.

❷ "القول" سے ماضی معروف اور مضارع مجہول کی گردانیں:۔

ماضی معروف: قَالَ قَالَا قَالُوْا قَالَتْ قَالَتَا قُلْنَ قُلْتَ قُلْتُمَا قُلْتُمْ قُلْتِ قُلْتُمَا قُلْتُنَّ قُلْتُ قُلْنَا.

مضارع مجہول: كما مرّ في الشق الثاني من السوال الثاني ۱۴۲۳ھ.

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۳ھ

السؤال الاوّل ..... يَرْضَوْنَ، وُقُوْا، تَبِيْنَ، قِ (امر معروف)۔ مذکورہ بالا صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل ذکر کریں۔

الوِقَايَة مصدر سے نفی جحد بلم معروف کی گردان لکھیں۔ (ص ۳۹، ۴۰ الخیر ین: ادارہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل (۲) "الوقاية" سے نفی جحد بلم معروف کی گردان۔

جواب ..... ❶ مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل:۔ يَرْضَوْنَ: اصل میں يَرْضَوُوْنَ تھا، واؤ ماضی میں تیسری جگہ تھا مضارع میں چوتھی جگہ واقع ہوا اور ماقبل کی حرکت مخالف تھی اس لئے اس کو یاء سے بدل دیا، پھر یاء متحرک کا ماقبل مفتوح تھا اس کو الف سے بدلا تو دو ساکن (الف واؤ) جمع ہو گئے ماقبل کو گرا دیا يَرْضَوْنَ ہو گیا۔

وُقُوْا، قِ: كما مرّ في الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۹ھ و ۱۴۲۳ھ.

تَبِيْنَ: اصل میں تَوْقِيْنَ تھا، يَعِدُ والے قاعدہ سے واؤ گرنے کے بعد تَقِيْنَ ہو گیا، پھر یاء پر کسرہ دشوار تھا اس کو گرایا تو دو یاء ساکن جمع ہونے کی وجہ سے ایک یاء کو گرا دیا تَقِيْنَ ہو گیا۔

❷ الوِقَايَة سے نفی جحد بلم معروف کی گردان:۔ لَمْ تَقِ لَمْ تَقِيَا لَمْ تَقُوْا لَمْ تَقِ لَمْ تَقِيَا لَمْ تَقِيْنَ لَمْ تَقِ لَمْ تَقِيَا

لَمْ تَقُوَا لَمْ تَقِيَ لَمْ تَقِيَا لَمْ تَقِيْنَ لَمْ أَقِ لَمْ نَقِ۔

السؤال الثالث ..... دَلِيٌّ ، اَوَاصِلُ ، حِيَاضٌ ، خَيَائِرُ ، اَوَائِلُ مذکورہ بالا صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل ذکر کریں۔

"اَلذَّبُ" مصدر سے لام تاکید بانون تاکید خفیفہ معروف کی گردان لکھیں۔ (ص ۵۵ انجرین الصادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل (۲) "اَلذَّبُ" سے لام تاکید بانون خفیفہ معروف کی گردان۔

الجواب ..... ❶ مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل:۔ دَلِيٌّ : کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۳۰ھ

اَوَاصِلُ ، حِيَاضٌ ، خَيَائِرُ ، اَوَائِلُ : کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۹ھ۔

❷ اَلذَّبُ سے لام تاکید بانون خفیفہ معروف کی گردان:۔

لَيَذْبَنْ لَيَذْبَانِ لَيَذْبُنْ لَتَذْبَنْ لَتَذْبَانِ لَيَذْبُنَ لَتَذْبُنَ لَتَذْبِيْنَ لَاَذْبَنْ لَنَذْبُنْ۔

﴿الورقة الرابعة : فی الصرف﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۴ھ

السؤال الاوّل ..... فعل مضارع بنانے کا قاعدہ تحریر کریں۔ اسم فاعل کسے کہتے ہیں؟ بنانے کا طریقہ اور گردان لکھیں۔ اسم ظرف کسے کہتے ہیں؟ بنانے کا طریقہ اور گردان لکھیں۔ (ص ۱۰۱، ۳۳، ۳۴ اولین : الصادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) فعل مضارع بنانے کا قاعدہ (۲) اسم فاعل کی تعریف، بنانے کا طریقہ و گردان (۳) اسم ظرف کی تعریف، بنانے کا طریقہ و گردان۔

الجواب ..... ❶ فعل مضارع بنانے کا قاعدہ:۔ ماضی کے شروع میں ایک حرف چار حرفوں میں سے لگا دو وہ چار حرف یہ ہیں الف، تاء، یاء، ن کا مجموعہ ان کا اَتَيْنَ ہے۔ ان چار حرفوں کو مضارع کی علامت کہتے ہیں "الف" صرف ایک صیغہ واحد مذکر و مؤنث متکلم کے شروع میں آتا ہے اور "تاء" آٹھ صیغوں میں یعنی تین مذکر حاضر، تین مؤنث حاضر، دو مؤنث غائب اور "یاء" مذکر غائب کے تین صیغوں اور جمع مؤنث غائب میں اور "نون" تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم کے شروع میں لگا دو۔

مضارع کے آخر میں پانچ صیغوں میں پیش لگا دو، وہ پانچ صیغے یہ ہیں واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم، تثنیہ و جمع متکلم۔

سات صیغوں میں نون اعرابی لگا دو، وہ سات صیغے یہ ہیں۔ چار تثنیہ کہ ان میں نون اعرابی مکسور ہوتا ہے اور دو جمع مذکر غائب و جمع مذکر حاضر، ایک واحد مؤنث حاضر کہ ان میں نون اعرابی مفتوح ہوتا ہے اور نون جمع مؤنث جیسا کہ ماضی میں آتا ہے مضارع میں بھی آتا ہے۔

❷ اسم فاعل کی تعریف، بنانے کا طریقہ و گردان:۔ تعریف: جو اسم کسی کام کرنے والے پر دلالت کرے اس کو اسم فاعل کہتے ہیں جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا مرد) نَاصِرَةٌ (مدد کرنے والی عورت)۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

بنانے کا طریقہ: جب ماضی تین حرف کی ہو تو اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر فَاعِلٌ کے وزن پر آئے گا جیسے نَصَرَ سے نَاصِرٌ، ضَرَبَ سے ضَارِبٌ، سَمِعَ سے سَامِعٌ اور اگر ماضی کا پہلا صیغہ تین حرف سے زیادہ ہو تو اسم فاعل مضارع معروف سے اس طرح بناؤ کہ علامتِ مضارع کو دور کر کے اس کی جگہ میم مضموم لگاؤ اور آخر سے پہلے حرف کو زیر دیدو اگر زیر نہ ہو، اور آخر حرف پر تنوین لگا دو جیسے یُکْرِمُ سے مُکْرِمٌ اور یَجْتَنِبُ سے مُجْتَنِبٌ، یَتَقَبَّلُ سے مُتَقَبِّلٌ۔

گردان: فَاعِلٌ فَاعِلَانِ فَاعِلُوْنَ فَاعِلَةٌ فَاعِلَتَانِ فَاعِلَاتٌ۔

② اسم ظرف کی تعریف، بنانے کا طریقہ و گردان:۔ تعریف: وہ اسم جو فعل کے صادر ہونے کی جگہ پر یا فعل کے صادر ہونے کے وقت پر دلالت کرے اسکو اسم ظرف کہتے ہیں اور اس کی گردان یہ ہے مَضْرِبٌ مَضْرِبَانِ مَضْرِبُوْنَ مَضَارِبُ۔

بنانے کا طریقہ: ثلاثی مجرد سے اسم ظرف بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع کے صیغہ واحد مذکر حاضر سے علامتِ مضارع کو دور کر کے اسکی جگہ میم مفتوح لگا دو اور عین کلمہ اگر مضموم ہے تو اس کو زبر دیدو ورنہ اپنی حالت پر چھوڑ دو اور آخری حرف پر تنوین کا اضافہ کر دو جیسے یَنْصُرُ سے مَنْصَرٌ اور یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ اور یَسْمَعُ سے مَسْمَعٌ اور ثلاثی مجرد کے علاوہ سے اسم ظرف اس باب کے اسم مفعول کے وزن پر ہی آتا ہے جیسے اِجْتِنَابٌ سے اسم مفعول و اسم ظرف مُجْتَنَبٌ اور اِکْرَامٌ سے مُکْرَمٌ آتے ہیں۔

گردان: مَسْجِدٌ مَسْجِدَانِ مَسَاجِدُ۔

الجواب الثانی ..... امر حاضر معروف بنانے کا قاعدہ تحریر کریں۔ لَنْ اور لَمْ جب فعل مضارع پر داخل ہوں تو لفظوں میں کیا عمل کرتے ہیں۔ اسم تفضیل کی تعریف، گردان اور وزن لکھیں۔ (ص ۳۲، ۳۳، ۱۲ اولیٰن: ادارہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حاصل تین امور ہیں (۱) امر حاضر معروف بنانے کا قاعدہ (۲) لَنْ اور لَمْ کا فعل مضارع میں لفظی عمل (۳) اسم تفضیل کی تعریف، گردان اور وزن۔

الجواب ..... ① امر حاضر معروف بنانے کا قاعدہ:۔ امر حاضر معروف مضارع کے صیغہ واحد مذکر حاضر سے بنتا ہے اور اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع حاضر معروف سے علامتِ مضارع تا کو حذف کر دیں۔ پھر اگر تا کا مابعد متحرک ہو تو مضارع کے آخری حرف کو ساکن کر دو بشرطیکہ آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے تَعِدُ سے عِدْ اور اگر علامتِ مضارع کا مابعد ساکن ہو تو عین کلمہ کو دیکھو، اگر عین کلمہ مضموم ہو تو شروع میں ہمزہ مضموم لے آؤ جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ اور اگر عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہو تو ہمزہ مکسور شروع میں لے آؤ جیسے تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ اور تَفْتَحُ سے اِفْتَحْ۔ اور اگر مضارع کا آخری حرف حرف علت ہو تو وہ حذف ہو جاتا ہے جیسے تَدْعُوْ سے اُدْعُ اور تَرْمِیْ سے اِرْمِ۔

② لَنْ اور لَمْ کا فعل مضارع میں لفظی عمل:۔ لَنْ: فعل مضارع کے واحد کے چار صیغے اور جمع متکلم کے صیغوں میں آخر کو مفتوح کر دیتا ہے اور مابقی صیغوں سے نون اعرابی کو گرا دیتا ہے جیسے لَنْ یَضْرِبَ، لَنْ یَضْرِبَا، لَنْ یَضْرِبُوْا۔ (لَنْ معنوی طور پر فعل مضارع کو منفی مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے لَنْ یَضْرِبَ وہ ہرگز نہیں مارے گا)۔

لَمْ: فعل مضارع کے مذکورہ پانچ صیغوں میں آخر کو مجزوم کر دیتا ہے بشرطیکہ آخر میں حرف علت نہ ہو اور مابقی صیغوں سے

نون اعرابی کو گرا دیتا ہے جیسے لَمْ یَضْرِبَا، لَمْ یَضْرِبُوْا۔

اگر فعل مضارع کے آخر میں حرف علت ہو تو اس کو گرا دیتا ہے جیسے لَمْ یَدْعُ، لَمْ یَدْعُ، لَمْ یَخْشَ۔ (لَمْ فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے لَمْ یضرِبْ اس نے نہیں مارا)۔

② اسم تفضیل کی تعریف، گردان اور وزن:۔ تعریف: اسم تفضیل وہ اسم ہے جو دوسرے کی نسبت معنی فاعلیت یا معنی مفعولیت کی زیادتی پر دلالت کرے جیسے زَیْدٌ اَنْصَرُ الْقَوْمِ (زید قوم سے زیادہ مدد کرنے والا ہے) بَکْرٌ اَشْهَرُ الْقَوْمِ (بکر قوم سے زیادہ مشہور ہے)۔ گردان: اَنْصَرُ اَنْصَرَانِ اَنْصَرُوْنَ اَنْاصِرُ نُصْرٰی نُصْرَیَانِ نُصْرَیَاتٌ نُصَرٌ۔

وزن: اسم تفضیل کے یہی دو اوزان ہیں اَفْعَلُ (واحد مذکر کے لئے) فُعْلٰی (واحد مؤنث کیلئے)۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۴ھ

السؤال الاول ..... ثلاثی، رباعی، مجرد اور مزید فیہ میں سے ہر ایک کی تعریف کریں اور مثالوں سے واضح کریں۔ ملحق بہ تدحرج کے کل کتنے ابواب ہیں؟ سب کے نام مثالوں کے ساتھ لکھیں۔ المنع مصدر سے صرف صغیر لکھیں۔ (ص ۳۹ اولین: امدادیہ)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) ثلاثی و رباعی مجرد و مزید فیہ کی تعریف مع امثلہ (۲) ملحق بہ تدحرج کے ابواب کی تعداد و اسماء مع امثلہ (۳) اَلْمَنْعُ سے صرف صغیر۔

جواب ..... ① ثلاثی و رباعی مجرد و مزید فیہ کی تعریف مع امثلہ:۔ کما مرّ فی الشق الاول من السوال الاول ۱۴۲۶ھ

② ملحق بہ تدحرج کے ابواب کی تعداد و اسماء مع امثلہ:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱۴۲۲ھ

③ اَلْمَنْعُ سے صرف صغیر:۔ اَلْمَنْعُ (فتح صحیح) بمعنی روکنا۔ یہ گردان بالکل اَلضَّبْعُ کی طرح ہے۔

کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۳۱ھ۔

السؤال الثانی ..... اہل صرف کی اصطلاح میں الحاق کسے کہتے ہیں؟ الحاق کی شرط کیا ہے۔ البعثرة مصدر سے صرف صغیر لکھیں۔ ملحق بہ رباعی مجرد کے کل کتنے ابواب ہیں؟ مثالوں کے ساتھ سب کے نام لکھیں۔ (ص ۳۹ اولین: امدادیہ)

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱۴۲۲ھ و ۱۴۳۲ھ۔

(نوٹ) اَلْبَعْثَرَةُ (فعللۃ، صحیح) بمعنی اٹھانا۔ (یہ گردان بالکل اَلدَّحْرَجَةُ کی طرح ہے)

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۴ھ

السؤال الاول ..... مُوْقِنٌ، قَالَ، خِفْنَ، یَعِدُ مذکورہ صیغوں میں جو قاعدے جاری ہوئے ہیں وہ تحریر کریں۔ الدعی مصدر سے لام تاکید بالنون تاکید ثقیلہ معروف کی گردان لکھیں۔ تَدْعِیَنَّ، یَدْعِیْ، مَدْعِیٌّ تینوں صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل کریں۔ (ص ۶، ۸، ۳۹ اخیرین: امدادیہ)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) مُوْقِنٌ، قَالَ، خِفْنَ، یَعِدُ میں جاری شدہ قواعد

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

(۲) اَلزَّمْیُ سے لام تاکید بانون ثقیلہ معروف کی گردان (۳) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل۔

الجواب ..... ❶ مُوْقِنٌ ، قال ، خِفْنَ ، یَعِدُ میں جاری شدہ قواعد:۔

مُوْقِنٌ ، خِفْنَ : کعامرٌ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۱ھ۔

قال: اس میں مُعتل العین کا پہلا قاعدہ جاری ہوا ہے کہ جو واؤ اور یاء متحرک ہو اور اس کا ماقبل مفتوح ہو تو اس واؤ و یاء کو الف سے بدل دیتے ہیں جیسے قَالَ و بَاعَ اصل میں قَوَلَ و بَیَعَ تھے۔

یَعِدُ: اس میں مُعتل الفاء کا پہلا قاعدہ جاری ہوا ہے کہ جو واؤ ساکن علامت مضارع مفتوحہ و کسرہ کے درمیان واقع ہو وہ گر جاتا ہے جیسے یَعِدُ اصل میں یَوْعِدُ تھا۔

❷ اَلزَّمْیُ سے لام تاکید بانون ثقیلہ معروف کی گردان:۔ لَیَزْمِیَنَّ لَیَزْمِیَانِّ لَیَزْمُنَّ لَتَزْمِیَنَّ لَتَزْمِیَانِّ لَیَزْمِیْنَنَّ لَتَزْمِیْنَّ لَتَزْمِیَانِّ لَتَزْمُنَّ لَاَزْمِیَنَّ لَنَزْمِیَنَّ ۔

❸ مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل:۔ یَزْمِیْ : کعامرٌ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۹ھ۔

تَدْعِیْنَ، مَرْضِیٌّ : کعامرٌ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۳۱ھ و ۱۴۲۳ھ۔

السوال الثانی ..... لم یَدُبْ میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟ وضاحت کریں۔ الاختیار مصدر سے صرف صغیر کی گردان لکھیں۔ اطْهُرْ ، اِدْعُ ، اِضْطَرِبْ مذکورہ صیغوں کی اصل کیا ہے؟ اور ان میں جاری شدہ قواعد تحریر کریں۔ (س ۵۸، ۵۹، ۶۳ اختیرین ادارہ)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) لَمْ یَدُبْ کی جوازی صورتوں کی وضاحت (۲) اَلْاِخْتِیَارُ سے صرف صغیر (۳) اطْهُرْ ، اِدْعُ ، اِضْطَرِبْ کی اصل و جاری شدہ قواعد۔

الجواب ..... ❶ لَمْ یَدُبْ کی جوازی صورتوں کی وضاحت:۔ کعامرٌ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۷ھ

❷ اَلْاِخْتِیَارُ سے صرف صغیر:۔ اَلْاِخْتِیَارُ (افتعال، اجوف یائی) بمعنی پسند کرنا۔ اِخْتَارَ یَخْتَارُ اِخْتِیَارًا فهو مُخْتَارٌ واُخْتِیْرَ یُخْتَارُ اِخْتِیَارًا فذاك مُخْتَارٌ مَا اخْتَارَ مَا اخْتِیْرَ لَمْ یَخْتَرْ لَمْ یُخْتَرْ لَا یَخْتَارُ لَا یُخْتَارُ لَنْ یَخْتَارَ لَنْ یُخْتَارَ لَیَخْتَارُنَّ لَیُخْتَارُنَّ لَیَخْتَارَانِّ لَیُخْتَارَانِّ لَیَخْتَارُنَّ لَیُخْتَارُنَّ الامر منه اِخْتَرْ لِتُخْتَرْ لِیَخْتَرْ لِیُخْتَرْ اِخْتَارَا لِیُخْتَارَا لِیَخْتَارُنَّ لِیُخْتَارُنَّ اِخْتَرْنَ لِتُخْتَرْنَ لِیَخْتَرْنَ لِیُخْتَرْنَ والنهی عنه لَا تَخْتَرْ لَا تُخْتَرْ لَا یَخْتَرْ لَا یُخْتَرْ، لَا تَخْتَارَا لَا تُخْتَارَا لَا یَخْتَارَا لَا یُخْتَارَا لَا یَخْتَرْنَ لَا یُخْتَرْنَ لَا تَخْتَرْنَ لَا تُخْتَرْنَ لَا یَخْتَرْنَ لَا یُخْتَرْنَ الظرف منه مُخْتَارٌ مُخْتَارَانِ مُخْتَارَاتٌ.

❸ اطْهُرْ ، اِدْعُ ، اِضْطَرِبْ کی اصل و جاری شدہ قواعد:۔ اطْهُرْ: جب باب تفعل و تفاعل کا فاء کلمہ اِن (ت، ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ) گیارہ حروف میں سے کوئی ایک حرف ہو تو تاء تفعل و تفاعل کو فاء کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے اور ابتداء میں ساکن حرف کے ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصلی لگا دیں گے جیسے اِطَّهَّرَ ، یَطَّهَّرُ ، اِطَّهَّرْ ، اِثَّاقَلَ ، یَثَّاقَلُ اِثَّاقَلْ اصل میں تَطَهَّرَ ، یَتَطَهَّرُ ، تَطَهَّرْ ، تَثَاقَلَ ، یَتَثَاقَلُ ، تَثَاقَلْ تھے۔

Scanned with CamScanner

اِدَّعٰی : اصل میں اِدْتَعٰی تھا جس جگہ دو حرف قریب المخرج ہوں ان میں سے پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو ایک کو دوسرے سے بدل کر ادغام کر دیتے ہیں پس اِدْتَعٰی میں تا و دال متبع ہوئے اوّل ساکن دوسرا تحرک تھا تو تا کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیا اِدَّعٰی ہو گیا۔ اِضْطَرَبَ : اگر افتعال کا فا کلمہ حروف اطباق (ص ض ط ظ) میں سے کوئی ایک ہو تو تا و افتعال "ط" سے بدل جاتی ہے جیسے اِصْطَلَحَ ، اِضْطَرَبَ ، اِطَّلَعَ ، اِطَّلَمَ اصل میں اِصْتَلَحَ ، اِضْتَرَبَ ، اِطْتَلَعَ ، اِظْتَلَمَ تھے۔

﴿الورقة الرابعة : فی الصرف﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۵ھ

الشق الاوّل ..... فعل مضارع معروف اور مجہول بنانے کے قاعدے تفصیل سے لکھیں۔ ذیل کے اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں (ہم ضرور ضرور لکھیں گے۔ وہ مرد ضرور ضرور روکیں گے۔ تم سب عورتیں ضرور ضرور پرہیز کرو گی۔ وہ ایک عورت ضرور ضرور چھوڑی جائیگی۔ میں ایک مرد ضرور ضرور سنوں گا)۔ لَمْ فعل مضارع پر داخل ہو کر لفظوں اور معنوں میں کیا عمل کرتا ہے۔ (س ۲۰۱۱ اولین)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) مضارع معروف و مجہول بنانے کے قواعد (۲) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ (۳) لَمْ کا فعل مضارع میں لفظی و معنوی عمل۔

جواب ..... ❶ مضارع معروف و مجہول بنانے کے قواعد:۔

مضارع معروف: کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۳۴ھ۔

مضارع مجہول: مضارع مجہول مضارع معروف سے ہی بنتا ہے بایں طور کہ علامت مضارع کو پیش دیدو اگر پیش نہ ہو اور آخر سے ماقبل والے حرف کو زبر دیدو اگر زبر نہ ہو جیسے یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ یُکْرِمُ سے یُکْرَمُ یَجْتَنِبُ سے یُجْتَنَبُ۔

❷ اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ لَنَکْتُبَنَّ ، لَیَنْفَعَانِّ ، لَتَجْتَنِبْنَانِّ ، لَتَتْرُکُنَّ ، لَاَسْمَعَنَّ۔

❸ لَمْ کا فعل مضارع میں لفظی و معنوی عمل:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۳۴ھ۔

الشق الثانی ..... امر حاضر معروف بنانے کا قاعدہ تفصیل سے لکھیں۔ اسم فاعل، اسم تفضیل، اسم ظرف اور اسم آلہ کے کہتے ہیں نیز ہر ایک کی گردان بھی لکھیں۔ اسم فاعل، اسم مفعول اور اسم آلہ بنانے کا طریقہ لکھیں۔ (س ۳۵،۳۱ اولین اعدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حاصل تین امور ہیں (۱) امر حاضر معروف بنانے کا قاعدہ (۲) اسم فاعل، اسم تفضیل، اسم ظرف و اسم آلہ کی تعریف و گردان (۳) اسم فاعل، اسم مفعول و اسم آلہ بنانے کا طریقہ۔

جواب ..... ❶ امر حاضر معروف بنانے کا قاعدہ:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۳۴ھ۔

❷ اسم فاعل، اسم تفضیل، اسم ظرف و اسم آلہ کی تعریف و گردان:۔

اسم فاعل و اسم ظرف: کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۳۴ھ۔

اسم تفضیل: کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۳۴ھ۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

اسم آلہ: وہ اسم جو صدورِ فعل کے آلہ پر دلالت کرے جیسے مِنْصَفٌ مذکر کرنے کا آلہ مِضْرَبٌ مارنے کا آلہ گردان: مِفْعَلٌ مِفْعَلَانِ مَفَاعِلُ مِفْعَلَةٌ مِفْعَلَتَانِ مَفَاعِلُ مِفْعَالٌ مِفْعَالَانِ مَفَاعِيْلُ۔

② اسم فاعل، اسم مفعول واسم آلہ بنانے کا طریقہ:۔ اسم فاعل کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۳۴ھ

اسم مفعول: جب ماضی سہ حرفی ہو تو اسم مفعول واحد مذکر مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آئے گا جیسے نَصَرَ سے مَنْصُوْرٌ، ضَرَبَ سے مَضْرُوْبٌ، سَمِعَ سے مَسْمُوْعٌ اور اگر ماضی تین حرف سے زائد ہو تو اسم مفعول مضارع مجہول سے اس طرح بناؤ کہ علامت مضارع کو گرا کر اسکی جگہ میم مضموم لگاؤ اور آخر میں تنوین بڑھا دو جیسے يُكْرَمُ سے مُكْرَمٌ يُجْتَنَبُ سے مُجْتَنَبٌ يُتَقَبَّلُ سے مُتَقَبَّلٌ۔

اسم آلہ: اسم آلہ مضارع معروف سے بنتا ہے۔ ① بایں طور کہ علامت مضارع کو دور کر کے میم مکسور لگا دو اور عین کلمہ کو زبر دے دو اگر زبر نہ ہو اور آخری حرف پر تنوین بڑھا دو جیسے مِضْرَبٌ۔ ② اس پہلی صورت کے آخر میں تا، زیادہ کر دو جیسے مِضْرَبَةٌ۔ ③ علامت مضارع کی جگہ میم مکسور لگا کر عین کلمہ کے بعد الف زیادہ کر دو اور آخر میں تنوین کا اضافہ کر دو جیسے مِضْرَابٌ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۵ھ

السّق الاوّل ..... ثلاثی مزید فیہ یا ہمزہ وصل کے کتنے ابواب ہیں؟ مثالوں کے ساتھ سب کے نام لکھیں۔ معتل اور مضاعف کسے کہتے ہیں؟ ہر ایک کی تعریف اور اقسام لکھیں۔ الایقاد مصدر سے صرف صغیر لکھیں۔ (من ۷ الی آخرین: اعدادیہ)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) ثلاثی مزید فیہ یا ہمزہ وصل کے ابواب کی تعداد و نشاندہی (۲) معتل ومضاعف کی تعریف واقسام (۳) "اَلْاِیْقَادُ" سے صرف صغیر۔

الجواب ..... ① و ② ثلاثی مزید فیہ یا ہمزہ وصل کے ابواب، معتل ومضاعف کی تعریف واقسام:۔ کمامرّ فی الشق الاوّل والثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔

② اَلْاِیْقَادُ سے صرف صغیر:۔ اَلْاِیْقَادُ (افعال مثال واوی) بمعنی جلانا، روشن کرنا۔ اَوْقَدَ يُوْقِدُ اِيْقَادًا فَهُوَ مُوْقِدٌ وَاُوْقِدَ يُوْقَدُ اِيْقَادًا فَذَاكَ مُوْقَدٌ مَا اَوْقَدَ مَا اُوْقِدَ لَمْ يُوْقِدْ لَمْ يُوْقَدْ لَا يُوْقِدُ لَا يُوْقَدُ لَنْ يُوْقِدَ لَنْ يُوْقَدَ لِيُوْقِدَنَّ لِيُوْقَدَنَّ لَيُوْقِدَنَّ لَيُوْقَدَنَّ الامر منه اَوْقِدْ لِتُوْقَدْ لِيُوْقِدْ لِيُوْقَدْ اَوْقِدَنَّ لِتُوْقَدَنَّ لِيُوْقِدَنَّ لِيُوْقَدَنَّ اَوْقِدَنَّ لِتُوْقَدَنَّ لِيُوْقِدَنَّ لِيُوْقَدَنَّ والنهى عنه لَاتُوْقِدْ لَاتُوْقَدْ لَايُوْقِدْ لَايُوْقَدْ لَا تُوْقِدَنَّ لَاتُوْقَدَنَّ لَايُوْقِدَنَّ لَايُوْقَدَنَّ لَاتُوْقِدَنَّ لَاتُوْقَدَنَّ لَايُوْقِدَنَّ لَايُوْقَدَنَّ والظرف منه مُوْقَدٌ مُوْقَدَانِ مُوْقَدَاتٌ۔

السّق الثانی ..... اہل صرف کی اصطلاح میں الحاق کسے کہتے ہیں؟ ملحق بہ رباعی مجرد کے کتنے ابواب ہیں؟ سب کے نام مثالوں کے ساتھ لکھیں۔ مجہول کے تمام قواعد کو تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل دو امور ہیں (۱) الحاق کی تعریف اور ملحق بہ رباعی مجرد کے ابواب کی تعداد واسماء (۲) مجہول کے قواعد

الجواب ..... ① الحاق کی تعریف اور ملحق بہ رباعی مجرد کے ابواب کی تعداد واسماء:۔

کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ۔

❼ مجہول کے قواعد:۔ کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۵ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۵ھ

الشق الاوّل ..... قُلْنَ ، خِفْنَ ، بَائِعٌ ، یُدْعٰی مذکورہ صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل کریں اور اس میں جو قاعدے جاری ہوئے ہیں وہ تحریر کریں۔ "الاستعانة، الاجتیاب" دونوں مصدروں سے صرف صغیر لکھیں۔ (س ۲۲ الخیرین: الدور)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) قُلْنَ ، خِفْنَ ، بَائِعٌ ، یُدْعٰی کی اصل و تعلیل (۲) جاری شدہ قواعد (۳) اَلْاِسْتِعَانَةُ، اَلْاِجْتِیَابُ سے صرف صغیر۔

جواب ..... ❶ قُلْنَ ، خِفْنَ ، بَائِعٌ ، یُدْعٰی کی اصل و تعلیل:۔

قُلْنَ : کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۴ھ۔

خِفْنَ : کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۲ھ۔

بَائِعٌ : اصل میں بَایِعٌ تھا یاء الف زائدہ کے بعد واقع ہوئی تو اسے ہمزہ سے بدل دیا بَائِعٌ ہو گیا۔

یُدْعٰی : کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۹ھ۔

❷ جاری شدہ قواعد:۔ قُلْنَ: (معروف) اس میں مثل الفاء کا پہلا قاعدہ جاری ہوا ہے کہ جو واؤ اور یاء متحرک ہو اور اس کا ماقبل مفتوح ہو تو اس واؤ اور یاء کو الف سے بدل دیتے ہیں جیسے قَالَ وبَاعَ اصل میں قَوَلَ و بَیَعَ تھے۔

خِفْنَ : کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۲ھ۔

بَائِعٌ و یُدْعٰی : کمامرّ فی الشق الاوّل والثانی من السوال الثانی ۱۴۳۳ھ۔

❸ اَلْاِسْتِعَانَةُ، اَلْاِجْتِیَابُ سے صرف صغیر:۔ اَلْاِسْتِعَانَةُ : (استفعال، اجوف واوی) بمعنی مدد طلب کرنا۔

اِسْتَعَانَ یَسْتَعِیْنُ اِسْتِعَانَةً فهو مُسْتَعِیْنٌ واُسْتُعِیْنَ یُسْتَعَانُ اِسْتِعَانَةً فهو مُسْتَعَانٌ مَااسْتَعَانَ مَااسْتُعِیْنَ لَایَسْتَعِیْنُ لَایُسْتَعَانُ لَنْ یَسْتَعِیْنَ لَنْ یُسْتَعَانَ لَیَسْتَعِیْنُنَّ لَیُسْتَعَانُنَّ لَیَسْتَعِیْنَنَّ لَیُسْتَعَانَنَّ الامر منه اِسْتَعِنْ لِتُسْتَعَنْ لِیَسْتَعِنْ لِیُسْتَعَنْ اِسْتَعِیْنَنَّ لِتُسْتَعَانُنَّ لِیَسْتَعِیْنُنَّ لِیُسْتَعَانُنَّ اِسْتَعِیْنَنَّ لِتُسْتَعَانُنَّ لِیَسْتَعِیْنُنَّ لِیُسْتَعَانُنَّ والنهی عنه لَاتَسْتَعِنْ لَاتُسْتَعَنْ لَایَسْتَعِنْ لَایُسْتَعَنْ لَاتَسْتَعِیْنَنَّ لَاتُسْتَعَانُنَّ لَایَسْتَعِیْنُنَّ لَایُسْتَعَانُنَّ لَاتَسْتَعِیْنَنَّ لَاتُسْتَعَانُنَّ لَایَسْتَعِیْنَنَّ لَایُسْتَعَانُنَّ الظرف منه مُسْتَعَانٌ مُسْتَعَانَانِ مُسْتَعَانَاتٌ۔

اَلْاِجْتِیَابُ: کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۳۱ھ۔

الشق الثانی ..... تَدْعِیْنَ ، یَدْعُوْنَ ، دَاعٍ ، وَقُوْا ، وُقُوْا ، مَرْمِیٌّ مذکورہ صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل کریں۔ اَلذَّبُّ مصدر سے لام تاکید بالنون تاکید ثقیلہ معروف کی گردان لکھیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل (۲) اَلذَّبُّ سے لام تاکید بالنون ثقیلہ معروف کی گردان۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

الجواب ..... ① مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل:۔ یَدْعُوْنَ: کملمرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۴ھ

دَاعٍ: اصل میں دَاعِیٌ تھا واؤ طرف میں کسرہ کے بعد واقع ہوا تو اس کو یا سے بدل دیا پھر یا پر ضمہ دشوار تھا اس کو گرایا تو دو ساکن (یا و تنوین) جمع ہو گئے یا کو گرا دیا دَاعٍ ہو گیا۔

تَدْعِیْنَ، وَقُوْا، وُقُوْا، مَرْمِیٌّ: کملمرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۳۱ھ و ۱۴۲۹ھ و ۱۴۲۲ھ۔

② اَلذَّبُّ سے لام تاکید بانون ثقیلہ معروف کی گردان:۔ کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۳۲ھ

﴿الورقة الرابعة: فی الصرف﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۶ھ

الشق الاوّل ..... علم الصرف کی تعریف اور فائدہ تحریر کریں۔ حرف اصلی اور حرف زائد کی تعریف کر کے مثالوں سے واضح کریں۔ "العسکرة" مصدر سے صرف صغیر اور لام تاکید بانون تاکید خفیفہ کی گردانیں تحریر کریں۔ (ص ۹۔ عدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) علم الصرف کی تعریف اور فائدہ (۲) حرف اصلی اور حرف زائد کی تعریف مع امثلہ (۳) "العسکرة" سے صرف صغیر اور لام تاکید بانون تاکید خفیفہ کی گردانیں۔

الجواب ..... ① علم الصرف کی تعریف اور فائدہ:۔ علم الصرف وہ علم ہے جس سے صیغوں کی پہچان حاصل ہو اور لفظوں کو گرانے کا طریقہ اور ایک صیغہ سے دوسرا صیغہ بنانے کا قاعدہ معلوم ہوتا ہو اور اس علم کا فائدہ یہ ہے کہ عربی الفاظ کو صحیح طور پر پڑھنا آجاتا ہے۔

② حرف اصلی اور حرف زائد کی تعریف مع امثلہ:۔ حرف اصلی وہ حرف ہے جو وزن کرنے میں "ف" یا "ع" یا "ل" کی جگہ ہو۔ پس جو حرف فاء کی جگہ ہو اس کو فاء کلمہ اور جو عین کی جگہ ہو اس کو عین کلمہ اور جو لام کی جگہ ہو اس کو لام کلمہ کہتے ہیں جیسے نَصَرَ فَعَلَ کے وزن پر ہے اس میں نون فاء کلمہ صاد عین کلمہ اور راء لام کلمہ ہے۔

حرف زائد اُس حرف کو کہتے ہیں جو وزن کرنے میں فاء، عین، لام میں سے کسی کی جگہ پر نہ ہو جیسے اِجْتَنَبَ۔ یہ اِفْتَعَلَ کے وزن پر ہے اس میں جیم ساکن فاء کلمہ، نون مفتوح عین کلمہ اور باء مفتوح لام کلمہ ہے۔ پس جیم نون باء، فاء عین لام کی جگہ ہونے کی وجہ سے حرف اصلی ہوئے اور باقی دونوں حروف یعنی ہمزہ اور تاء زائد ہوئے۔

③ "العسکرة" سے صرف صغیر اور لام تاکید بانون تاکید خفیفہ کی گردانیں:۔ العسکرة (فعللۃ، صحیح) بمعنی لشکر تیار کرنا، یہ گردان بعینہٖ المحرجة کی طرح ہے۔ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۳۲ھ۔

الشق الثانی ..... فعل ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب سے بقیہ تیرہ صیغے کیسے بنتے ہیں؟ مثالوں سے واضح کریں۔ مَاکَتَبُوْا، مَنَفَقْتُمْ، اِجْتَنَبْتُنَّ، مَاتَرَكَ ان الفاظ کے معانی بیان کریں نیز یہ بھی لکھیں کہ یہ کون کون سے صیغے ہیں؟ اَلزَّلْزَلَةُ، اَلْاِذْهَابُ دونوں مصدروں سے صرف صغیر کی گردان تحریر کریں۔ (ص ۴۷، ۴۳، ۴۴۔ عدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں۔ (۱) صیغہ واحد مذکر غائب سے فعل ماضی کے بقیہ تیرہ صیغے بنانے کا

Scanned with CamScanner

طریقہ (۲) مذکورہ الفاظ کے معانی وصیغے (۳) مذکورہ مصادر سے صرف صغیر۔

جواب ..... ❶ **صیغہ واحد مذکر غائب سے فعل ماضی کے بقیہ تیرہ صیغے بنانے کا طریقہ:۔** ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب کے آخر میں الف بڑھانے سے تثنیہ مذکر غائب بن جاتا ہے جیسے فَعَلَ سے فَعَلَا اور آخر میں واؤ بڑھا کر اُس سے پہلے پیش لگانے سے جمع مذکر غائب بن جاتا ہے جیسے فَعَلُوْا اور تا ساکن بڑھا دینے سے واحد مؤنث غائب بن جاتا ہے جیسے فَعَلَتْ اور لفظ تَا بڑھانے سے تثنیہ مؤنث غائب بن جاتا ہے جیسے فَعَلَتَا اور آخری حرف کو ساکن کر کے نون مفتوح لگانے سے جمع مؤنث غائب بن جاتا ہے جیسے فَعَلْنَ اور آخر میں تا مفتوح لگا دینے سے واحد مذکر حاضر بن جاتا ہے جیسے فَعَلْتَ اور تُمَا کا اضافہ کرنے سے تثنیہ مذکر حاضر بن جاتا ہے جیسے فَعَلْتُمَا اور تُم کا اضافہ کرنے سے جمع مذکر حاضر بن جاتا ہے جیسے فَعَلْتُمْ اور تا مکسور کا اضافہ کرنے سے واحد مؤنث حاضر بن جاتا ہے جیسے فَعَلْتِ اور تُمَا کا اضافہ کرنے سے تثنیہ مؤنث حاضر بن جاتا ہے جیسے فَعَلْتُمَا اور تُنَّ کا اضافہ کرنے سے جمع مؤنث حاضر بن جاتا ہے جیسے فَعَلْتُنَّ اور تا مضموم کا اضافہ کرنے سے واحد متکلم بن جاتا ہے جیسے فَعَلْتُ اور نَا کا اضافہ کرنے سے تثنیہ جمع متکلم بن جاتا ہے جیسے فَعَلْنَا۔

❷ **مذکورہ الفاظ کے معانی وصیغے:۔**

الفاظ	معانی	صیغہ وبحث
مَاكَتَبُوا	نہیں لکھا اُن کی مردوں نے	صیغہ جمع مذکر غائب، بحث ماضی منفی معلوم
مَنَعْتُمْ	روکا تم کی مردوں نے	صیغہ جمع مذکر حاضر، بحث فعل ماضی معلوم
اِجْتَنَبْتُنَّ	پرہیز کیا تم کی عورتوں نے	صیغہ جمع مؤنث حاضر، بحث فعل ماضی معلوم
مَاتَرَكَ	نہیں چھوڑا اُس ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر غائب، بحث ماضی منفی معلوم

❸ **مذکورہ مصادر سے صرف صغیر:۔** "اَلِازْمُلُ" (اِفْعَلَّ، صحیح) بمعنی کملی اوڑھنا، چادر اوڑھنا: اِزْمَلَّ يَزْمَلُّ اِزْمِلَّا فهو مُزْمَلٌّ و اُزْمِلَ يُزْمَلُ اِزْمِلَالًا فهو مُزْمَلٌ مَااِزْمَلَّ مَا اُزْمِلَ لَمْ يَزْمَلَّ لَمْ يُزْمَلْ لَا يَزْمَلُّ لَايُزْمَلُ لَنْ يَزْمَلَّ لَنْ يُزْمَلَّ لَيَزْمَلَّنَّ لَيُزْمَلَنَّ لَيَزْمَلَّانِّ الامر منه اِزْمَلَّ لِتُزْمَلَّ لِيَزْمَلَّ لِيُزْمَلَّ اِزْمَلَّا لِتُزْمَلَّا لِيَزْمَلَّا لِيُزْمَلَّا اِزْمَلُّوْا لِتُزْمَلُّوْا لِيَزْمَلُّوْا لِيُزْمَلُّوْا اِزْمَلَلْنَ لِتُزْمَلَلْنَ لِيَزْمَلَلْنَ لِيُزْمَلَلْنَ والنهي عنه لَاتَزْمَلَّ لَاتُزْمَلَّ لَايَزْمَلَّ لَايُزْمَلَّ لَاتَزْمَلَّا لَاتُزْمَلَّا لَايَزْمَلَّا لَايُزْمَلَّا لَاتَزْمَلُّوْا لَاتُزْمَلُّوْا لَايَزْمَلُّوْا لَايُزْمَلُّوْا لَاتَزْمَلَلْنَ لَاتُزْمَلَلْنَ لَايَزْمَلَلْنَ لَايُزْمَلَلْنَ الظرف منه مُزْمَلٌّ مُزْمَلَّانِ مُزْمَلَّاتٌ۔

"اَلِاذْهَابُ" (اِفعال، صحیح) بمعنی لے جانا: یہ گردان بعینہ اَلِاسْلَامُ کی طرح ہے کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۱ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۶ھ

السؤال الاوّل ..... کُـــنْ۔ فعل مضارع پر داخل ہونے کے بعد لفظوں اور معنوں میں کیا عمل کرتا ہے؟ اسم فاعل کی تعریف بنانے کا قاعدہ اور گردان تحریر کریں۔ "العبادة" مصدر سے صرف صغیر کی گردان تحریر کریں۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

﴿خلاصۂ سوال﴾.....اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔(۱) "کن" کا لفظی ومعنوی عمل (۲) اسم فاعل کی تعریف، بنانے کا قاعدہ وگردان (۳) "العبادۃ" مصدر سے صرف صغیر۔

﴿جواب﴾.....(۱) و (۲) "کن" کا لفظی ومعنوی عمل اور اسم فاعل کی تعریف، بنانے کا قاعدہ وگردان:۔

کما مرّ فی الشق الاوّل والثانی من السوال الاوّل ۱۴۳۴ھ۔

(۳) "العبادۃ" مصدر سے صرف صغیر:۔کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۱ھ۔

﴿السوال الثانی﴾.....ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل کے کل کتنے ابواب ہیں؟ سب کے نام مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔ "الاستفسار" مصدر سے لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ معروف کی گردان لکھیں۔درج ذیل جملوں میں صحیح اور غلط کی نشاندہی کریں۔

(۱) مضموم وہ حرف ہے جس پر زیر ہو۔(غلط) (۲) ثلاثی مجرد کے کل چھ باب ہیں۔(صحیح)

(۳) ملحق برباعی کی تین قسمیں ہیں۔(غلط) (۴) رباعی مزید فیہ بے ہمزہ کا صرف ایک باب آتا ہے۔(صحیح)

(۵) فعل مضارع کے سات صیغوں میں نون اعرابی آتا ہے۔(صحیح)

﴿خلاصۂ سوال﴾.....اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔(۱) ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل کے ابواب کی تعداد وبنام مع امثلہ (۲) "الاستفسار" مصدر سے لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ معروف کی گردان (۳) جملوں میں صحیح غلط کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾.....(۱) ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل کے ابواب کی تعداد وبنام مع امثلہ:۔

کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔

(۲) "الاستفسار" مصدر سے لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ معروف کی گردان:۔ لَيَسْتَفْسِرَنَّ لَيَسْتَفْسِرَانِّ لَيَسْتَفْسِرُنَّ لَتَسْتَفْسِرَنَّ لَتَسْتَفْسِرَانِّ لَيَسْتَفْسِرْنَانِّ لَتَسْتَفْسِرَنَّ لَتَسْتَفْسِرَانِّ لَتَسْتَفْسِرُنَّ لَتَسْتَفْسِرِنَّ لَتَسْتَفْسِرَانِّ لَتَسْتَفْسِرْنَانِّ لَأَسْتَفْسِرَنَّ لَنَسْتَفْسِرَنَّ۔

(۳) جملوں میں صحیح غلط کی نشاندہی:۔کما مرّ فی السوال آنفا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۶ھ

﴿السوال الاوّل﴾.....مدّ، لین، حذف، ابدال، اسکان اور ادغام میں سے ہر ایک کی تعریف کرکے مثالوں سے واضح کریں۔ يَهَبُ، مِيزَانٌ، اِتَّقَدَ، اِتَّسَرَ مذکورہ صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل کریں اور ان میں جاری ہونے والے قواعد تحریر کریں۔ "الوعد" مصدر سے صرف صغیر کی گردان لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾.....اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں۔(۱) مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ (۲) مذکورہ صیغوں کی اصل، تعلیل وجاری شدہ قواعد (۳) "الوعد" مصدر سے صرف صغیر۔

﴿جواب﴾.....(۱) مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ:۔کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۴ھ۔

Scanned with CamScanner

❶ مذکورہ صیغوں کی اصل، تعلیل و جاری شدہ قواعد:۔

"یَهَبُ، یَبِیْعَانِ" کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۲ھ

"اِنْفَدْ، اِنْسَرْ" کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۵ھ

❷ "الوعد" مصدر سے صرف صغیر:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۵ھ۔

السوال الثالث ..... مَرْمِیٌّ، تَلَقٍّ، یُبَاعُ مذکورہ صیغوں کی اصل کیا ہے؟ ان میں تعلیل کریں اور جاری ہونے والے قواعد وضاحت سے لکھیں۔ "الوقایة" مصدر سے نفی تاکید بلن معروف کی گردان لکھیں۔ "الذب" مصدر سے فعل ماضی مجہول کی گردان لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں۔ (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل، تعلیل و جاری شدہ قواعد (۲) "الوقایة" مصدر سے نفی تاکید بلن معروف کی گردان (۳) "الذب" مصدر سے ماضی مجہول کی گردان۔ (ص ۲۷، ۵۳، اعدادیہ)

جواب ..... ❶ مذکورہ صیغوں کی اصل، تعلیل و جاری شدہ قواعد:۔

مَرْمِیٌّ، تَلَقٍّ" کما مرّ فی الشق الاوّل والثانی من السوال الثالث ۱۴۲۲ھ۔

یُبَاعُ "کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۳۳ھ۔

❷ "الوقایة" مصدر سے نفی تاکید بلن معروف کی گردان:۔ لَنْ یَقِیَ لَنْ یَقِیَا لَنْ یَقُوْا لَنْ تَقِیَ لَنْ تَقِیَا لَنْ یَقِیْنَ لَنْ تَقِیَ لَنْ تَقِیَا لَنْ تَقُوْا لَنْ تَقِیْ لَنْ تَقِیَا لَنْ تَقِیْنَ لَنْ اَقِیَ لَنْ نَقِیَ۔

❸ "الذب" مصدر سے ماضی مجہول کی گردان:۔ ذُبَّ ذُبَّا ذُبُّوْا ذُبَّتْ ذُبَّتَا ذُبِبْنَ ذُبِبْتَ ذُبِبْتُمَا ذُبِبْتُمْ ذُبِبْتِ ذُبِبْتُمَا ذُبِبْتُنَّ ذُبِبْتُ ذُبِبْنَا۔

﴿الورقة الرابعة فی الصرف﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۷ھ

السوال الاوّل ..... فعل امر و نہی، معروف و مجہول، لازم و متعدی میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے مثال سے واضح کریں۔ کم فعل مضارع پر داخل ہو کر لفظوں اور معنوں میں کیا عمل کرتا ہے۔ اسم آلہ کی تعریف، اس کے بنانے کا قاعدہ اور گردان تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) فعل امر و نہی، معروف و مجہول، لازم و متعدی کی تعریف مع امثلہ (۲) لم کا لفظی و معنوی عمل (۳) اسم آلہ کی تعریف، قاعدہ و گردان۔

جواب ..... ❶ فعل امر و نہی، معروف و مجہول، لازم و متعدی کی تعریف مع امثلہ:۔

فعل امر: وہ فعل جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے جیسے اِضْرِبْ (تو مار) اُنْصُرْ (تو مدد کر)۔

فعل نہی: وہ فعل جس میں کسی کام سے رکنے کا حکم دیا جائے جیسے لَاتَضْرِبْ (تو مت مار) لَاتَنْصُرْ (تو مت مدد کر)۔

فعل معروف: وہ فعل جس کا کرنے والا معلوم ہو اور اس میں فعل کی نسبت فاعل کی طرف کی جائے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ۔

فعل مجہول: وہ فعل جس کا کرنے والا معلوم نہ ہو اور اس میں فعل کی نسبت فاعل کی بجائے مفعول کی طرف کی جائے جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

فعل لازم: وہ فعل جو فقط فاعل پر پورا ہو جائے، مفعول کی ضرورت نہ ہو جیسے جَلَسَ زَيْدٌ۔

فعل متعدی: وہ فعل جو فقط فاعل پر پورا نہ ہو بلکہ مفعول کی بھی ضرورت ہو جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ بَكْرًا۔

۲ و ۳ لم کا عمل، اسم آلہ کی تعریف، قاعدہ و گردان: کملمز فی الشق الثانی من السوال الاول ۱۴۲۴ھ و ۱۴۳۵ھ

السوال الثانی ..... فعل ماضی معروف سے فعل مضارع معروف کس طرح بنتا ہے؟ وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔ لَاتَتَنَفَّوْا، لَايَتْرُكْنَ، لَا يَسْمَعْنَ، لِأَضْرِبَنَّ، لَاتَنْفَعِيْ، اِمْتَنِعْ ان الفاظ کے معانی لکھیں نیز یہ بھی بتائیں کہ یہ کون کون سے صیغے ہیں۔ اسم ظرف کی تعریف، اس کے بنانے کا قاعدہ اور گردان تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) ماضی معروف سے مضارع معروف بنانے کا طریقہ (۲) مذکورہ الفاظ کا معنی و صیغے (۳) اسم ظرف کی تعریف، قاعدہ و گردان۔

جواب ..... **۱ و ۳** ماضی معروف سے مضارع معروف بنانے کا طریقہ اور اسم ظرف کی تعریف، قاعدہ و گردان:۔ کملمز فی الشق الاول من السوال الاول ۱۴۲۴ھ۔

۲ مذکورہ الفاظ کا معنی و صیغے:۔

الفاظ	معانی	صیغے
لَاتَتَنَفَّوْا	نہ منع کرو تم کئی مرد	صیغہ جمع مذکر حاضر، نہی حاضر معروف
لَايَتْرُكْنَ	ہرگز نہ چھوڑیں وہ کئی مرد	صیغہ جمع مذکر غائب، نہی غائب بانون خفیفہ معروف
لَا يَسْمَعْنَ	ہرگز ہرگز نہ سنے وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب، نہی غائب بانون ثقیلہ معروف
لِأَضْرِبَنَّ	چاہیے کہ ضرور ضرور ماروں میں ایک مرد	صیغہ واحد متکلم، امر غائب بانون ثقیلہ معروف
لَاتَنْفَعِيْ	نہ منع کرو ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر، نہی حاضر معروف
اِمْتَنِعْ	ضرور ضرور منع کرو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر، امر حاضر بانون ثقیلہ معروف

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۷ھ

السوال الاول ..... مجانی مزید فیہ بے ہمزہ وصل کے کتنے ابواب ہیں؟ مثالوں کے ساتھ سب کے نام لکھیں۔ الجلوس، مصدر سے صرف صغیر کی گردان لکھیں۔ غلط اور صحیح کی نشاندہی کریں۔

① مجانی اس کو کہتے ہیں جس میں چار حروف اصلی ہوں۔ (غلط)

② نون ثقیلہ سے پہلے سات صیغوں میں الف آتا ہے۔ (غلط)

③ نون خفیفہ صرف آخر صیغوں میں آتا ہے۔ (صحیح)

④ لن فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کرتا ہے۔ (غلط)

⑤ جب ماضی سے حرفی نہ ہوگی اسم تفضیل نہیں آئے گا۔ (صحیح)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) مجانی مزید فیہ بے ہمزہ وصل کے ابواب (۲) الجلوس مصدر

Scanned with CamScanner

سے صرف صغیر (۳) غلط اور صحیح کی نشاندہی:۔ (۱)

جواب ..... ❶ غلاقی مزید فیہ ہمزہ وصل کے ابواب:۔ کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔

❷ الجلوس مصدر سے صرف صغیر:۔ اَلْجُلُوْسُ (ضرب یضرب) بمعنی بیٹھنا۔

جَلَسَ یَجْلِسُ جُلُوْسًا فهو جَالِسٌ وَجُلِسَ یُجْلَسُ جُلُوْسًا فذاك مَجْلُوْسٌ مَاجْلِسَ مَاجُلِسَ لَمْ یَجْلِسْ لَمْ یُجْلَسْ لَایَجْلِسُ لَایُجْلَسُ لَنْ یَجْلِسَ لَنْ یُجْلَسَ لِیَجْلِسْ لِیُجْلَسْ لِیَجْلِسَ لِیُجْلَسَ الامر منه اِجْلِسْ لِتُجْلَسْ لِیَجْلِسْ لِیُجْلَسْ اِجْلِسَنَّ لِتُجْلَسَنَّ لِیَجْلِسَنَّ لِیُجْلَسَنَّ اِجْلِسْنَ لِتُجْلَسْنَ لِیَجْلِسْنَ لِیُجْلَسْنَ والنهی عنه لَاتَجْلِسْ لَاتُجْلَسْ لَایَجْلِسْ لَایُجْلَسْ لَاتَجْلِسَنَّ لَاتُجْلَسَنَّ لَایَجْلِسَنَّ لَایُجْلَسَنَّ لَاتَجْلِسْنَ لَاتُجْلَسْنَ لَایَجْلِسْنَ لَایُجْلَسْنَ الظرف منه مَجْلِسٌ مَجْلِسَانِ مَجَالِسُ وَمُجْلِسٌ والآلة منه مِجْلَسٌ مِجْلَسَانِ مَجَالِسُ وَ مُجْلِسٌ مِجْلَسَةٌ مِجْلَسَتَانِ مَجَالِسُ وَمُجْلِسَةٌ مِجْلَاسٌ مِجْلَاسَانِ مَجَالِيْسُ وَمُجْلِيْسٌ افعل التفضيل المذكر منه اَجْلَسُ اَجْلَسَانِ اَجْلَسُوْنَ اَجَالِسُ وَ اُجَيْلِسٌ والمؤنث منه جُلْسٰى جُلْسَيَانِ جُلْسَيَاتٌ جُلَّسٌ وَجُلَيْسٰى۔

❸ غلط اور صحیح کی نشاندہی:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

السوال الثالث ..... اہل صرف کی اصطلاح میں الحاق کسے کہتے ہیں؟ ملحق برباعی مجرد کے کتنے ابواب ہیں؟ مثالوں کے ساتھ سب کے نام لکھیں۔ الاقشعرار اور التبختر دونوں مصدروں سے صرف صغیر کی گردان لکھیں۔ التصریف مصدر سے لام تاکید بانون خفیفہ مجہول کی گردان لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) الحاق کی تعریف اور ملحق برباعی مجرد کے ابواب (۲) الاقشعرار اور التبختر سے صرف صغیر (۳) التصریف مصدر سے لام تاکید بانون خفیفہ مجہول کی گردان۔

جواب ..... ❶ الحاق کی تعریف اور ملحق برباعی مجرد کے ابواب:۔ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ

❷ الاقشعرار اور التبختر سے صرف صغیر:۔

"اَلْاِقْشِعْرَارُ" کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۷ھ۔

"اَلتَّبَخْتُرُ" (تفعلل یفعلل) بمعنی ناز سے چلنا۔ تَبَخْتَرَ یَتَبَخْتَرُ تَبَخْتُرًا فهو مُتَبَخْتِرٌ تُبُخْتِرَ یُتَبَخْتَرُ تَبَخْتُرًا فذاك مُتَبَخْتَرٌ مَاتَبَخْتَرَ مَاتُبُخْتِرَ لَمْ یَتَبَخْتَرْ لَمْ یُتَبَخْتَرْ لَایَتَبَخْتَرُ لَایُتَبَخْتَرُ لَنْ یَتَبَخْتَرَ لَنْ یُتَبَخْتَرَ لِیَتَبَخْتَرْ لِیُتَبَخْتَرْ لِیَتَبَخْتَرَنَّ لِیُتَبَخْتَرَنَّ لِیَتَبَخْتَرْنَ لِیُتَبَخْتَرْنَ الامر منه تَبَخْتَرْ لِتُتَبَخْتَرْ لِیَتَبَخْتَرْ لِیُتَبَخْتَرْ لِتَبَخْتَرَنَّ لِتُتَبَخْتَرَنَّ لِیَتَبَخْتَرَنَّ لِیُتَبَخْتَرَنَّ تَبَخْتَرْنَ لِتُتَبَخْتَرْنَ لِیَتَبَخْتَرْنَ لِیُتَبَخْتَرْنَ والنهی عنه لَاتَتَبَخْتَرْ لَاتُتَبَخْتَرْ لَایَتَبَخْتَرْ لَایُتَبَخْتَرْ لَاتَتَبَخْتَرَنَّ لَاتُتَبَخْتَرَنَّ لَایَتَبَخْتَرَنَّ لَایُتَبَخْتَرَنَّ لَاتَتَبَخْتَرْنَ لَاتُتَبَخْتَرْنَ لَایَتَبَخْتَرْنَ لَایُتَبَخْتَرْنَ والظرف منه مُتَبَخْتَرٌ مُتَبَخْتَرَانِ مُتَبَخْتَرَاتٌ۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

❻ التصریف مصدر سے لام تاکید بانون خفیف مجہول کی گردان:۔ لَيُصَرَّفَنْ لَيُصَرَّفُنَّ لَتُصَرَّفَنْ لَتُصَرَّفُنَّ لَتُصَرَّفِيْنَّ لَأُصَرَّفَنْ لَنُصَرَّفَنْ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۷ھ

السؤال الاول ..... معتل بالفیف اور مضاعف میں سے ہر ایک کی تعریف اور اقسام مثالوں کے ساتھ وضاحت سے تحریر کریں۔ مہموز کے چاروں قاعدے مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔ الوقایۃ مصدر سے لام تاکید بانون ثقیلہ و فعل مستقبل معروف کی گردان لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) معتل بالفیف اور مضاعف کی تعریف، اقسام مع امثلہ (۲) مہموز کے چاروں قاعدے مع امثلہ (۳) الوقایۃ مصدر سے لام تاکید بانون ثقیلہ معروف کی گردان۔

جواب ..... ❶ معتل بالفیف اور مضاعف کی تعریف، اقسام مع امثلہ:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السؤال الاول ۱۴۲۱ھ۔

❷ مہموز کے چاروں قاعدے مع امثلہ:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۵ھ۔

❸ الوقایۃ مصدر سے لام تاکید بانون ثقیلہ معروف کی گردان:۔ لَيَقِيَنَّ لَيَقِيَانِّ لَيَقُنَّ لَتَقِيَنَّ لَتَقِيَانِّ لَيَقِيْنَانِّ لَتَقِيْنَانِّ لَتَقِيْنَّ لَتَقِيَانِّ لَتَقُنَّ لَتَقِيْنَّ لَتَقِيَانِّ لَتَقِيْنَانِّ لَأَقِيَنَّ لَنَقِيَنَّ۔

السؤال الثانی ..... التلقی مصدر سے صرف صغیر کی گردان لکھیں۔ قَائِلٌ، ذُعِيَ، رَامٍ، مُؤْقِنٌ مذکورہ صیغوں کی اصل تا تحریر تعلیل کریں اور ان میں جاری ہونے والے قواعد لکھیں۔ الولی مصدر سے صرف صغیر کی گردان لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) التلقی سے صرف صغیر (۲) مذکورہ صیغوں کی اصل، تعلیل و قواعد (۳) الولی سے صرف صغیر۔

جواب ..... ❶ التلقی سے صرف صغیر:۔ التلقی (تفعل، ناقص) بمعنی ملنا، ملاقات کرنا، حاصل کرنا۔

تَلَقَّى يَتَلَقَّى تَلَقِّيًا فهو مُتَلَقٍّ وَتُلُقِّيَ يُتَلَقَّى تَلَقِّيًا فذاك مُتَلَقًّى مَاتَلَقَّى مَاتُلُقِّيَ لَمْ يَتَلَقَّ لَمْ يُتَلَقَّ لَايَتَلَقَّى لَايُتَلَقَّى لَنْ يَتَلَقَّى لَنْ يُتَلَقَّى لَيَتَلَقَّيَنَّ لَيُتَلَقَّيَنَّ لَيَتَلَقَّيْنَّ لَيُتَلَقَّيْنَّ الامر منه تَلَقَّ لِتُتَلَقَّ لِيَتَلَقَّ لِيُتَلَقَّ تَلَقَّيَنَّ لِتُتَلَقَّيَنَّ لِيَتَلَقَّيْنَّ لِيُتَلَقَّيْنَّ تَلَقَّيْنَّ لِتُتَلَقَّيْنَّ لِيَتَلَقَّيَانِّ لِيُتَلَقَّيَانِّ والنهی عنه لَاتَتَلَقَّ لَاتُتَلَقَّ لَايَتَلَقَّ لَايُتَلَقَّ لَاتَتَلَقَّيَنَّ لَاتُتَلَقَّيَنَّ لَايَتَلَقَّيْنَّ لَايُتَلَقَّيْنَّ لَاتَتَلَقَّيَانِّ لَاتُتَلَقَّيَانِّ لَايَتَلَقَّيَانِّ لَايُتَلَقَّيَانِّ والظرف منه مُتَلَقًّى مُتَلَقَّيَانِ مُتَلَقَّيَاتٌ۔

❷ مذکورہ صیغوں کی اصل، تعلیل و قواعد:۔ قَائِلٌ: اصل میں قَاوِلٌ تھا واؤ الف زائدہ کے بعد واقع ہوا تو اس کو ہمزہ سے بدل دیا قَائِلٌ ہو گیا۔ اس میں معتل العین کے قاعدہ نمبر سات کے تحت تعلیل ہوئی ہے کہ جو واؤ اور یا الف زائدہ کے بعد واقع ہوں ان کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں جیسے قائل و بائع۔ یا اصل میں قَاوِلٌ اور بَايِعٌ تھے۔

ذُعِيَ: اصل میں دُعِوَ تھا واؤ طرف میں کسرہ کے بعد واقع ہوئی اس کو یاء سے بدل دیا تو دُعِيَ ہو گیا۔ اس میں معتل اللام کا

پہلا قاعدہ جاری ہوا ہے کہ جو واؤ کلمہ کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے کسرہ ہو تو وہ واؤ یاء سے بدل جاتا ہے جیسے ذِیسَ و رَضِیَ یہ اصل میں ذِوِسَ و رَضِوَ تھے۔

رَامٍ: اصل میں رَاوِیٌ تھا، یاء پر ضمہ دشوار تھا اس کو گرا دیا، دو ساکن جمع ہوئے یا اور تنوین، یا کو گرا دیا تو رَامٍ ہو گیا۔ اس میں معتل اللام کے قاعدہ نمبر ۳ کے تحت تعلیل ہوئی کہ جو یا واسم فاعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے کسرہ ہو تو وہ یا گر جاتی ہے۔

مُوْقِنٌ: اصل میں مُیْقِنٌ تھا یاء ساکن غیر مشدد اور ماقبل مضموم تھا اس یا کو واؤ سے بدل دیا تو مُوْقِنٌ ہو گیا اس میں معتل الفاء کا قاعدہ نمبر ۳ جاری ہوا کہ جو یا ساکن ہو اور مشدد نہ ہو اس سے پہلا حرف مضموم ہو تو اس یا کو واؤ سے بدل دیتے ہیں۔

الولی سے صرف صغیر: اَلْوَلِیُّ (حسب التعریف مفروق) بمعنی نزدیک ہونا، دوست بنانا۔

وَلِیَ یَلِیْ وَلْیًا فهو وَالٍ وَوَلِیَ یُوْلِیْ وَلْیًا فذاك مَوْلِیٌّ مَاوْلِیَ لَمْ یَلِ لَمْ یَوْلَ لَایَلِیْ لَایُوْلِیْ لَنْ یَلِیَ لَنْ یُوْلِیَ لَیَلِیَنَّ لَیُوْلِیَنَّ لَوَلِیَتْ لَیُوْلِیَنَّ الامر منه لِتَوْلَ لِیَلِ لِیَوْلَ لِیَلِیَا لِتَوْلَیَا لِیَلِیَا لِیُوْلِیَا لَنْ لِتَوْلَیَا لِیَلِیَنَّ لِیُوْلِیَنَّ والنهی عنه لَا تَلِ لَاتَوْلَ لَایَلِ لَایَوْلَ لَا تَلِیَا لَاتَوْلَیَا لَایَلِیَا لَایُوْلِیَا لَا تَلِیَنَّ لَاتَوْلَیَنَّ لَایَلِیَنَّ لَایُوْلِیَنَّ الظرف منه مَوْلًی مَوْلَیَانِ مَوَالٍ وَمُوَیْلٍ والآلة منه مِیْلًی مِیْلَیَانِ مَوَالٍ وَ مُوَیْلٍ ، مِیْلَاةٌ مِیْلَاتَانِ مَوَالٍ و مُوَیْلِیَةٌ ، مِیْلَاءُ مِیْلَاوَانِ مَوَالٍ و مُوَیْلِیٌّ افعل التفضیل المذکر منه اَوْلَی اَوْلَیَانِ اَوْلَوْنَ اَوَالٍ و اُوَیْلٍ وَلِیَ وَلَیَانِ وَلَیَاتٌ وَلًی و وَلَیٌّ۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

﴿الورقة الخامسة : فی النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۱ھ

السؤال الاول .....والی لانتهاء الغایة و قد یکون مابعدها داخلا فی ماقبلها نحو قوله تعالیٰ فاغسلوا وجوهکم وایدیکم الی المرافق، وقد لایکون مابعدها داخلا فی ماقبلها نحو قوله تعالیٰ ثم اتموا الصیام الی اللیل.

عبارت کا سلیس ترجمہ کرکے مطلب واضح کریں، عبارت مذکورہ میں صرف مثالوں کی ترکیب کریں۔ (۸، رحمانیہ)

﴿خلاصہ سوال﴾ .....اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کا مطلب (۳) امثلہ کی ترکیب۔

الجواب ..... ① عبارت کا ترجمہ:۔ اور لفظ الی غایت کی انتہا کے لئے آتا ہے اور کبھی داخل ہوتا ہے اس کا مابعد اس کے ماقبل میں جیسے فاغسلوا وجوهکم وایدیکم الی المرافق اور کبھی داخل نہیں ہوتا اس کا مابعد اس کے ماقبل میں جیسے ثم اتموا الصیام الی اللیل۔

② عبارت کا مطلب:۔ اس عبارت میں حروف جارہ میں سے الی کا مقصد بیان کررہے ہیں کہ الی غایت کی انتہاء کو بیان کرنے کے لئے آتا ہے اور کبھی تو اس کا مابعد اپنے ماقبل میں داخل ہوتا ہے جیسے فاغسلوا وجوهکم الخ اس مثال میں الی کا مابعد مرافق (کہنیاں) ماقبل والے حکم (دھونے) میں داخل ہیں اور کبھی الی کا مابعد اس کے ماقبل میں داخل نہیں ہوتا جیسے اتموا الصیام الی اللیل اس مثال میں الی کا مدخول ماقبل والے حکم میں داخل نہیں ہے۔

③ امثلہ کی ترکیب:۔ "نحو قوله تعالیٰ" نحو مضاف قول مضاف "ہ" ضمیر موصوف تعالیٰ جملہ فعلیہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر قول کا مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر خبر ہے مبتداء محذوف نحوہ کی، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فا جزائیہ اغسلوا فعل وفاعل وجوهکم مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ ایدیکم مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ الی المرافق جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل امر اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا ہے شرط (مذکور فی القرآن) اذا قمتم الی الصلوٰة کی، شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہو کر مقول ہوا قول کا "قول مقول مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے مبتداء محذوف نحوہ کی، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"نحو قوله تعالیٰ" کما مرّ سابقا۔

ثم عاطفہ اتموا فعل وفاعل الصیام مفعول بہ الی اللیل جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقول ہوا قول کا، قول مقول مل کر مضاف الیہ ہے نحو مضاف کا، مضاف مضاف الیہ مل کر نحو مبتدا کی خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

السؤال الثالث ..... وهذه الحروف الخمسة تنصب الاسم اذاكان مضافا الى اسم آخر نحويا عبدالله وايا غلام زيد وهيا شريف القوم واي افضل القوم و اعبدالله، و ترفع الاسم ان لم يكن ذلك الاسم مضافا مثل يا زيد و يا رجل. (ص ۱۳، رحمانیہ)

عبارت مذکورہ کا ترجمہ کریں اور مطلب بیان کریں، خط کشیدہ عبارت کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور قابل توجہ ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کا مطلب (۳) عبارت مخطوطہ کی ترکیب

الجواب ..... ① عبارت کا ترجمہ:۔ اور یہ پانچ حروف نصب دیتے ہیں اسم کو جب کہ وہ اسم مضاف ہوں دوسرے اسم کی طرف جیسے یا عبدالله و ایا غلام زید وهیا شریف القوم و ای افضل القوم و اعبدالله اور رفع دیتے ہیں اسم کو اگر نہ ہو وہ اسم مضاف جیسے "یا زید یا رجل"۔

② عبارت کا مطلب:۔ اس عبارت میں حروف ناصبہ للاسم کے متعلق تفصیل بیان کی گئی ہے۔

جو حروف اسم کو نصب دیتے ہیں ان کی تعداد سات بیان کی جاتی ہے ① واؤ بمعنی مع جیسے استوى الماء والخشبة برابر ہو گیا پانی لکڑی کے ② الا جو کہ استثناء کیلئے مستعمل ہے جیسے جاء نی القوم الا زیدا آئی میرے پاس قوم مگر زید نہیں آیا ③ یا جو کہ نداء قریب و بعید کیلئے مستعمل ہے جیسے یا عبدالله ④ و ⑤ ایا، هیا جو کہ نداء بعید کیلئے مستعمل ہیں جیسے ایا غلام زید، هیا شریف القوم ⑥ و ⑦ أی والهمزة المفتوحة جو کہ نداء قریب کیلئے مستعمل ہیں جیسے أی افضل القوم، اعبدالله آخر والے پانچ حروف جو کہ نداء کے لئے مستعمل ہیں یہ اپنے مابعد والے اسم کو اس وقت نصب دیتے ہیں جبکہ وہ اپنے مابعد کی طرف مضاف ہو جیسا کہ امثلہ سے ظاہر ہے اور اگر ان کا مدخول اپنے مابعد کی طرف مضاف نہ ہو تو پھر یہ اپنے مدخول کو رفع دیتے ہیں جیسے یا زید، یا رجل، ایا غلام، هیا شریف، ای افضل، ازید۔

③ عبارت مخطوطہ کی ترکیب:۔ واؤ استینافیہ هذه اسم اشارہ الحروف الخمسة موصوف صفت مل کر مشار الیہ، اشارہ مشار الیہ ملکر مبتدا تنصب فعل و فاعل الاسم مفعول بہ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا مقدم اذا شرطیہ کان فعل ناقص هو ضمیر مستتر اس کا اسم مضافا اسم مفعول هو ضمیر مستتر نائب فاعل الى حرف جار اسم آخر موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا اسم مفعول کے، اسم مفعول اپنے نائب فاعل و متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی کان کی کان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر شرط ہوا خبر، شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

واؤ عاطفہ ترفع فعل و فاعل الاسم مفعول بہ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء مقدم ان شرطیہ لم یکن فعل ناقص ذلك الاسم اشارہ مشار الیہ مل کر لم یکن کا اسم مضافا خبر، لم یکن فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر شرط، شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف ہوا تنصب پر الخ۔

Scanned with CamScanner

السوال الثانی ۱۴۲۱ھ

السؤال الاول ..... حروف تجزم الفعل المضارع و هی خمسة احرف ، لمْ و لمّا و لام الامر و لا النهی وان للشرط والجزاء فلم تجعل الفعل المضارع ماضیا منفیا مثل لم یضرب بمعنی ماضرب و لمّا مثل لم لکنها مختصة بالا ستغراق مثل لما یضرب زیدای ماضرب زید فی شئ من الازمنة الماضیة.

عبارت کا ترجمہ وتشریح کریں، فعل مضارع کو جزم دینے والے عوامل کتنے اور کون کونسے ہیں؟ مثال سے واضح کریں نیز عبارت مخلوطہ کی نحوی ترکیب بھی کریں۔ (ص ۱۲، رحمانیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تشریح (۳) حروف جازمہ کی تعداد ونشاندہی مع امثلہ (۴) خط کشیدہ عبارت کی ترکیب۔

الجواب ..... ① عبارت کا ترجمہ:۔ جو حروف فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں وہ پانچ حروف ہیں۔ لم، لمّا، لام امر، لا نہی، ان شرطیہ۔ پس لم فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے لم یضرب یہ ماضرب کے معنی میں ہے اور لمّا مثل لم کے ہے لیکن یہ (لمّا) مختص ہے استغراق کے ساتھ جیسے لمّا یضرب زید یعنی (اسکا معنی) نہیں مارا زید نے گزرے ہوئے زمانے میں سے کسی زمانہ میں۔

② عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں حروف جازمہ اور اُنکے عمل کو بیان کیا گیا ہے۔ حروف جازمہ پانچ ہیں کہ جب وہ فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں تو اسکو جزم دے دیتے ہیں وہ پانچ حروف یہ ہیں: لَمْ، لمّا، لام امر، لا نہی، اِنْ شرطیہ، ان میں سے لَمْ فعل مضارع کو جزم دینے کے ساتھ اسکو ماضی منفی کے معنی میں بھی کر دیتا ہے جیسے لَمْ یضرب" اسکا معنی ہے ماضرب یعنی نہیں مارا اس نے زمانہ ماضی میں، اور لمّا بھی لَمْ کی طرح فعل مضارع کو جزم دینے کے ساتھ استغراق کا بھی فائدہ دیتا ہے جیسے لَمْ یضرب اس نے نہیں مارا اور لمّا یضرب اس نے اپنی پیدائش سے لے کر وقت تکلم تک نہیں مارا، گویا لمّا میں استغراق ہے۔

③ حروف جازمہ کی تعداد ونشاندہی مع امثلہ:۔ حروف جازمہ پانچ ہیں (لَمْ، لمّا، لام امر، لا نہی، اِنْ شرطیہ)
لَمْ کی مثال (لَمْ یَضْرِبْ) لمّا کی مثال (لمّا یَضْرِبْ) لام امر کی مثال (لِیَضْرِبْ) لا نہی کی مثال (لَاتَضْرِبْ)
اِنْ شرطیہ کی مثال (اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ)

④ خط کشیدہ عبارت کی ترکیب:۔ حروف موصوف تجزم فعل وفاعل الفعل المضارع موصوف صفت مکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مکر خبر ہے النوع السادس مبتدا کی، مبتدا خبر مکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا واؤ استنافیہ ھی ضمیر مبتدا خمسة احرف ممیز جمیز مکر خبر، مبتدا خبر مکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

السؤال الثانی ..... افعال المدح والذم۔ افعال مدح وذم کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں مثالوں سے واضح کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں افعال مدح وذم کی تعداد ونشاندہی مع امثلہ مطلوب ہے۔

الجواب ..... افعال مدح وذم کی تعداد ونشاندہی مع امثلہ:۔ افعال مدح وذم چار ہیں۔ ان میں سے دو فعل مدح ہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

① نعم ② حب اور دو فعل ذم ہیں ① بئس ② لکسا، اور ان کے مابعد والا اسم ان کا فاعل ہوتا ہے اور مرفوع ہوتا ہے اور اسے مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں جیسے "نعم الرجل زید، حبذا زید، بئس الرجل عمرو، سا الرجل زید"۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۲۱ھ

الشق الاول ..... وَفِيْ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ لَايَجُوْزُ الْاِقْتِصَارُ عَلٰى اَحَدِ الْمَفْعُوْلَيْنِ ، وَاِذَا تَوَسَّطَتْ بَيْنَ مَفْعُوْلَيْهَا اَوْتَاَخَّرَتْ عَنْهُمَا جَازَ اِبْطَالُ عَمَلِهَا مِثْلُ "زَيْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ وَزَيْدًا ظَنَنْتُ قَائِمًا، وَزَيْدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ وَزَيْدًا قَائِمًا ظَنَنْتُ . (ص ۴۸۔ رحمانیہ)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں و مطلب بیان کریں، خط کشیدہ عبارت کی ترکیب کریں۔ الافعال سے کونسے افعال مراد ہیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں پانچ امور حل طلب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کا مطلب (۴) عبارت مخطوطہ کی ترکیب (۵) هذه الافعال کی مراد۔

الجواب ..... ① عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

② عبارت کا ترجمہ:۔ اور ان افعال میں نہیں ہے جائز اکتفاء کرنا دو مفعولوں میں سے ایک مفعول پر اور جب یہ واقع ہوں اپنے دو مفعولوں کے درمیان یا ان سے مؤخر ہوں تو ان کے عمل کو باطل کرنا جائز ہے جیسے زَيْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ، زَيْدًا ظَنَنْتُ قَائِمًا، اور زَيْدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ، زَيْدًا قَائِمًا ظَنَنْتُ۔

③ عبارت کا مطلب:۔ اس عبارت میں افعال قلوب کے متعلق ضابطہ بیان کر رہے ہیں کہ افعال قلوب ہمیشہ دو مفعولوں پر داخل ہوتے ہیں تو ضابطہ بیان کیا کہ ان کے دو مفعولوں میں سے ایک پر اکتفاء کرنا یعنی ایک کو حذف کرنا اور ایک کو ذکر کرنا درست نہیں ہے، البتہ دونوں کو ذکر کرنا یا دونوں کو حذف کرنا جائز ہے۔

دوسرا ضابطہ یہ بیان کیا کہ جب افعال قلوب میں سے کوئی فعل اپنے دونوں مفعولوں کے درمیان واقع ہو یا دونوں مفعولوں سے مؤخر واقع ہو تو اسکے عمل کو باطل کرنا جائز ہے یعنی یہ فعل اپنے مفعولوں میں عمل کر بھی سکتا ہے اور اسکے عمل کو باطل بھی کر سکتے ہیں کہ دونوں مفعولوں میں عمل نہ کرے جیسے زَيْدٌ ظننت قائمٌ (فعل درمیان میں واقع ہے عمل نہیں کر رہا) زيدًا ظننت قائمًا (فعل درمیان میں واقع ہے اور عمل کر رہا ہے) زيدٌ قائمٌ ظننت (فعل مؤخر ہے عمل نہیں کر رہا) زيدًا قائمًا ظننت (فعل مؤخر ہے اور عمل کر رہا ہے)۔

④ عبارت مخطوطہ کی ترکیب:۔ واؤ استینافیہ فی جارہ هذه اسم اشارہ الافعال مشار الیہ، اشارہ مشار الیہ ملکر مجرور، جار ملکر متعلق اول لایجوز فعل الاقتصار فاعل علی جار واحد مضاف المفعولین مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

⑤ هذه الافعال کی مراد:۔ ان افعال سے مراد افعال قلوب ہیں جیسا کہ ابھی مطلب کے ضمن میں گزر چکا ہے۔

الشق الثانی ..... اَلثَّانِيْ اَلْمَصْدَرُ وَهُوَ اِسْمُ حَدَثٍ اُشْتُقَّ مِنْهُ الْفِعْلُ وَاِنَّمَا سُمِّيَ مَصْدَرًا لِصُدُوْرِ الْفِعْلِ عَنْهُ وَيَعْمَلُ عَمَلَ فِعْلِهِ فَاِنْ كَانَ فِعْلُهُ لَازِمًا فَيَرْفَعُ الْفَاعِلَ فَقَطْ مِثْلُ اَعْجَبَنِيْ قِيَامُ زَيْدٍ وَاِنْ كَانَ مُتَعَدِّيًا

فَيَرْفَعُ الْفَاعِلَ وَيَنْصِبُ الْمَفْعُوْلَ بِهٖ نَحْوُ اَعْجَبَنِيْ ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًا۔ (ص ۴۹، رحمانیہ)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، عبارت کا مطلب بیان کریں، خط کشیدہ عبارت کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کا مطلب (۴) عبارت مخطوطہ کی ترکیب۔

جواب ..... ❶ **عبارت پر اعراب:** کما مرّ فی السوال آنفا۔

❷ **عبارت کا ترجمہ:** دوسرا عامل قیاسی مصدر ہے اور مصدر نام ہے اس حدث کا کہ مشتق ہوتا ہے اس سے فعل اور نام رکھا گیا اس کا مصدر بوجہ صادر ہونے فعل کے اس سے اور یہ اپنے فعل کی طرح عمل کرتا ہے پس اگر اس کا فعل لازمی ہے تو پس یہ رفع دے گا فاعل کو جیسے اعجبنی قیامُ زیدٍ اور اگر متعدی ہو تو رفع دیتا ہے فاعل کو اور نصب دیتا ہے مفعول بہ کو جیسے اعجبنی ضربُ زیدٍ عمرًا۔

❸ **عبارت کا مطلب:** اس عبارت میں عوامل قیاسیہ میں سے دوسرے عامل مصدر کی تعریف و عمل کو ذکر کر رہے ہیں کہ مصدر کسی چیز کے حدث (پیدا کرنے) کو کہتے ہیں کہ جس سے افعال نکلتے ہیں جیسے ضرب مصدر ہے اس کا معنی فعل ضرب کا وجود میں آنا اور پیدا ہونا ہے اور اس سے دوسرے افعال (ماضی، مضارع وغیرہما) بنتے ہیں۔

مصدر کی تعریف کے بعد اس کی وجہ تسمیہ بیان کی کہ مصدر کا معنی ہے صادر ہونے کی جگہ، چونکہ اس سے بھی فعل صادر ہوتا ہے یہ اس کے صادر ہونے کی جگہ ہے اس وجہ سے اس کو بھی مصدر کہتے ہیں، اس کے بعد مصدر کے عمل کو ذکر کیا کہ مصدر اپنے فعل والا عمل کرتا ہے یعنی اگر لازمی ہو تو صرف فاعل کو رفع دیتا ہے۔ جیسے اعجبنی قیامُ زیدٍ اس میں قیام مصدر لازمی ہے اور وہ معنی زید کو رفع دے رہا ہے فاعل ہونے کی وجہ سے اور اگر مصدر متعدی ہو تو یہ مفعول بہ کو نصب بھی دیتا ہے جیسے اعجبنی ضربُ زیدٍ عمرًا اس میں ضرب مصدر متعدی ہے اس وجہ سے اس نے زید کو معنی رفع بھی دیا اور عمرو کو نصب بھی دیا۔

❹ **عبارت مخطوطہ کی ترکیب:** واؤ استینافیہ انما کلمہ حصر سمعی فعل مجہول ھو ضمیر مستتر نائب فاعل مصدرًا مفعول بہ لام جارہ صدور مصدر مضاف الفعل مضاف الیہ عنہ جار مجرور مکر متعلق ہوا مصدر کا، مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ و متعلق سے مکر شبہ جملہ ہو کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے نائب فاعل و مفعول بہ و متعلق سے مکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿الورقة الخامسة : فی النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۲ھ

السوال الاول ..... حروف جارہ کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں، کیا عمل کرتے ہیں، نیز درج ذیل عبارت کی ترکیب نحوی کریں

وحتی لا تنهد الغاية فی الزمان نحو نمت البارحة حتی الصباح و فی المکان نحو سرت البلد حتی السوق و للصاحبة نحو قرأت وردی حتی الدعاء وما بعدها قد یکون داخلا فی حکم ماقبلها۔ (ص ۷۰، ۹، رحمانیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) حروف جارہ کی تعداد و نشاندہی (۲) حروف جارہ کا عمل

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

(۳) عبارت کی ترکیب۔

ترکیب .....(۱) حروف جارہ کی تعداد و نشاندہی:۔ حروف جارہ کی تعداد سترہ ہے جن کو شاعر نے اس شعر میں ذکر کیا ہے۔

با، وتا، و کاف ولام وواؤ، منذ، مذ، خلا وبه، حاشا، من، عدا، فی، عن، علٰی، حتی، الٰی

جیسے زیدٌ فی الدارِ، عمروٌ کالاسدِ، کتبتُ بالقلمِ۔ ان تینوں مثالوں میں حروف جارہ اپنے مابعد والے اسم کو جرّ دے رہے ہیں۔

(۲) حروف جارہ کا عمل:۔ یہ حروف جس اسم پر داخل ہوتے ہیں اس کو جرّ دے دیتے ہیں جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔

(۳) عبارت کی ترکیب:۔ واؤ استیناف یہ حتی بتاویل ھذا اللفظ مبتدا لام جارہ انتھاء مصدر مضاف الغایۃ مضاف الیہ فی الزمان جار مجرور ملکر معطوف علیہ واؤ عاطفہ فی المکان جار مجرور ملکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر متعلق ہوا مصدر کے، مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہوکر مجرور، جار مجرور ملکر بدایۃ کے متعلق ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نحو مضاف نمت فعل وفاعل البارحۃ مفعول فیہ حتی الصباح جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر نحوہ مبتدا محذوف کی خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"نحو سرت البلد حتی السوق" انکی ترکیب بھی نمت البارحۃ حتی الصباح کی طرح ہی ہے۔

"وللمصاحبۃ" واؤ عاطفہ للمصاحبۃ جار مجرور ملکر بدایۃ کے متعلق ہوکر مبتدا محذوف ھی کی خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نحو مضاف قرأت فعل وفاعل وردی مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ حتی الدعا جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر نحوہ مبتدا محذوف کی خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"ومابعدھا قدیکون داخلا فی حکم ماقبلھا" واؤ عاطفہ ما موصولہ یا موصوفہ بعد ظرف مضاف ھا ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ہے ثبت فعل محذوف کا، ثبت فعل اپنے فاعل ومفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ ہوا ما موصول کا یا صفت ہوئی ما موصوفہ کی، موصول اپنے صلہ سے ملکر یا موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتداء قد برائے تقلیل یکون فعل ناقص ھو ضمیر اسم داخلا صیغہ صفت مع فاعل، فی جار مجرور ملکر متعلق ہوا یکون کے، یکون اپنے اسم اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

حکم ماقبلھا مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ہے ثبت فعل محذوف کا، ثبت فعل اپنے فاعل مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ ہوا ما موصول کا یا صفت ہوئی ما موصوفہ کی، موصول اپنے صلہ سے ملکر یا موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتداء قد برائے تقلیل یکون فعل ناقص ھو ضمیر اسم داخلا صیغہ صفت مع فاعل، فی جار مجرور ملکر متعلق ہوا یکون کے، یکون اپنے اسم اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

السؤال الثالث ..... حروف ناصبہ اور جازمہ کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں نیز درج ذیل عبارت کی ترکیب کریں۔

حروف تنصب الاسم فقط وھی سبعۃ احرف، الواو بمعنی مع نحو استوی الماء والخشبۃ والا وھی للاستثناء نحو جاء نی القوم الازیدا۔ (ص ۱۲۱، ۱۲۲، رحمانی)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) حروف ناصبہ و جازمہ کی تعداد و نشاندہی (۲) حروف ناصبہ و جازمہ کا عمل (۳) عبارت کی ترکیب۔

Scanned with CamScanner

الجواب ..... ❶ حروف ناصبہ وجازمہ کی تعداد ونشاندہی:۔

حروف ناصبہ: کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔

حروف جازمہ: کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۱ھ۔

❷ حروف ناصبہ وجازمہ کا عمل:۔ حروف ناصبہ اپنے مدخول کو نصب دیتے ہیں جیسے یا عبدالله اور جاء نی القوم الا زیدًا اور حروف جازمہ فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کو جزم دیتے ہیں جیسے لِیَضْرِبْ۔

❸ عبارت کی ترکیب:۔ حروف موصوف تنصب فعل وفاعل الاسم مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر خبر ہے النوع الرابع مبتدا کی، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فقط میں فا فصیحہ قط اسم فعل بمعنی انته فعل امر اس میں انت ضمیر مستتر اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا ہے شرط محذوف اذا نصبت بها الاسم کی، اذا حرف شرط نصبت فعل وفاعل بها جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے الاسم مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومتعلق ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

واو استینافیہ هی ضمیر مبتدا سبعة ممیز احرف تمییز ممیز تمییز ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

الواو ذوالحال بمعنی مع حال، ذوالحال حال ملکر خبر ہے مبتدا محذوف احدها کی، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نحو مضاف استوی فعل الماء فاعل واو بمعنی مع الخشبة مفعول معہ، فعل اپنے فاعل ومفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر نحوہ مبتدا محذوف کی خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

واو استینافیہ الآتاویل هذا اللفظ مبتدا واو زائدہ هی مبتدا للاستثناء جار مجرور ملکر بلیتہ کے متعلق ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نحو مضاف جاء فعل ان وفایہ کا ی ضمیر مفعول بہ القوم مستثنیٰ منہ الا حرف استثناء زیدا مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے ملکر فاعل ہوا فعل کا، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر "نحوہ" مبتدا محذوف کی خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۲ھ

الشق الاوّل ..... اسماء افعال کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں نیز درج ذیل عبارت کی ترکیب نحوی کریں۔

الثانی کم، معناه عدد مبهم وهو علی نوعین احدهما استفهامیة مثل کم رجلا ضربته والثانی خبریة مثل کم عندی رجلا۔ (ص ۲۱۔ رحمانیہ)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) اسماء افعال کی تعداد ونشاندہی (۲) اسماء افعال کا عمل (۳) عبارت کی ترکیب۔

الجواب ..... ❶ و ❷ اسماء افعال کی تعداد ونشاندہی اور انکا عمل:۔ اسماء افعال کل نو ہیں۔ ان میں سے چھ امر حاضر کے معنی میں ہوتے ہیں اور ان کا فاعل ان کے اندر ضمیر مستتر ہوتی ہے اور یہ مابعد والے اسم کو مفعول ہونے کی بناء پر نصب دیتے ہیں

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

اور وہ چھ اسماء یہ ہیں۔ ① رُوَيْدَ بمعنی اَمْهِلْ جیسے زوید زیدًا ای امهل زیدًا (زید کو مہلت دو) ② بَلْهَ بمعنی دع جیسے بله زیدًا ای دع زیدًا (زید کو چھوڑ دو) ③ دونك بمعنی خذ جیسے دونك زیدًا ای خذ زیدًا (زید کو پکڑو) ④ علیك بمعنی الزم جیسے علیك زیدا ای الزم زیدًا (زید کو لازم پکڑو) ⑤ حیهل بمعنی ایت جیسے حیهل الصلوة ای ایت الصلوة (نماز کی طرف آؤ) ⑥ ها بمعنی خذ جیسے هازیدًا ای خذ زیدًا (زید کو پکڑو)۔

اور بقیہ تین اسماء فعل ماضی کیلئے موضوع ہیں اور اپنے مابعد کو فاعل ہونے کی بنا پر رفع دیتے ہیں اور وہ تین اسماء یہ ہیں ① هیهات بمعنی بَعُدَ جیسے هیهات زید ای بعد زید (زید دور ہوا) ② سرعان بمعنی سرع جیسے سرعان زید ای سرع زید (زید نے جلدی کی) ③ شتان بمعنی افترق جیسے شتان زید و عمرو ای افترق زید و عمرو (زید و عمرو جدا ہو گئے)

② عبارت کی ترکیب:۔ واؤ استینافیہ الثانی بتاویل هذا اللفظ مبتداء کم خبر، مبتدا، خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ معناه، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء عدد مبهم موصوف صفت مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ واؤ استینافیہ هو ضمیر مبتدا علی نوعین جار مجرور مل کر ثابت کے متعلق ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ احدهما مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدا استفهامیه خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ الثانی مبتداء خبرية خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جملہ اسمیہ معطوفہ ہوا۔

مثل مضاف کم استفہامیہ مميز رجلا تمیز، مميز تمیز ملکر مبتدا مضروبته فعل فاعل مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مثاله مبتدا محذوف کی خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثل مضاف کم خبریہ مميز رجلا تمیز، مميز تمیز مل کر مبتدا عددی مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثاله کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

السؤال الثالث..... افعال ناقصہ کتنے اور کون کونسے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں نیز درج ذیل عبارت کی ترکیب کریں۔ (ص ۱۲۳، جواب)

وكل واحد من هذه الافعال الاربعة لدوام ثبوت خبرها لاسمها منقبله ويلزمها النفي مثل مازال زيد عالما.

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) افعال ناقصہ کی تعداد و نشاندہی (۲) ان کا عمل (۳) عبارت کی ترکیب۔

جواب..... ① افعال ناقصہ کی تعداد و نشاندہی:۔ افعال ناقصہ کی تعداد تیرہ ہے ① كان ② صار ③ اصبح ④ اضحى ⑤ امسى ⑥ ظل ⑦ بات ⑧ مادام ⑨ مازال ⑩ مابرح ⑪ ماانفك ⑫ مافتئ ⑬ ليس۔

② افعال ناقصہ کا عمل:۔ یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور اسکے جزء اول (مبتداء) کو رفع اور جزء ثانی (خبر) کو نصب دیتے ہیں جیسے كان الله عليمًا حكيمًا، صار زيدٌ قائمًا، ما دام زيدٌ قارئًا۔

③ عبارت کی ترکیب:۔ واؤ استینافیہ كل واحد مضاف مضاف الیہ مل کر ذوالحال من حرف جار هذه اسم اشارہ الافعال الاربعة موصوف صفت مل کر مشار الیہ، اشارہ مشار الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر كائنا اسم فاعل کے متعلق ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر مبتداء لام جارہ دوام مضاف ثبوت مصدر مضاف خبرها مضاف مضاف الیہ مل کر مصدر کا مضاف الیہ

فاعل مذ ظرف زمان مضاف قبلہ فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ہوا ثبوت مصدر کا مصدر اپنے مضاف الیہ فاعل و مفعول فیہ سے مل کر دوام کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور متعلق ثابت اسم فاعل محذوف کے متعلق ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

واؤ استیناف یلزم فعل ھا ضمیر مفعول بہ النفی فاعل فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثل مضاف مازال فعل ناقص زیدا اس کا اسم عالما خبر، مازال اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مثلہ مبتدا محذوف کی خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

السوال الثالث ۱۴۲۲ھ

السؤال الاول ..... افعال مقاربہ و افعال مدح و ذم لکھیں، ہر ایک کے عمل کو مثال سے واضح کریں۔ (ص ۲۹،۲۵۔ حاشیہ)

خلاصہ سوال ..... اس سوال کا حل دو امر ہیں (۱) افعال مقاربہ اور ان کا عمل مع مثال (۲) افعال مدح و ذم اور ان کا عمل مع مثال۔

جواب ..... ① **افعال مقاربہ اور ان کا عمل مع مثال:۔** افعال مقاربہ چار ہیں۔ عسی، کاد، کرب، اوشك۔

افعال مقاربہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں جیسے عَسٰی زیدٌ اَن یخرجَ، کاد زیدٌ اَن یجیئَ، کَرُبَ زیدٌ اَن یخرجَ، اوشك زیدٌ ان یجیئَ۔

اور عسٰی کبھی صرف اسم کو رفع بھی دیتا ہے جیسے عسی ان یخرج زید۔

② **افعال مدح و ذم اور ان کا عمل مع مثال:۔** کعامرٍ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۱ھ۔

السؤال الثانی ..... والقیاسیۃ فیھا سبعۃ والمعنویۃ فیھا عددان۔ (ص ۲۹،۳۰۔ حاشیہ)

عوامل قیاسیہ اور معنویہ کون کون سے ہیں ان کے عمل کو مثال سے واضح کریں۔

خلاصہ سوال ..... اس سوال کا حل دو امر ہیں (۱) عوامل قیاسیہ اور ان کا عمل مع امثلہ (۲) عوامل معنویہ اور ان کا عمل مع مثال۔

جواب ..... ① **عوامل قیاسیہ اور ان کا عمل مع امثلہ:۔** عوامل قیاسیہ سات ہیں۔ ① فعل مطلق: یہ اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے اور متعدی ہونے کی صورت میں مفعول کو نصب بھی دیتا ہے جیسے قام زیدٌ، ضَرَبَ زیدٌ عمرًا۔

② مصدر: یہ بھی اپنے فعل والا عمل کرتا ہے یعنی فاعل کو رفع اور متعدی ہو تو مفعول کو نصب بھی دیتا ہے جیسے اعجبنی قیامُ زیدٍ اور اعجبنی ضربُ زیدٍ عمرًا۔

③ اسم فاعل: یہ بھی مصدر کی طرح اپنے فعل والا عمل کرتا ہے جیسے زیدٌ ضاربٌ غلامُہ عمرًا۔

④ اسم مفعول: یہ مابعد والے اسم کو نائب فاعل ہونے کی وجہ سے رفع دیتا ہے جیسے جاء نی المضروبُ غلامُہ۔

⑤ صفت مشبہ: یہ بھی اپنے فعل لازمی والا عمل کرتی ہے جیسے جاء نی رجلٌ حسنٌ غلامُہ۔

⑥ مضاف: یہ اپنے مابعد والے اسم کو جر دیتا ہے جیسے غلامُ زیدٍ۔

⑦ اسم تام: یہ مابعد والے نکرہ کو تمیز ہونے کی بنا پر نصب دیتا ہے جیسے عندی رطلٌ زیتًا۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

② عوامل معنویہ اور انکا عمل مع مثال:۔ عامل معنوی وہ عامل ہے جو لفظوں میں نہ پڑھا جائے صرف دل سے پہچانا جائے اور عامل معنوی دو ہیں (۱) ابتداء یہ مبتدا اور خبر میں عمل کرتا ہے۔ جیسے زیدٌ عالمٌ (۲) مضارع کا عوامل ناصبہ و جازمہ سے خالی ہونا جیسے زیدٌ یعلمُ۔ عامل معنوی اپنے معمول کو رفع دینے کی صورت میں عمل کرتا ہے جیسے زیدٌ عالمٌ، زیدٌ یعلمُ۔

﴿الورقة الخامسة : فی النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۳ھ

السوال الاوّل ..... حُرُوْفُ تَجُرُّ الْاِسْمَ فقط وَهِيَ سَبْعَةَ عَشَرَ حَرْفًا اَلْبَاءُ لِلْاِلْصَاقِ نَحْوُ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ وَلِلْاِسْتِعَانَةِ نَحْوُ كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ وَلِلتَّعْلِيْلِ نحو اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ وَلِلْمُصَاحَبَةِ نَحْوُ اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ وَلِلتَّعْدِيَةِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَذَهَبْتُ بِزَيْدٍ۔ (ص ۷۔ رحمانیہ)

حروف جارہ کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں نیز عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ و مطلب واضح کریں اور خط کشیدہ عبارت و مثالوں کی ترکیب کریں۔ اسطراف ظرفیت، زیادت کے معانی مع امثلہ تحریر کریں

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چھ امور کا حل مطلوب ہیں (۱) حروف جارہ کی تعداد و نشاندہی (۲) عبارت پر اعراب (۳) عبارت کا ترجمہ (۴) عبارت کا مطلب (۵) منقولہ عبارت و امثلہ کی ترکیب (۶) اسطراف ظرفیت، زیادت کے معانی مع امثلہ

جواب ..... ① حروف جارہ کی تعداد و نشاندہی:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ۔

② عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

③ عبارت کا ترجمہ:۔ وہ حروف جو صرف اسم کو جر دیتے ہیں وہ سترہ ہیں باء الصاق کے لئے آتی ہے جیسے "مررت بزید" اور استعانت کیلئے آتی ہے جیسے کتبت بالقلم اور تعلیل کیلئے آتی ہے جیسے انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل اور مصاحبۃ کیلئے آتی ہے جیسے اشتریت الفرس بسرجہ اور تعدیہ کیلئے آتی ہے جیسے ذھب اللہ بنورھم، ذھبت بزید۔

④ عبارت کا مطلب:۔ اس عبارت میں حروف جارہ میں سے باء کی وضاحت ہے کہ یہ کتنے معانی کیلئے مستعمل ہے تو فرمایا کہ باء الصاق کیلئے مستعمل ہوتی ہے یعنی باء یہ بتلاتی ہے کہ کوئی چیز میرے مدخول کے ساتھ چپٹی ہوئی ہے جیسے مررت بزید اس میں باء نے یہ بتلایا کہ متکلم کا مرور (گزرنا) چپٹا ہوا ہے زید کے ساتھ۔ اور کبھی باء استعانت کیلئے استعمال ہوتی ہے یعنی باء یہ بتلاتی ہے کہ میرے مدخول سے مدد لی گئی ہے جیسے کتبت بالقلم اس میں باء نے یہ ظاہر کیا کہ متکلم نے کتابت (لکھنا) میں قلم سے مدد لی ہے۔ اور کبھی باء تعلیل کیلئے آتی ہے یعنی یہ بتلاتی ہے کہ میرا مدخول ماقبل والے فعل کی علت اور سبب بن رہا ہے جیسے ارشاد باری ہے انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل کہ تم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا بچھڑے کو معبود بنانے کی وجہ سے۔ اس میں باء نے ظلم والے فعل کی علت کو بیان کیا کہ ظلم کی علت بچھڑے کی عبادت اور اس کو معبود بنانا تھا۔ اور کبھی باء مصاحبۃ کیلئے آتی ہے یعنی یہ بتلاتی ہے کہ میرا مدخول میرے ماقبل والے فعل کے معمول کا ساتھی ہے صدور فعل یا وقوع فعل میں جیسے اشتریت الفرس بسرجہ کہ

Scanned with CamScanner

خریدا میں نے گھوڑا اگلی زین سمیت، اس میں باء نے بتلایا کہ اشتراء میں فرس کے ساتھ زین بھی شریک ہے اور اسکے ساتھ متصل ہے۔ اور کبھی باء لازمی فعل کو متعدی بنانے کیلئے بھی آتی ہے جیسے ذھب اللہ بنورھم کہ لے گیا اللہ تعالیٰ ان کے نور کو اور ذھبت بزید کہ لے گیا میں زید کو تو ذھب کا اصل معنی جانا (لازمی) ہے یہاں باء کی وجہ سے ذھب متعدی ہو گیا اب معنی لیکر جانا ہے۔

⑧ مخلوط عبارت و امثلہ کی ترکیب:۔ "حروف" موصوف "تجر" فعل و فاعل الاسم مفعول بہ فعل اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر خبر ہے مبتدا مقدم النوع الاول کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فقط میں فا فصیحیہ، قط اسم فعل بمعنی انتہ فعل امر اس میں ضمیر اس کا فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا ہے شرط محذوف اذا جررت بھا الاسم کی شرط و جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

واؤ استیناف ھی ضمیر مبتدا سبعۃ عشر عدد مضاف مجرور حروفا تمیز مجرور تمیز مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"مررت بزید" مررت فعل و فاعل بزید جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"کتبت بالقلم" یہ بھی مررت بزید کی طرح ہے۔

"انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل" ان حرف از حروف مشبہ بالفعل کم ضمیر اس کا اسم ظلمتم فعل و فاعل انفسکم مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ باجارہ اتخاذ مصدر مضاف کم ضمیر مضاف الیہ فاعل العجل مفعول بہ اول المعبود مفعول بہ ثانی محذوف، مصدر مضاف اپنے فاعل و دونوں مفعولوں سے ملکر شبہ جملہ ہو کر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ان کی خبر ان اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"اشتریت الفرس بسرجہ" اشتریت فعل و فاعل الفرس مفعول بہ باجارہ سرجہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"ذھب اللہ بنورھم وذھبت بزید" ذھب فعل اللہ فاعل باجارہ نورھم مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ ذھبت فعل و فاعل بزید جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جملہ فعلیہ معطوفہ ہوا۔

⑨ مذکورہ الفاظ کے معانی مع امثلہ:۔ استعطاف: اس کا معنی نرمی طلب کرنا ہے یعنی باء یہ بتلاتی ہے کہ میرے مابعد کے فاعل سے نرمی طلب کی گئی ہے جیسے ارحم بزید (زید پر رحم کر)۔

ظرفیت: اس کا معنی جگہ اور برتن کا ہے یعنی باء یہ بتلاتی ہے کہ میرا مدخول فاعل کے لئے ظرف ہے اس وقت باء مطلق کے معنی میں ہوگی جیسے زید بالبلد (زید شہر میں ہے)۔

زیادت: بمعنی زائد ہونا یعنی کبھی باء زائدہ ہوتی ہے، اگر کلام سے اسے حذف کر دیا جائے تو معنی میں خلل واقع نہ ہو جیسے لاتلقوا بایدیکم الی التھلکۃ (اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو) اس میں باء زائدہ ہے اس کا کوئی معنی نہیں ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

الشق الثانی.....والثانی کَیِّم، معناه عدد مبهم وهو علی نوعین، استفهامیة مثل کم رجلا ضربته والثانی خبریة مثل کم عندی رجلا والثالث کاین وهو عدد مبهم مثل کاین رجلا لقیت وقد یکون متضمنا لمعنی الاستفهام مثل کاین رجلا عندك. (ص۲۱۔حاشیہ)

عبارت مذکورہ کا ترجمہ کر کے مطلب بیان کریں، عبارت میں ذکر کردہ مثالوں کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾.....اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا سلیس ترجمہ (۲) عبارت کا مطلب (۳) امثلہ کی ترکیب۔

جواب.....(۱) عبارت کا ترجمہ:۔ اور دوسرا اسم کم ہے اس کا معنی عدد مبہم ہے اور وہ دو قسم پر ہے ایک ان میں سے استفہامیہ ہے جیسے کم رجلا ضربته کتنے آدمیوں کو تو نے مارا ہے؟ اور دوسرا کم خبریہ ہے جیسے کم عندی رجلا کتنے آدمی ہیں میرے پاس اور تیسرا کاین ہے اور وہ عدد مبہم ہے جیسے کاین رجلا لقیت بہت سے آدمی ہیں کہ میں نے ان سے ملاقات کی اور کبھی کاین استفہام کے معنی کو بھی متضمن ہوتا ہے جیسے کاین رجلا عندك کتنے آدمی ہیں تیرے پاس۔

② عبارت کا مطلب:۔ وہ اسماء جو اپنے مابعد کو تمیز ہونے کی بنا پر نصب دیتے ہیں ان میں سے تیسرا اسم کم ہے اور یہ عدد غیر معین پر دلالت کرتا ہے پھر اس کم کی دو قسمیں ہیں ① استفہامیہ ② خبریہ کم استفہامیہ کے ذریعہ عدد مبہم کے متعلق سوال ہوتا ہے جیسے کم رجلا ضربته کتنے آدمیوں کو تو نے مارا ہے؟ اور کم خبریہ کے ذریعہ عدد مبہم کے متعلق خبر دی جاتی ہے جیسے کم عندی رجلا میرے پاس اتنے آدمی ہیں یعنی کم کے ذریعہ زیادتی اور کثرت کو بیان کیا جارہا ہے کہ میرے پاس کثیر تعداد میں لوگ ہیں۔ اسماء ناصبہ میں سے تیسرا اسم کاین ہے یہ بھی عدد غیر معین پر دلالت کرتا ہے جیسے کاین رجلا لقیت بہت سے لوگوں سے میں نے ملاقات کی اور کبھی کاین معنی استفہام کو بھی متضمن ہوتا ہے یعنی اس کے ذریعہ سے بھی سوال کیا جاتا ہے جیسے کاین رجلا عندك تیرے پاس کتنے آدمی ہیں؟

③ امثلہ کی ترکیب:۔ کم رجلا ضربته، کم عندی رجلا: کملمز فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۲ھ

"کاین رجلا لقیت" کاین اسم عدد مبہم ممیز رجلا تمیز ممیز تمیز ملکر مفعول بہ مقدم لقیت فعل با فاعل فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"کاین رجلا عندك" کاین اسم عدد مبہم ممیز رجلا تمیز ممیز ممیز ملکر مبتدا عندك مضاف مضاف الیہ ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۳ھ

الشق الاوّل.....حروف تجزم الفعل المضارع۔

فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں، ہر ایک کو مثالوں سے واضح کریں۔

جواب.....مکمل جواب کما مر فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۱ھ۔

Scanned with CamScanner

الشق الثانی ..... افعال مقاربہ کتنے اور کون کونسے ہیں؟ تجزیہ کریں کہ افعال مقاربہ کیا عمل کرتے ہیں مثالوں سے واضح کریں۔

الجواب ..... مکمل جواب کما مر فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۲ھ۔

السوال الثالث ۱۴۲۳ھ

الشق الاول ..... وَفِیْ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ لَایَجُوْزُ الْاِقْتِصَارُ عَلٰی اَحَدِ الْمَفْعُوْلَیْنِ، وَاِذَا تَوَسَّطَتْ بَیْنَ مَفْعُوْلَیْهَا اَوْتَاَخَّرَتْ عَنْهُمَا جَازَ اِبْطَالُ عَمَلِهَا مِثْلُ "زَیْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ وَزَیْدًا ظَنَنْتُ قَائِمًا، وَزَیْدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ وَزَیْدًا قَائِمًا ظَنَنْتُ ۔ (ص ۳۰۔ رحمانی)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، اور مطلب بیان کریں، هذه الافعال سے کون مراد ہیں، صرف مثالوں کی ترکیب کریں۔

خلاصۂ سوال ..... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کا مطلب (۴) الافعال کی مراد (۵) امثلہ کی ترکیب۔

الجواب ..... ① عبارت پر اعراب:۔ کما مر فی السوال آنفا۔

② تا ④ عبارت کا ترجمہ، مطلب، الافعال کی مراد:۔ کما مر فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۱ھ

⑤ امثلہ کی ترکیب:۔ "زید ظننت قائم" زید مبتدا قائم خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ظننت فعل وفاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"زیدًا ظننت قائمًا" زیدا مفعول اوّل ظننت فعل وفاعل قائما مفعول ثانی فعل اپنے فاعل دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"زید قائم ظننت" زیدا قائما ظننت ان کی ترکیب بھی اسی طرح ہے فرق اتنا ہے کہ پہلی دو مثالوں میں فعل دونوں مفعولوں کے درمیان میں واقع تھا، اور ان دو مثالوں میں فعل دونوں مفعولوں کے بعد واقع ہے۔

الشق الثانی ..... وَالْخَامِسُ الصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ وَهِیَ مُشْتَقَّةٌ مِنَ اللَّازِمِ دَالَّةٌ عَلٰی ثُبُوْتِ مَصْدَرِهَا لِفَاعِلِهَا عَلٰی سَبِیْلِ الْاِسْتِمْرَارِ وَالدَّوَامِ وَهِیَ تَعْمَلُ عَمَلَ فِعْلِهَا مِنْ غَیْرِ اِشْتِرَاطِ زَمَانٍ، مِثْلُ جَاءَنِیْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور عبارت کی تشریح کریں، صرف مثالوں کی ترکیب بیان کریں۔ (ص ۳۰۔ رحمانی)

خلاصۂ سوال ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح (۴) مثال کی ترکیب۔

الجواب ..... ① عبارت پر اعراب:۔ کما مر فی السوال آنفا۔

② عبارت کا ترجمہ:۔ پانچواں عامل قیاسی صفت مشبہ ہے اور یہ مشتق ہوتی ہے فعل لازمی سے، دلالت کرنے والی ہوتی ہے اپنے مصدر کے ثبوت پر اپنے فاعل کے لئے استمرار اور دوام کے طور پر اور یہ عمل کرتی ہے اپنے فعل کا عمل، بغیر شرط ہونے زمانہ کے جیسے جاء نی رجل حسن غلامہ۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

② عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں عوامل قیاسیہ میں سے پانچویں عامل صفت مشبہ کی وضاحت ہے کہ صفت مشبہ وہ اسم ہے جو فعل لازمی سے مشتق ہو اور اس بات پر دلالت کرے کہ معنی مصدری میرے فاعل کیلئے ہمیشگی اور دوام کے طور پر ثابت ہے جیسے سمیع ہمیشہ سننے والا بصیر ہمیشہ دیکھنے والا اور یہ فعل (لازم) والا عمل کرتی ہے یعنی فاعل کو رفع دیتی ہے اور اس میں زمانہ حال یا استقبال وغیرہ کی کوئی شرط نہیں ہوتی جیسے جاء نی رجل حسن غلامه کہ آیا میرے پاس وہ شخص کہ خوبصورت ہے اس کا غلام۔

③ مثال کی ترکیب:۔ جاء فعل ن وقایہ ی ضمیر مفعول بہ رجل موصوف حسن صفت مشبہ غلامہ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ہوا صفت مشبہ کا، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر فاعل ہوا فعل کا، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿الورقة الخامسة : فی النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ١٤٢٤ھ

السؤال الاوّل .....وعن للبعد و المجاوزة نحو رميت السهم عن القوس و فی للظرفية نحو المال فی الكيس و نظرت فی الكتاب و للاستعلاء نحوقوله تعالى ولا صلبنكم فی جذوع النخل والكاف للتشبيه نحوزيد كالاسد وقدتكون زائدة نحو قوله تعالى ليس كمثله شيئ ۔ (ص ۱۰۱ رحمانی)

عبارت مذکورہ کا ترجمہ کر کے تشریح کریں، صرف مثالوں کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ .....اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تشریح (۳) امثلہ کی ترکیب۔

جواب ..... ① عبارت کا ترجمہ:۔ عن بُعد اور مجاوزت کیلئے آتا ہے جیسے رميت السهم عن القوس اور فی ظرفیت کیلئے آتا ہے جیسے المال فی الكيس اور نظرت فی الكتاب اور استعلاء کیلئے بھی آتا ہے جیسے وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ اور کاف تشبیہ کیلئے آتا ہے جیسے زيد كالاسد اور کبھی زائدہ ہوتا ہے جیسے ليس كمثله شيئ۔

② عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں مصنف بعض حروف جر کا مقصد بتلا رہے ہیں تو فرمایا کہ عن بُعد اور مجاوزت کیلئے آتا ہے یعنی عن یہ بتلاتا ہے کہ کوئی چیز میرے مدخول سے گزر کر دور چلی گئی ہے جیسے رميت السهم عن القوس کہ پھینکا میں نے تیر کمان سے یعنی تیر عن کے مدخول (کمان) سے گزر کر دور جا گرا ہے۔ فی ظرفیت کے لئے آتا ہے یعنی فی یہ بتلاتا ہے کہ میرا مدخول کسی چیز کے لئے محل اور ٹھہرنے کی جگہ ہے جیسے المال فی الكيس کہ مال جیب میں ہے یعنی مال فی کے مدخول جیب کے اندر (محل میں) ہے اور نظرت فی الكتاب کہ دیکھا میں نے کتاب میں یعنی میرے دیکھنے کا محل فی کا مدخول یعنی کتاب ہے اور فی کبھی علی کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے ولا صلبنكم فی جذوع النخل کہ میں تمہیں کھجور کی شاخوں میں سولی دوں گا یعنی کھجور کی شاخوں پر سولی دوں گا۔ کاف تشبیہ کے لئے آتا ہے یعنی یہ بتلاتا ہے کہ میرے مدخول کے ساتھ کسی چیز کو تشبیہ دی گئی ہے جیسے زيد كالاسد کہ زید شیر کی طرح ہے اس میں زید کو کاف کے مدخول کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے اور کبھی کاف زائدہ ہوتا ہے یعنی تشبیہ

کے لئے نہیں ہوتا جیسے لیس کمثله شیئ کہ نہیں ہے اس کی مثل (اللہ کی مثل) کوئی چیز، اس میں کاف زائدہ ہے کیونکہ مثل کا بھی وہی معنی ہے جو کاف کا ہے معنی ہوگا کہ نہیں ہے اللہ کی مثل کی مثل کوئی چیز، مطلب یہ ہوگا کہ اس کی مثل کوئی چیز ہے مگر مثل کی مثل نہیں ہے حالانکہ اس کی مثل کچھ بھی نہیں ہے تو کاف کو زائدہ بنایا جائے گا کہ نہیں ہے اس کی مثل کوئی چیز۔

② امثلہ کی ترکیب:۔ "رمیت السهم عن القوس" رمیت فعل وفاعل السهم مفعول بہ عن القوس جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"المال فی الکیس و نظرت فی الکتاب" المال مبتدا فی الکیس جار مجرور ملکر ثابت کے متعلق ہو کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ نظرت فعل وفاعل فی الکتاب جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہوا۔

"قوله تعالیٰ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ" قول مضاف "ہ" ضمیر ذوالحال تعالیٰ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر قول ہوا واؤ استینافیہ لاصلبن فعل وفاعل کم ضمیر مفعول بہ فی جار جذوع النخل مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوا قول مقولہ مل کر جملہ قولیہ ہوا۔

"زید کالاسد" زید مبتدا کالاسد جار مجرور مل کر ثابت کے متعلق شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"قوله تعالیٰ لیس کمثله شیئ" قوله تعالیٰ کما مر لیس ناقصہ کاف جار زائدہ مثله مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا ثابتاً کے، ثابت اسم فاعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر لیس کی خبر مقدم شیئ لیس کا اسم مؤخر، لیس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوا قول کا، قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ ہوا۔

السؤال الثالث ..... حروف تنصب الفعل المضارع وهی اربعة احرف، ان ولن وکی واذن فان للاستقبال وان دخلت علی الماضی نحو اسلمت ان ادخل الجنة وان دخلت الجنة و تسمی هذه مصدریة ولن لتاکید نفی المستقبل مثل لن ترانی۔ (ص ۳۱۔ دعائیہ)

عبارت کا ترجمہ و تشریح کریں، مثالوں کی ترکیب لکھیں، نیز کَیْ اور اِذَنْ کا معنی و مثال ذکر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تشریح (۳) امثلہ کی ترکیب (۴) کَیْ و اِذَنْ کا معنی مع امثلہ

الجواب ..... ① عبارت کا ترجمہ:۔ ایسے حروف جو نصب دیتے ہیں فعل مضارع کو وہ چار حروف ہیں، اَنْ اور لَنْ اور کَیْ اور اِذَنْ پس اَنْ استقبال کے لئے ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو جیسے اسلمت اَنْ ادخل الجنة اور ان دخلت الجنة اور نام رکھا جاتا ہے اس کا مصدریہ اور لفظ لَنْ مستقبل کی نفی کی تاکید کیلئے ہے جیسے لن ترانی۔

② عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں ان عوامل (الفاظ) کا ذکر ہے جو فعل مضارع میں عمل کرتے ہوئے اس کو نصب دیتے

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

ہیں اور وہ چار حروف ہیں۔ اَنْ ، لَنْ ، کَیْ ، اِذَنْ ۔ پس لفظ اَنْ اپنے مدخول کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، اگر ماضی پر داخل ہو تو اس کو بھی مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے اسلمت ان ادخل الجنة اور اسلمت ان دخلت الجنة کہ اسلام لایا میں تاکہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں، ان دونوں مثالوں میں اَنْ نے مضارع اور ماضی کو مستقبل کے معنی کے ساتھ خاص کر دیا ہے اور اس اَنْ کو اَنْ ناصبہ مصدریہ کہتے ہیں، اس لئے کہ یہ فعل مضارع کو مصدر کی تاویل میں کرتا ہے اور اس کو نصب بھی دیتا ہے اور لفظ لَنْ زمانہ مستقبل میں نفی کی تاکید کے لئے آتا ہے جیسے لن ترانی کہ تو ہرگز مجھے زمانہ مستقبل میں نہیں دیکھ سکے گا۔

② امثلہ کی ترکیب:۔ "اسلمت ان ادخل الجنة و ان دخلت الجنة" اسلمت فعل وفاعل ان مصدریہ ادخل فعل وفاعل الجنة مفعول فیہ فعل اپنے فاعل ومفعول فیہ سے مل کر مفرد کی تاویل میں ہو کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ ان مصدریہ دخلت فعل وفاعل الجنة مفعول فیہ فعل اپنے فاعل ومفعول فیہ سے مل کر مفرد کی تاویل میں ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مفعول لہ ہوا اسلمت فعل کا فعل اپنے فاعل ومفعول لہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

کن ترانی "لن ترٰی فعل وفاعل ن وقایہ کا ی ضمیر مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

③ کَیْ واِذَنْ کا معنی مع امثلہ:۔ کی سببیت کے لئے آتا ہے یعنی اس کا ماقبل مابعد کے لئے سبب ہوتا ہے جیسے اسلمت کی ادخل الجنة میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں گویا دخول جنت کا سبب اسلام لانا ہے۔ اذن کا معنی جب اور اس وقت ہے یہ کسی دوسری کلام کے جواب میں اور شرط کی جزاء میں واقع ہوتا ہے جیسے کوئی شخص کہے اسلمت تو اس کے جواب میں کہا جائے اذن تدخل الجنة اس کی شرط محذوف ہے ان اسلمت تو اصل عبارت یہ ہوئی اسلمت، ان اسلمت اذن تدخل الجنة کہ اسلام لایا میں تو جواب دیا کہ اگر تو اسلام لایا ہے تو اس وقت تو جنت میں داخل ہوگا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۴ھ

الشق الاول ..... افعال مقاربہ کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں، مثالوں کے ذریعہ واضح کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۲ھ۔

الشق الثانی ..... وفی هذه الافعال لا یجوز الاقتصار علی احد المفعولین، واذا توسطت بین مفعولیها او تاخرت عنهما جاز ابطال عملها مثل زید ظننت قائم و زیدا ظننت قائما، وزید قائم ظننت وزیدا قائما ظننت

عبارت مذکورہ کا ترجمہ ومطلب وضاحت کے ساتھ تحریر کریں، وفی هذه الافعال میں الافعال سے کون مراد ہیں۔

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۱ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۴ھ

الشق الاول ..... الاول کان وهی تجیئ علی معنیین، ناقصة وتامة ، فالناقصة تجیئ علی معنیین، احدهما ان یثبت خبرها لاسمها فی الزمان الماضی سواء کان ممکن الانقطاع مثل کان زید

قائما او ممتنع الانقطاع مثل وكان الله عليما حكيما۔ (ص۳۳۔رحمانیہ)

عبارت کا ترجمہ ومطلب واضح کریں، خط کشیدہ عبارت کی ترکیب لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾.....اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کا مطلب (۳) خط کشیدہ عبارت کی ترکیب۔

جواب ..... ❶ **عبارت کا ترجمہ:۔** پہلا فعل (افعال ناقصہ میں سے) کان ہے اور وہ دو معنوں پر (دو معنوں کیلئے) آتا ہے ناقصہ اور تامہ، پس کان ناقصہ آتا ہے دو معنی کیلئے، ایک ان میں سے یہ ہے کہ ثابت ہو اسکی خبر اسکے اسم کیلئے زمانہ ماضی میں، برابر ہے کہ وہ ممکن الانقطاع ہو جیسے کان زید قائما یا ممتنع الانقطاع ہو جیسے کان الله عليما حكيما۔

❷ **عبارت کا مطلب:۔** اس عبارت میں افعال ناقصہ میں سے اوّل کان کو بیان فرما رہے ہیں کہ یہ دو معنی کیلئے آتا ہے، ایک کان تامہ ہوتا ہے اور دوسرا کان ناقصہ ہوتا ہے۔

فالناقصة سے کان ناقصہ کی تقسیم کا بیان ہے کہ ناقصہ بھی دو قسم پر ہے۔

کان ناقصہ کی پہلی قسم وہ ہے جو اپنی خبر کو اپنے اسم کے لئے زمانہ ماضی میں ثابت کرتا ہے خواہ اس کی خبر کا منقطع ہونا ممکن ہو جیسے کان زيدٌ قائمًا۔ یا اس کی خبر کا منقطع ہونا ممکن نہ ہو بایں طور کہ کان ناقصہ کی خبر دائمی ہو جیسے كان الله عليمًا حكيمًا۔

دوسری قسم وہ کان ناقصہ جو صار کے معنی میں ہو یعنی جو معنی صار کا ہے وہی اس کا ہے جیسے كان الفقير غنيًا اى صار الفقير غنيا۔

کان (مطلق) کی دو قسم میں سے دوسری قسم کان تامہ ہے جو اپنے فاعل سے تمام ہو جاتا ہے یعنی خبر کا محتاج نہیں ہوتا ہے جیسے كان زيدٌ اى ثبت زيدٌ۔

❸ **خط کشیدہ عبارت کی ترکیب:۔** كما سيأتي في الشق الثاني من السوال الثالث ۱۴۳۵ھ۔

الشق الثاني .....اسم الفاعل وهو كل اسم اشتق من فعل لذات من قام به الفعل وهو يعمل عمل فعله كالمصدر مثل زيد ضارب غلامه عمروا۔ (ص۳۰۔رحمانیہ)

عبارت کا ترجمہ وتشریح کریں، صرف مثال کی ترکیب لکھیں، نیز عوامل قیاسیہ کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾.....اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تشریح (۳) مثال کی ترکیب (۴) عوامل قیاسیہ کی تعداد وشماردہی۔

جواب ..... ❶ **عبارت کا ترجمہ:۔** اسم فاعل ہر وہ اسم ہے کہ جو نکالا جائے فعل سے ایسی ذات کے لئے کہ قائم ہو جس کے ساتھ فعل، اور وہ اپنے فعل کی طرح عمل کرتا ہے مثل مصدر کے جیسے زيد ضارب غلامه عمروا۔

❷ **عبارت کی تشریح:۔** اس عبارت میں عوامل قیاسیہ میں سے تیسرے عامل اسم فاعل کی تعریف کی گئی ہے کہ اسم فاعل وہ اسم ہے جس کو فعل سے مشتق کیا جائے اور اس سے مراد وہ ذات ہو جسکے ساتھ فعل قائم ہو یعنی وہ ذات اس فعل کے ساتھ متصف ہو جیسے زيد ضارب اس میں ضارب اس ذات پر دلالت کرنے والا ہے جو وصف ضرب کے ساتھ متصف ہے اور فعل ضرب اس کے

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

ساتھ قائم ہے۔اس کے بعد عمل کو بیان کیا کہ یہ بھی مصدر کی طرح اپنے فعل والا عمل کرتا ہے یعنی اگر لازمی ہے تو فاعل کو رفع دے گا اور اگر متعدی ہے تو فاعل کو رفع دینے کے ساتھ مفعول کو نصب بھی دے گا جیسے زید ضارب غلامه عمروا۔

② مثال کی ترکیب:۔ زید مبتدا ضارب اسم فاعل غلامہ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل عمروا مفعول بہ، اسم فاعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

③ عوامل قیاسیہ کی تعداد ونشاندہی:۔ عوامل قیاسیہ کل سات ہیں۔ ① فعل متعلق ② مصدر ③ اسم فاعل ④ اسم مفعول ⑤ صفت مشبہ ⑥ مضاف ⑦ اسم تام۔

﴿الورقة الخامسة فی النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۵ھ

الشق الاوّل ..... الباء للالصاق نحو مررت بزيد وللاستعانة نحو كتبت بالقلم وللتعليل نحو انكم ظلمتم انفسكم باتخاذكم العجل وللمصاحبة نحو اشتريت الفرس بسرجه وللتعدية نحو قوله تعالى ذهب الله بنورهم وذهبت بزيد۔ (ص ۷۰۔ رحمانی)

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کر کے تشریح کریں، صرف مثالوں کی ترکیب کریں، نیز استعطاف، ظرفیت، اور زیادت کے معانی بتائیں اور ہر ایک کو مثالوں کے ذریعہ واضح کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۳ھ۔

الشق الثانی ..... حروف تجزم الفعل المضارع وهی خمسة احرف ، لم ولما ولام الامر ولا النهی وان للشرط والجزاء فلم تجعل الفعل المضارع ماضيا منفيا مثل لم يضرب بمعنى ماضرب ولما مثل لم لكنها مختصة بالاستغراق مثل لما يضرب زيداي ماضرب زيد في شئ من الازمنة الماضية۔ (ص ۱۴۳۔ رحمانی)

عبارت کا ترجمہ اور واضح تشریح کریں، خط کشیدہ عبارت کی ترکیب کریں، نیز لام امر، لاء نہی اور ان شرطیہ کی مثالیں ذکر کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۱ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۵ھ

الشق الاوّل ..... حروف تنصب الاسم فقط۔

اسم کو نصب دینے والے حروف کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں، مثالوں کے ذریعے واضح کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔

الشق الثانی ..... افعال مقاربہ کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں، مثالوں کے ساتھ واضح کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۲ھ۔

Scanned with CamScanner

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۵ھ

السؤال الاوّل .....والسادس ظل والسابع بات وهما لا قتران مضمون الجملة بالنهار والليل مثل ظل زيد كاتبا اى حصلت كتابته فى النهار وبات زيد نائما اى حصل نومه فى الليل و قد تكونان بمعنى صار مثل ظل الصبى بالغا وبات الشاب شيخا. (ص ۳۴۔ رحمانیہ)

عبارت مذکورہ کا مطلب بیان کریں، خط کشیدہ عبارت کی ترکیب کریں اور بتائیں کہ افعالِ ناقصہ کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾.....اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) عبارت کا مطلب (۲) عبارت مخطوطہ کی ترکیب (۳) افعالِ ناقصہ کی تعداد و نشاندہی۔

الجواب ..... ❶ عبارت کا مطلب:۔ اس عبارت میں افعالِ ناقصہ میں سے ظل اور بات کی تفصیل بیان فرمارہے ہیں کہ یہ دونوں فعل جملہ کے مضمون کو دن اور رات کے ساتھ مقترن کرنے اور ملانے کیلئے ثابت ہیں جیسے ظل زيد كاتبا اس کا معنی حصلت كتابته في النهار اور بات زيد نائما اس کا معنی حصل نومه في الليل ہے مطلب یہ کہ حاصل ہوئی اس کو کتابت دن میں یعنی اس کی کتابت مقترن اور ملی ہوئی ہے دن کے ساتھ اور اسی طرح رات گزاری زید نے سوتے ہوئے یعنی اس کی نیند مقترن اور ملی ہوئی ہے رات کے ساتھ۔ الغرض دونوں نے جملہ کے مضمون کو دن اور رات کے ساتھ ملا دیا اور کبھی یہ دونوں صار کے معنی میں بھی ہوتے ہیں جیسے ظل الصبى بالغا بچہ بالغ ہوگیا اور بات الشاب شيخا جوان بوڑھا ہوگیا، یہاں یہ دونوں صار (ہوگیا) کے معنی میں ہیں۔

❷ عبارت مخطوطہ کی ترکیب:۔ واؤ استینافیہ هما ضمیر مبتدا لام جارہ اقتران مصدر مضاف مضمون مضاف الیہ مضاف الجملة مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مصدر مضاف کا مضاف الیہ با جارہ النهار والليل معطوف علیہ و معطوف ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا مصدر کے، مصدر اپنے مضاف الیہ و متعلق سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور ملکر متعلق ہوا ثابتتان اسم فاعل محذوف کے، اسم فاعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

❸ افعالِ ناقصہ کی تعداد و نشاندہی:۔ كما مرّ فى الشق الثانى من السوال الثانى ۱۴۲۲ھ۔

السؤال الثانى .....وَالرَّابِعُ اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ وَهُوَ كُلُّ اِسْمٍ اُشْتُقَّ لِذَاتٍ مَنْ وَقَعَ عَلَيْهِ الْفِعْلُ وَهُوَ يَفْعَلُ فَعَلَ فِعْلِهِ الْمَجْهُوْلِ فَيَرْفَعُ اِسْمًا وَاحِدًا بِاَنَّهٗ قَائِمٌ مَقَامَ فَاعِلِهٖ مِثْلُ جَاءَنِيَ الْمَضْرُوْبُ غُلَامُهٗ. (ص ۳۶۔ رحمانیہ)

پوری عبارت پر اعراب لگا کر مطلب بیان کریں، صرف مثال کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾.....اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا مطلب (۳) مثال کی ترکیب۔

الجواب ..... ❶ عبارت پر اعراب:۔ كما مر فى السوال آنفا۔

❷ عبارت کا مطلب:۔ اس عبارت میں عوامل قیاسیہ میں سے اسم مفعول کی تعریف و عمل کو بیان فرمارہے ہیں کہ اسم مفعول ہر وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرنے والا ہو جس پر فعل واقع ہوا ہو جیسے زيد مضروب غلامه میں اس

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

ذات پر دلالت کی جس پر ضرب واقع ہوئی ہے اور یہ اپنے فعل مجہول والا عمل کرتا ہے یعنی فقط ایک اسم کو رفع دیتا ہے اور وہ اسم اسکے فاعل کے قائم مقام ہوتا ہے جس کو اصطلاح میں نائب فاعل کہا جاتا ہے جیسے جاء نی المضروب غلامه آیا میرے پاس وہ شخص کہ جس کے غلام پر ضرب والا فعل واقع ہوا ہے، اس میں المضروب نے غلام کو رفع دیا جو اس کا قائم مقام فاعل ہے۔

② مثال کی ترکیب:۔ جاء فعل ن وقایہ ی ضمیر مفعول بہ المضروب میں الف لام بمعنی الذی اسم موصول مضروب اسم مفعول غلامه مضاف مضاف الیہ ملکر نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر فاعل ہوا فعل کا فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿الورقة الخامسة: في النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۶ھ

المتن الاوّل ..... وَعَلٰى لِلْاِسْتِعْلَاءِ نَحْوُ زَيْدٌ عَلَى السَّطْحِ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَقَدْ تَكُوْنُ بِمَعْنٰى الْبَاءِ نَحْوُ مَرَرْتُ عَلَيْهِ وَقَدْ تَكُوْنُ بِمَعْنٰى فِيْ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَعَنْ لِلْبُعْدِ وَالْمُجَاوَزَةِ نَحْوُ رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ۔ (ص ۹۔ رحمانی)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے اور یہ بتایئے کہ مصنف نے استعلاء کی دو مثالیں کیوں ذکر کی ہیں، وعن للبعد والمجاوزة میں بعد اور مجاوزت کا مطلب واضح کیجئے اور عبارت میں مذکورہ مثالوں کی ترکیب لکھئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) استعلاء کی دو مثالیں ذکر کرنے کی وجہ (۴) بعد و مجاوزۃ کا مطلب (۵) مثالوں کی ترکیب۔

الجواب ..... ① عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

② عبارت کا ترجمہ:۔ اور علیٰ استعلاء کیلئے آتا ہے جیسے زید چھت پر ہے اور اس پر دین ہے اور کبھی علیٰ باء کے معنی میں ہوتا ہے جیسے گزرا میں اس کے ساتھ اور کبھی علیٰ فی کے معنی میں ہوگا جیسے قولہ تعالیٰ ان کنتم علیٰ سفر (اگر تم سفر میں ہو) اور عن بعد و مجاوزت کے لئے آتا ہے جیسے تیر پھینکا میں نے کمان سے۔

③ استعلاء کی دو مثالیں ذکر کرنے کی وجہ:۔ اس کی دو مثالیں اس لئے دی ہیں کہ استعلاء کی دو قسمیں ہیں۔

① جس میں بلندی حقیقت کے اعتبار سے ہو جیسے زیدٌ علی السطح میں ہے۔

② جس میں بلندی مجاز ہو جیسے علیہ دینٌ (اس پر قرض ہے) یعنی اس کے ذمے قرض ہے۔

④ بُعد و مجاوزۃ کا مطلب:۔ بُعد دوری کو کہتے ہیں اور مجاوزت ایک حد سے گزر جانے کو کہتے ہیں جیسے رمیت السهم عن القوس (میں نے تیر کمان سے پھینکا) یعنی میرا تیر کمان سے گزر کر دور چلا گیا ہے۔

⑤ مثالوں کی ترکیب:۔ "زیدٌ علی السطح" زیدٌ مبتدا علیٰ جارہ السطح مجرور، جار مجرور ملکر موجود کے متعلق ہو کر

Scanned with CamScanner

شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا، خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"علیہ دینٌ" علی جارہ "ہ" ضمیر مجرور، جار مجرور ملکر کائن کے متعلق ہو کر خبر مقدم دینٌ مبتدا، موخر، مبتدا موخر خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"مررت علیہ" مررت فعل با فاعل علیہ جار مجرور ملکر متعلق ہوا مررت فعل کے، فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"ان کنتم علی سفر" ان شرطیہ کنتم فعل از افعال ناقصہ تم ضمیر اس کا اسم علی جارہ سفر مجرور، جار مجرور ملکر موجودا کے متعلق ہو کر خبر ہوئی کان فعل ناقص کی، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر شرط ہوا۔

"رمیت السهم عن القوس" رمیت فعل با فاعل السهم مفعول بہ عن القوس جار مجرور ملکر متعلق ہوا رمیت کے۔ رمیت فعل اپنے فاعل و مفعول بہ و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الشق الثانی ..... النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع وهی خمسة احرف لم ولما ولام الأمر ولا النهی وان للشرط والجزاء فلم تجعل الفعل المضارع ماضیا منفیا مثل لم یضرب بمعنی ماضرب ولما مثل لم لکنها مختصة بالاستغراق مثل لما یضرب زید ای ماضرب زید فی شیئ من الازمنة الماضیة.

عبارت مذکورہ کا ترجمہ اور مطلب واضح کیجئے، لام امر اور لائے نہی کی مثالیں ذکر کیجئے۔

جواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۱ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۶ھ

الشق الاوّل ..... فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟ ہر ایک کا معنی اور مثال تحریر کیجئے۔

جواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۴ھ۔

الشق الثانی ..... افعال مقاربہ کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں؟ اور یہ کیا عمل کرتے ہیں؟ مثالوں کے ذریعہ واضح کیجئے۔

جواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۲ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۶ھ

الشق الاوّل ..... وَاِذَا زِیْدَتِ الْهَمْزَةُ فِیْ اَوَّلِ عَلِمْتُ وَرَاَیْتُ صَارَا مُتَعَدِّیَیْنِ اِلٰی ثَلَاثَةِ مَفَاعِیْلَ نَحْوُ اَعْلَمْتُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلًا، اَرَاَیْتُ عَمْرًا خَالِدًا عَالِمًا، وَاَنْبَاَ وَاَخْبَرَ وَخَبَّرَ اَیْضًا تَتَعَدّٰی اِلٰی ثَلَاثَةِ مَفَاعِیْلَ.

عبارت بالا پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے اور یہ بتایئے کہ افعال قلوب کتنے ہیں؟ اور کیا عمل کرتے ہیں۔ (ص ۲۸، رحمانی)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) افعال قلوب کی تعداد (۴) افعال قلوب کا عمل۔

جواب ..... ❶ عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

② عبارت کا ترجمہ:۔ اور جب زیادہ کر دیا جائے باب علمت و رأیت کے شروع میں ہمزہ تو یہ دونوں باب تین مفعولوں کی طرف متعدی ہو جاتے ہیں جیسے اعلمت زیدا عمرو افاضلاً ، ارأیت عمرًوا خالدًا عالمًا۔

③ افعال قلوب کی تعداد:۔ یہ افعال کل سات ہیں جو افعال قلوب کہلاتے ہیں۔

① علمتُ ② رأیت ③ وجدتُ یہ تین یقین کیلئے آتے ہیں ④ حسبت ⑤ ظننتُ ⑥ خلتُ یہ شک کیلئے آتے ہیں۔

⑦ زعمتُ یہ شک و یقین میں مشترک ہے۔

④ افعال قلوب کا عمل:۔ افعال قلوب اپنے بعد والے اسموں کو مفعولیت کی بناء پر نصب دیتے ہیں اس لئے ان کے دو مفعولوں میں سے ایک پر اکتفاء درست نہیں کہ ایک حذف ہو اور دوسرا ذکر ہو۔

السؤال الثالث ..... أمَّا الْمَعْنَوِيَّةُ فَمِنْهَا عَدَدَانِ أَحَدُهُمَا الْعَامِلُ فِي الْمُبْتَدَأِ وَالْخَبَرِ وَهُوَ الْإِبْتِدَاءُ نَحْوُ زَيْدٌ مُنْطَلِقٌ وَثَانِيهِمَا الْعَامِلُ فِي الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ مِثْلُ زَيْدٌ يَعْلَمُ . (ص ۳۴۔ رحمانیہ)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے اور یہ بتایئے کہ عوامل قیاسیہ کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟ صرف نام تحریر کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عوامل قیاسیہ کی تعداد اور نام۔

جواب ..... ① عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

② عبارت کا ترجمہ:۔ بہر حال عامل معنوی عوامل میں سے دو ہیں۔ ان میں سے ایک مبتداء اور خبر میں عامل ہے وہ ابتداء ہے جیسے زید منطلق اور دوسرا فعل مضارع میں عامل ہے جیسے زید یعلم۔

③ عوامل قیاسیہ کی تعداد اور نام:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۲ھ۔

﴿الورقة الخامسة: فی النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۷ھ

السؤال الاول ..... وَمِنْ وَهِيَ لِابْتِدَاءِ الْغَايَةِ نَحْوُ سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوفَةِ وَلِلتَّبْعِيضِ نَحْوُ أَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَلِلتَّبْيِينِ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَلِلزِّيَادَةِ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ . (ص ۸۔ رحمانیہ)

مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے، مفہوم واضح کیجئے، عبارت میں مذکورہ مثالوں کی ترکیب کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کا مفہوم (۴) مثالوں کی ترکیب۔

جواب ..... ① عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

② عبارت کا ترجمہ:۔ مِنْ ابتداء غایت کے لئے آتا ہے جیسے سِرْتُ من البصرةِ الی الکوفةِ (چلا میں بصرہ سے کوفہ

تک) اور تبعیض کیلئے جیسے اخذت من الدراهم (لیا میں نے بعض درھموں کو) اور تبیین کے لئے جیسے فاجتنبوا الرجس من الاوثان (پھو تم گندگی سے وہ جو بت ہیں) اور کبھی زیادت کے لئے آتا ہے جیسے یغفرلکم من ذنوبکم (وہ بخش دے گا تمہارے گناہوں کو)۔

② عبارت کا مفہوم:۔ اس عبارت میں مِنْ کے معانی بتلائے گئے ہیں۔ یہ متعدد معانی کے لئے آتا ہے۔

① ابتداء غایۃ کے لئے ہوتا ہے جیسے سِرْتُ من البصرة الی الکوفة۔

② تبعیض کیلئے جیسے اخذت من الدراهم یعنی بعض دراہم لئے۔

③ تبیین کیلئے جیسے قولہ تعالیٰ فاجتنبوا الرجس من الاوثان ای الذی هو الاوثان.

④ زائدہ ہوتا ہے جیسے یغفرلکم من ذنوبکم۔ (اصلی معنی یعنی اس کی خصوصیت ابتداء غایت ہے)۔

③ مثالوں کی ترکیب:۔ "سرت من البصرة الی الکوفة" سِرْتُ فعل با فاعل من جارہ البصرة مجرور، جار مجرور ملکر متعلق اوّل ہوا سِرْتُ فعل کے الی حرف جار اور الکوفة مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ثانی ہوا سِرْتُ فعل کا، سِرْتُ فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"اخذت من الدراهم" اخذت فعل با فاعل من جار الدراهم مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا اخذت فعل کے فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فاجتنبوا الرجس من الاوثان" فاجتنبوا فعل امر انتم ضمیر اسکا فاعل الرجس مفعول بہ من جارہ الاوثان مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا فاجتنبوا کے، فعل امر اپنے فاعل مفعول بہ و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"یغفرلکم من ذنوبکم" یغفر فعل هو ضمیر فاعل لکم جار مجرور ملکر متعلق اوّل من زائدۃ جار ذنوبکم مضاف مضاف الیہ ل کر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ثانی فعل اپنا فاعل و دونوں متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

السؤال الثانی ..... وفی للظرفیة نحو: المال فی الکیس ونظرت فی الکتاب وللاستعلاء نحو قوله تعالی ولأصلبنکم فی جذوع النخل والکاف للتشبیه نحو زید کالاسد وقد تکون زائدة نحو قوله تعالی لیس کمثله شیء۔ (ص ۱۰، رحمانی)

درج بالا عبارت کا ترجمہ اور مطلب لکھئے، مثالوں کی ترکیب کیجئے۔

الجواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۴ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۷ھ

السؤال الاول ..... اَلنَّوْعُ السَّابِعُ أَسْمَاءٌ تَجْزِمُ الْفِعْلَ الْمُضَارِعَ حَالَ كَوْنِهَا مُشْتَمِلَةً عَلٰى مَعْنَى إِنْ وَهِيَ بِضْعَةَ أَسْمَاءٍ۔ (ص ۱۵، رحمانی)

فعل مضارع کو جزم دینے والے اسماء کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟ مثالوں کے ساتھ ذکر کیجئے نیز مذکورہ عبارت پر اعراب

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

لگا کر مفہوم واضح کیجئے اور ترکیب کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) اسماء جازمہ للمضارع کی تعداد و نشاندہی مع امثلہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) عبارت کا مفہوم (۴) عبارت کی ترکیب۔

جواب..... ① اسماء جازمہ للمضارع کی تعداد و نشاندہی مع امثلہ:۔ یہ نو اسماء ہیں جو اِنْ کے معنی پر مشتمل ہونے کی وجہ سے فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں من، ما، ای، متی، اینما، انی، مهما، حیثما، اذما جیسے من یکرمنی اکرمه، ماتشتر اشتر، ایهم یضربنی اضربه، متی تذهب اذهب، اینما تمش امش، انی تکن اکن، مهما تذهب اذهب، حیثما تقعد اقعد، اذما تفعل افعل، مذکورہ تمام امثلہ میں مذکورہ اسماء فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کو جزم دے رہے ہیں۔

② عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

③ عبارت کا مفہوم:۔ اس عبارت میں عوامل سماعیہ کی ساتویں نوع اسماء جازمہ کے متعلق تفصیل ذکر کر رہے ہیں کہ یہ اسماء "اِنْ" کے معنی پر مشتمل ہونے کی وجہ سے فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔

④ عبارت کی ترکیب:۔ النوع السابع موصوف صفت مل کر مبتدا اسماء موصوف تجزم فعل و فاعل الفعل المضارع موصوف صفت مل کر مفعول بہ حال مضاف کون مصدر از افعال ناقصہ ها ضمیر اسم مشتملة اسم فاعل و فاعل علی جاره معنی ان مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا مشتملة کے، اسم فاعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر کون کی خبر۔ کون اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر خبر ہے النوع السابع کی، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"وَهِيَ تِسْعَةُ أَشْيَاءَ" واؤ عاطفہ یا استینافیہ ھی ضمیر مبتدا، تسعة اسماء ممیز تمیز ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

الشق الثانی..... الاوّل کان وهی تجیئ علی معنیین ناقصة وتامة، فالناقصة تجیئ علی معنیین احدهما ان یثبت خبرها لاسمها فی الزمان الماضی سواء کان ممکن الانقطاع مثل کان زید قائما او ممتنع الانقطاع مثل کان الله علیما حکیما، وثانیهما ان یکون بمعنی صار مثل کان الفقیر غنیا، والتامة تتم بفاعلها مثل کان زید ای ثبت زید۔ (ص ۲۳۔ رحمانیہ)

مذکورہ عبارت کی واضح تشریح کیجئے اور یہ بتائیے کہ افعال ناقصہ کتنے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) عبارت کی تشریح (۲) افعال ناقصہ کی تعداد اور انکا عمل۔

جواب..... ① عبارت کی تشریح:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۴ھ۔

② افعال ناقصہ کی تعداد اور انکا عمل:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۲ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۷ھ

الشق الاوّل..... اسماء تسمی اسماء الافعال وهی تسعة، ستة منها موضوعة لأمر الحاضر، وتنصب

الاسم على المفعولية ولابد لهذه الاسماء من فاعل وفاعلها الضمير المخاطب المستترفيها۔ (س ۳۔ رجحان)

درج بالا عبارت کی تشریح کیجئے اسماء افعال میں جو چھ امر حاضر کیلئے موضوع ہیں وہ کون کونسے ہیں؟ مثالوں کے ساتھ ذکر کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل دو امور ہیں (۱) عبارت کی تشریح (۲) اسمائے افعال موضوعه للامر کی نشاندہی مع امثلہ۔

جواب ..... ① عبارت کی تشریح:۔ یہاں سے عوامل کی نویں قسم کو بیان فرمارہے ہیں کہ وہ اسمائے افعال ہیں کیونکہ یہ اسماء ہیں بمعنی فعل۔ یہ اسماء کل نو ہیں ان کی تقسیم اس طرح سے ہے کہ انمیں سے چھ امر حاضر کیلئے موضوع ہیں یعنی امر حاضر کے معنی میں ہیں اور یہ اسمائے افعال بعد والے اسم کو مفعولیت کی بناء پر نصب دیتے ہیں اور جو امر حاضر کے معنی میں ہیں ان کیلئے فاعل ضروری ہوتا ہے جو امر حاضر میں ضمیر مستتر ہے مخاطب کی اور باقی تین ماضی کے معنی میں ہوتے ہیں اور وہ بعد والے اسم کو فاعلیت کی بناء پر رفع دیتے ہیں۔

② اسمائے افعال موضوعه للامر کی نشاندہی مع امثلہ:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۲ھ

السؤال الثالث ..... والخامس الصفة المشبهة وهي مشتقة من اللازم دالة على ثبوت مصدرها لفاعلها على سبيل الاستمرار والدوام وهي تعمل عمل فعلها من غير اشتراط زمان مثل جاءني رجل حسن غلامه۔

صفت مشبہ کی تعریف کیجئے، مذکورہ عبارت کی تشریح کریں اور مثال کی ترکیب لکھئے۔

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۳ھ۔

﴿الورقة الخامسة: فی النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۸ھ

السؤال الاوّل ..... الباء للالصاق نحو مررت بزيد وللاستعانة نحو كتبت بالقلم وللتعليل نحو انكم ظلمتم انفسكم باتخاذكم العجل وللمصاحبة نحو اشتريت الفرس بسرجه۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ باء کے معانی میں سے الصاق، استعانة، تعلیل اور مصاحبة کی واضح تشریح کریں، خط کشیدہ عبارت کی نحوی ترکیب کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۳ھ۔

السؤال الثاني ..... الحروف المشبهة بالفعل وهي تنصب المبتداء وترفع الخبر مثل ان زيدا قائم۔

حروف مشبہ بالفعل کتنے ہیں اور کون سے ہیں اور ان کا عمل کیا ہے؟ وضاحت کریں، خط کشیدہ عبارت کی ترکیب کریں، لیت اور لعلّ کے معانی ذکر کریں۔ (س ۱۱۔ رجحان)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حروف مشبہ بالفعل کی تعداد و نشاندہی (۲) حروف مشبہ بالفعل کا عمل (۳) خط کشیدہ عبارت کی ترکیب (۴) لیت ولعلّ کے معانی۔

جواب ..... ① حروف مشبہ بالفعل کی تعداد و نشاندہی:۔ حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں اِنَّ، اَنَّ، كَاَنَّ، لَيْتَ، لٰكِنَّ، لَعَلَّ۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

(۲) حروف مشبہ بالفعل کا عمل:۔ یہ حروف مبتداء وخبر پر داخل ہوتے ہیں اور مبتداء کو نصب، خبر کو رفع دیتے ہیں اور مبتداء کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہا جاتا ہے۔ جیسے ان اللہ غفورٌ، کان زیدًا اسدٌ۔

(۳) خط کشیدہ عبارت کی ترکیب:۔ ھِیَ مبتداء تَنْصِبُ فعل ھی ضمیر فاعل المبتداء مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ ہوا، واؤ عاطفہ تَرْفَعُ فعل ھی ضمیر فاعل الخبر مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف ہوا، معطوف معطوف علیہ ملکر خبر ہوئے ھی مبتداء کی، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۴) لَیْتَ ولَعَلَّ کے معانی:۔ لَیْتَ: تمنا کے لئے آتا ہے خواہ ایسی چیز کی تمنا جس کا ملنا ممکن ہو جیسے لیت زیدًا قائمًا۔ خواہ حاصل کرنا ممکن نہ ہو جیسے لیت الشباب عائدٌ۔

لَعَلَّ: امید وتوقع کے معنی میں آتا ہے جیسے لَعَلَّ زیدًا قائمٌ، لَعَلَّ السلطانَ یکرمنی۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۸ھ

الشق الاول ..... وَکَیْ لِلسَّبَبِیَّةِ مِثْلُ اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَاِنَّ الْاِسْلَامَ سَبَبٌ لِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ وَاِذَنْ لِلْجَوَابِ وَالْجَزَاءِ مِثْلُ اِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ فِیْ جَوَابِ مَنْ قَالَ اَسْلَمْتُ۔ (ص ۳۱۔ رحمانی)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ خط کشیدہ عبارت کی ترکیب کریں۔ کَیْ اور اِذَنْ کا عمل بتائیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ عبارت کی ترکیب (۴) کَیْ اور اِذَنْ کا عمل۔

جواب ..... (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور کَیْ سببیت کیلئے آتا ہے جیسے اسلمت کَیْ ادخل الجنة، بے شک اسلام دخول جنت کا سبب ہے اور اِذَنْ جواب اور جزا کیلئے آتا ہے جیسے اذن تدخل الجنةَ اس شخص کے جواب میں جو کہے میں اسلام لایا ہوں۔

(۳) عبارت کی ترکیب:۔ فـ تفریعیہ اِنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل الاسلام اسکا اسم سببٌ مضاف لام جارہ دخول مضاف الجنة مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور ہوا، جار مجرور ملکر متعلق ہوا مصدر کا، مصدر اپنے متعلق سے ملکر خبر ہوئی اِنَّ کی، اِنَّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۴) کَیْ اور اِذَنْ کا عمل:۔ یہ دونوں حروف حروف ناصبہ للمضارع میں سے ہیں اور یہ دونوں عموماً فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں جیسے اسلمت کی ادخل الجنة اور اسلمت کے جواب میں کہا جائے اذن تدخل الجنة۔

الشق الثانی ..... الافعال الناقصه وهی تدخل علی الجملة الاسمیة۔ (ص ۳۳۔ رحمانی)

افعال ناقصہ کتنے ہیں۔ اور ان کا عمل کیا ہے وضاحت کریں۔ ناقصہ اور تامہ میں کیا فرق ہے مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں۔ کان زید قائما اور کان اللہ علیما حکیما میں فرق بیان کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) افعال ناقصہ کی تعداد وعمل (۲) ناقصہ وتامہ میں فرق مع امثلہ

Scanned with CamScanner

(۳)کان زیدٌ قائمًا اور کان اللہ علیما حکیما میں فرق۔

جواب ..... ❶ افعال ناقصہ کی تعداد و عمل:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۲ھ۔

❷ ناقصہ و تامہ میں فرق مع امثلہ:۔ کان تامہ اپنے فاعل پر پورا ہوتا ہے اس کو خبر کی ضرورت نہیں ہوتی ہے جیسے کان زیدٌ ای ثبت زیدٌ۔ کان ناقصہ اپنے اسم و خبر کو چاہتا ہے خواہ اس کی خبر منقطع ہو یا دائمی (ممتنع الانقطاع) ہو۔

❸ کان زیدٌ قائمًا اور کان اللہ علیما حکیما میں فرق:۔

کان زیدٌ قائمًا یہ کان ناقصہ کی مثال ہے جب کہ اس کی خبر منقطع یا ممکن الانقطاع ہے۔

کان اللہ علیمًا حکیمًا یہ کان ناقصہ کی مثال ہے جب کہ اس کی خبر دائمی ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۸ھ

الشق الاول ..... السابع الاسم التام وهو كل اسم تم فاستغنى عن الاضافة . (ص ۳۱۔ رحمانیہ)

اسم تام کی تعریف کریں نیز یہ بتائیں کہ اسم کن چیزوں سے تام ہوتا ہے اسم تام کیا عمل کرتا ہے۔ بیان کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) اسم تام کی تعریف (۲) اسم کن چیزوں سے تام ہوتا ہے (۳) اسم تام کا عمل۔

جواب ..... ❶ اسم تام کی تعریف:۔ اسم تام ہر وہ اسم ہے جو اضافت و نسبت سے مستغنی ہو یعنی جس کے معنی کے سمجھنے میں دوسرے اسم کی ضرورت نہ ہو اکیلے بھی معنی سمجھ میں آجائے۔

❷ اسم کن چیزوں سے تام ہوتا ہے:۔ اسم کا تام ہونا یا تنوین سے ہوتا ہے جیسے عندی رطل زیتا اس میں رطلٌ اسم تام ہے، یا پھر اس کا تام ہونا نون تثنیہ سے ہوگا جیسے عندی قفیزان برًّا یا نون جمع سے ہوگا جیسے عندی مسلمون علمًا یا مشابہ نون جمع سے ہوگا جیسے عندی عشرون درهما۔

❸ اسم تام کا عمل:۔ یہ اسم تام ہمیشہ مابعد والے نکرہ میں عمل کرتا ہے اور اس کو تمیز ہونے کی بناء پر نصب دیتا ہے اور یہ مابعد والا نکرہ تمیز ہونے کی بناء پر اسم تام سے ابہام کو دور کرتا ہے جیسے امثلہ سے واضح ہے۔

الشق الثانی ..... امّا المعنويةُ فمِنْهَا العَدَدَانِ . أحَدُهُمَا العَامِلُ فِي المُبْتَدَاءِ وَالخَبَرِ وَهُوَ الإبْتِدَاءُ نحو زيدٌ مُنطَلِقٌ وَثَانِيهِمَا العَامِلُ فِي الفِعْلِ المُضَارِعِ مثل زَيْدٌ يَعْلَمُ . (ص ۳۴۔ رحمانیہ)

عبارت پر اعراب لگا کر خوب تشریح کریں۔ خط کشیدہ عبارت کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی تشریح (۳) خط کشیدہ عبارت کی ترکیب۔

جواب ..... ❶ عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

❷ عبارت کی تشریح:۔ اما المعنوية سے عوامل معنوی کو بیان فرما رہے ہیں کہ عامل معنوی دو ہیں۔

① جو مبتداء و خبر دونوں میں عامل ہے جیسے زیدٌ منطلقٌ۔ ② جو فعل مضارع میں عامل ہے جیسے زیدٌ یَعْلَمُ۔

مبتداء و خبر کے عامل میں کل تین مذہب ہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

① ابتداء عامل ہے مبتداء میں، مبتداء عامل ہے خبر میں۔ ② ابتداء ہی دونوں میں عامل ہے یہی راجح ہے۔

③ مبتداء وخبر دونوں میں سے ہر ایک دوسرے میں عامل ہے یعنی مبتداء خبر میں عامل ہے اور خبر مبتداء میں عامل ہے اور فعل مضارع کے عامل کا مطلب یہ ہے کہ فعل مضارع کا عامل ناصب و عامل جازم سے خالی ہونا ہی عامل ہے جو فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔

④ خط کشیدہ عبارت کی ترکیب:۔ "زیدٌ مُنطلِقٌ" زیدٌ مبتداء اور منطلق خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"زید یَعلَمُ" زیدٌ مبتداء یعلم فعل اسمیں ھُوَ ضمیر فاعل فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿الورقة الخامسة : فی النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۹ھ

السوال ..... والی لانتهاء الغاية فی المكان نحو سرت من البصرة الی الكوفة وللمصاحبة نحو قوله تعالیٰ ولاتاكلوا اموالهم الی اموالكم ۔ وقد يكون مابعدها داخلا فی ماقبلها وقد لايكون مابعدها داخلا فی ماقبلها۔ عبارت کی تشریح کرکے صرف خط کشیدہ حصہ کی ترکیب کریں۔

نیز بتائیں کہ الی کا مابعد الی کے ماقبل میں کب داخل ہوتا ہے اور کب داخل نہیں ہوتا، مثال سے واضح کریں۔ (ص ۸۔ رمضان)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) عبارت کی تشریح (۲) عبارت مخطوطہ کی ترکیب (۳) الی کے مابعد کا ضابطہ مع امثلہ

جواب ..... ① عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں حروف جارہ میں سے الی کے متعلق کچھ تفصیل بیان فرمارہے ہیں تو فرمایا کہ الی کبھی انتہاء غایت یعنی اس بات کو بتلانے کے لئے آتا ہے کہ میرے مابعد پر میرے ماقبل کی انتہا ہورہی ہے جیسے سرت من البصرة الی الكوفه (چلا میں بصرہ سے کوفہ تک) اس میں الی نے یہ بتلایا کہ میرے ماقبل والے فعل سیر (چلنا) کی انتہاء میرے مابعد کوفہ پر ہورہی ہے اور کبھی الی مصاحبت کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے یعنی یہ بتلاتا ہے کہ میرا مدخول میرے ماقبل کیساتھ صدور فعل یا وقوع فعل میں مصاحب (ساتھی) اور شریک ہے یہ اس وقت ہوتا ہے جب الی کی جگہ مع کو استعمال کرنا درست ہو۔ جیسے لاتاكلوا اموالهم الی اموالكم اب یہاں الی مصاحبت کیلئے ہے، انکی جگہ پر مع کو ذکر کرنا بھی درست ہے کہ لاتاكلوا اموالهم مع اموالكم یعنی نہ کھاؤ ان یتامیٰ کے اموال کو اپنے مال کے ساتھ، کبھی الی کا مابعد ماقبل میں داخل ہوتا ہے جیسے فاغسلوا وجوهكم وايديكم الی المرافق اس میں مرافق ایدیکم میں داخل ہے اور کبھی الی کا مابعد ماقبل میں داخل نہیں ہوتا جیسے ثم اتموا الصيام الی اللیل اس میں لیل صوم کے حکم میں داخل نہیں ہے۔

② عبارت مخطوطہ کی ترکیب:۔ لاتاكلوا فعل وفاعل اموالهم مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ہوا فعل کا الی جارہ اموالكم مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

③ الی کے مابعد کا ماقبل میں داخل ہونے کا ضابطہ مع امثلہ:۔ اگر الی کا مابعد الی کے ماقبل کی جنس سے ہو تو وہ الی کے ماقبل میں داخل ہوگا اور اگر الی کا مابعد ماقبل کی جنس سے نہ ہو تو ماقبل میں داخل نہ ہوگا جیسے فاغسلوا وجوهكم

Scanned with CamScanner

وایدیکم الی المرافق اس میں چونکہ کہنیاں ہاتھ کی جنس سے ہیں اس وجہ سے وہ غسل والے حکم میں داخل ہیں اور اتموا الصیام الی اللیل میں چونکہ رات دن میں داخل نہیں ہے اس وجہ سے روزہ کے اتمام والے حکم میں بھی داخل نہیں ہے۔

السؤال الثالث ..... والواو للقسم نحو: واللہ لأضربن اللیلۃ وقد تکون بمعنی رُبَّ نحو وعالم یعمل بعلمہ، والتاء للقسم وھی لاتدخل الا علی اسم اللہ تعالی نحو: تاللہ لأضربن زیدًا۔ (ص ۱۰۰ حاشیہ)

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کرکے صرف مثالوں کی ترکیب کیجئے، واوِ قسم، باءِ قسم اور تاءِ قسم کے درمیان فرق واضح کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) مثالوں کی ترکیب (۳) واوِ قسم، تاءِ قسم اور باءِ قسم کے درمیان فرق۔

الجواب ..... (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ اور واو قسم کیلئے آتا ہے جیسے کسی کا قول واللہ لاشربن اللبن اور کبھی یہ واو رُبَّ کے معنی میں ہوتا ہے جیسے وعالم یعمل بعلمہ اور تاء بھی قسم کیلئے آتا ہے اور یہ نہیں داخل ہوتا مگر اللہ تعالیٰ کے نام پر جیسے تاللہ لاضربنّ زیدًا۔

(۲) مثالوں کی ترکیب:۔ "واللہ لاشربن اللبن" واو جارہ لفظ اللہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل محذوف القسم کے، القسم فعل اپنے فاعل (انا) و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر قسم لاشربن فعل انا ضمیر اس کا فاعل اللبن مفعول بہ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا قسم اور جواب قسم مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

"وعالم یعمل بعلمہ" واو جارہ بمعنی رُبَّ، عالم موصوف یعمل فعل بافاعل بعلمہ جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل بافاعل و متعلق صفت موصوف بامفت مجرور، جار مجرور متعلق ہوا لقیت فعل مقدر کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"تاللہ لاضربن زیدًا" کی ترکیب واللہ لاشربن اللبن کی ترکیب کی طرح ہے۔

(۳) واوِ قسم، تاءِ قسم اور باءِ قسم کے درمیان فرق:۔ باء مطلق قسم کے معنی میں آتی ہے جیسے باللہ لافعلن کذا۔ واو مطلق قسم کے لئے آتی ہے اور اسم ظاہر پر داخل ہوتی ہے جیسے واللہ لاشربنّ اللبن و عالم یعمل بعلمہ۔ تاء قسم لفظ اللہ کے ساتھ خاص ہے اس کے علاوہ مستعمل نہیں ہے جیسے تاللہ لاشربن اللبن۔

﴿السؤال الثانی﴾ ۱۴۲۹ھ

السؤال الثالث ..... حروف تنصب الاسم فقط وھی سبعۃ أحرف، الواو وھی بمعنی مع نحو استوی الماء والخشبۃ و"الا" وھی للاستثناء و"یا" وھی لنداء القریب والبعید و"ایا وھیا" وھما لنداء البعید و"أی والھمزۃ المفتوحۃ" وھما لنداء القریب وھذہ الحروف الخمسۃ تنصب الاسم اذا کان مضافا الی اسم آخر وترفع الاسم ان لم یکن ذلک الاسم مضافا۔ (ص ۱۱ حاشیہ)

خط کشیدہ عبارت کی ترکیب کیجئے، مذکورہ عبارت کی وضاحت مثالوں کے ذریعہ کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) خط کشیدہ عبارت کی ترکیب (۲) عبارت کی وضاحت مع امثلہ۔

الجواب ..... (۱) خط کشیدہ عبارت کی ترکیب:۔ ھذہ اسم اشارہ الحروف موصوف الخمسۃ صفت موصوف

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

صفت ملکر مشار الیہ، اشارہ مشار الیہ ملکر مبتداء، تنصب فعل الاسم مفعول ہے اور ھی ضمیر فاعل، فعل اپنے فاعل ومفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء مقدم، اذا حرف شرط کان فعل ازافعال ناقصہ اس میں ضمیر ھو اس کا اسم مضافًا اسم مفعول الیٰ جار واسم موصوف آخر صفت، موصوف صفت ملکر مجرور ہوئے، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے مضافًا کے، اسم مفعول اپنے نائب فاعل ومتعلق سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر، کان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر شرط مؤخر، شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوکر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) مذکورہ عبارت کی وضاحت مع امثلہ:۔ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۱ھ۔

الشق الثانی.....وفی هذه الافعال لایجوز الاقتصار علی احد المفعولین واذا توسطت بین مفعولیها أو تأخرت عنهما جازا بطال عملها، مثل زید ظننت قائم وزیدا ظننت قائما، وزید قائم ظننت وزیدا قائما ظننت

مذکورہ عبارت کی بے غبار تشریح کیجئے اور یہ بتایئے کہ وفی هذه الافعال میں الافعال سے کون سے افعال مراد ہیں؟

جواب.....مکمل جواب کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۱ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۹ھ

الشق الاوّل.....افعال مدح وذم کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟ مثالوں کے ذریعہ واضح کیجئے۔

جواب.....مکمل جواب کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۱ھ۔

الشق الثانی.....والثانی المصدر وهو اسم حدث اشتق منه الفعل وانما سمی مصدرا لصدور الفعل عنه.

مذکورہ عبارت کی واضح تشریح کیجئے اور یہ بتایئے کہ مصدر کیا عمل کرتا ہے؟ مثال کے ذریعہ واضح کیجئے۔

جواب.....مکمل جواب کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۱ھ۔

﴿الورقة الخامسة: فی النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۰ھ

الشق الاوّل.....وَالْكَافُ لِلتَّشْبِيهِ نَحْوُ زَيْدٌ كَالْأَسَدِ وَقَدْ تَكُونُ زَائِدَةً نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالٰى: لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَمُذْ وَمُنْذُ لِابْتِدَاءِ الْغَايَةِ فِي الزَّمَانِ الْمَاضِي نَحْوُ مَارَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَمَالَكَمْتُكَ إِلَيْهِ مُنْذُ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ وَقَدْ تَكُونَانِ بِمَعْنَى جَمِيعِ الْمُدَّةِ نَحْوُ مَارَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمَيْنِ۔ (ص ۱۰۱ رحمانی)

عبارت پر اعراب لگایئے، تشریح کیجئے، تمام مثالوں کی ترکیب کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾.....اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی تشریح (۳) مثالوں کی ترکیب۔

جواب.....① عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

② عبارت کی تشریح:۔ یہاں مصنف حروف جارہ میں سے تین حروف (کاف، مذ، منذ) کا ذکر فرمارہے ہیں۔

کاف بھی حروف جارہ میں سے ایک حرف ہے، لفظی اعتبار سے اسم کو جر دیتا ہے اور معنوی اعتبار سے اکثر احوال میں کلام

میں تشبیہ اور مشابہت کا معنی پیدا کر دیتا ہے، مثلاً اگر متکلم زید کو شیر سے تشبیہ دینا چاہے تو اسے کاف کا استعمال کر کے کہنا چاہیے زیدٌ کالأسد یعنی زید شیر کی طرح ہے۔ یہاں زید کو شیر کے مشابہ کیا گیا ہے۔

کاف بعض اوقات زائدہ بھی ہوتا ہے، زائد کا مطلب یہ ہے کہ معناً کوئی فائدہ نہیں دیتا البتہ لفظاً عمل کرتا ہے، جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے لیس کمثله شیئ یہاں کاف زائدہ ہے اگر کاف کو یہاں زائدہ نہ سمجھا جائے تو معنی فاسد ہو جاتا ہے۔

حروف جارہ میں سے مذ اور منذ بھی ہیں یہ دو حرفوں کا ایک گروپ ہے اہم معنی ہونے کی بناء پر ان دونوں کا ذکر ساتھ کیا گیا، یہ دونوں لفظاً اسم کو جر دیتے ہیں اور معنی دو معنوں کے لئے آتے ہیں۔

پہلا معنی جو اصل اور کثیر ہے، یہ ہے کہ یہ دونوں کسی بھی کام کے زمانہ ماضی میں شروع ہونے کے وقت کی اطلاع دیتے ہیں یعنی زمانہ ماضی میں ابتداء غایت کے لئے آتے ہیں، کام کے ختم ہونے یعنی انتہاء غایت نہیں بتلاتے۔

مذ کی مثال: ما رأیته مذیوم الجمعة میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا یعنی میرے اسے نہ دیکھنے کا آغاز جمعہ کے دن ہوا اور کب تک ایسا ہوگا؟ یہ معلوم نہیں ہے۔

منذ کی مثال: ماذهبت اليه منذ يوم الاثنين میں اس کے پاس پیر کے دن سے نہیں گیا یعنی میرے اس کے پاس نہ جانے کا آغاز پیر کے دن سے ہوا اور کب تک رہے گا؟ معلوم نہیں۔

لیکن مذ اور منذ کا ایک معنی اور بھی ہے جو قلیل ہے وہ یہ کہ یہ دونوں بعض اوقات کام کی مکمل مدت بتلاتے ہیں۔ اس معنی اور ماقبل کے معنی میں فرق یہ ہے کہ اول معنی میں ابتداء غایت کا تو ذکر ہوتا ہے لیکن انتہاء کا علم نہیں ہوتا جبکہ اس ثانی الذکر معنی میں ابتداء اور انتہاء دونوں کا بیان ہوتا ہے جیسے ما رأیته مذ یومین میں نے اسے دو دن سے نہیں دیکھا یعنی میرے اسے نہ دیکھنے کی کل مدت دو دن ہے۔

مثالوں کی ترکیب: "زید کالأسد" زید مبتداء، کاف جارہ الأسد مجرور، جار مجرور ملکر کائن اسم فاعل کے متعلق ہو کر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"لیس کمثله شیئ" لیس فعل ناقص، کاف جارہ مثل مضاف "ہ" ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر کاف جارہ کیلئے مجرور، جار مجرور ملکر ثابتا کے متعلق ہو کر خبر مقدم، شیئ اسم مؤخر، لیس اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"ما رأیته مذ یومین" ما رأیت فعل "ت" ضمیر اس میں فاعل "ہ" ضمیر منصوب مفعول بہ، مذ جارہ یوم الجمعة مرکب اضافی مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول پر اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"ماذهبت اليه منذ يوم الاثنين" ماذهبت فعل مع الفاعل اليه جار مجرور ملکر متعلق اوّل منذ جارہ یوم الاثنین مرکب اضافی ہو کر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ثانی ماذهبت فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"ما رأیته مذیومین" ما رأیت فعل مع الفاعل "ہ" ضمیر منصوب مفعول بہ، مذ جارہ یومین مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے، ما رأیته فعل اپنے فاعل مفعول پر اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الدرس الثامن ..... وَلَامُ الْأَمْرِ وَهِيَ لِطَلَبِ الْفِعْلِ مِثْلُ لِيَضْرِبْ وَلَا النَّهْيِ وَهِيَ ضِدُّ لَامِ الْأَمْرِ أَيْ لِطَلَبِ

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

تَرْكِ الْفِعْلِ مِثْلُ لَايَضْرِبْ وَاِنْ وَهِيَ تَدْخُلُ عَلَى الْجُمْلَتَيْنِ وَتُسَمِّي الْاُوْلٰى شَرْطًا وَالثَّانِيَةَ جَزَاءً مِثْلُ اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ ۔ (ص ۲۱ رحمانی)

عبارت پر اعراب لگائیے، تشریح کیجئے، خط کشیدہ عبارت کی ترکیب کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی تشریح (۳) خط کشیدہ عبارت کی ترکیب۔

جواب ..... ① عبارت پر اعراب :۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

② عبارت کی تشریح :۔ اس عبارت کا تعلق کتاب کی چھٹی نوع سے ہے جس میں ان حروف کا تذکرہ ہے جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں، سوال میں تین حروف جازمہ کا ذکر ہے۔

① فعل مضارع کو جزم دینے والوں میں سے ایک لام امر ہے یہ وہ لام ہے جو لفظاً اور معناً مضارع میں عمل کرتا ہے، لفظی عمل تو یہ کرتا ہے کہ مضارع کو مجزوم کر دیتا ہے اور معنوی عمل یہ کرتا ہے کہ مضارع کا معنی حال واستقبال سے تبدیل کر کے اس میں طلب کا معنی پیدا کر دیتا ہے۔ جیسے لِيَضْرِبْ یہ اصل میں يَضْرِبُ تھا، لام امر نے داخل ہو کر اسے جزم دے دیا لِيَضْرِبْ ہو گیا، مضارع میں اس کا معنی "چاہیے کہ وہ مارے" ہے۔

② مضارع کو جزم دینے والے حروف میں سے ایک لاء نہی ہے یہ لاء بھی لام امر کی طرح دو کام کرتا ہے۔

ایک تو یہ کہ مضارع کو مجزوم کر دیتا ہے اور دوسرا یہ کہ مضارع میں فعل کو چھوڑ دینے کی طلب کا معنی پیدا کر دیتا ہے مثلاً لَايَضْرِبْ یہ يَضْرِبُ تھا، لاء نہی نے داخل ہو کر اسے مجزوم کر دیا اور معنی "چاہیے کہ وہ نہ مارے" ہو گیا۔

③ حروف جازمہ میں سے تیسرا اِنْ شرطیہ ہے۔ اِنْ شرطیہ اور لام امر، لاء نہی میں تھوڑا سا فرق ہے وہ یہ کہ لام امر اور لاء نہی فقط ایک جملہ پر داخل ہوتے ہیں لیکن اِنْ شرطیہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے اور دونوں کو مجزوم کر دیتا ہے، اصطلاح نحو میں پہلے جملہ کو شرط اور دوسرے جملہ کو جزاء کہا جاتا ہے جیسے اِنْ تضربْ اَضربْ "اگر تم مارو گے تو میں بھی ماروں گا"۔

③ خط کشیدہ عبارت کی ترکیب :۔ واؤ عاطفہ تسمی فعل مضارع مجہول الأولى نائب فاعل شرطًا مفعول بہ، تسمی فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ تسمي فعل مجہول مقدر الثانية نائب فاعل جزاءً مفعول بہ، تسمی فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ و معطوف مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿السوال الثاني﴾ ۱۴۳۰ھ

السؤال الأول ..... أسماء تسمى أسماء الأفعال وهي تسعة، ستة منها موضوعة للأمر الحاضر وتنصب الاسم على المفعولية..... مثل رويد زيدًا..... بله زيدًا..... دونك زيدا..... عليك زيدًا۔ (ص ۲۱ رحمانی)

عبارت کا جمع امثلہ ترجمہ کیجئے، تشریح کیجئے، چاروں مثالوں کی ترکیب کیجئے۔

Scanned with CamScanner

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تشریح (۳) مثالوں کی ترکیب۔

الجواب ..... ❶ عبارت کا ترجمہ:۔ کچھ اسماء ایسے ہیں جنہیں اسماء افعال کہا جاتا ہے اور وہ نو ہیں، چھان میں سے امر حاضر کیلئے وضع کئے گئے ہیں اور وہ اسم کو مفعول ہونے کی بناء پر نصب دیتے ہیں، جیسے روید زیدًا (زید کو مہلت دو) بله زیدًا (زید کو چھوڑ دو) دونك زیدًا (زید کو پکڑو) علیك زیدًا (زید کو لازم پکڑو)۔

❷ عبارت کی تشریح:۔ مذکورہ عبارت کا تعلق کتاب کی نویں نوع سے ہے۔ اس نوع میں مصنفؒ نے اسماء افعال کا ذکر کیا ہے۔ تفصیله کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۲ھ۔

❸ مثالوں کی ترکیب:۔ رُوَیْدَ زَیْدًا رُوَیْدَ اسم فعل بمعنی أمْهِلْ امر حاضر انت ضمیر اس کا فاعل زَیْدًا مفعول بہ اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

بَلْهَ زَیْدًا، دُوْنَكَ زَیْدًا، عَلَیْكَ زَیْدًا ان تینوں مثالوں کی ترکیب بھی بالکل رُوَیْدَ زَیْدًا کی طرح ہے۔

الشق الثانی ..... والتاسع مازال والعاشر مابرح والحادی عشر ماانفك والثانی عشر مافتی وکل واحد من هذه الأفعال الأربعة لدوام ثبوت خبرها لاسمها مذ قبله ویلزمها النفی مثل: مازال زید عالمًا ومابرح عمرو صائمًا ومافتی بکر فاضلاً ومانفك سعید عاقلاً۔ (ص ۳۳۔ جاب)

مذکورہ عبارت کا تعلق کس بحث سے ہے؟ عبارت کی تشریح کیجئے، چاروں مثالوں کی ترکیب کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) بحث کی تعیین (۲) عبارت کی تشریح (۳) مثالوں کی ترکیب۔

الجواب ..... ❶ بحث کی تعیین:۔ اس عبارت کا تعلق کتاب کی دسویں نوع سے ہے جس میں افعال ناقصہ کا بیان ہے۔ مذکورہ عبارت میں تیرہ افعال ناقصہ میں سے نویں، دسویں، گیارہویں اور بارہویں فعل کا ذکر ہے۔

❷ عبارت کی تشریح:۔ افعال ناقصہ تیرہ افعال ہیں، سوال میں مذکورہ عبارت میں چار کا تذکرہ ہے۔

نواں فعل ناقص مَازَالَ ہے، دسواں مَابَرِحَ، گیارہواں مَاانْفَكَّ اور بارہواں مَافَتِئَ ہے۔ یہ چاروں افعال ناقصہ دیگر افعال ناقصہ کی طرح جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو رفع دے کر اسم اور خبر کو نصب دیکر اپنی خبر بنا دیتے ہیں۔

معنوی عمل ان چار افعال کا ایک طرح کا ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ چاروں اپنی خبر کو اسم کے لئے ہمیشگی کے ساتھ ثابت کرتے ہیں یعنی یہ فائدہ دیتے ہیں کہ اسم نے جب سے خبر کو قبول کیا تب سے اب تک یہ اسم خبر کے ساتھ متصف ہے۔

مثال سے اس کی مزید وضاحت اس طرح کی جاسکتی ہے کہ اگر کہا جائے مَازَالَ زَیْدٌ عَالِمًا تو اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ جب سے زید نے علم کی خبر کو قبول کیا یعنی جاہل سے عالم بن گیا تو مسلسل وہ عالم ہی رہا ایسا نہیں ہوا کہ ایک دفعہ عالم ہو گیا ہو اور پھر دوبارہ کبھی جاہل ہو گیا۔

ان چاروں افعال کا افعال ناقصہ میں استعمال ایک شرط کے ساتھ ہوگا وہ شرط یہ ہے کہ یہ افعال ناقصہ کے طور پر ہمیشہ منفی استعمال ہونگے، حرف نفی ان کے ساتھ لازمی ہوگا اس شرط کی وجہ بہت واضح ہے کہ یہ اوپر ذکر کئے گئے معنی پر دلالت ہی تبھی کریں گے

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

جب حرف نفی ان پر داخل ہوا ہو ورنہ یہ مذکورہ معنی پر دلالت کے بجائے اس کے متضاد معنی پر دال ہوں گے لہٰذا ضروری ہے کہ بطور فعل ناقص انہیں استعمال کرتے وقت ان پر حرف نفی داخل کیا جائے۔

② مثالوں کی ترکیب:۔ مَازَالَ زَيْدٌ عَالِمًا مازال فعل ناقص زیدٌ اس کا اسم عالمًا اس کی خبر، مازال فعل ناقص اپنے اسم وخبر کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَاانْفَكَّ عَمْرٌو صَالِحًا، مَافَتِئَ بَكْرٌ فَاضِلًا، مَاانْفَكَّ سَعِيدٌ عَاقِلًا ان تینوں کی ترکیب بھی مَازَالَ زَيْدٌ عَالِمًا کی طرح ہی ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۳۰ھ

السؤال الاوّل .....والرابع أوشك وهو يرفع الاسم وينصب الخبر وخبره فعل مضارع مع أن وبغير أن مثل أوشك زيد أن يجيئ أو يجيئ. (ص ۲۶، رحمانی)

عبارت کی تشریح کیجئے، افعال مقاربہ کیا عمل کرتے ہیں؟ واضح کیجئے، خط کشیدہ عبارت کی ترکیب کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾ .....اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) عبارت کی تشریح (۲) افعال مقاربہ کا عمل (۳) خط کشیدہ عبارت کی ترکیب۔

جواب ..... ① عبارت کی تشریح:۔ یہ افعال قلوب میں سے چوتھے اور آخری فعل أوشك کا بیان ہے۔ أَوْشَكَ لفظاً اور معناً عمل کرتا ہے۔ لفظی عمل تو یہ ہے کہ یہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے اور اس کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے، خواہ أَنْ ناصبہ کے ساتھ ہو یا أَنْ کے بغیر ہو لہٰذا أَوْشَكَ کا خبر کو نصب دینا تقدیراً ہی ہوگا، حقیقۃً نہیں جیسے أَوْشَكَ زَيْدٌ أَنْ يَجِيئَ (خبر جب کہ فعل مضارع مع أن ہو)۔ أَوْشَكَ زَيْدٌ يَجِيئُ (خبر جب کہ فعل مضارع بغیر أن ہو)۔

مذکورہ مثال میں أوشك نے زید کو اسم ہونے کی وجہ سے رفع دیا اور أَنْ يَجِيئَ یا يَجِيئُ کو خبر ہونے کی بناء پر تقدیری نصب دیا، یہ أوشك کا لفظی عمل ہے۔

معنوی عمل یہ ہے کہ أوشك یہ بتلاتا ہے کہ خبر، فاعل یعنی اسم کے قریب ہے۔ اسی وجہ سے ان افعال کو افعال مقاربہ کہا جاتا ہے۔

② افعال مقاربہ کا عمل:۔ كما مرّ في الشق الاوّل من السوال الثالث ۱٤۲۲ھ۔

③ خط کشیدہ عبارت کی ترکیب:۔ خبره مرکب اضافی ہو کر مبتداء فعل موصوف مضارع صفت اوّل مع أن مرکب اضافی ہو کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ با جارہ غیر أن مرکب اضافی ہو کر مجرور، جار مجرور ملکر شابہت کے متعلق ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر موصوف کیلئے صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے ملکر خبره مبتداء کیلئے خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

السؤال الثاني .....السادس المضاف وهو كل اسم أضيف الى اسم اخر فيجر الأول الثاني مجردا عن اللام والتنوين ومايقوم مقامه من نوني التثنية والجمع لأجل الاضافة. (ص ۳۱، رحمانی)

عبارت کی تشریح کیجئے، مضاف کس کی چھٹی قسم ہے؟ واضح کیجئے، خط کشیدہ عبارت کی ترکیب کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾ .....اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) عبارت کی تشریح (۲) مقسم کی تعیین (۳) خط کشیدہ عبارت کی ترکیب۔

Scanned with CamScanner

جواب ..... ❶ **عبارت کی تشریح:۔** صاحب کتاب نے اپنی کتاب کی ابتداء میں جو ترتیب مسائل کے بیان کی ذکر کی ہے وہ کچھ یوں ہے کہ علم نحو میں عوامل سو ہیں۔ یہ سو عوامل لفظیہ بھی ہیں اور معنویہ بھی۔ لفظی عوامل کی پھر دو قسمیں ہیں ① سماعی ② قیاسی۔ سماعی لفظی عوامل سو میں سے اکیانوے ہیں جبکہ قیاسی لفظی عوامل سات ہیں۔ اور معنوی عوامل فقط دو ہیں۔ اس طرح سو کی تعداد پوری ہو گئی۔

مذکورہ عبارت میں مصنفؒ قیاسی لفظی عوامل میں سے عامل نمبر چھ کا ذکر کر رہے ہیں جو کہ مضاف ہے۔ مضاف کی تعریف یہ ہے کہ ہر وہ اسم جس کی اضافت دوسرے اسم کی طرف کی جائے وہ مضاف کہلاتا ہے جیسے غُلَامُ زَیْدٍ میں غلام کی نسبت زید کی طرف کی گئی لہٰذا غلام مضاف ہوگا یہ مضاف کی تعریف ہے۔

اور مضاف کا عمل یہ ہے کہ وہ اگلے اسم (جسے اصطلاح نحو میں مضاف الیہ کہا جاتا ہے) کو جر دیتا ہے اضافت کی وجہ سے لیکن مضاف مضاف الیہ کو تبھی جر دے گا جب خود الف لام، تنوین اور قائم مقام تنوین یعنی تثنیہ اور جمع کے نون سے خالی ہو۔

معلوم ہوا کہ اضافت کی وجہ سے دو کام ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ مضاف سے الف لام اور تنوین یا قائم مقام تنوین گر جاتے ہیں دوسرا یہ کہ مضاف الیہ مجرور ہو جاتا ہے۔

❷ **مقسم کی تعیین:۔** اس جزء کے جواب کی وضاحت جزء اوّل کے جواب میں تفصیل کیساتھ کر دی گئی ہے۔

❸ **خط کشیدہ عبارت کی ترکیب:۔** یجر فعل الاوّل ذوالحال الثانی مفعول بہ مجرّدًا صیغہ اسم مفعول عن جارہ اللام معطوف علیہ واؤ عاطفہ التنوین معطوف واؤ عاطفہ ما موصولہ یقوم فعل ھو ضمیر اس میں فاعل مقامہ مرکب اضافی ہو کر یقوم فعل کیلئے مفعول مطلق من جارہ نونی مضاف التثنیۃ معطوف علیہ واؤ عاطفہ الجمع معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر نونی کیلئے مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر من جارہ کیلئے مجرور من جارہ اپنے مجرور سے مل کر یقوم فعل کے متعلق ہوا یقوم فعل اپنے فاعل، مفعول مطلق اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ما موصولہ کیلئے صلہ ہوا ما موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوف ہائی اللام معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر عن جارہ کیلئے مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا مجرّدًا صیغہ اسم مفعول کا مجرّدًا صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال ہوا الأوّل ذوالحال کیلئے، الأوّل ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل ہوا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

﴿الورقة الخامسة : فی النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۱ھ

الشق الاوّل ..... وَاللَّامُ لِلْاِخْتِصَاصِ نَحْوُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلِلزِّيَادَةِ نَحْوُ رَدِفَ لَكُمْ وَلِلتَّعْلِيْلِ نَحْوُ جِئْتُكَ لِاِكْرَامِكَ وَلِلْقَسَمِ نَحْوُ لِلّٰهِ لَايُؤَخَّرُ الْاَجَلُ وَلِلْمُعَاقَبَةِ نَحْوُ لَزِمَ الشَّرُّ لِلشَّقَاوَةِ . (ص ۸۰، رحمانی)

عبارت پر اعراب لگایئے تشریح کیجئے، تمام مثالوں کی نحوی ترکیب کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی تشریح (۳) مثالوں کی ترکیب۔

جواب ..... ❶ عبارت پر اعراب :- کما مرّ فی السوال آنفا۔

❷ عبارت کی تشریح :- اس عبارت میں حروف جارہ میں سے لام کے چند معانی کو بیان کیا گیا ہے۔

چنانچہ فرمایا کہ لام اختصاص والا معنی ادا کرتا ہے یعنی یہ بتلاتا ہے کہ میرا ماقبل میرے مدخول کے ساتھ خاص ہے جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں یعنی اللہ تعالیٰ ہی اس کا مستحق ہے)۔

لام کبھی زائدہ بھی ہوتا ہے یعنی اس کو حذف کر دینے سے کلام میں خلل واقع نہیں ہوتا چنانچہ رَدِفَ لَكُمْ اور رَدِفَكُمْ کا ایک ہی معنی ہے کہ وہ تمہارا ردیف ہوا۔

لام کبھی تعلیل کے لئے بھی آتا ہے یعنی یہ بتلاتا ہے کہ میرا مدخول میرے ماقبل کی علت ہے جیسے جِئْتُكَ لِاِكْرَامِكَ (میں تمہارے اکرام کی وجہ سے تمہارے پاس آیا) یعنی میرے آنے کی علت تمہارا اکرام کرنا ہے۔

لام کبھی قسم والا معنی بھی ادا کرتا ہے جیسے لِلّٰهِ لَايُؤَخَّرُ الْاَجَلُ (قسم بخدا موت اپنے وقت سے مؤخر نہیں ہوگی)۔

لام کبھی معاقبت یعنی انجام والا معنی و مفہوم بھی ادا کرتا ہے جیسے لَزِمَ الشَّرُّ لِلشَّقَاوَةِ (اس نے شر و برائی کو لازم پکڑا برے انجام کیلئے)

❸ مثالوں کی ترکیب :- "نحو الحمد لله" نحو مضاف الحمد مبتدا لِلّٰهِ ثابت اسم فاعل کے متعلق شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر خبر ہے مبتدا محذوف نحوہ کی نحوہ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدا، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"نحو ردف لكم" نحو مضاف ردف وہ فعل لكم جار و مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر خبر ہوئی مبتدا محذوف نحوہ کی، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"نحو جئتك لاكرامك" نحو مضاف جئتك فعل فاعل و مفعول بہ لاكرامك جار و مجرور (مضاف مضاف الیہ) ملکر متعلق فعل اپنے فاعل مفعول بہ متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر نحوہ مبتدا محذوف کی خبر ہو کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"نحو لله لايؤخر الاجل" نحو مضاف لِلّٰهِ جار مجرور ملکر اُقسم فعل محذوف کے متعلق ہو کر جملہ فعلیہ ہو کر قسم،

Scanned with CamScanner

لایؤخر الاجل فعل مجہول وناب فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب قسم، قسم جواب قسم ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر خبر ہوئی مبتدا محذوف نحوہ کی، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"نحو لزوم الشر للشقاوۃ" نحو مضاف لزوم فعل وفاعل الشر مفعول بہ للشقاوۃ جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر خبر ہوئی مبتدا محذوف نحوہ کی، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

السؤال الثالث ..... وَلٰكِنْ وَهِيَ لِلْإِسْتِدْرَاكِ مِثْلُ غَابَ زَيْدٌ وَلٰكِنْ بَكْرًا حَاضِرٌ وَمَا جَاءَنِيْ زَيْدٌ لٰكِنْ عَمْرٌو جَاءَنِيْ وَلَيْتَ وَهِيَ لِلتَّمَنِّيْ مِثْلُ لَيْتَ زَيْدًا قَائِمٌ وَلَعَلَّ وَهِيَ لِلتَّرَجِّيْ مِثْلُ لَعَلَّ السُّلْطَانَ يُكْرِمُنِيْ (س ۱۴۰۰ھ)

عبارت پر اعراب لگایئے، تشریح کیجئے، خط کشیدہ عبارت کی نحوی ترکیب کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حاصل تین امور ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی تشریح (۳) عبارت مخطوط کی ترکیب۔

الجواب ..... ❶ عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

❷ عبارت کی تشریح:۔ حروف مشبہ بالفعل میں سے ایک حرف لٰكِنْ ہے یا استدراک کیلئے آتا ہے یعنی متکلم کی سابقہ کلام سے پیدا شدہ وہم وشبہ کو دور کرنے کیلئے آتا ہے چنانچہ پہلی کلام کو متدرک منہ اور بعد والی وضاحتی کلام کو متدرک کہتے ہیں مثلاً زید وبکر دونوں دوست ہیں اکٹھے اٹھتے بیٹھتے ہیں جب متکلم نے کہا غاب زیدٌ تو اس سے وہم ہوا کہ شاید بکر بھی اس کے ساتھ ہی غائب ہے تو متکلم نے دوسری کلام لٰكِنْ بَكْرًا حَاضِرٌ کہہ کر اس وہم کو دور کر دیا کہ بکر زید کے ساتھ شریک نہیں ہے بلکہ بکر حاضر ہے، اسی طرح دوسری مثال میں لٰكِنْ عَمْرٌو جَاءَنِيْ کے ذریعہ وہم کو دور کر دیا کہ صرف میرے پاس زید نہیں آیا لیکن عمرو آیا ہے۔

حروف مشبہ بالفعل میں سے لَيْتَ تمنی یعنی آرزو کے لئے، کسی چیز کو محبت کے ساتھ طلب کرنے کے لئے آتا ہے جیسے لَيْتَ زَيْدًا قَائِمٌ (اے کاش! کہ زید کھڑا ہونے والا ہوتا) لَيْتَ هِنْدًا عِنْدَنَا (اے کاش! کہ ہندہ ہمارے پاس ہوتی)

حروف مشبہ بالفعل میں سے لَعَلَّ ترجی یعنی امید کے لئے آتا ہے جیسے لَعَلَّ السُّلْطَانَ يُكْرِمُنِيْ امید ہے کہ بادشاہ میرا اعزاز واکرام کرے گا۔

لَيْتَ و لَعَلَّ (تمنی وترجی) میں فرق یہ ہے کہ تمنی یعنی آرزو ممکن وناممکن ہر چیز کی ہوتی ہے، ممکن کی مثال لَيْتَ زَيْدًا قَائِمٌ (کاش! زید کھڑا ہونے والا ہوتا) اور ناممکن کی مثال لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ (کاش کہ جوانی لوٹ آئے) ہے جبکہ ترجی یعنی امید صرف ممکن کی ہوتی ہے ناممکن کی نہیں ہوتی، پس لَعَلَّ الشَّبَابَ يَعُوْدُ نہیں کہہ سکتے۔

❸ عبارت مخطوط کی ترکیب:۔ واؤ عاطفہ لیت تامل ھذا اللفظ خبر ہے مبتدا محذوف ضمیر ھما کی، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ واؤ عاطفہ ھی مبتدا للتمنی جار مجرور ملکر بتاویل اسم فاعل کے متعلق ہوکر شبہ جملہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر معطوف اوّل لعلّ وھی للترجی بھی لیت وھی للتمنی کی طرح جملہ اسمیہ ہوکر معطوف ثانی ماقبل والے جملوں کے لئے۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

"مثل لیت زیدا قائم" مثل مضاف لیت حرف مشبہ بالفعل زیدا اس کا اسم قائم خبر لیت اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوکر بتاویل ہذا التر کیب مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر خبر ہے مبتدا محذوف مثلہ کی ہمبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"مثل لعلّ السلطان یکرمنی" یہ ترکیب بھی مثل لیت زیدا قائم کی طرح ہے فرق صرف یہ ہے کہ اس میں یکرمنی جملہ فعلیہ ہوکر لعلّ کی خبر ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۱ھ

الشق الاول ..... فان کان المیز مذکرا فطریق الترکیب فی لفظ احد و اثنان مع عشر ان تقول احد عشر رجلا واثنا عشر رجلا وان کان مونثا فتقول احدی عشرة امراة واثنتا عشرة امراة. (ص ۱۸۰، رحمانیہ)

عبارت کا ترجمہ کیجئے، تشریح کیجئے، خط کشیدہ عبارت کی نحوی ترکیب کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تشریح (۳) عبارت مخطوطہ کی ترکیب۔

جواب ..... ① عبارت کا ترجمہ:۔ پس اگر تمیز مذکر ہو تو احد واثنان کو عشر کے ساتھ ملانے و مرکب کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تو کہے گا اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا و اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا اور اگر تمیز مؤنث ہو تو تو کہے گا اِحْدٰی عَشْرَةَ اِمْرَاَةً و اِثْنَا عَشْرَةَ اِمْرَاَةً۔

② عبارت کی تشریح:۔ (اس فصل میں ان اسماء (عوامل) کو ذکر کیا جارہا ہے جو اپنے مابعد والے اسم نکرہ کو تمیز ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں، یہ اسماء چار ہیں ① عَشَرٌ سے تِسْعُوْنَ تک (دہائیاں) ② کَمْ ③ کَاَیِّنْ ④ کَذَا)۔

اس عبارت میں عَشَرٌ کے ساتھ احد واثنان کو ملانے کا طریقہ بیان کررہے ہیں کہ اگر تمیز مذکر ہو تو احد واثنان کو جب عشر کے ساتھ ملائیں گے تو دونوں جزو (احد اور عشر، اثنان اور عشر) کو مذکر ہی لائیں گے جیسے احد عشر رجلا واثنا عشر رجلا۔ اور اگر تمیز مؤنث ہو تو پھر جب احد واثنان کو عشر کے ساتھ ملائیں گے تو دونوں جزو کو مؤنث ہی لائیں گے جیسے احدی عشرة امراة واثنتا عشرة امراة اور تمیز دونوں صورتوں میں واحد ہی ہوگی۔

③ عبارت مخطوطہ کی ترکیب:۔ فا تفصیلیہ اِنْ شرطیہ کان ناقصہ المیز اس کا اسم مذکرا اسکی خبر، کان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر شرط، فا جزائیہ طریق مضاف الترکیب مصدر فی جارہ لفظ مضاف احد واثنان معطوف علیہ ومعطوف ملکر مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر مجرور، جارہ مجرور ملکر متعلق ہوا مصدر کے مع عشر مضاف ومضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، مصدر اپنے متعلق ومفعول فیہ سے ملکر مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر مبتدا، اَنْ ناصبہ مصدریہ تقول جملہ فعلیہ ہوکر قول احد عشر مرکب بنائی ممیز رجلا تمیز ممیز تمیز ملکر مقول قول مقول ملکر جملہ فعلیہ قولیہ ہوکر بتاویل مصدر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط وجزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

الشق الثانی ..... الاول عسی وعمله علی نوعین الاول یرفع الاسم وینصب الخبر نحو عسی زید ان یخرج والثانی ان یرفع الاسم وحده مثل عسی ان یخرج زید والثانی کاد مثل کاد زید یجیئ.

عبارت کا تعلق کس بحث سے ہے؟ واضح کیجئے، عبارت کی تشریح کیجئے، خط کشیدہ عبارت کی نحوی ترکیب کیجئے۔ (ص ۲۲۵، رحمانیہ)

Scanned with CamScanner

﴿خلاصہ سوال﴾.....اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) بحث کی نشاندہی (۲) عبارت کی تشریح (۳) عبارت مخطوطہ کی ترکیب۔

الجواب ..... ① بحث کی نشاندہی:۔ اس عبارت کا تعلق نوع حادی عشر (گیارہویں نوع) افعال مقاربہ کے ساتھ ہے۔

② عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں افعال مقاربہ میں سے عسیٰ و کاد اور ان کے عمل کو بیان کیا گیا ہے تفصیلہ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۲ھ۔

③ عبارت مخطوطہ کی ترکیب:۔ "والثانی ان یرفع الاسم وحدہ" واؤ عاطفہ الثانی مبتدا أنْ ناصبہ مصدریہ یرفع فعل وفاعل الاسم ذوالحال وحدہ مضاف ومضاف الیہ ملکر حال، ذوالحال وحال ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بتاویل مصدر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"مثل عسیٰ ان یخرج زیدٌ" مثل مضاف عسیٰ تامہ فعل أنْ ناصبہ مصدریہ یخرج زید فعل وفاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بتاویل مصدر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر بتاویل طذا ۱۱ ترکیب مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر خبر ہے مبتدا محذوف مثالہ کی، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۱ھ

الشق الاول .....والثالث اسم الفاعل وهو كل اسم اشتق من فعل لذات من قام به الفعل وهو يعمل عمل فعله كالمصدر مثل زيد ضارب غلامه عمرو او الرابع اسم المفعول وهو كل اسم اشتق لذات من وقع عليه الفعل. (ص ۳۰۔ رحمانیہ)

عبارت کی تشریح کیجئے، اسم مفعول کیا عمل کرتا ہے؟ مثالوں سے وضاحت کریں، خط کشیدہ عبارت کی نحوی ترکیب کیجئے۔

﴿خلاصہ سوال﴾.....اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) عبارت کی تشریح (۲) اسم مفعول کا عمل مع مثال (۳) عبارت مخطوطہ کی ترکیب۔

الجواب ..... ① و ② تشریح وعمل:۔ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۴ھ و ۱۴۲۵ھ۔

③ عبارت مخطوطہ کی ترکیب:۔ "وهو كل اسم الخ" واؤ عاطفہ هو ضمیر مبتدا كل مضاف اسم موصوف اشتق فعل ونائب فاعل من فعل جار مجرور ملکر متعلق اوّل لام جار وذات مضاف مَن موصول قام فعل بہ جار مجرور ملکر متعلق ہوا الفعل فاعل، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، موصول صلہ ملکر مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ثانی ہوا فعل کے، فعل اپنے نائب فاعل ودونوں متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صفت، موصوف صفت ملکر مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"وهو يعمل عمل فعله كالمصدر" واؤ عاطفہ هو ضمیر مبتدا يعمل فعل وفاعل عمل مضاف فعله مضاف ومضاف الیہ ملکر مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر مفعول مطلق كـ المصدر جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول مطلق ومتعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

الشق الثانی ..... وهو ينصب النكرة على انها تمييز له فيرفع منه الابهام مثل عندی رطل زيتا ومنوان سمنا وعشرون درهما ولی ملؤه عسلا . (ص ۳۲۔ رحمانی)

عبارت کی تشریح کیجئے، عبارت کا تعلق کس بحث سے ہے؟ واضح کیجئے، تمام مثالوں کا ترجمہ اور نحوی ترکیب کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کی تشریح (۲) عبارت کی بحث کی نشاندہی (۳) امثلہ کا ترجمہ (۴) امثلہ کی ترکیب۔

جواب ..... ① عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں عوامل قیاسی میں سے ساتویں عامل اسم تام کے عمل کو ذکر کر رہے ہیں کہ یہ اسم تام ہمیشہ مابعد والے نکرہ میں عمل کرتا ہے اور اس کو تمییز ہونے کی بناء پر نصب دیتا ہے اور یہ مابعد والا نکرہ تمییز ہونے کی بناء پر اسم تام سے ابہام کو دور کرتا ہے جیسے عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا (میرے پاس ایک رطل ہے از روئے زیتون کے) اس میں رِطْلٌ اسم تام مبہم ہے اس نے زَیْتًا کو بطور تمییز نصب دیا ہے اور زَیْتًا نے رطل کے ابہام کو دور کیا ہے کہ وہ رطل زیتون ہے کوئی اور چیز نہیں ہے۔ اسی طرح عِنْدِیْ مَنَوَانِ سَمْنًا (میرے پاس دو سیر ہیں از روئے گھی کے) عندی عشرون درهمًا (میرے پاس بیس ہیں از روئے درہم کے) لِیْ مِلْؤُهٗ عَسَلًا (میرے لئے اس برتن کا بھراؤ ہے از روئے شہد کے)۔ ان تمام مثالوں میں اسم تام مابعد والے نکرہ کو تمییز ہونے کی بناء پر نصب دے رہا ہے اور یہ نکرہ اسم تام سے ابہام کو دور کر رہا ہے۔

② عبارت کی بحث کی نشاندہی:۔ اس عبارت کا تعلق عوامل قیاسیہ کی بحث کے ساتھ ہے۔

③ امثلہ کا ترجمہ:۔ کما مرّ آنفا فی الامر الاوّل۔

④ امثلہ کی ترکیب:۔ مثل مضاف عندی مضاف والیہ ملکر ثابت اسم فاعل کے متعلق ہو کر خبر مقدم رطل زیتا میز تمییز ملکر معطوف علیہ واؤ عاطفہ منوان سمنا وعشرون درهما دونوں جملے میز تمییز ملکر معطوف اوّل وثانی معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر مبتدا مؤخر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ لِیْ جار مجرور ملکر ثابت اسم فاعل کے متعلق ہو کر خبر مقدم مِلْؤُهٗ مضاف ومضاف الیہ ملکر میز عسلا تمییز میز تمییز ملکر مبتدا مؤخر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ ومعطوف ملکر مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر خبر ہے مبتدا محذوف مثالہ کی، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿الورقة الخامسة : فی النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۲ھ

الشق الاوّل ..... حروف تجر الاسم فقط وهی سبعة عشر حرفا ، الباء للالصاق ... نحو مررت بزيد وللاستعانة نحو كتبت بالقلم . (ص ۷۔ رحمانی)

عبارت مذکورہ کا ترجمہ کریں، حروف جارہ کون کون سے ہیں؟ خط کشیدہ عبارت کی ترکیب کیجئے۔

جواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۳ھ و ۱۴۲۲ھ۔

Scanned with CamScanner

الشق الثالث..... ومن وهي لابتداء الغاية نحو سرت من البصرة الى الكوفة وللتبعيض نحو اخذت من الدراهم وللتبيين نحو قوله تعالىٰ فاجتنبوا الرجس من الاوثان وللزيادة نحو قوله تعالىٰ يغفرلكم من ذنوبكم ۔ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے، عبارت میں مذکورہ مثالوں کی ترکیب لکھئے۔

الجواب..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۷ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۲ھ

الشق الاوّل..... اسماء تسمی اسماء الافعال وهی تسعة، ستة منها موضوعة للامر الحاضر وتنصب الاسم على المفعولية ۔ (ص ۲۳۔ رحمانی)

عبارت مذکورہ کا سلیس ترجمہ کیجئے، اسماء افعال بمعنی امر حاضر معروف کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں، خط کشیدہ عبارت کی ترکیب کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) اسماء افعال بمعنی امر حاضر کی تعداد ونشاندہی (۳) عبارت مخطوطہ کی ترکیب۔

الجواب..... ① و ② عبارت کا ترجمہ، اسماء افعال بمعنی امر حاضر کی تعداد ونشاندہی:۔ کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۳۰ھ و ۱۴۲۲ھ۔

③ عبارت مخطوطہ کی ترکیب:۔ واؤ عاطفہ یا استینافیہ ھی ضمیر مبتدا تسعة خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ستة موصوف منها جار مجرور ملکر جملۂ اسم فاعل کے متعلق ہوکر صفت، موصوف صفت ملکر مبتدا موضوعة اسم مفعول وناب فاعل لام جارہ الامر الحاضر موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور ملکر اسم مفعول کے متعلق ہوکر شبہ جملہ خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا بجر تسعة موصوف اور ستة منها صفت، موصوف صفت ملکر مبتدا موضوعة الخ خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

الشق الثانی..... النوع العاشر الافعال الناقصة ۔ (ص ۲۳۔ رحمانی)

افعال ناقصہ کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں، افعال ناقصہ کیا عمل کرتے ہیں، عبارت مذکورہ کی نحوی ترکیب کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) افعال ناقصہ کی تعداد ونشاندہی (۲) افعال ناقصہ کا عمل (۳) عبارت کی ترکیب۔

الجواب..... ① و ② افعال ناقصہ کی تعداد ونشاندہی اور عمل:۔ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۲ھ

③ عبارت کی ترکیب:۔ النوع العاشر موصوف صفت ملکر مبتدا الافعال الناقصة موصوف صفت ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۲ھ

الشق الاوّل..... درست اور غلط کی نشاندہی کریں۔

افعال مقاربہ کا عمل دو طرح کا ہوتا ہے۔ (درست) افعال قلوب کی تعداد سات ہے۔ (درست)

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

افعال قلوب میں سے پانچ یقین کے لئے آتے ہیں۔ (غلط) عوامل قیاسیہ کل سات ہیں۔ (درست)

عوامل معنویہ تین ہیں۔ (غلط) "بئس" فعل مدح ہے۔ (غلط) "حبذا" نعم کا مرادف ہے۔ (درست)

﴿خلاصۂ سوال﴾.....اس سوال میں فقط معروضی سوالات پر درست وغلط کا نشان مطلوب ہے۔

جواب..... معروضی سوالات پر درست وغلط کا نشان:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

السؤال الثانی..... درست اور غلط کی نشاندہی فرمائیں۔

"لنا" تاکید نفی مستقبل کے لئے آتا ہے۔ (غلط) "علی" جارہ ظرفیت کے لئے آتا ہے۔ (غلط)

"ایا" اور "هیا" ندائے بعید کے لئے ہیں۔ (درست) "کان" استدراک کے لئے آتا ہے۔ (غلط)

"لکن" حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے۔ (درست) ابتداء عامل معنوی ہے۔ (درست)

"عن" جارہ بعد اور مجاوزۃ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ (درست)

﴿خلاصۂ سوال﴾.....اس سوال میں فقط معروضی سوالات پر درست وغلط کا نشان مطلوب ہے۔

جواب..... معروضی سوالات پر درست وغلط کا نشان:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

﴿الورقة الخامسة : فی النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۳ھ

السؤال الاول.....وعلی للاستعلاء نحو زید علی السطح وعلیه دین وقد تکون بمعنی الباء نحو مررت علیه، وقد تکون بمعنی فی نحو قوله تعالی ان کنتم علی سفر وعن للبعد والمجاوزة نحو رمیت السهم عن القوس۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، عبارت میں مذکورہ مثالوں کی ترکیب کریں، مصنفؒ نے "علی" کیلئے دو مثالیں کیوں ذکر کیں۔

جواب..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۶ھ۔

السؤال الثانی.....النوع الرابع حروف تنصب الاسم فقط وهی سبعة احرف۔ (ص ۱۲۔ رحمانی)

عبارت مذکورہ کی ترکیب کریں، اسم کو نصب دینے والے حروف کون کون سے ہیں؟ مثالوں کے ساتھ لکھیں۔ حروف مشبہ بالفعل کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں۔

جواب..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ، ۱۴۲۱ھ، ۱۴۲۸ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۳ھ

السؤال الاول.....النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع حال کونها مشتملة علی معنی ان وهی تسعة اسماء۔

عبارت پر اعراب لگائیں، عبارت کی ترکیب کریں، فعل مضارع کو جزم دینے والے اسماء کون کون سے ہیں؟ مثالوں کیساتھ لکھیں۔

جواب..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۷ھ۔

Scanned with CamScanner

القسم الثالث ..... وسادسها "ها" فانه موضوع لخذ مثل ها زيدًا اى خذ زيدا ولا بد لهذه الاسماء من فاعل وفاعلها الضمير المخاطب المستتر فيها۔ (ص ۲۲۔ رحمانی)

عبارت مذکورہ کے مفہوم کو واضح کریں، اسماء افعال بمعنی امر حاضر کل کتنے ہیں، ہر ایک کے معنی اور مثال ذکر کریں۔

الجواب ..... مکمل جواب بکمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۲ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۳ھ

القسم الاوّل ..... درج ذیل جملوں میں صحیح اور غلط کی نشاندہی کریں۔

"متی" اسم شرط مکان کے لئے آتا ہے۔ (غلط) اسماء افعال کل نو ہیں۔ (درست)

افعال مقاربہ چار ہیں۔ (درست) "لن" حروف جازمہ میں سے ہے۔ (غلط)

"فی" استعلاء کے لئے آتا ہے۔ (غلط) "کی" سببیہ کے لئے آتا ہے۔ (درست) "لعل" حرف تمنی ہے۔ (غلط)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں فقط معروضی سوالات پر درست وغلط کا نشان مطلوب ہے۔

الجواب ..... معروضی سوالات پر درست وغلط کا نشان:۔ بکمامرّ فی السوال آنفا۔

القسم الثانی ..... درج ذیل جملوں میں صحیح اور غلط کی نشاندہی کریں۔

افعال قلوب کے دو مفعولوں میں سے ایک پر اکتفاء کرنا جائز ہے۔ (غلط)

هيهات زيد کا معنی بعد زید ہے۔ (درست) "کم" حروف جازمہ میں سے ہے۔ (درست)

تین سے لیکر دس تک عدد کی تمیز مفرد مجرور ہوتی ہے۔ (غلط) "مهما" اسم شرط مکان کے لئے آتا ہے۔ (غلط)

"الیٰ" انتہاء وغایت کے لئے آتا ہے۔ (درست) "کرب" افعال مدح میں سے ہے۔ (غلط)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں فقط معروضی سوالات پر درست وغلط کا نشان مطلوب ہے۔

الجواب ..... معروضی سوالات پر درست وغلط کا نشان:۔ بکمامرّ فی السوال آنفا۔

﴿الورقة الخامسة : في النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۴ھ

القسم الاوّل ..... اسم، فعل، حرف، مرکب مفید، مسند، مسند الیہ کی تعریف کریں اور مثال تحریر کریں، اسم منسوب کی تعریف کریں اور اس کے ضروری قواعد تحریر کریں، منصرف اور غیر منصرف کی تعریف اور حکم لکھیں۔ (ص ۲۲، ۲۳، ۲۴۔ امدادیہ)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) اسم، فعل، حرف، مرکب مفید، مسند الیہ ومسند کی تعریف مع مثال (۲) اسم منسوب کی تعریف وقواعد (۳) منصرف وغیر منصرف کی تعریف وحکم۔

الجواب ..... ① اسم، فعل، حرف، مرکب مفید، مسند الیہ ومسند کی تعریف مع مثال:۔ اسم: "هو كلمة تدل على

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

معنی فی نفسها ولایقترن باحد الازمنة الثلاثة "اسم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر خود دلالت کرے یعنی اسکا معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر خود بخود سمجھ میں آجائے اور تینوں زمانوں میں سے کسی زمانہ کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو جیسے زید یہ معین شخص پر خود دلالت کر رہا ہے اور اس میں کوئی زمانہ بھی نہیں پایا جاتا۔

فعل: هو كلمة تدل على معنى فى نفسها ويقترن باحد الازمنة الثلاثة فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر خود دلالت کرے اور تینوں زمانوں میں سے کسی ایک زمانہ کے ساتھ ملا ہوا ہو جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا) یہ اپنے معنی پر خود دال ہے اور اس میں زمانہ ماضی پایا جاتا ہے۔ اور فعل اصل میں مصدر کا نام ہے پھر اس سے منتقل ہو کر اس کلمہ کو کہتے ہیں جس میں معنی مصدری زمانہ اور نسبت الی الفاعل پائی جائے تو گویا یہ تسمية الكل باسم الجزء ہے۔

حرف: هو كلمة لا تدلّ على معنى فى نفسها بل تدل على معنى فى غيرها حرف وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر دلالت کرنے میں غیر کا محتاج ہو جیسے فِیْ اسکا معنی اس وقت تک واضح نہیں ہوگا جب تک اسکے ساتھ اسم یا فعل کو نہ ملائیں۔

مرکب مفید: وہ کلام کہ جب متکلم اس سے فارغ ہو تو سامع کو گزشتہ واقعہ کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو جیسے ذَهَبَ زَيْدٌ (زید گیا) سامع کو اس کلام سے زید کے جانے کی خبر معلوم ہوئی ہے۔ اِئْتِ بِالْمَاءِ (پانی لاؤ) سامع کو اس کلام سے متکلم کے لئے پانی کی طلب معلوم ہوئی ہے، مرکب مفید کو جملہ و کلام بھی کہتے ہیں۔

مسند الیہ: وہ اسم جس کی طرف کسی اسم یا فعل کی نسبت کی جائے اس کو مبتدا بھی کہتے ہیں اس لئے کہ اس سے جملہ کی ابتداء ہوتی ہے جیسے زید عالم میں زید مسند الیہ و مبتدا ہے اس کی طرف عالم کی نسبت ہو رہی ہے۔

مسند: وہ اسم جس کی دوسرے کی طرف نسبت کریں اس کو خبر بھی کہتے ہیں اس لئے کہ یہ دوسرے اسم کے حال کی خبر دیتا ہے جیسے زید عالم میں عالم مسند ہے اس کی نسبت زید کی طرف ہو رہی ہے۔

❼ اسم منسوب کی تعریف وقواعد:۔ تعریف: اسم کے آخر میں نسبت کیلئے یاء مشدد اور اس سے پہلے کسرہ زیادہ کرنے سے جو اسم بنتا ہے اس کو اسم منسوب کہتے ہیں۔ اس یاء نسبت لگانے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ کسی چیز کا تعلق ہے جیسے بغدادی (بغداد کا رہنے والا) ہندی (ہند کا رہنے والا) نحوی (علم نحو کا جاننے والا) صرفی (علم صرف کا جاننے والا)۔

قواعد: الف مقصورہ جب کلمہ میں تیسری یا چوتھی جگہ واقع ہو تو واؤ سے بدل جاتا ہے جیسے عِيْسٰى سے عِيْسَوِيٌّ اور مُوْسٰى سے مُوْسَوِيٌّ اور اگر الف مقصورہ پانچویں جگہ ہو تو گر جاتا ہے جیسے مُصْطَفٰى سے مُصْطَفَوِيٌّ۔

الف ممدودہ کا دوسرا الف واؤ سے بدل جاتا ہے جیسے سَمَاءٌ سے سَمَاوِيٌّ اور بَيْضَاءُ سے بَيْضَاوِيٌّ۔

جس اسم میں یائے مشدد پہلے ہی سے موجود ہو وہاں یائے نسبت لگانے کی ضرورت نہیں جیسے شَافِعِيٌّ ایک امام کا نام ہے اور شَافِعِيٌّ مذہب شافعی رکھنے والے کو بھی کہتے ہیں۔

جب اسم میں تائے تانیث ہو تو وہ نسبت کے وقت گر جاتی ہے جیسے كُوْفَةٌ سے كُوْفِيٌّ اور مَكَّةٌ سے مَكِّيٌّ ایسے ہی جو اسم فَعِيْلَةٌ اور فُعَيْلَةٌ کے وزن پر ہو اس کی تاء بھی گر جاتی ہے جیسے مَدِيْنَةٌ سے مَدَنِيٌّ اور جُهَيْنَةٌ سے جُهَنِيٌّ۔

Scanned with CamScanner

جو اسم فَعِیْلٌ کے وزن پر ہو اس کے آخر میں یائے مشدد ہو تو پہلی "ی" کو دور کر کے واؤ سے بدلیں گے اور واؤ سے پہلے فتحہ دے کر آخر میں یائے نسبت لگا دیں گے جیسے عَلِیٌّ سے عَلَوِیٌّ اور نَبِیٌّ سے نَبَوِیٌّ۔

اگر "ی" چوتھی جگہ بعد کسرہ واقع ہو تو "ی" کو دور کرنا اور واؤ سے بدلنا دونوں جائز ہیں جیسے بِطْلِیٌّ سے بِطْلِیٌّ اور بِطْلَوِیٌّ۔

اگر کسی اسم کے آخر سے حرف اصلی حذف کر دیا گیا ہو تو نسبت کے وقت واپس آ جاتا ہے جیسے أَخٌ سے أَخَوِیٌّ اور أَبٌ سے أَبَوِیٌّ اور دَمٌ سے دَمَوِیٌّ۔

بعض الفاظ کی نسبت خلاف قیاس آتی ہے جیسے نُوْرٌ سے نُوْرَانِیٌّ، حَقٌّ سے حَقَّانِیٌّ، رَیٌّ سے رَازِیٌّ، بَادِیَةٌ سے بَدَوِیٌّ۔

② منصرف و غیر منصرف کی تعریف و حکم:۔ اسم معرب کی دو قسمیں ہیں ① منصرف: وہ اسم جس میں اسباب منع صرف میں سے نہ ہی دو اسباب پائے جائیں اور نہ ایسا ایک سبب پایا جائے جو دو سبب کے قائمقام ہو جیسے زَیْدٌ۔

منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس پر تینوں حرکات یعنی زبر زیر پیش اور تنوین یعنی دو زبر دو زیر دو پیش آ سکتے ہیں۔

② غیر منصرف: وہ اسم جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو اسباب کے قائمقام ہو جیسے عُمَرُ اس میں دو سبب عدل و علم پائے جاتے ہیں اور حمراء میں ایک سبب تانیث بالالف الممدودہ ہے جو دو اسباب کے قائمقام ہے۔ غیر منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس پر کسرہ اور تنوین داخل نہیں ہو سکتے۔

سوال ۱۱: ..... اسم کی علامات لکھیں اور مثالیں بھی ذکر کریں، اسم غیر متمکن کے اقسام کون کون سے ہیں تحریر کریں، معرف کی سات قسموں کو مثالوں کے ساتھ لکھیں۔ (ص ۸، ۱۱، ۱۹، لداریہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حاصل تین امور ہیں (۱) اسم کی علامات مع امثلہ (۲) اسم غیر متمکن کی اقسام (۳) معرف کی سات اقسام مع امثلہ۔

جواب ..... **① اسم کی علامات مع امثلہ:۔** اسم کی مشہور علامات دس ہیں۔ ① اس کے متعلق خبر دینا صحیح ہو: یعنی اس میں اس بات کی صلاحیت ہو کہ وہ محکوم علیہ اور مسند الیہ بن سکے جیسے زَیْدٌ کا لفظ زَیْدٌ قَائِمٌ کے جملہ میں محکوم علیہ و مسند الیہ ہے ② مضاف ہونا: یعنی ایک اسم کا دوسرے کی طرف حرف جر کی تقدیر کے ساتھ مضاف ہونا جیسے غُلَامُ زَیْدٍ اصل میں غُلَامٌ لِزَیْدٍ تھا تو غلام کا مضاف ہونا اسم ہونے کی علامت ہے ③ لام تعریف کا داخل ہونا: لام تعریف کا داخل ہونا بھی اسم کی علامت ہے جیسے الرجل میں رجل پر لام تعریف کا داخل ہونا اسکے اسم ہونے کی علامت ہے ④ جر کا داخل ہونا: یعنی کسی کلمہ کا مجرور ہونا اس کے اسم ہونے کی علامت ہے جیسے زَیْدٍ ⑤ تنوین کا داخل ہونا: یعنی کلمہ کے آخر میں دو زبر دو زیر دو پیش کا آنا یا ان الفاظ دیگر تنوین تمکن (نون ساکن) کا آنا بھی اسم ہونے کی علامت ہے جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ ⑥ تثنیہ ہونا: بھی اسم ہونے کی علامت ہے جیسے رجلان، مسلمان وغیرہ اور فعل میں فاعل تثنیہ و جمع ہوتا ہے، نہ کہ فعل ⑦ جمع ہونا: بھی اسم کی علامت ہے جیسے رجال مُکْتَبٌ عالمان، مسلمان وغیرہ اور فعل میں فاعل تثنیہ و جمع ہوتا ہے، نہ کہ فعل ⑧ صفت ہونا: بھی اسم کی علامت ہے جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ اور جہاں فعل صفت واقع ہوتا ہے وہ تاویل مفرد ہوتا ہے ⑨ مصغر ہونا: یعنی یاء تصغیر کا کلمہ میں ہونا اسم کی علامت ہے کیونکہ یہ حقارت یا محبت اور پیار پر دلالت کرتی ہے اور فعل و حرف اس کو قابل نہیں

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

لہٰذا مصغر ہونا بھی اسم کی علامت ہے جیسے رُجَیْلٌ ⑩ منادیٰ ہونا: یعنی کسی کلمہ پر حرف ندا کا داخل ہونا بھی اسم کی علامت ہے کیونکہ حرف ندا ادوات تعریف میں سے ہے اور معرف اسم ہوتا ہے نہ کہ فعل جیسے یَا زَیْدُ، یَا رَجُلُ۔

② اسم غیر متمکن کی اقسام:۔ اسم غیر متمکن مبنی کی آٹھ اقسام ہیں ① ضمائر جیسے ھو، انت، انا ② اسماء موصولہ جیسے اَلَّذِیْ، اَلَّتِیْ ③ اسماء اشارہ جیسے ھٰذا، ذٰلِکَ، ھٰؤُلَاءِ ④ اسماء افعال جیسے رُوَیْدَ، بَلْهَ، دُوْنَکَ ⑤ اسماء اصوات جیسے اُفٍّ اُفٍّ (کھانسی کی آواز) اُفٍّ (درد کی آواز) ⑥ اسماء حروف جیسے اِذَا، مَتٰی، کَیْفَ ⑦ اسماء کنایات جیسے کَمْ، کَذَا یہ عدد سے کنایہ ہیں اور کَیْتَ، ذَیْتَ بات سے کنایہ ہیں ⑧ مرکب بنائی جیسے اَحَدَ عَشَرَ۔

③ معرف کی سات اقسام مع امثلہ:۔ اسم معرف کی سات قسمیں ہیں ① عَلَمْ جیسے زید، دھلی، زمزم ② اسمائے موصولہ جیسے الذی، التی ③ اسمائے اشارہ جیسے ھٰذا، ذٰلِکَ ④ ضمائر جیسے ھو، ھما، ھم ⑤ معرف باللام جیسے الرجل ⑥ وہ اسم جو ان پانچ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو ⑦ معرف بندا جیسے یا رجل۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۴ھ

السوال الثانی..... صفت کی تعریف کریں، اقسام ذکر کریں نیز یہ بتائیں کہ صفت کتنی چیزوں میں اپنے موصوف کے موافق ہوتی ہے، مثالوں کے ساتھ واضح کریں، فعل متعدی کی کتنی قسمیں ہیں مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔ "جاء نی رجل عالم، جاءتنی امرأة عالم ابنها، اخرجنا من هذه القرية الظالم اهلها" مذکورہ جملوں کی ترکیب کریں۔ (س ۳۴، ۳۶ھ امدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال کا حل چار امور ہیں (۱) صفت کی تعریف واقسام (۲) صفت کے اپنے موصوف کے موافق ہونے والی اشیاء مع امثلہ (۳) فعل متعدی کی اقسام مع امثلہ (۴) جملوں کی ترکیب۔

الجواب..... **① صفت کی تعریف واقسام:۔** صفت وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کی اچھی یا بُری حالت کو بیان کرے۔

صفت کی دو قسمیں ہیں ① جو اپنے متبوع کی اچھی یا بُری حالت کو بیان کرے جیسے جَاءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ اس میں عَالِمٌ صفت نے متبوع یعنی رَجُلٌ کی حالت کو بیان کیا ہے ② جو اپنے متبوع کے متعلق کی اچھی یا بُری حالت کو بیان کرے جیسے جاء نی رجلٌ عالمٌ ابوہ، اس میں عَالِمٌ صفت نے ابوہ کی علمی حالت کو بیان کیا ہے جو کہ رجلٌ متبوع کا متعلق ہے۔

② صفت کے اپنے موصوف کے موافق ہونے والی اشیاء مع امثلہ:۔ صفت کی پہلی قسم دس چیزوں میں اپنے متبوع کے موافق ہوتی ہے ① تا ④ اعراب یعنی رفع، نصب، جر ② و ⑤ تعریف وتنکیر ③ تا ⑧ افراد تثنیہ جمع ⑨ و ⑩ تذکیر وتانیث۔ مگر بیک وقت چار چیزوں میں مطابقت ہوگی، رفع نصب جر میں سے ایک، افراد تثنیہ جمع میں سے ایک، تعریف وتنکیر میں سے ایک، تذکیر وتانیث میں سے ایک، جیسے جاء نی رجل عالم، رجلان عالمان، رجال عالمون، رأیت رجلا عالما، مررت برجل عالم، جاء نی زید العالم، جاءتنی امرأة عالمة۔

صفت کی دوسری قسم پانچ چیزوں میں اپنے متبوع کے موافق ہوتی ہے ① و ② تعریف وتنکیر ③ تا ⑤ اعراب یعنی رفع نصب جر مگر ایک وقت میں دو چیزوں میں مطابقت ہوگی۔ تعریف وتنکیر میں سے ایک، رفع نصب وجر میں سے ایک جیسے جَاءَ نِیْ

اِمْرَأَةَ عَالِمٍ اِبْنُهَا، مَرَرْتُ بِرَجُلٍ عَالِمَةٍ بِنْتُهُ۔

(۲) فعل متعدی کی اقسام مع امثلہ:۔ فعل متعدی کی چار اقسام ہیں ① متعدی بیک مفعول جیسے ضرب زیدٌ عمرًا ② متعدی بہ دو مفعول جیسے اعطی وغیرہ جس میں ایک مفعول پر اکتفاء جائز ہو جیسے اَعْطَیْتُکَ زَیْدًا دِرْهَمًا اس میں صرف اَعْطَیْتُکَ زَیْدًا بھی کہہ سکتے ہیں ③ متعدی بہ دو مفعول جیسے افعال قلوب جس میں ایک مفعول پر اکتفاء کرنا جائز نہ ہو جیسے عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا، رَأَیْتُ بَکْرًا کَاتِبًا ④ متعدی بہ تین مفعول جیسے اَعْلَمْتُ زَیْدًا بَکْرًا فَاضِلًا، اَخْبَرَنِیْ زَیْدٌ خَالِدًا نَائِمًا۔

(۳) جملوں کی ترکیب:۔ "جاء نی رجلٌ عالمٌ" جاء فعل ن وقایہ ی ضمیر مفعول بہ رجل عالمٌ موصوف صفت ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"جاء تنی امرأة عالمٌ ابنها" جاء ت فعل ن وقایہ ی ضمیر مفعول بہ امرأة موصوف عالمٌ اسم فاعل ابنها مضاف ومضاف الیہ ملکر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر صفت، موصوف صفت ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا" اخرج فعل امر وفاعل نا ضمیر مفعول بہ من جار وهذه اسم اشارہ القریة موصوف الظالم اسم فاعل اهلها مضاف ومضاف الیہ ملکر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر صفت، موصوف صفت ملکر مشار الیہ، اشارہ مشار الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۴) ..... منصوبات کل کتنے ہیں سب کے نام اور مثال تحریر کریں، فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف کون کون سے ہیں تمیز بتائیں کہ ان ناصبہ کتنی جگہوں پر مقدر ہوتا ہے، مثالوں کے ساتھ لکھیں، "جاء نی زید اخوك، اشتریت فرسا حمارًا، ما احسنة واحسن به" مذکورہ جملوں کی ترکیب کریں۔ (س ۲۰۰۳ء اداریہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور توجہ طلب ہیں (۱) منصوبات کی تعداد و نام مع امثلہ (۲) حروف ناصبہ للمضارع کی نشاندہی (۳) ان ناصبہ کے مقدر ہونے کے مقامات مع امثلہ (۴) جملوں کی ترکیب۔

﴿جواب﴾..... (۱) منصوبات کی تعداد و نام مع امثلہ:۔ منصوبات بارہ ہیں۔

① مفعول بہ: جیسے اَکَلَ زَیْدٌ طَعَامًا اس میں طعاما مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے ② مفعول فیہ: جیسے صُمْتُ دَهْرًا (زمان مبہم) سِرْتُ شَهْرًا (زمان محدود) جَلَسْتُ خَلْفَكَ (مکان مبہم) صَلَّیْتُ الْمَسْجِدَ (مکان محدود) ③ مفعول معہ: جیسے جِئْتُ وَزَیْدًا اس میں زیدا مفعول معہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے ④ مفعول لہ: جیسے ضَرَبْتُهُ تَادِیْبًا اس میں تادیبا منصوب لہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے ⑤ مفعول مطلق: جیسے قُمْتُ قِیَامًا اس میں قیاما مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے ⑥ حال: جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا اکرمت زیدا راکبا حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے ⑦ تمیز: جیسے اِشْتَرَیْتُ رِطْلًا زَیْتًا اس میں زیتا تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے ⑧ مستثنیٰ: جیسے جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا اس میں زیدا مستثنیٰ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے ⑨ اِنَّ اور اس کے نظائر کا اسم: جیسے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ اکیس ان اللہ اِنَّ کا اسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے ⑩ کان اور اس کے نظائر کی خبر: جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا اس میں قائما کَانَ کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

① لائے نفی جنس کا اسم: جیسے لَا رَجُلَ ظَرِيفٌ اس میں رَجُلَ لائے نفی جنس کا اسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے ② ما ولا مشابہ بلیس کی خبر: جیسے لَا رَجُلٌ ظَرِيفًا اس میں ظَرِيفًا لا مشابہ بلیس کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

② حروف ناصبہ للمضارع کی نشاندہی:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۴ھ۔

③ اَنْ ناصبہ کے مقدر ہونے کے مقامات مع امثلہ:۔ اَنْ ناصبہ سات جگہ مقدر ہو کر فعل کو نصب دیتا ہے ① حتی کے بعد جیسے اسلمت حتی ادخل الجنة ② اس لام کے بعد جو لام کَیْ کے معنی میں ہو جیسے قام زید لیذهب ③ لام جحد کے بعد یعنی جو لام کان منفی کے بعد ہو جیسے ماکان الله لیعذبهم ④ جو فا امر، نہی، نفی، تمنی، عرض، استفہام کے بعد واقع ہو اس فا کے بعد بھی اَنْ مقدر ہوتا ہے امر کی مثال اسلم فتسلم۔ نہی کی مثال لا تعص فتعذب۔ نفی کی مثال ماتزورنا فنکرمك۔ تمنی کی مثال لیت لی مالا فانفقه۔ عرض کی مثال الاتنزل بنافتصیب خیرا۔ استفہام کی مثال هل تعلم فتنجو ⑤ جو واؤ مذکورہ چھ چیزوں کے بعد واقع ہو اس واؤ کے بعد بھی اَنْ مقدر ہوتا ہے۔ اسکی امثلہ بھی یہی ہیں۔ صرف فا کی جگہ پر واؤ کو ذکر کر دیا جائے ⑥ اس واؤ کے بعد جو اِلّا اَن یا الی اَن کے معنی میں ہو جیسے لاحبسنك اوتعطینی حقی ⑦ واؤ عاطفہ کے بعد بشرطیکہ معطوف علیہ اسم صریح ہو جیسے اعجبنی قیامك وتخرج۔

④ جملوں کی ترکیب:۔ "جاء نی زیداخوك" جاء فعل ن وقایہ ی ضمیر مفعول بہ زید مبدل منہ اخوك مضاف ومضاف الیہ ملکر بدل، مبدل منہ بدل کر فاعل فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"اِشْتَرَيْتُ فَرَسًا حِمَارًا" اشتریت فعل وفاعل فرسا مبدل منہ حمارا بدل، مبدل منہ وبدل ملکر مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"مَااَحْسَنَهٗ" ما بمعنی ای شیئ مضاف ومضاف الیہ ملکر مبتدا احسن فعل وفاعل ہٗ ضمیر مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

"اَحْسِنْ بِهٖ" احسن فعل امر بمعنی احسن فعل ماضی با زائدہ ہٖ ضمیر فاعل فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۴ھ

السؤال الثالث ..... وَحَتّٰى لِانْتِهَاءِ الْغَايَةِ فِي الزَّمَانِ نَحْوُ نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتَّى الصَّبَاحِ وَفِي الْمَكَانِ نَحْوُ سِرْتُ الْبَلَدَ حَتَّى الشَّوْقِ وَلِلْمُصَاحَبَةِ نَحْوُ قَرَأْتُ وَزَيْدٍ حَتَّى الدَّعْدِ وَمَا بَعْدَهَا قَدْ يَكُوْنُ دَاخِلًا فِيْ حُكْمِ مَا قَبْلَهَا

عبارت پر اعراب لگائیں، واضح ترجمہ کریں، پوری عبارت کی ترکیب کریں۔ (ص ۹۰ رحمانیہ)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی ترکیب۔

جواب ..... ① عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

② عبارت کا ترجمہ:۔ اور حتی زمان میں انتہاء غایت کے لئے ثابت ہے جیسے نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتَّى الصَّبَاحِ (سویا میں گزشتہ رات کو صبح تک) اور مکان میں بھی انتہاء غایت کے لئے ثابت ہے جیسے سِرْتُ الْبَلَدَ حَتَّى الشَّوْقِ (میں نے شہر

کی بازار تک) اور مصاحبت کے لئے بھی ثابت ہے جیسے قَرَأْتُ وَزَيْدٌ حَتّٰى الْغَدَاءِ (پڑھا میں نے اپنے وظیفہ عاسیت) اور اس کا مابعد بھی اس کے ماقبل کے حکم میں داخل ہوتا ہے۔

② عبارت کی ترکیب:۔ کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ۔

الشق الثانی ..... النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع حال کونها مشتملة علی معنی اِنْ وهی تسعة اسماء۔ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ اور ترکیب کریں، فعل مضارع کو جزم دینے والے اسماء کو مثالوں کے ساتھ لکھیں۔

جواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۷ھ۔

﴿الورقة الخامسة : فی النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۵ھ

الشق الاوّل ..... اسم اور فعل کی علامات مثالوں کے ساتھ لکھیں۔ صفت کے اعتبار سے جملہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ وضاحت سے لکھیں، اسم تصغیر کی تعریف کر کے اس کے ضروری قاعدے مثالوں کے ساتھ لکھیں۔ (ص ۷، ۹، ۱۸، ۱۹ ملخصاً)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) اسم و فعل کی علامات مع امثلہ (۲) صفت کے اعتبار سے جملہ کی اقسام (۳) اسم تصغیر کی تعریف و ضروری قواعد۔

جواب ..... ① اسم و فعل کی علامات مع امثلہ:۔ اسم کی علامات کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۳۴ھ

فعل کی علامات: ① اس کا اخبار بہ بننا صحیح ہو اور اخبار عنہ بننا صحیح نہ ہو جیسے زَيْدٌ ضَرَبَ ، زَيْدٌ جَاءَ۔

② حرف "قَدْ" کا داخل ہونا بھی فعل کی علامت ہے جیسے قَدْ جَاءَ زَيْدٌ۔

③ "سین" کا داخل ہونا بھی فعل کی علامت ہے جیسے سَيَضْرِبُ۔

④ "سَوْفَ" کا داخل ہونا بھی فعل کی علامت ہے جیسے سَوْفَ يَقُوْلُ۔

⑤ جزم کا داخل ہونا یا کلمہ کا آخر سے مجزوم ہونا بھی فعل کی علامت ہے جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ، لَمْ يَضْرِبْ۔

⑥ کلمہ کا ماضی و مضارع ہونا بھی فعل کی علامت ہے جیسے ضَرَبَ ، يَضْرِبُ۔

⑦ کلمہ کا امر و نہی ہونا بھی فعل کی علامت ہے جیسے اِضْرِبْ ، لَاتَضْرِبْ۔

⑧ ضمائر بارزہ مرفوعہ کا متصل ہونا بھی فعل کی علامت ہے جیسے كَتَبْتُ ، نَصَرْنَ۔

⑨ تاء تانیث ساکنہ کا آخر میں متصل ہونا بھی فعل کی علامت ہے جیسے ضَرَبَتْ ، اَكَلَتْ۔

⑩ تاکید کے دونوں نون یعنی نون ثقیلہ و خفیفہ کا کلمہ کے آخر میں متصل ہونا جیسے اَنْصُرَنَّ ، اَنْصُرَنْ۔

② صفت کے اعتبار سے جملہ کی اقسام:۔ صفت کے اعتبار سے جملہ کی چھ اقسام ہیں۔

① مبین: جو پہلے کو کھول کر بیان کر دے جیسے اَلْكَلِمَةُ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَقْسَامٍ، اِسْمٌ وَ فِعْلٌ وَحَرْفٌ، اس مثال میں پہلے جملہ

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

کا مطلب صاف نہیں معلوم ہوتا تھا کہ وہ کون سی تین قسمیں ہیں، دوسرے جملے نے اس کو بیان کر دیا کہ وہ اسم و فعل و حرف ہیں۔

② تعلیلیہ: جو پہلے جملہ کی علت بیان کرے جیسا حدیث شریف میں ہے لَاتَصُوْمُوْا فِیْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ فَاِنَّهَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَّ شُرْبٍ وَّ بِعَالٍ تم روزہ نہ رکھو ان پانچ دنوں میں (عیدین و ایام تشریق) اس لئے کہ وہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں۔

اس حدیث شریف کے پہلے جملہ میں پانچ دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور اس کی علت دوسرے جملے میں بیان فرمائی ہے کہ وہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں۔

③ معترضہ: جو دو جملوں کے درمیان بے جوڑ واقع ہو جیسے قَالَ اَبُوْحَنِیْفَةُ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَلنِّیَّةُ فِی الْوُضُوْءِ لَیْسَتْ بِشَرْطٍ اس مثال میں رَحِمَهُ اللّٰهُ جملہ معترضہ ہے کہ پہلے اور بعد کے کلام سے اس کو کچھ تعلق نہیں۔

④ مستانفہ: وہ جملہ ہے جس سے نیا کلام شروع کیا جائے جیسے اَلْکَلِمَةُ عَلٰی ثَلٰثَةِ اَقْسَامٍ اس کو جملہ ابتدائیہ بھی کہتے ہیں۔

⑤ حالیہ: وہ جملہ ہے جو حال واقع ہو جیسے جَآءَ نِیْ زَیْدٌ وَّهُوَ رَاکِبٌ۔

⑥ معطوفہ: وہ جملہ ہے جو پہلے جملہ پر عطف کیا جائے جیسے جَآءَ نِیْ زَیْدٌ وَّذَهَبَ عَمْرٌو۔

⑦ اسم تصغیر کی تعریف و ضروری قواعد:۔ جس اسم میں چھوٹائی یا حقارت کے معنی پائے جائیں اسے اسم تصغیر کہتے ہیں۔ اس کے پانچ ضروری قواعد ہیں ① تین حرفی اسم کی تصغیر فُعَیْلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ اور عَبْدٌ سے عُبَیْدٌ۔

② چار حرفی اسم کی تصغیر فُعَیْعِلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے جَعْفَرٌ سے جُعَیْفِرٌ۔

③ پانچ حرفی اسم کی تصغیر فُعَیْعِیْلٌ کے وزن پر آتی ہے بشرطیکہ اس کا چوتھا حرف مذ و لین ہو جیسے قِرْطَاسٌ سے قُرَیْطِیْسٌ اور اگر چوتھا حرف مذ و لین نہ ہو تو اس کا پانچواں حرف حذف کر کے تصغیر بھی فُعَیْعِلٌ کے وزن پر کرتے ہیں جیسے سَفَرْجَلٌ سے سُفَیْرِجٌ۔

④ مؤنث سماعی کی تا تصغیر میں ظاہر ہو جاتی ہے جیسے اَرْضٌ سے اُرَیْضَةٌ اور شَمْسٌ سے شُمَیْسَةٌ۔

⑤ جس کا آخری حرف حذف ہو گیا ہو وہ تصغیر میں واپس آجاتا ہے جیسے اِبْنٌ، بُنَیٌّ، اِبْنٌ اصل میں بَنُوٌ تھا۔

السوال الثانی ..... معرفہ اور نکرہ کی تعریف کریں اور معرفہ کی اقسام کو مثالوں کیساتھ تحریر کریں، مرفوعات کل کتنے ہیں؟ اسم کی تین مثالیں۔ زید ابوہ عالم، اللہ یعصمک، العلم ان جلدکم فلکرموہ، اللہ معکم مثالوں کی ترکیب کریں۔ (س ۱۴۳۱ھ دور)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حاصل چار امور ہیں (۱) معرفہ و نکرہ کی تعریف (۲) معرفہ کی اقسام (۳) مرفوعات کی تعداد و اسماء (۴) امثلہ کی ترکیب۔

الجواب ..... ① معرفہ و نکرہ کی تعریف:۔ معرفہ: وہ اسم جو کسی معین چیز و ذات کے لئے وضع کیا گیا ہو جیسے زید یہ معین فرد کے لئے موضوع ہے۔ نکرہ: وہ اسم جو کسی غیر معین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو جیسے رجل کسی خاص فرد کے لئے موضوع نہیں ہے، ہر آدمی کو رجل کہتے ہیں اسی طرح فرس کسی خاص گھوڑے کے لئے موضوع نہیں ہے بلکہ ہر گھوڑے کو فرس کہتے ہیں۔

② معرفہ کی اقسام:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۳۱ھ۔

③ مرفوعات کی تعداد و اسماء:۔ مرفوعات کی کل آٹھ اقسام ہیں ① فاعل جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ ② مفعول مالم یسم فاعلہ جیسے

ضُرِبَ زیدٌ ② مبتداء ③ خبر جیسے زید قائمٌ ④ اِنَّ اور اسکے اخوات کی خبر جیسے اِنَّ زیدًا قائمٌ ⑤ کان اور اسکے اخوات کا اسم جیسے کان زیدٌ قائمًا ⑥ ما ولا مشابہ بلیس کا اسم جیسے ما زیدٌ افضل منك ⑦ لائے نفی جنس کی خبر جیسے لا رجلَ ظریفٌ فی الدار۔

① امثلہ کی ترکیب:۔ "زیدابوہ عالم" زید مبتدا ابوہ مضاف ومضاف الیہ ملکر مبتدا عالم خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"اللہ یعصمك" اللہ مبتدا یعصمك فعل فاعل ومفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"العالم ان جاءکم فاکرموہ" العالم مبتدا اِنْ شرطیہ جاءکم فعل فاعل ومفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط فا جزائیہ اکرموہ فعل فاعل ومفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزا، شرط وجزا ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"اللہ معکم" اللہ مبتدا معکم مضاف ومضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ہوا ثابت اسم فاعل کا، اسم فاعل اپنے فاعل ومفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۵ھ

الشق الاول ..... مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول معہ، مفعول لہ، مفعول فیہ میں سے ہر ایک کی تعریف کرکے مثالوں سے واضح کریں۔ حمدت حمدًا حامدًا وحمیدًا ــــ وعایۃ شکرہ دھرا مدیدا شعر کا ترجمہ کرکے ترکیب کریں۔ فعل مضارع کو نصب دینے والا اَنْ کتنے حروف کے بعد مقدر ہوتا ہے؟ مثالوں کے ساتھ لکھیں۔ (ص ۲۷، ۲۹ ادارہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل چار امور ہیں (۱) مفعول کی اقسام خمسہ کی تعریف مع امثلہ (۲) شعر کا ترجمہ (۳) شعر کی ترکیب (۴) اَنْ ناصبہ کے مقدر ہونے کے مقامات۔

الجواب ..... ① مفعول کی اقسام خمسہ کی تعریف مع امثلہ:۔ مفعول بہ: وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے اَکَلَ زیدٌ طعامًا اس میں زید کا اَکَلَ والا فعل طعام پر واقع ہوا ہے تو طعامًا مفعول بہ ہے۔

مفعول مطلق: مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو فعل مذکور کے معنی میں ہو۔ خواہ اس فعل کے مادہ سے ہو یا نہ ہو۔ فعل مذکور کے مادہ سے ہو اس کی مثال ضربت ضربا۔ فعل مذکور کے مادہ سے نہ ہو فقط ہم معنی ہو اس کی مثال قعدت جلوسا۔

مفعول معہ: مفعول معہ وہ اسم ہے جو واؤ بمعنی مع کے بعد ذکر کیا جائے اور یہ اس بات کو ظاہر کرے کہ مفعول معہ فعل مذکور کے معمول کے ساتھ شریک ہے خواہ وہ معمول فاعل ہو یا مفعول بہ ہو جیسے جئت انا وزیدًا اس مثال میں زیدًا فعل کے معمول (فاعل) کے ساتھ آنے میں شریک ہے۔ ضربت زیدًا وعمرًو اس مثال میں عمرًو افعل کے معمول (مفعول بہ) کے ساتھ مار کھانے میں شریک ہے۔

مفعول لہ: مفعول لہ وہ اسم ہے جس کی وجہ سے فعل مذکور (جو اس سے قبل موجود ہے) واقع ہوا ہو یعنی جو اسم فعل مذکور کا سبب بنا ہو جیسے ضربتہ تادیبًا اس میں تادیبًا مفعول لہ ہے کہ اس کی وجہ سے ضرب والا فعل واقع ہوا ہے۔

مفعول فیہ: مفعول فیہ وہ اسم ہے جس میں فعل مذکور واقع ہوا ہو خواہ وہ زمان ہو یا مکان ہو، زمان کی مثال صلیت یوم

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

الجمعة۔ مکان کی مثال صلیت فی المسجد۔

❷ شعر کا ترجمہ:۔ میں نے حامد کی تعریف حمید کے ساتھ کی اس کے شکر کا لحاظ کرتے ہوئے ایک زمانہ دراز تک۔

❸ شعر کی ترکیب:۔ حمدت فعل وفاعل حمدًا مفعول مطلق بحامدا مفعول بہ واؤ بمعنی مع حمیدًا مضاف الیہ مکرر مضاف ومضاف الیہ مکرر مفعول لہ شعرًا مدیدًا موصوف صفت مکرر مفعول فیہ فعل اپنے فاعل وتمام مفعولوں سے مکرر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

❹ اَنْ ہمزہ کے مقدر ہونے کے مقامات:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۳۴ھ۔

السوال الثالث ..... مستثنیٰ کی تعریف کرکے اس کے اعراب کے تمام اقسام لکھیں۔ سجد الملائکة کلهم اجمعون، سرق حمید نعاله، ما احسن زیدًا تینوں مثالوں کی ترکیب کریں۔ حروف مصدریہ، حروف تخصیص، حروف تمنیہ اور حروف ایجاب کون کون سے ہیں؟ صرف نام لکھیں۔ (ص ۱۲۲ تا ۱۲۴)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور توجہ طلب ہیں (۱) مستثنیٰ کی تعریف (۲) مستثنیٰ کا اعراب (۳) امثلہ کی ترکیب (۴) حروف مصدریہ، تخصیص، تمنیہ وایجاب کی نشاندہی۔

جواب ..... ❶ مستثنیٰ کی تعریف:۔ مستثنیٰ وہ لفظ ہے جو اِلّا اور اس کے اخوات کے بعد ذکر کیا جائے تاکہ معلوم ہو کہ جو حکم اس کے ماقبل کی طرف منسوب ہے یا اس حکم سے خارج ہے وہ حکم اس کی طرف منسوب نہیں ہے۔ پھر اس کی دو قسمیں ہیں۔

① مستثنیٰ متصل وہ اسم ہے جو اِلّا اور اس کے اخوات کے ذریعہ مستثنیٰ منہ سے نکالا گیا ہو اور استثناء سے پہلے وہ مستثنیٰ منہ میں داخل ہو جیسے جاء نی القومُ اِلّا زیدًا پہلے زید قوم میں داخل تھا پھر اِلّا کے ذریعہ اسے نکال دیا گیا۔

② مستثنیٰ منقطع وہ اسم ہے جو اِلّا اور اسکے اخوات کے بعد مذکور ہو مگر مستثنیٰ منہ میں داخل نہ ہو جیسے جاء نی القومُ اِلّا حمارًا اس میں حمارًا اِلّا کے بعد واقع ہے مگر قوم میں داخل نہیں ہے۔

❷ مستثنیٰ کا اعراب:۔ مستثنیٰ کا اعراب چار قسم پر ہے۔

① مستثنیٰ منصوب: یہ نو مقامات میں ہوتا ہے (۱) مستثنیٰ متصل اِلّا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو جیسے جاء نی القوم اِلّا زیدًا (۲) مستثنیٰ منقطع اِلّا کے بعد واقع ہو جیسے جاء نی القوم اِلّا حمارًا (۳) مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو جیسے ما جاء نی اِلّا زیدًا احدٌ (۴) مستثنیٰ لفظ خلا کے بعد واقع ہو جیسے جاء نی القوم خلا زیدًا (۵) تا (۹) مستثنیٰ لفظ عدا کے بعد، ماخلا کے بعد، ماعدا کے بعد، لیس کے بعد، لایکون کے بعد واقع ہو جیسے جاء نی القوم عدا زیدًا، جاء نی القوم ما خلا زیدًا، جاء نی القوم ما عدا زیدًا، جاء نی القوم لیس زیدًا، جاء نی القوم لا یکون زیدًا۔

② منصوب یا ماقبل سے بدل: یہ ایک مقام پر ہوتا ہے وہ یہ کہ مستثنیٰ اِلّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو جیسے ما جاء نی احدٌ اِلّا زیدًا و زیدٌ۔

③ عامل کے مطابق: یہ بھی ایک مقام میں ہوتا ہے وہ یہ کہ مستثنیٰ "اِلّا" کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو جیسے ما جاء نی اِلّا زیدٌ، ما رأیت اِلّا زیدًا، ما مررت اِلّا بزید۔

Scanned with CamScanner

③ مجرور: یہ چار مقام میں ہوتا ہے (۱) تا (۴) مستثنیٰ غیر، سواء، سویٰ، حاشا کے بعد واقع ہو جیسے جاء نی القوم غیر زید، سواء زید، سویٰ زید، حاشا زید۔

④ امثلہ کی ترکیب:۔ "سجد الملائکة کلهم اجمعون" سجد فعل الملائکة مؤکد کلهم تاکید اوّل اجمعون تاکید ثانی، مؤکد و تاکید ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"شُرِقَ حمیدٌ نعالهٗ" شرق فعل مجہول حمید مبدل منہ نعالہ مضاف و مضاف الیہ ملکر بدل، مبدل منہ و بدل ملکر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"مَا اَحْسَنَ زَیْدًا" کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۳۴ھ۔

⑤ حروف مصدریہ، تحضیض، تنبیہ و ایجاب کی نشاندہی:۔ حروف مصدریہ: (یہ جملہ پر داخل ہو کر اس کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں) تین ہیں ① مَا جیسے ضاقت علیهم الارض بما رحبت ② اَنْ جیسے فما کان جواب قومه الّا اَنْ قالوا ③ اَنَّ جیسے علمت انك قائم۔

حروف تحضیض: (یہ مضارع پر داخل ہوں تو فعل پر برانگیختہ کرتے ہیں اور اگر ماضی پر داخل ہوں تو فعل کے ترک پر ملامت کرتے ہیں) یہ چار ہیں ① هَلَّا جیسے هَلَّا تَاْكُلُ (تو کیوں نہیں کھاتا) هَلَّا اَكَلَ (تو نے کیوں نہیں کھایا) ② اَلَّا جیسے اَلَا تَضْرِبُ زَیْدًا ③ لَوْمَا جیسے لَوْمَا تَنْظُرُ ④ لَوْلَا جیسے لَوْلَا تَمْشِیْ۔

حروف تنبیہ: (یہ مخاطب سے غفلت کو دور کرنے کے لئے اور خبردار کرنے کیلئے آتے ہیں) یہ تین ہیں ① اَلَا جیسے اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ ② اَمَا جیسے اَمَا بَكْرٌ نَائِمٌ ③ هَا جیسے هٰؤُلَاءِ، هٰذَا خَالِدٌ۔ ان تینوں میں فرق یہ ہے کہ اَلَا، اَمَا دونوں صرف جملہ (اسمیہ و فعلیہ) پر داخل ہوتے ہیں جبکہ هَا مفرد اور جملہ (صرف اسمیہ) پر داخل ہوتا ہے۔

حروف ایجاب: حروف ایجاب چھ ہیں نَعَمْ، بَلٰی، اِیْ، اَجَلْ، جَیْرِ، اِنَّ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۵ھ

الشق الاوّل ..... الباء للالصاق نحو مررت بزید، وللاستعانة نحو کتبت بالقلم وللتعلیل نحو انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل وللمصاحبة نحو اشتریت الفرس بسرجه۔ (ص ۷۔ رحمانی)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز عبارت کا مفہوم بھی واضح کریں۔

الشق الثانی ..... کمل جواب کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۳ھ۔

الشق الثالث ..... اَلْاِفْعَالُ النَّاقِصَةُ وَهِیَ تَدْخُلُ عَلَی الْجُمْلَةِ الْاِسْمِیَّةِ فَتَرْفَعُ الْجُزْءَ الْاَوَّلَ وَ تَنْصِبُ الْجُزْءَ الثَّانِیَ وَهِیَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ فِعْلًا ، اَلْاَوَّلُ كَانَ وَهِیَ تَجِیْئُ عَلٰی مَعْنَیَیْنِ نَاقِصَةً وَتَامَّةً۔ (ص ۲۳۔ رحمانی)

عبارت پر اعراب لگائیں، پوری عبارت کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی ترکیب۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

الجواب ..... ① عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

② عبارت کی ترکیب:۔ الافعال الناقصة موصوف صفت ملکر خبر، النوع العاشر مبتدا، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

واؤ عاطفہ یا استینافیہ ھی ضمیر مبتدا تدخل فعل وفاعل علیٰ جار، الجملة الاسمية موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فا تفریعیہ ترفع فعل وفاعل الجزء الاوّل موصوف صفت ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر معطوف علیہ واؤ عاطفہ تنصب الجزء الثانی سابقہ جملہ کی طرح جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ ومعطوف ملکر جملہ معطوفہ تفریعیہ ہوا۔

"وھی ثلاثة عشر فعلا" واؤ استینافیہ یا عاطفہ ھی ضمیر مبتدا ثلاثة عشر مرکب بنائی ممیز فعلا تمییز، ممیز تمییز ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"الاول کان وھی تجیئ علی معنیین ناقصة وتامة" الاول مبتدا کان بتاویل ھذا اللفظ خبر، مبتدا خبر ل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ "واؤ" عاطفہ ھی مبتدا تجیئ فعل وفاعل علی جار معنیین مجرور، جار مجرور ل کر تجیئ کے متعلق ہوا، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

"ناقصة و تامة" یہ دونوں خبر ہیں مبتدا محذوف احدھما وثانیھما کی، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

﴿الورقة الخامسة : فی النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۶ھ

السوال الاوّل ..... جملہ انشائیہ کی تعریف کرکے تمام اقسام کو مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔ معرب اور مبنی کی تعریف کریں نیز اسم غیر متمکن کی کتنی قسمیں ہیں؟ سب کے صرف نام لکھیں۔ اسمائے شرطیہ بمعنی اِن کل کتنے ہیں؟ مثالوں کے ساتھ لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں۔ (۱) جملہ انشائیہ کی تعریف، اقسام مع امثلہ (۲) معرب اور مبنی کی تعریف (۳) اسم غیر متمکن کی اقسام اور انکے نام (۴) اسمائے شرطیہ بمعنی اِن کی تعداد مع امثلہ۔ (ص ۵، ۵۰، ۵۱ اعدادیہ)

الجواب ..... ① جملہ انشائیہ کی تعریف، اقسام مع امثلہ:۔ جملہ انشائیہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں کیونکہ انشاء کا معنی ہے کسی چیز کو پیدا کرنا، چونکہ یہ جملہ بھی کسی کام کے پیدا کرنے کو بتاتا ہے اس لئے سچ یا جھوٹ کو اس میں دخل نہیں ہوتا جیسے اِضْرِبْ (تو فعل ضرب کو پیدا کر)۔

جملہ انشائیہ کی متعدد اقسام ہیں ① امر جیسے اِضْرِبْ (تو مار) ② نہی جیسے لَاتَضْرِبْ (تو مت مار) ③ استفہام جیسے ھَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ (کیا زید نے مارا؟) ④ تمنی جیسے لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ (اے کاش! زید حاضر ہوتا) ⑤ ترجی جیسے لَعَلَّ بَکْرًا غَائِبٌ (امید ہے کہ بکر غائب ہووے) ⑥ عقود یعنی معاملات جیسے بِعْتُ وَاشْتَرَیْتُ (میں نے بیچا اور میں نے خریدا) ⑦ نداء

ہے یَااَللّٰہ (اے اللہ) ⑤ عرض جیسے اَلَا تَأْتِیْنِیْ فَأُغْنِیَكَ دِیْنَارًا (تو میرے پاس کیوں نہیں آتا کہ تجھے دینار دوں) ⑥ قسم جیسے وَاللّٰہِ لَأَضْرِبَنَّ زَیْدًا (اللہ کی قسم! میں زید کو ضرور ماروں گا) ⑦ تعجب جیسے مَا أَحْسَنَهٗ (کس چیز نے اُسے حسین بنا دیا) أَحْسِنْ بِهٖ (وہ کس قدر حسین ہے)۔

② معرب اور مبنی کی تعریف:۔ معرب: ہر وہ اسم جو ترکیب میں واقع ہو یعنی اپنے غیر کے ساتھ ملا ہوا ہو اور مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو جیسے زَیْدٌ جو کہ قَامَ زَیْدٌ میں واقع ہے یہ غیر کے ساتھ ملا ہوا بھی ہے اور مبنی الاصل کے مشابہ بھی نہیں ہے اور اکیلا زید معرب نہیں ہے کیونکہ یہ غیر کے ساتھ ملا ہوا نہیں ہے۔

مبنی: ہر وہ اسم جو اپنے غیر کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو، یا غیر کے ساتھ ملا ہوا ہو مگر مبنی الاصل کے مشابہ ہو جیسے زید اکیلا مبنی ہے کہ کسی غیر کے ساتھ ملا ہوا نہیں ہے اسی طرح ھٰؤُلَاءِ جو کہ قَامَ ھٰؤُلَاءِ میں ہے یا اگرچہ غیر کے ساتھ ملا ہوا ہے مگر مبنی الاصل کے مشابہ ہے کہ حروف کی طرح مشارالیہ کا اخراج ہے۔

③ اسم غیر متمکن کی اقسام اور انکے نام:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۳۴ھ۔

④ اسمائے شرطیہ بمعنی اِنْ کی تعداد مع امثلہ:۔ اسمائے شرطیہ بمعنی ان نو (۹) ہیں ① مَنْ جیسے مَنْ یُکْرِمْنِیْ أُکْرِمْهُ ② مَهْمَا جیسے مَهْمَا تَقْعُدْ أَقْعُدْ ③ مَتٰی جیسے مَتٰی تَذْهَبْ أَذْهَبْ ④ إِذْمَا جیسے إِذْمَا تُسَافِرْ أُسَافِرْ ⑤ مَا جیسے مَا تَشْتَرِ أَشْتَرِ ⑥ أَیُّهُمْ جیسے أَیُّهُمْ یَضْرِبْنِیْ أَضْرِبْهُ ⑦ حَیْثُمَا جیسے حَیْثُمَا تَقْعُدْ أَقْعُدْ ⑧ أَنّٰی جیسے أَنّٰی تَکْتُبْ أَکْتُبْ ⑨ أَیْنَمَا جیسے أَیْنَمَا تَقْصِدْ أَقْصِدْ۔

السوال الثالث ..... مرکب غیر مفید کسے کہتے ہیں؟ اس کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف کر کے مثال سے واضح کریں۔ اسم منسوب کی تعریف کر کے اس کے ضروری قواعد تحریر کریں۔ لقیت بکرا وهو جالس، ورأیت احد عشر کوکبا، جاءتنی امرأة عالم ابوها۔ مذکورہ مثالوں کی ترکیب کریں۔ (س ۱۴۳۶ھ اردو)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور کا حل مطلوب ہے۔ (۱) مرکب غیر مفید کی تعریف و اقسام مع امثلہ (۲) اسم منسوب کی تعریف و ضروری قواعد (۳) مذکورہ امثلہ کی ترکیب۔

الجواب ..... ① مرکب غیر مفید کی تعریف و اقسام مع امثلہ:۔ مرکب غیر مفید وہ لفظ ہے کہ جب کہنے والا وہ لفظ کہہ چکے تو سننے والے کو اس سے کوئی خبر یا طلب کا فائدہ حاصل نہ ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں۔ ① مرکب اضافی: وہ مرکب ہے جس میں ایک اسم کی اضافت و نسبت دوسرے اسم کی طرف ہو جیسے غُلَامُ زَیْدٍ اس میں غلام کی اضافت و نسبت زید کی طرف ہو رہی ہے۔ ② مرکب بنائی: وہ مرکب ہے جس میں دو اسموں کو ایک کر لیا گیا ہو اور ان دونوں میں کوئی نسبت اضافی یا اسنادی نہ ہو، نیز پہلے اسم کو دوسرے اسم کے ساتھ ربط دینے والا کوئی حرف بھی موجود ہو جیسے أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک کہ یہ اصل میں أَحَدٌ وَ عَشَرٌ، تِسْعَةٌ وَ عَشَرٌ تھے۔ واؤ کو حذف کر کے دونوں اسموں کو ایک کر دیا گیا۔ ③ مرکب مزج صرف: وہ مرکب ہے کہ جس میں دو اسموں کو ایک کر لیں اور دونوں اسموں کو ربط دینے والا کوئی حرف نہ ہو جیسے بَعْلَبَكَّ۔ یہ ایک شہر کا نام ہے جو بَعْلٌ (بت کا نام) اور

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

بَكٌ (بائی شہر بادشاہ کا نام) سے مرکب ہے۔

② اسم منسوب کی تعریف وضروری قواعد:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۳۴ھ۔

③ مذکورہ امثلہ کی ترکیب:۔ لقیت فعل مع فاعل بکرًا ذوالحال واؤ حالیہ ھو جالسٌ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر حال، ذوالحال حال ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رأیت فعل مع فاعل احد عشر مرکب بنائی تمیز کوکبًا تمیز تمیز ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

جاءت فعل نون وقایہ یا ضمیر مفعول بہ امرأۃ موصوف عالمٌ ابوھا اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوکر صفت، موصوف صفت ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۶ھ

الشق الاوّل..... تاکید کی تعریف کریں اور اسکی اقسام مثالوں کے ساتھ واضح تحریر کریں۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔ (ص ۳۹۔ امدادیہ)

① حروف عطف دس ہیں۔ (صحیح) ② حروف جر چودہ ہیں۔ (غلط)

③ قد ماضی میں تقلیل کے معنی دیتا ہے۔ (غلط) ④ کان کا اسم مرفوع ہوتا ہے۔ (صحیح)

⑤ حرف جزم کا داخل ہونا علامت اسم ہے۔ (غلط) ⑥ مرکب مزج صرف کا پہلا حصہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ (صحیح)

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں۔ (۱) تاکید کی تعریف اور اقسام مع امثلہ (۲) جملوں میں صحیح وغلط کی نشاندہی۔

الجواب..... ① تاکید کی تعریف اور اقسام مع امثلہ:۔ تاکید وہ تابع ہے جو متبوع کی نسبت کو یا شامل ہونے کو خوب ثابت کرے کہ سننے والے کا کوئی شک باقی نہ رہے جیسے جاءَ زیدٌ زیدٌ اس میں دوسرے زید نے زید کے آنے کو پختہ کردیا کہ زید ہی آیا ہے اُس کے آنے میں کچھ شک باقی نہیں ہے۔

تاکید کی دو قسمیں۔ لفظی ومعنوی۔ تاکید لفظی وہ تابع ہے جس میں لفظ کو مکرر ذکر کیا جائے جیسے جاءَ زیدٌ زیدٌ۔

تاکید معنوی آٹھ لفظوں کے ذریعے ہوتی ہے ①و② نفسٌ، عینٌ: یہ دونوں لفظ واحد تثنیہ جمع تینوں کی تاکید کیلئے آتے ہیں بشرطیکہ ان کے صیغے اور ضمیروں کو بدل دیا جائے جیسے جاءَ زیدٌ نفسُہ، جاءَ الزیدونَ انفسُھم، جاءَ زیدٌ عینُہ۔

③ کِلا: یہ تثنیہ مذکر کی تاکید کے لئے آتا ہے جیسے جاءَ الرجلانِ کِلاھما۔ ④ کِلتا: یہ تثنیہ مؤنث کی تاکید کے لئے آتا ہے جیسے جاءَ تِ المرأتانِ کِلتاھما۔ ⑤و⑥ کُلٌّ، أجمعُ: یہ دونوں واحد اور جمع کی تاکید کے لئے آتے ہیں جیسے قرأتُ الکتابَ کُلَّہ، جاءَ القومُ کُلُّھم، اِشتریتُ الفرسَ أجمعَہ، جاءَ النّاسُ أجمعونَ۔ ⑦و⑧ أکتعُ، أبتعُ، أبصعُ: یہ سب أجمعُ کے تابع ہوتے ہیں یعنی أجمعُ کے بغیر استعمال نہیں ہوتے اور نہ ہی أجمعُ پر مقدم ہوتے ہیں جیسے جاءَ القومُ کُلُّھم أجمعونَ، أکتعونَ، أبتعونَ، أبصعونَ۔

② جملوں میں صحیح وغلط کی نشاندہی:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

Scanned with CamScanner

السؤال الثاني ..... بدل کی تعریف کریں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟ مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں۔ صحیح اور غلط کی نشاندہی کریں۔

① جملہ خبریہ دو قسم پر ہے۔ (صحیح) ② فعل مسند اور مسند الیہ دونوں ہو سکتا ہے۔ (غلط) (س ۳۰ ۔ امدادیہ)

③ شمسة شمس کی تصغیر ہے۔ (صحیح) ④ حروف مشبہ بالفعل کل پانچ ہیں۔ (غلط)

⑤ مجرورات کی تین قسمیں ہیں۔ (غلط) ⑥ لام جحد کے بعد أن مقدر ہوتا ہے۔ (صحیح)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں۔ (۱) بدل کی تعریف اور اقسام مع امثلہ (۲) جملوں میں صحیح وغلط کی نشاندہی۔

الجواب ..... ① بدل کی تعریف اور اقسام مع امثلہ:۔ بدل وہ تابع ہے کہ نسبت سے وہ خود ہی مقصود ہو اس کا متبوع مقصود نہ ہو۔

بدل کی کل چار اقسام ہیں۔ ① بدل الکل من الکل وہ تابع ہے کہ اس کا مدلول اور مبدل منہ کا مدلول بعینہ ایک ہی ہو جیسے جاء نی زید اخوك اس میں زید اور اخوك کا مدلول ایک ہی شخص ہے۔

② بدل البعض من الکل وہ تابع ہے کہ اس کا مدلول مبدل منہ کے مدلول کا عین نہ ہو بلکہ جز اور بعض ہو جیسے ضربت زیدا رأسه اس میں راسه کا مدلول زید کا کل نہیں بلکہ ایک جز اور حصہ ہے۔

③ بدل الاشتمال وہ تابع ہے کہ اس کا مدلول مبدل منہ کا کل بھی نہ ہو اور جز بھی نہ ہو بلکہ اس کا متعلق ہو جیسے سُلِبَ زیدٌ ثوبه اس میں ثوبہ زید کا کل بھی نہیں ہے اور جز بھی نہیں ہے بلکہ محض اس کا متعلق ہے۔

④ بدل الغلط وہ تابع ہے جو غلطی کے بعد واقع ہو جیسے جاء نی زیدٌ بکرٌ اس میں متکلم جاء نی بکرٌ کہنا چاہتا تھا مگر متکلم نے پہلے غلطی سے زید کا لفظ بولا پھر فوراً اس کے تدارک کیلئے بکر کا لفظ ذکر کر دیا کہ بکر آیا ہے زید نہیں۔

② جملوں میں صحیح وغلط کی نشاندہی:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۶ھ

السؤال الاول ..... وَقَدْ يَكُوْنُ مَا بَعْدَهَا دَاخِلًا فِيْ مَا قَبْلَهَا نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَقَدْ لَا يَكُوْنُ مَا بَعْدَهَا دَاخِلًا فِيْ مَا قَبْلَهَا نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ۔

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ دونوں مثالوں کی ترکیب کریں۔ (س ۹ ۔ امدادیہ)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) مذکورہ امثلہ کی ترکیب۔

الجواب ..... ① عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

② عبارت کا ترجمہ:۔ اور کبھی الی کا مابعد اس کے ماقبل میں داخل ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ (پس دھوؤ تم اپنے چہروں کو ہاتھوں کو کہنیوں سمیت) اور کبھی الی کا مابعد اس کے ماقبل میں داخل نہیں ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ (پس پورا کرو تم اپنے روزوں کو رات تک)۔

③ مذکورہ امثلہ کی ترکیب:۔ فاجزائیہ اغسلوا فعل مع فاعل وجوهکم مضاف ومضاف الیہ ملکر معطوف علیہ واؤ عاطفہ ایدیکم مضاف ومضاف الیہ ملکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مفعول بہ الی المرافق جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

کے فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزاء ہوئی با قبل والی شرط کی۔

ثم عاطفہ انتوا فعل امر مع فاعل الصیام مفعول بہ الی اللیل جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف ہوا ما قبل کیلئے۔

السؤال الثالث ..... اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ عَشَرَ : اَفْعَالُ الْقُلُوْبِ وَهِيَ تَدْخُلُ عَلَى الْمُبْتَدَأِ وَالْخَبَرِ وَتَنْصِبُهُمَا مَعًا وَهِيَ سَبْعَةٌ، ثَلَاثَةٌ مِنْهَا لِلشَّكِّ وَثَلَاثَةٌ مِنْهَا لِلْيَقِيْنِ وَ وَاحِدٌ مِنْهَا مُشْتَرَكٌ بَيْنَهُمَا۔ (ص ۲۲۷۔ ادارہ)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ خط کشیدہ عبارت کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں۔ (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ عبارت کی ترکیب۔

الجواب ..... ① عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

② عبارت کا ترجمہ:۔ عوامل سماعی کی تیرہویں قسم افعال قلوب ہیں اور یہ افعال مبتدا و خبر پر داخل ہوتے ہیں اور ان دونوں کو اکٹھے نصب دیتے ہیں اور یہ سات افعال ہیں، ان میں سے تین افعال شک کیلئے ہیں اور تین افعال یقین کیلئے ہیں اور ایک فعل شک و یقین کے درمیان مشترک ہے۔

③ خط کشیدہ عبارت کی ترکیب:۔ اَلنَّوْعُ موصوف اَلثَّالِثَ عَشَرَ مرکب بنائی ہوکر صفت، موصوف صفت ملکر مبتدا، اَفْعَالُ الْقُلُوْبِ مضاف و مضاف الیہ ملکر خبر، مبتدا، خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ وَاِ عاطفہ ھِيَ ضمیر مبتدا تَدْخُلُ فعل مع فاعل عَلَى جار اَلْمُبْتَدَأِ وَالْخَبَرِ معطوف علیہ و معطوف ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، مبتدا، خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

﴿الورقة الخامسة فی النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۷ھ

السؤال الاول ..... اسم تصغیر کسے کہتے ہیں؟ اس کے ضروری قواعد تحریر کریں۔ جملہ کی باعتبار ذات کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی ہیں؟ جمع مکسر، جمع سالم، جمع قلت اور جمع کثرت میں سے ہر ایک کی تعریف اور مثال ذکر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) اسم تصغیر کی تعریف اور ضروری قواعد (۲) جملہ کی باعتبار ذات اقسام (۳) جمع مکسر، جمع سالم، جمع قلت اور جمع کثرت کی تعریف و مثال۔

الجواب ..... ① اسم تصغیر کی تعریف اور ضروری قواعد:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۳۵ھ۔

② جملہ کی باعتبار ذات اقسام:۔ جملہ کی باعتبار ذات کے چار قسمیں ہیں۔ ① اسمیہ: جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ ② فعلیہ: جیسے قَامَ زَيْدٌ ③ شرطیہ: جیسے اِنْ تُكْرِمْنِيْ اُكْرِمْكَ ④ ظرفیہ: جیسے عِنْدِيْ مَالٌ۔

③ جمع مکسر، جمع سالم، جمع قلت اور جمع کثرت کی تعریف و مثال:۔ لفظ کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں۔

① جمع مکسر: وہ جمع جس میں واحد کا صیغہ سلامت نہ رہے جیسے رَجُلٌ کی جمع رِجَالٌ، اس جمع میں رَجُلٌ کے حروف کی ترتیب باقی نہیں رہی بلکہ درمیان میں الف آکر اس کی ترتیب ٹوٹ گئی ہے۔

② جمع سالم: وہ جمع جس میں واحد کا صیغہ سلامت رہے پھر اس کی بھی دو قسمیں ہیں جمع مذکر سالم جیسے مُسْلِمُوْنَ اور جمع مؤنث سالم جیسے مُسْلِمَاتٌ، ان دونوں میں مُسْلِمٌ واحد کا صیغہ سالم ہے۔

معنی کے اعتبار سے بھی جمع کی دو قسمیں ہیں۔ ① جمع قلت: وہ جمع جو دس سے کم پر بولی جائے اس کے چار وزن ہیں اَفْعُلٌ جیسے اَكْلُبٌ (كَلْبٌ کی جمع ہے)، اَفْعَالٌ جیسے اَقْوَالٌ (قَوْلٌ کی جمع ہے)، اَفْعِلَةٌ جیسے اَطْعِمَةٌ (طَعَامٌ کی جمع ہے)، فِعْلَةٌ جیسے غِلْمَةٌ (غُلَامٌ کی جمع ہے)۔ اور جمع سالم الف لام کے بغیر جمع قلت میں ہی داخل ہے جیسے غَازِلُوْنَ غَازِلَاتٌ۔

② جمع کثرت: وہ جمع جو دس اور دس سے زائد پر بولی جائے۔ اس جمع کے اوزان جمع قلت کے مذکورہ اوزان کے علاوہ ہیں۔ اُن میں سے دس مشہور اوزان یہ ہیں۔ فِعَالٌ جیسے عِبَادٌ، فُعَّلٌ جیسے غُلَمَاءُ، اَفْعِلَاءُ جیسے اَنْبِيَاءُ، فُعُلٌ جیسے رُسُلٌ، فُعُوْلٌ جیسے نُجُوْمٌ، خُفَّالٌ جیسے خُدَّامٌ، فَعْلٰى جیسے مَرْضٰى، فَعَلَةٌ جیسے طَلَبَةٌ، فِعَلٌ جیسے فِرَقٌ، فِعْلَانٌ جیسے غِلْمَانٌ۔

السؤال الثالث ..... صفت کے اعتبار سے جملہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ وضاحت کریں۔ معرفہ کی تعریف اور اقسام مثالوں کے ساتھ لکھیں، اسمائے موصولہ کون کون سے ہیں؟ وضاحت سے لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) صفت کے اعتبار سے جملہ کی اقسام (۲) معرفہ کی تعریف، اقسام مع امثلہ (۳) اسمائے موصولہ کی نشاندہی۔

الجواب ..... ① صفت کے اعتبار سے جملہ کی اقسام:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۳۵ھ۔

② معرفہ کی تعریف، اقسام مع امثلہ:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۳۴ھ، ۱۴۳۵ھ۔

③ اسمائے موصولہ کی نشاندہی:۔ اَلَّذِيْ، اَلَّذَانِ، اَلَّذِيْنَ، اَلَّتِيْنِ، اَلَّتِيْ، اَلَّتَانِ، اَللَّتَيْنِ، اَللَّاتِيْ، اَللَّوَاتِيْ، مَا، مَنْ، اَيٌّ، اَيَّةٌ جیسے جاءَ الذی ضربك۔ رأیت الذین ضربا۔ مررتُ بالذین ضربوك۔ اکرم من اکرمك۔ قرأتُ ما کتبتَ۔

﴿السؤال الثانی﴾ ۱۴۳۷ھ

السؤال الاوّل ..... عدل کسے کہتے ہیں؟ اس کی کتنی قسمیں ہیں؟ وضاحت کے ساتھ لکھیں نیز یہ بتائیں کہ اسباب منع صرف کتنے ہیں؟ صرف نام لکھیں۔ صحیح اور غلط کی نشاندہی کریں۔

① مضمرات کی چھ قسمیں ہیں۔ (غلط) ② نَعَمْ حرف ایجاب ہے۔ (صحیح) ③ ابتداء حال لفظی ہے۔ (غلط)

④ اسم تام تمییز کو جر دیتا ہے۔ (غلط) ⑤ کم خبریہ تمییز کو جر دیتا ہے۔ (صحیح) ⑥ تاکید کی دو قسمیں ہیں (صحیح)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عدل کی تعریف و اقسام (۲) اسباب منع صرف کی تعداد و نام (۳) صحیح و غلط کی نشاندہی۔

الجواب ..... ① عدل کی تعریف و اقسام:۔ ایک لفظ کا اپنی اصلی قانونی شکل و صورت سے نکل کر دوسری غیر قانونی شکل و

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

صورت میں جانا عدل ہے اور عدل بغیر کسی شرط کے منع صرف میں مؤثر ہے۔

عدل کی دو اقسام ہیں۔ ① عدل تحقیقی: کہ اس اسم کے غیر منصرف پڑھے جانے کے علاوہ اس اسم کے معدول عنہ کے وجود پر مستقل دلیل موجود ہو جو یہ بتائے کہ یہ اسم معدول ہے اور اس کا معدول عنہ موجود ہے جیسے ثُلَاث اور مَثْلَث۔ ان دونوں کا معنی تین تین ہے تو یہ تکرار معنی تکرار لفظ پر دلالت کرتا ہے لیکن اس جگہ معنی میں تکرار ہے مگر لفظ میں تکرار نہیں، پس معلوم ہوا کہ یہ دونوں اسم ایسے کلمہ سے معدول ہیں جس میں تکرار پایا جاتا ہے اور وہ ثَلَاثَةً ثَلَاثَةً ہیں۔

② عدل تقدیری: کہ اس اسم کے غیر منصرف پڑھے جانے کے علاوہ اس اسم کے معدول عنہ کے وجود پر کوئی مستقل دلیل موجود نہ ہو یعنی اس کلمہ کا غیر منصرف پڑھا جانا ہی اس بات کی دلیل ہو کہ اس کا معدول عنہ موجود ہے جیسے عُمَرُ اور زُفَرُ۔ یہ دونوں اسم کلام عرب میں غیر منصرف پڑھے جاتے ہیں مگر ان میں صرف ایک سبب یعنی علمیت ہے اور وہ بھی دو اسباب کے قائم مقام نہیں ہے تو نحویوں نے ان اسماء کے اندر ایک سبب فرض کر لیا اور اس کا نام عدل رکھا کیونکہ عُمَرُ اور زُفَرُ کے معدول عنہ عَامِرٌ اور زَافِرٌ پائے غیر منصرف ہونے کے علاوہ کوئی دلیل نہیں ہے لہٰذا نحویوں نے عُمَرُ کی اصل عَامِرٌ اور زُفَرُ کی اصل زَافِرٌ فرض کر لی۔

② اسبابِ منعِ صرف کی تعداد و نام:۔ اسبابِ منعِ صرف نو ہیں ① عدل جیسے ثُلَاث، مَثْلَث، أُخَرُ، جُمَعُ ② وصف جیسے أَسْوَدُ، أَرْقَمُ ③ تانیث جیسے طَلْحَةُ، زَيْنَبُ، سَقَرُ، مَاءُ، جَوْرُ، حُبْلَى، حَمْرَاءُ ④ معرفہ جیسے اسمائے اشارات، اسمائے موصولہ ⑤ عجمہ جیسے إِبْرَاهِيمُ، شَقَرُ ⑥ جمع جیسے مَسَاجِدُ، دَوَابُّ، مَصَابِيحُ ⑦ ترکیب جیسے بَعْلَبَكُّ، مَعْدِيكَرِبُ ⑧ الف نون زائدتان جیسے عِمْرَانُ، عُثْمَانُ ⑨ وزنِ فعل جیسے شَمَّرُ، ضُيُوبُ۔

③ صحیح و غلط کی نشاندہی:۔ كما مرّ في السوال آنفا۔

السوال الثالث ..... صفت، عطف بحرف اور عطف بیان میں سے ہر ایک کی تعریف اور مثال بیان کریں۔ صحیح اور غلط کی نشاندہی کریں۔

① حروف جر سترہ ہیں۔ (صحیح) ② هيا حرف جر ہے (غلط) ③ اسمائے شرطیہ بمعنی ان نو ہیں۔ (صحیح)

④ فعل مضارع میں عمل کرنے والے حروف دو قسم پر ہیں (صحیح) ⑤ ارض مؤنث قیاسی ہے (غلط)

⑥ حين اور دهر ظرف مکان مبہم ہیں۔ (غلط)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل دو امور ہیں (۱) صفت، عطف بحرف اور عطف بیان کی تعریف و مثال (۲) صحیح و غلط کی نشاندہی۔

الجواب ..... **① صفت، عطف بحرف اور عطف بیان کی تعریف و مثال:۔**

صفت: كما مرّ في الشق الاوّل من السوال الثاني ۱۴۳۴ھ۔

عطف بحرف: وہ تابع کہ اس کی طرف وہ چیز منسوب ہو جس کی نسبت اس کے متبوع کی طرف کی گئی ہو اور نسبت سے مقصود تابع اور متبوع دونوں ہوں جیسے زيد عالم و فاضل۔

عطف بیان: وہ تابع جو صفت نہ ہو (بلکہ اسم ہو) اور اپنے متبوع کی وضاحت کرے اور وہ مشہور کے دو ناموں میں سے مشہور نام ہو۔ مصنفؒ نے اس کی دو مثالیں ذکر فرمائی ہیں پہلی مثال قام ابوحفص عمر نام کے مشہور ہونے کی ہے اور دوسری

مثال قال عبدالله ابن عمر کنیت کے زیادہ مشہور ہونے کی ہے۔

❻ صحیح وغلط کی نشاندہی:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

السوال الثالث ۱۴۳۷ھ

السّؤال الاوّل ..... إِعْلَمْ أَنَّ الْعَوَامِلَ فِي النَّحْوِ بِالنَّةً لَفْظِيَّةٌ وَ مَعْنَوِيَّةٌ فَاللَّفْظِيَّةُ مِنْهَا عَلٰى ضَرْبَيْنِ سِمَاعِيَّةٌ وَ قِيَاسِيَّةٌ. (ص ۶ ۱ امدادیہ)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز یہ بھی بتائیں کہ سماعی اور قیاسی عوامل کتنے کتنے ہیں؟ پوری عبارت کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) سماعی اور قیاسی عوامل کی تعداد (۴) عبارت کی ترکیب۔

الجواب ..... ❶ عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

❷ عبارت کا ترجمہ:۔ جان لو کہ نحو میں عوامل کی تعداد سو (۱۰۰) ہے اور وہ عوامل لفظی و معنوی ہیں پس اُن میں سے عوامل لفظی دو قسم پر ہیں سماعی اور قیاسی۔

❸ سماعی اور قیاسی عوامل کی تعداد:۔ عوامل سماعی کی تعداد اکانوے (۹۱) ہے اور عوامل قیاسی کی تعداد سات (۷) ہے۔ (معنویہ کی تعداد دو ہے)

❹ عبارت کی ترکیب:۔ اعلم فعل امر مبنی فاعل انْ حرف مشبہ بالفعل العوامل ذوالحال فی النحو جار مجرور ملکر کائنۃ کے متعلق ہو کر حال، ذوالحال حال ملکر انّ کا اسم مائۃ خبر انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد مفعول بہ فعل امر اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

لفظیۃ و معنویۃ معطوف علیہ ومعطوف ملکر خبر ہے مبتداء محذوف ھی کی، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فا تفصیلیہ اللفظیۃ ذوالحال منھا جار مجرور ملکر کائنۃ کے متعلق ہو کر حال، ذوالحال حال ملکر مبتداء علی ضربین جار مجرور ملکر ثابتۃ کے متعلق ہو کر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سماعیۃ خبر ہے مبتداء محذوف احدھما کی اور قیاسیۃ خبر ہے مبتداء محذوف ثانیھما کی، دونوں مبتداء اپنی اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جملہ معطوف ہوا۔

السّؤال الثانی ..... وَلَنْ لِتَاكِيْدِ نَفْيِ الْمُسْتَقْبَلِ مِثْلُ لَنْ تَرَانِيْ وَكَيْ لِلسَّبَبِيَّةِ مِثْلُ اَسْلَمْتُ كَيْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَاِنَّ الْاِسْلَامَ سَبَبٌ لِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ وَاِذَنْ لِلْجَوَابِ وَالْجَزَاءِ مِثْلُ اِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ فِيْ جَوَابِ مَنْ قَالَ اَسْلَمْتُ. (ص ۱۴۲ امدادیہ)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ خط کشیدہ عبارت کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت مخطوطہ کی ترکیب۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

سوال ..... ① عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

② عبارت کا ترجمہ:۔ اور لَنْ مستقبل کی نفی کی تاکید کیلئے آتا ہے جیسے لَنْ تَرَانِیْ (تو ہرگز مجھے نہیں دیکھے گا) اور کَیْ سببیت کے لئے آتا ہے جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ (میں اسلام لایا تاکہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں) اس لئے کہ اسلام جنت میں داخلے کا سبب ہے اور اِذَنْ جواب وجزاء کیلئے آتا ہے جیسے اِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ (تب تو جنت میں داخل ہوگا) اس شخص کے جواب میں جو کہے اَسْلَمْتُ (میں اسلام لایا)۔

③ عبارت مخطوطہ کی ترکیب:۔ واؤ عاطفہ لَنْ مبتداء لام جار مؤکد مضاف نفی المستقبل مضاف مضاف الیہ مکرر مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مکرر مجرور، جار مجرور مکرر ثابت کے متعلق ہو کر خبر، مبتداء خبر مکرر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثل مضاف لَنْ تراني فعل فاعل ومفعول بہ مکرر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مکرر خبر ہے مثالہ مبتدا محذوف کی، مبتداء خبر مکرر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

واؤ عاطفہ کَیْ مبتدا للسببیة جار مجرور مکرر ثابت کے متعلق ہو کر خبر، مبتداء خبر مکرر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثل مضاف اسلمت فعل فاعل مکرر جملہ فعلیہ ہو کر معلل کَیْ سببیہ ادخل فعل مع فاعل الجنة مفعول فیہ فعل اپنے فاعل ومفعول فیہ سے مکرر جملہ فعلیہ ہو کر تعلیل، معلل تعلیل مکرر مضاف، مضاف الیہ مضاف ومضاف الیہ مکرر خبر مثالہ مبتدا محذوف کی، مبتداء خبر مکرر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

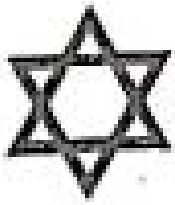

Scanned with CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

﴿الورقة السادسة: فی اللغة والأدب العربی﴾

﴿السؤال الاوّل﴾ ۱۴۲۱ھ

السؤال الاول .....(۱) یہ درخت ہیں (۲) وہ لڑکیوں کا مدرسہ ہے (۳) کراچی کی سڑکیں کشادہ ہیں (۴) آپ استانیاں ہیں (۵) وہ دونوں طالب علم ہیں (۶) اور یہ ان کے والد ہیں۔

①الازهار فی الحدیقة ②هذه وردة ③ذلك طفل ④تلك حافلة ⑤من صالحات ⑥ذانك تلمیذان مجتهدان.

مذکورہ اردو جملوں کا عربی میں اور عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾.....اس سوال میں اردو جملوں کا عربی میں اور عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ مطلوب ہے۔

جواب .....اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ ①هاتان شجرتان ②تلك مدرسة البنات ③شوارع كراتشی واسعة ④انتن معلمات ⑤هما طالبان ⑥وهذا والدهما۔

عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔ ① پھول باغیچہ میں ہیں ② یہ گلاب کا پھول ہے ③ وہ بچہ ہے ④ وہ بس ہے ⑤ وہ نیک عورتیں ہیں ⑥ وہ دونوں محنتی شاگرد ہیں۔

السؤال الثانی .....(۱) یہ خوبصورت قلم ہے (۲) اس کا رنگ سبز ہے (۳) وہ لمبا درخت ہے (۴) تو سچا ہے (۵) وہ سب طالبات ہیں (۶) یہ مسلمان لڑکیاں ہیں (۷) تیری ٹوپی اور قمیض سفید ہیں (۸) سورج غروب ہوا اور چاند نکلا (۹) ان لڑکیوں نے رمضان کے روزے رکھے۔ مذکورہ اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ کرکے درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں۔

(۱) فلاح (۲) حصان (۳) ثور (۴) خروف (۵) قبیح (۶) نشیط (۷) عمیق (۸) منديل.

﴿خلاصہ سوال﴾.....اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) مذکورہ جملوں کا ترجمہ (۲) مذکورہ الفاظ کے معانی۔

جواب ..... ❶ مذکورہ جملوں کا ترجمہ:۔ ①هذا قلم جمیل ②لونه اخضر ③تلك شجرة طويلة ④انت صادق ⑤كلهن طالبات ⑥هولاء بنات مسلمات ⑦تلنسوتك و قمیصك ابیضان ⑧غربت الشمس و طلع القمر ⑨هولاء البنات صمن صوم رمضان۔

❷ مذکورہ الفاظ کے معانی:۔ ① کسان ② گھوڑا ③ بیل ④ دنبہ ⑤ بدشکل ⑥ چست ⑦ گہرا ⑧ رومال۔

﴿السؤال الثانی﴾ ۱۴۲۱ھ

السؤال الاول .....(۱) اخذت سعیدة كراسة (۲) حفظت نعیمة الدرس (۳) فتحت شاهدة المحفظة (٤) یا فاطمة هل ذهبت الی جارتك وهل شربت الحلیب (٥) تقول التلمیذة للمعلمة انا فهمت الدرس و كتبته.

(۱) سمیرہ ایک چھوٹی بچی ہے (۲) وہ بستر سے اٹھی اور دروازہ کی طرف چلی (۳) پھر اس نے دروازہ کھولا (۴) اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

مذکورہ جملوں کا عربی سے اردو اور اردو سے عربی میں ترجمہ کریں۔ (ص ۲۰۰ امدادیہ)

﴿خلاصہ سوال﴾.....اس سوال میں عربی جملوں کا اردو میں اور اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ مطلوب ہے۔

Scanned with CamScanner

حل ..... عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔ ① سعیدہ نے کاپی لکھی ② نعیمہ نے سبق یاد کیا ③ شاہدہ نے بستہ کھولا ④ اسے دیکھا کیا تو اپنی بہن کی طرف گئی ہے اور کیا تو نے دودھ پیا ہے؟ ⑤ کہتی ہے شاگردہ اپنی مطلب سے کہ میں نے سبق لکھ لیا ہے اور اسے لکھ لیا ہے۔

اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ ① سمیرة طفلة صغيرة ② هي قامت من الفراش و مشت الى الباب ③ ثم فتحت الباب ④ و خرجت من الغرفة.

السؤال الثاني ..... مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہ پر کریں۔ (ص ۱۰۲، ۱۰۳۔ اندرون)

الطفل لعب في الحديقة	الطفلان ..... في الحديقة	الاطفال ..... في الحديقة
الطفلة ..... في الحديقة	الطفلتان ..... في الحديقة	الطفلات ..... في الحديقة
الخادم ينظف الحجرة	الخادمان ..... الحجرة	الخادمون ..... الحجرة
الخادمة ..... الحجرة	الخادمتان ..... الحجرة	الخادمات ..... الحجرة

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں مذکورہ ناقص جملوں کی تکمیل مطلوب ہے۔

حل ..... مذکورہ ناقص جملوں کی تکمیل:۔

الطفل لعب في الحديقة	الطفلان لعبا في الحديقة	الاطفال لعبوا في الحديقة
الطفلة لعبت في الحديقة	الطفلتان لعبتا في الحديقة	الطفلات لعبن في الحديقة
الخادم ينظف الحجرة	الخادمان ينظفان الحجرة	الخادمون ينظفون الحجرة
الخادمة تنظف الحجرة	الخادمتان تنظفان الحجرة	الخادمات ينظفن الحجرة

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۱ھ

السؤال الأول ..... مندرجہ ذیل عربی جملوں کا اردو میں اور اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) جلس محمود تحت الاشجار (۲) الطلاب لعبوا في الميدان ثم رجعوا الى بيوتهم (۳) اخذت قلما و كتبت الرسالة (٤) صلينا الظهر في المسجد.

(۱) خالد نے اپنا سبق یاد کیا (۲) تم نے اپنا چہرہ دھویا (۳) بچہ سو گیا (۴) چڑیا اڑ گئی (۵) عائشہ قرآن کریم کی تلاوت کر رہی ہے (۶) لڑکے اپنے مدرسہ جا رہے ہیں۔ (ص ۹۲، ۹۶۔ اندرون)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ (۲) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ۔

حل ..... ① عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔ ① محمود میدان درختوں کے نیچے ② طلباء میدان میں کھیلے پھر لوٹ آئے اپنے گھروں کی طرف ③ میں نے قلم لیا اور لکھا میں نے خط ④ نماز پڑھی ہم نے ظہر کی مسجد میں۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

❷ اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ ①حفظ خالد درسه ②غسلت وجهك ③نام الطفل ④طار العصفور ⑤عائشة تتلو القرآن الكريم ⑥هؤلاء الاولاد يذهبون الى مدرستهم۔

السؤال الثالث ..... درج ذیل جملوں میں ہندسوں کو لفظوں میں تحریر کریں۔

(۱)في المحفظة ۱۱ كتابا (۲) للمسجد ۱۲ بابا و ۲۰ شباكا (۳) في المدرسة ۱۹ استاذا (٤) قيمة الظرف ۱۵ فلسا (٥) في البيت ١٤ كرسيا۔ (ص۱۲۲۔ادارہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں ہندسوں کا عربی ترجمہ مطلوب ہے۔

الجواب ..... ہندسوں کا عربی ترجمہ:۔ ①في المحفظة احد عشر كتابا ②للمسجد اثنا عشر بابا و عشرون شباكا ③في المدرسة تسعة عشر استاذا ④قيمة الظرف خمسة عشر فلسا ⑤في البيت اربعة عشر كرسيا

﴿الورقة السادسة: في اللغة والأدب العربي﴾

﴿السؤال الاوّل﴾ ۱۴۲۲ھ

السؤال الاوّل ..... درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں، نیز التاء المفتوحہ کے بارے میں آپ کیا جانتی ہیں۔

(۱) یہ خالد ہے (۲) وہ اپنی درسگاہ کے پاس ہے (۳) میرا گھر مدرسہ کے نزدیک ہے (۴) کتب خانہ دفتر کے قریب ہے (۵) تمہارا کمرہ مسجد میں ہے (۶) میرا گھر بازار سے دور ہے (۷) ہوائی اڈہ شہر کے قریب ہے۔ (ص۵۲۔ادارہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) مذکورہ جملوں کی عربی (۲) التاء المفتوحه کی تحقیق۔

الجواب ..... ❶ مذکورہ جملوں کی عربی:۔ ①هذا خالد ②هو عند فصله ③بيتي قريب من المدرسة ④المكتبة قريبة من المكتب ⑤غرفتك في المسجد ⑥بيتي بعيد من السوق ⑦ المطار قريب من البلد۔

❷ التاء المفتوحه کی تحقیق:۔ كما سيأتي في الشق الثاني من السوال الاوّل ۱۴۳۱ھ۔

السؤال الثاني ..... درج ذیل عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں۔ اگر آپ فعل مضارع کا جمع مذکر غائب کا صیغہ بنائیں تو اس کے لئے کیا طریقہ ہے۔

(۱) اليوم الجمعة نحن لا نذهب اليوم المدرسة (۲) اليوم نغتسل و نلبس الثياب النظيفة (۳) ونذهب الى المسجد الجامع و نصلي الجمعة (٤) ثم نرجع الى البيت (٥) و نذهب الى زملائنا (٦) ونزورهم و نسلم عليهم (۷) ونجلس معا ونتكلم ثم نرجع الى البيت۔ (ص۸۸۔ادارہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل دو امور ہیں (۱) عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ (۲) مضارع کا جمع مذکر غائب بنانے کا طریقہ۔

الجواب ..... ❶ عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔ ① آج جمعہ کا دن ہے، ہم آج مدرسہ نہیں جائیں گے ② آج ہم نہائیں گے اور صاف ستھرے کپڑے پہنیں گے ③ اور ہم جامع مسجد میں جائیں گے اور نماز جمعہ ادا کریں گے ④ پھر ہم گھر کی

Scanned with CamScanner

طرف لوٹیں گے ④ اور ہم جائیں گے اپنے دوستوں کی طرف ⑤ اور ہم ملاقات کریں گے ان سے اور ان کو سلام کریں گے ⑥ اور بیٹھیں گے ہم اکٹھے اور بات چیت کریں گے پھر ہم گھر کی طرف لوٹ آئیں گے۔

② مضارع کے جمع مذکر غائب بنانے کا طریقہ:۔ مضارع کے واحد مذکر غائب کے صیغہ کے آخر میں واؤ اور نون بڑھانے سے صیغہ جمع مذکر غائب بن جاتا ہے جیسے یذهب سے یذهبون یعلم سے یعلمون۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۲ھ

السؤال الأول ..... درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں نیز بتائیں کہ اکیس سے ننانوے تک تمیز کا اعراب کیا ہوگا۔

(۱) خالد کے پاس پچاس روپے ہیں (۲) اس سکول میں سو طالب علم ہیں (۳) کلاس میں بتیس طالبات ہیں (۴) ٹوکری میں اسی پھول ہیں (۵) الماری میں ایک ہزار کتابیں ہیں (۶) مسجد میں پچیس ستون ہیں (۷) ریل گاڑی میں پانچ سو آدمی ہیں۔ (ص ۱۳۹)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) مذکورہ جملوں کا عربی میں ترجمہ (۲) اکیس سے ننانوے تک تمیز کا اعراب

الجواب ..... ① مذکورہ جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ ① عند خالد خمسون روبية ② في هذه المدرسة مائة طالب ③ في الفصل خمس و ثلاثون طالبة ④ في الزهرية ثمانون زهرة ⑤ في المسجد خمسة و عشرون عموداً ⑥ في القطار خمس مائة رجل.

② مذکورہ تمیز کا اعراب:۔ اکیس سے ننانوے تک عدد کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے جیسے واحدٌ وعشرون رجلاً، تسعٌ وعشرون ساعةً، في الفصل خمسٌ وستون طالبةً۔

السؤال الثاني ..... درج ذیل نصائح پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں۔ آخری پانچ نصائح کو مکمل کریں۔

قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ (۲) قُلْ خَيْرًا وَإِلَّا فَاصْمُتْ (۳) خَيْرُ الْكَلَامِ مَا قَلَّ وَدَلَّ (٤) خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ (٥) آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ (٦) النَّظَافَةُ مِنَ الْإِيمَانِ (٧) الْإِقْتِصَادُ مُفِيدٌ.

مکمل کریں (۱) كثرة المزاح ..... (۲) الحياء ..... (۳) ..... نصف العلم (٤) السر .....

(٥) الكلمة الطيبة ..... (ص ۲۲۳ اسامادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) نصائح پر اعراب (۲) نصائح کا ترجمہ (۳) نصائح کی تکمیل۔

الجواب ..... ① نصائح پر اعراب:۔ كما مرّ في السوال آنفا۔

② نصائح کا ترجمہ:۔ ① تو کہہ میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر ثابت قدم رہ ② اچھی بات کہہ ورنہ خاموش رہ ③ بہترین کلام وہ ہے جو مختصر ہو اور مطلب واضح کرے ④ لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو زیادہ نفع پہنچانے والا ہو ⑤ علم کی مصیبت بھولنا ہے ⑥ صفائی ایمان کا جزو ہے ⑦ میانہ روی فائدہ مند ہے۔

③ نصائح کی تکمیل:۔ ① كثرة المزاح تجلب العداوة ② الحياء من الايمان ③ السوال نصف العلم ④ السرامانة ⑤ الكلمة الطيبة صدقة۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

السوال الثالث ۱۴۲۲ھ

السؤال الاول ..... عربی میں اپنی ناظمہ کے نام علالت کی بناء پر چھٹی کی درخواست لکھیں۔ (ص ۱۹۰ ادب)

خلاصۂ سوال ..... اس سوال میں ناظمہ کے نام بیماری کی بناء پر چھٹی کی درخواست مطلوب ہے۔

الجواب ..... بیماری کی بناء پر چھٹی کی درخواست:۔

بسم الله الرحمن الرحيم

السيدة مديرة التعليم بتعليم النساء جامعة خيرالمدارس حفظهاالله

السلام عليكم ورحمة الله و بركاته

بعدالسلام، لقداصابني مرض شديد، وفي جسدي الم شديد، ولا استطيع مع المرض الحضور الى المدرسة.

فالرجاء التكرم باعطائي اجازةً للصحة وسوف اطالع الدروس التي تفوتني ايام مرضي وتقبلوا مني غاية شكري. وارجوالدعاء عنكم للصحة.

والسلام

مقدمته: سميه حامد

الطالبة بالصف الثاني

السؤال الثاني ..... درج ذیل میں سے کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیں جو آپ کے امتحانی کاپی کے ایک صفحہ سے کم نہ ہو۔

(۱) المدرسة (۲) الاسرة (۳) التلميذ المؤدب (٤) الساعة. (ص ۱۳۹، ۱۳۹، ۱۹۶، ۱۹۶ ادب)

خلاصۂ سوال ..... اس سوال میں مذکورہ عنوان پر مضامین مطلوب ہیں۔

الجواب .....

----المدرسة----

هذه مدرستي، اسمها جامعة تعليم النساء خيرالمدارس العربية، هذه واقعة على شارع اورنگزيب ببلدة ملتان فيها عشرون معلمةً، يعلمن الطالبات بالجهد والشفقة و يربين الطالبات.

ويعلم في مدرستي القرآن الكريم والتفسير والحديث والفقه واللغة العربية والفارسية والانجليزية والعلوم المفيدة والفنون المروجة و غيرها.

وهي اوّل جامعة البنات بباكستان التي اسسها العالم الشهير فضيلة الشيخ خير محمد الجالندهري نور الله مرقده. والآن مدير الجامعة ابن ابنه فضيلة الشيخ القاري محمد حنيف الجالندهري دامت بركاتهم.

Scanned with CamScanner

.....الاسرة—

خالدٌ ولدٌ صالح. له أخ واحد وأخت واحدة،أخو خالد اسمه محمود وأخته اسمها فاطمة، خالدٌ عمره عشر سنوات ومحمود عمره سبع سنوات وفاطمة عمرها خمس سنوات.

والد خالد اسمه حامد ووالدته اسمها زينب. حامد له ثلاثة إخوة وأختان. وزينب لها أخوان وأربع أخوات. إخوة حامد أعمام خالد، وأخواته عمات خالد. إخوة زينب أخوال خالد، وأخواتها خالات خالد.

أبو حامد اسمه سعيد، وأمه اسمها سعيدة، سعيد جد خالد، وسعيدة جدة خالد. هذه أسرة خالد هي اسرة طيبة، تعبد ربها وتعمل الصالحات وتحسن إلى الناس.

.....التلميذ المؤدب—

خالد تلميذ مؤدب، لاينطق بكلمة بذيئة ولا يؤذي أحدا في البيت أو المدرسة وإذا دخل المنزل و وجد ضيوفا سلم عليهم وصافحهم ولا يجلس معهم إلا إذا أمره أبوه بالجلوس وإذا طلب شيئا من والده أو أمه تكلم بأدب واحترام وإذا أخذ شيئا من أحد قال له: جزاك الله خيرًا.

وهو نظيف الملابس والجسم وأظفاره قصيرة وأدواته مرتبة ونظيفة، لذلك يحبه والده وأخواته كما يحبه كل من يعرفه ويقول الناس عنه: إنه تلميذ مؤدب.

.....الساعة.....

هذه ساعتي و ساعتي جميلة و ثمينة اسمها العصر واذذهب والدى و والدتى لفريضة الحج جاء بها من هنا وفى ساعتي ثلاث ابرات. الابرة الصغيرة للساعة والكبيرة للدقيقة والصغرى للثانية ساعتي يفيدني اذا استيقظ الصباح مبكرًا او اصلى الصلوات الخمسة او اذهب الى المدرسة او اعود الى البيت او اللعب وغيرها.وساعتي صاحبتي في السفر والحضر، الساعة الآن السابعة واذهب الى المدرسة فقط.

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

﴿الورقة السادسة: فی اللغة والأدب العربی﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۳ھ

السؤال الاول ..... (۱) یہ لمبی دیوار ہے (۲) وہ لمبا درخت ہے (۳) یہ خالد کی گھڑی ہے (۴) اس کا رنگ سفید ہے (۵) یہ سر کا ٹوپی ہے (۶) ہاتھی بڑا جانور ہے (۷) ہرن تیز جانور ہے (۸) محمود شاہد اور خالد کے درمیان ہے (۹) میرا مدرسہ مسجد کے سامنے ہے۔

مذکورہ جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں نیز درج ذیل الفاظ سے تثنیہ وجمع بنائیں۔ (ص ۳۰، ۳۲، ۳۶، ۳۸، ۵۰۔ امدادیہ)

(۱) راس (۲) لسان (۳) صدر (٤) قلب (٥) عین (٦) قدم (۷) وجه.

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) مذکورہ جملوں کا عربی میں ترجمہ (۲) مذکورہ الفاظ سے تثنیہ وجمع۔

جواب ..... ❶ مذکورہ جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ ①هذا جدار طويل ②تلك شجرة طويلة ③هذه ساعة خالد ④لونها ابيض ⑤هذه قلنسوة حمراء ⑥الفيل حيوان كبير ⑦الغزالة حيوان سريع ⑧محمود بين شاهد و خالد ⑨مدرستي امام المسجد۔

❷ مذکورہ الفاظ سے تثنیہ وجمع:۔ ①راس، راسان، رؤس ② لسان، لسانان، السنة ③ صدر، صدران، صدور ④ قلب، قلبان، قلوب ⑤عين، عينان، عيون ⑥ قدم، قدمان، اقدام ⑦ وجه، وجهان، وجوه.

السؤال الثانی ..... (۱) فاطمہ یہاں سے اٹھو اور کرسی پر بیٹھ جاؤ (۲) زینب صبح اسکول جاتی ہے (۳) اور شام کو گھر لوٹ آتی ہے (۴) وہ نماز پڑھتی ہے (۵) اور قرآن کریم کی تلاوت کرتی ہے (٦) بچی اپنی ماں کی طرف چلتی ہے (۷) سعیدہ اپنی ماں کے پاس ادب سے بیٹھتی ہے۔ مذکورہ جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں، نیز درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں۔ (ص ۶۲۔ امدادیہ)

(۱) عميق (۲) سريع (۳) ازرق (٤) نافذة (٥) مينا، (٦) حمال (۷) جار.

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ دو امر ہیں (۱) مذکورہ جملوں کا عربی میں ترجمہ (۲) مذکورہ الفاظ کے معانی۔

جواب ..... ❶ مذکورہ جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ ①يا فاطمة قومي هنا و اجلسي على الكرسي ②زينب تذهب الى المدرسة صباحًا ③ و ترجع الى البيت مساءً ④هي تصلي ⑤وتتلو القرآن الكريم ⑥الصبية تمشي الى امها ⑦ سعيدة تجلس عند امها بادب۔

❷ مذکورہ الفاظ کے معانی:۔ ① گہرا ② تیز ③ نیلا ④ کھڑکی ⑤ بندرگاہ ⑥ قلعی ⑦ پڑوسی۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۲ھ

السؤال الاول ..... (۱) فاطمہ اذان سنتی ہے اور نماز پڑھتی ہے (۲) سعیدہ گلاب کا پھول سونگھتی ہے اور کہتی ہے کہ گلاب کی خوشبو بہت اچھی ہے (۳) زینب ذہین لڑکی ہے پہلے سوچتی ہے پھر بولتی ہے (۴) استانی کے ساتھ ادب سے بات کرتی ہے۔

(۱) لعبت الطفلة مع اختها في حديقة المنزل و فرحت (۲) جهزت الام الطعام و قدمته الى اولادها.

Scanned with CamScanner

مذکورہ اردو جملوں کا عربی میں اور عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں۔ (ص ۱۰۲ اعدادیہ)

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ (۲) عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ

الجواب..... ① اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ ① فاطمة تسمع الاذان و تصلی ② سعيدة تشم الوردة و تقول رائحتها طيبة جدًا ③ زينب بنت ذكية اوّلا تتفكر ثم تتكلم ④ تتكلم مع معلمتها بادب۔

② عربی کا اردو میں ترجمہ:۔ ① بکی اپنی بہن کے ساتھ گھر کے باغیچے میں کھیل اور خوش ہوئی ② ماں نے کھانا تیار کیا اور اس نے کھانے کو اپنی اولاد کی طرف پیش کیا۔

السؤال الثانی..... (۱) اُهْدُ هذه التفاحة و اكلها (۲) قطفت الزهرة وشمتها (۳) الصندوق عند الحمال (٤) هل عندك علم بهذا (٥) هل عندك مفتاح الغرفة (٦) اين و ضعتما الطلاسة.

مندرجہ بالا جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں فقط مذکورہ عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ مطلوب ہے۔

الجواب..... عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔ ① تحفہ ہوں میں یہ سیب اور اسے کھاتی ہوں ② توڑا تو نے گلاب کا پھول اور سونگھا تو نے اس کو ③ صندوق مزدور کے پاس ہے ④ کیا تجھے اس کا علم ہے ⑤ کیا تیرے پاس کرے کی چابی ہے ⑥ تم دونوں نے چھاڑن کہاں رکھی ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۳ھ

السؤال الاول..... (۱) البنت تلعب، البنتان ــــ البنات ــــــ

(۲) الطالبة تفهم العربية، الطالبتان ــــ الطالبات ــــــ

(۳) المعلمة درست، المعلمتان ــــ المعلمات ــــــ

(٤) انت تكتبين، انتما ــــ انتن ــــــ

(٥) الفتاة صالحة، المرأتان ــــ النساء ــــــ

درج بالا ناقص جملوں کو مکمل کریں۔ (ص ۱۰۲ اعدادیہ)

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں فقط ناقص جملوں کی تکمیل مطلوب ہے۔

الجواب..... ناقص جملوں کی تکمیل:۔ ① البنت تلعب، البنتان تلعبان، البنات يلعبن ② الطالبة تفهم العربية، الطالبتان تفهمان العربية، الطالبات يفهمن العربية ③ المعلمة درست، المعلمتان درستا، المعلمات درسن ④ انت تكتبين، انتما تكتبان، انتن تكتبن ⑤ الفتاة صالحة، المرأتان صالحتان، النساء صالحات۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

السؤال الثالث.....(۱) بس میں گیارہ سواریاں ہیں (۲) کمرے میں چھ دروازے ہیں (۳) میدان میں بیس بچے ہیں (۴) یہ اخبار کتابیں اور رسالہ قلم ہیں (۵) اس شہر میں چودہ مسجدیں ہیں (۶) میں پانچ دن کے بعد واپس آؤں گا (۷) خالد مریض ہے بیمار ہے۔

مذکورہ جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔ (ص ۱۲۳ ادارہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾.....اس سوال میں فقط مذکورہ جملوں کا عربی میں ترجمہ مطلوب ہے۔

الجواب.....مذکورہ جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ ①فی الحافلة احدی عشر راکبًا ②فی الغرفة خمسة عشر ولدًا ③فی المیدان عشرون طفلاً ④هذه ثمانیة عشر کتابًا و ستة عشر قلمًا ⑤فی هذا البلد اربعة عشر شارعًا ⑥انا ارجع بعد تسعة عشر یومًا ⑦خالد مریض من سبعة عشر یومًا۔

﴿الورقة السادسة: فی اللغة والأدب العربی﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۴ھ

السؤال الاول.....(۱) میں کہتی ہوں (۲) میں کاپی کھولتی ہوں (۳) فاطمہ جاتی ہے (۴) سعیدہ تم جاؤ (۵) نعیمہ لکھا کھولو اور بیٹھ جاؤ۔

(۱) یا فاطمة انعبی الی المدرسة ولا تلعبی فی الطریق (۲) سعیدة تدخل الفصل وتجلس بالادب و تقرأ الکتاب.

مذکورہ عبارت کا اردو سے عربی اور عربی سے اردو میں ترجمہ کریں۔ (ص ۳۶، ۵۸، ۲۲۵ ادارہ)

نیز درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں۔ (۱) لون (۲) اخضر (۳) ازرق (۴) منديل (۵) فلاح (۶) مزرعة۔

﴿خلاصۂ سوال﴾.....اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) اردو سے عربی ترجمہ (۲) عربی سے اردو ترجمہ (۳) مذکورہ الفاظ کے معانی۔

الجواب..... ① اردو سے عربی ترجمہ:۔ ①انا اقول ②انا افتح الکراسة ③فاطمة تذهب ④یا سعیدة انعبی ⑤یا نعیمة افتحی الدروحة واجلسی۔

② عربی سے اردو ترجمہ:۔ ①اے فاطمہ تم جاؤ مدرسہ کی طرف اور نہ کھیلو راستہ میں ②سعیدہ داخل ہوتی ہے درسگاہ میں اور بیٹھ جاتی ہے ادب کے ساتھ اور پڑھتی ہے کتاب۔

③ مذکورہ الفاظ کے معانی:۔ ①رنگ ②سبز ③نیلا ④رومال ⑤کسان ⑥کھیتی۔

السؤال الثانی.....(۱) یہ میرا بھائی ہے (۲) وہ طالب علم ہے (۳) یہ اس کی کتاب ہے (۴) یہ دو درخت ہیں (۵) یہ باغیچہ ہے (۶) وہ لڑکیوں کا مدرسہ ہے۔ مذکورہ جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں، نیز درج ذیل جملوں میں مفرد کی جمع بتائیں۔

(۱) انت طالب (۲) هو تاجر (۳) انا مجتهدة (٤) انت امرأة (٥) هی معلمة. (ص ۲۲، ۳۸ ادارہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾.....اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) اردو سے عربی ترجمہ (۲) مفرد جملوں کی جمع۔

الجواب..... ① اردو سے عربی ترجمہ:۔ ①هذا اخی ②ذلك طالب ③هذا کتابه ④هاتان شجرتان ⑤هذه حدیقة ⑥تلك مدرسة البنات.

Scanned with CamScanner

② مفرد جملوں کی جمع:۔ ①انتم طلاب ②هم تجار ③نحن مجتهدون ④انتن نسلة ⑤هن معلمات.

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۴ھ

السؤال الاول .....(۱)اخذت التلميذة الجريدة و قرأت (۲) ثم وضعت الجريدة على المكتب (۳) يا زينب هل فهمت الدرس (٤) وهل كتبت الرسالة الى ابيك.

(۱) عورتیں گھر میں جمع ہوئیں (۲) اور انہوں نے آپس میں باتیں کیں (۳) لڑکیاں سکول سے واپس ہوئیں اور گھر پہنچیں (۴) اور انکی والدہ نے ان سب کو بلایا (۵) اور ان کو نصیحت کی (۶) لڑکیوں نے نصیحت کو غور سے سنا (۷) اور کہا کہ ہم آپکی نصیحت پر عمل کریں گی۔

عربی جملوں کا اردو میں اور اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔ (ص ۱۰۱۔۱۱۱۔ادارہ)

﴿خلاصہ سوال﴾.....اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) عربی سے اردو ترجمہ (۲) اردو سے عربی ترجمہ۔

جواب ..... ① عربی سے اردو ترجمہ:۔ ① پکڑا شاگرد نے اخبار اور پڑھا ② پھر رکھا اخبار کو میز پر ③ اے زینب کیا تم نے سبق سمجھا ④ اور کیا تم نے اپنے والد کی طرف خط لکھا ہے؟

② اردو سے عربی ترجمہ:۔ ① النساء جمعن فی البيت ② وتكلمن فيما بينهن ③ البنات رجعن من المدرسة و وصلن الى البيت ④ ودعت والدتهن كلهن ⑤ ونصحت لهن ⑥ سمعت البنات النصيحة بالامعان ⑦ وقلن نحن نعمل على نصيحتك.

السؤال الثانی .....(۱) یہ پانچ پھول ہیں (۲) کمرے میں چار لڑکیاں ہیں (۳) خالد کی تین بہنیں ہیں (۴) اس کے گھر میں چھ کمرے ہیں (۵) ہوائی اڈے پر سات جہاز ہیں (۶) اس ہوٹل میں دس میز ہیں (۷) اس کمرے میں چار کھڑکیاں ہیں۔

عبارت مذکورہ کا عربی میں ترجمہ کریں۔ (ص ۱۲۰۔ادارہ)

﴿خلاصہ سوال﴾.....اس سوال میں نقط عبارت کا عربی میں ترجمہ مطلوب ہے۔

جواب ..... عبارت کا عربی میں ترجمہ:۔ ①هذه خمس ازهار ②فی الغرفة اربع بنات ③الخالد ثلثة اخوات ④فی بيته ست غرفات ⑤على المطار سبع طائرات ⑥فی هذا الفندق عشر طاولات ⑦فی هذه الغرفة اربعة شبابيك.

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۴ھ

السؤال الاول .....(۱) ہفتہ میں چھ دن تعلیم ہوتی ہے (۲) عربی مدارس میں جمعہ کو چھٹی ہوتی ہے (۳) اور اتوار کو تعلیم جاری رہتی ہے (۴) آج سخت گرمی ہے (۵) آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہیں (۶) شاید بارش ہو جائے۔

(۱) الولد الصالح يطيع ربه (۲) ويحسن الى والديه (۳) ويحب اخوانه واخواته (٤) ويلعب مع زملائه بادب (٥) ولا يوذى احدا منهم (٦) ولا يضرب الصغار (۷) ولا يوذى جاره.

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

مذکورہ جملوں کا عربی سے اردو اور اردو سے عربی ترجمہ کریں۔ (ص ۱۵۳ تا ۱۵۴ اعدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) اردو سے عربی ترجمہ (۲) عربی سے اردو ترجمہ۔

الجواب ..... ❶ اردو سے عربی ترجمہ:۔ ①تکون الدراسة فی الاسبوع ستة ایام ②فی المدارس العربیة العطلة یوم الجمعة ③وتستمر الدراسة یوم الاحد ④الیوم حر شدید ⑤السحاب منبعث علی السماء ⑥لعل المطر ینزل۔

❷ عربی سے اردو ترجمہ:۔ ① نیک بچہ اپنے رب کی اطاعت کرتا ہے ② اور اپنے والدین کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آتا ہے ③ اور محبت کرتا ہے اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ ④ اور کھیلتا ہے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ادب کے ساتھ ⑤ اور نہیں ایذاء پہنچاتا ان میں سے کسی کو ⑥ اور نہ مارتا ہے چھوٹوں کو ⑦ اور نہ ایذاء پہنچاتا ہے پڑوسی کو۔

السؤال الثانی ..... والد کے نام عربی میں خط لکھیں جو آپ کی امتحانی کاپی کے ایک صفحے سے کم نہ ہو۔ (ص ۱۵۴ اعدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں فقط والد کے نام عربی میں خط مطلوب ہے۔

الجواب ..... والد کے نام عربی خط:۔

بسم الله الرحمن الرحیم

من ملتان۔

والدی الکریم، حفظکم الله تعالی

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته، و بعد۔

ارجو ان تکون بأحسن حال و اتم صحة و عافیة و لعله یسرك انی دخلت فی مدرسة تعلیم النساء خیر المدارس، التی واقعة علی شارع اورنك زیب ملتان، وبدأت اتعلم القرآن الکریم واللغة العربیة والعلوم المفیدة والفنون المروجة، و معلماتی یعلمن الطالبات بالجهد والشفقة.

والآن بعد زمن قلیل تعلمت القرآن الکریم قلیلاً، واتکلم باللغة العربیة وانی لفرح ان اکتب الیکم هذا الخطاب باللغة العربیة.

وانی اذهب دائما الی المدرسة مبکرة و احترم معلماتی و اجتهد فی دروسی و عند ما اعود الی البیت اعاون والدتی فی امور البیت ثم العب مع الاخت الصغیرة سمیه ومع الاخ الصغیر محمد، ثم اذاکر دروسی ثم انام۔

والوالدة والاخ والاخوة کلهم بخیر و عافیة و یسلمون علیك ویدعون لك و یرجون منك الدعاء۔

والسلام

ابنتك: فاطمة الزهراء

التاریخ: ثلاثة من شهر صفر المظفر ۱۴۲۶ھ

Scanned with CamScanner

العب، انظر، امش، لاتلتفت، لاتضحك، لاتكسر. (ص ۳۳۰ ـ اعدادیہ)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) مذکورہ عبارت کا اردو میں ترجمہ (۲) مذکورہ الفاظ سے تثنیہ و جمع۔

جواب ..... ❶ مذکورہ عبارت کا اردو میں ترجمہ:۔ کہتی ہے والدہ اپنے بیٹے سے اے میرے بیٹے جاتو باغ کی طرف اور تو کھیل اس میں اور دیکھ تو اس کے درخت اور پھولوں کی طرف، اور چلنا تو اس کی گھاس پر، اور نہ تو اس کے پھل اور نہ پھول کو اور نہ زمین کو اور مت مار تو کسی کو اور چل تو راستہ میں اور دیکھ تو اپنے آگے اور نہ دیکھ تو دائیں اور نہ بائیں۔

❷ مذکورہ الفاظ سے تثنیہ و جمع:۔

مفرد	العب	انظر	امش	لاتلتفت	لاتضحك	لاتكسر
تثنیہ	العبا	انظرا	امشیا	لاتلتفتا	لا تضحکا	لاتکسرا
جمع	العبوا	انظروا	امشوا	لاتلتفتوا	لاتضحکوا	لاتکسروا

السؤال الثانی ..... هذه ساعة، هذه ابرة، الابرة الصغيرة للساعة، والكبيرة للدقيقة و الصغرى للثانية، في اليوم اربع و عشرون ساعة وفي الساعة ستون دقيقة و في الدقيقة ستون ثانية.

اس وقت سات بجے ہیں، میں مدرسہ ساڑھے سات بجے جاتی ہوں اور شام کو تین بجے واپس لوٹتی ہوں اور رات کو گیارہ بجے تک مطالعہ کرتی ہوں۔ مذکورہ بالا عربی جملوں کا اردو میں اور اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔ (ص ۱۳۹، ۱۳۱ ـ اعدادیہ)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں مذکورہ عربی جملوں کا اردو میں اور اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ مطلوب ہے۔

جواب ..... ❶ عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔ یہ گھڑی ہے، یہ سوئی ہے، چھوٹی سوئی گھنٹہ کیلئے ہے اور بڑی منٹ کیلئے ہے اور سب سے چھوٹی سیکنڈ کیلئے ہے دن میں چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں اور گھنٹے میں ساٹھ منٹ ہوتے ہیں اور منٹ میں ساٹھ سیکنڈ ہوتے ہیں۔

❷ اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ الساعة الآن السابعة. انا اذهب الى المدرسة الساعة السابعة والنصف وارجع الساعة الثالثة مساء واطالع حتى الساعة الحادية عشرة مساء۔

﴿الورقة السادسة: في اللغة والأدب العربي﴾

﴿السؤال الأول﴾ ۱۴۲۶ھ

السؤال الأول ..... یہ مدرسہ کی درسگاہیں ہیں، وہ طلبہ کے کمرے ہیں، یہ مدرسہ کے اساتذہ ہیں، یہ باغیچہ ہے، اس میں لمبے لمبے درخت ہیں اور خوبصورت پھول ہیں، وہ درمیانہ گھر ہے، اسلام آباد بڑا شہر ہے، ملتان پرانا شہر ہے، یہ چھوٹی موٹر ہے، وہ پرانی سائیکل ہے۔

مذکورہ عبارت کا عربی میں ترجمہ کیجئے، نیز اسماء اشارات کے مواقع استعمال بتائیے۔ (ص ۳۳۰، ۳۳۱ ـ اعدادیہ)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل دو امور ہیں (۱) اردو عبارت کا عربی میں ترجمہ (۲) اسمائے اشارات کے مواقع استعمال۔

جواب ..... ❶ اردو عبارت کا عربی میں ترجمہ:۔ هذه فصول المدرسة. تلك غرفات الطلبة. هؤلاء

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

اساتذة المدرسة. هذه حديقة. فيها اشجار طويلة وازهار جميلة. ذاك بيت متوسط. اسلام آباد بلندكبير ملتان بلد قديم. هذه سيارة صغيرة. ذاك دراجة قديمة۔

❷ اسمائے اشارات کے مواقع استعمال:۔ اسم اشارہ وہ لفظ ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے جیسے ھـــذا کتاب، هذه زهرة۔ اس میں ھذا اور ھذہ اسم اشارہ ہیں ان سے کتاب و پھول کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اسم اشارہ کے متعدد صیغے ہیں۔ ① هذا: مشارالیہ مفرد مذکر قریب کیلئے جیسے هذا كتاب ② هذه: مشارالیہ مفرد مؤنث قریب کیلئے جیسے هذه امرأة ③ هذان: مشارالیہ تثنیہ مذکر قریب کیلئے جیسے هذان قلمان ④ هاتان: مشارالیہ تثنیہ مؤنث قریب کیلئے جیسے هاتان ساعتان ⑤ هؤلاء: جمع مذکر و مؤنث قریب کیلئے جیسے هؤلاء رجال هؤلاء نساء ⑥ ذالك: مفرد مذکر بعید کیلئے جیسے ذالك كتاب ⑦ ذاك: مفرد مذکر درمیانی مسافت کیلئے جیسے ذاك استاذ ⑧ ذانك: تثنیہ مذکر بعید کیلئے جیسے ذانك والدان ⑨ تلك: واحد مؤنث بعید کیلئے جیسے تلك امرأة ⑩ تانك: تثنیہ مؤنث بعید کیلئے جیسے تانك بنتان ⑪ اولئك: جمع مذکر و مونث بعید کیلئے جیسے اولئك اساتذة. اولئك نساء۔

السؤال الثالث ..... میں اپنے والد کے پاس ہوں، خالد اپنے پڑوسی کے پاس ہے، شاگرد استاذ کے سامنے ہے، محمود شاہد اور خالد کے درمیان ہے، شاہد محمود کے پیچھے ہے۔

مذکورہ جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے نیز درج ذیل الفاظ کے معانی لکھئے اور جملوں میں استعمال کیجئے۔

داخل، شمال، حمام، بين، يمين، وراء، خارج۔ (ص ۵۰۔ ادب)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل دو امور ہیں (۱) جملوں کا عربی میں ترجمہ (۲) الفاظ کے معانی و جملوں میں استعمال۔

الجواب ..... ❶ جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ انا عند والدي، خالد عند جاره، التلميذ امام الاستاذ، محمود بين شاهد وخالد، شاهد خلف محمود۔

❷ الفاظ کے معنی و جملوں میں استعمال:۔

الفاظ	معانی	جملے
داخل	اندر	الخادم داخل الغرفة
شمال	بائیں	شاهدٌ قائمٌ من شمالي
حمام	غسل خانہ	الحمام وراء المرحاض
بين	درمیان	محمود بين شاهدٍ وخالدٍ
يمين	دائیں	اصحاب اليمين فائزون
وراء	پیچھے	بيتي وراء هذا البناء
خارج	باہر	زيدٌ خارج المدرسة

Scanned with CamScanner

السوال الثانی ۱۴۲۶ھ

السؤال الاول ..... عابد اور عارف دونوں بھائی ہیں، وہ دونوں نیک اور ذہین لڑکے ہیں صبح گھر سے نکلتے ہیں اور مسجد کو جاتے ہیں اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں پھر ادب سے بیٹھ جاتے ہیں اور ذکر کرتے ہیں تھوڑی دیر بعد گھر لوٹ آتے ہیں ناشتہ کرتے ہیں اور مدرسہ چلے جاتے ہیں۔

درج بالا عبارت کا عربی میں ترجمہ کیجئے مندرجہ ذیل افعال کا تثنیہ بنایئے اور جملوں میں استعمال کیجئے۔

یذهب، یشتری، یتعلم، یواظب، یستمع۔ (ص ۹۶ ادب)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل دو امور ہیں (۱) اردو عبارت کا عربی میں ترجمہ (۲) الفاظ کے تثنیہ اور جملوں میں استعمال۔

جواب ..... ❶ اردو عبارت کا عربی میں ترجمہ۔ عابد و عارف اخوان. هما ولدان صالحان و ذكيان. يخرجان من البيت صباحًا. ويذهبان الى المسجد. ويصليان مع الجماعة. ثم يجلسان بادب ويذكران، يرجعان الى البيت بعد وقت قليل. يتناولان الفطور، ويذهبان الى المدرسة۔

❷ و ❸ الفاظ کے تثنیہ اور جملوں میں استعمال:۔

الفاظ	تثنیہ	جملے
یذهب	یذهبان	زید وبکر یذهبان الی المدرسة
یشتری	یشتریان	ساجد وشاهد یشتریان الفطور
یتعلم	یتعلمان	هما یتعلمان فی الصف الاوّل
یواظب	یواظبان	طارق ویاسر یواظبان علی الصلوٰة
یستمع	یستمعان	یستمعان القرآن

السؤال الثانی ..... طلبہ درس گاہوں میں بیٹھ گئے، اساتذہ درس گاہوں میں داخل ہو گئے، لوگ ریل گاڑی میں سوار ہو گئے، ہم نے جمعہ کا خطبہ سنا اور جمعہ کی نماز ادا کی، لڑکو! کیا تم نے سمندر دیکھا ہے؟ کیا تم نے بحری جہاز میں سفر کیا ہے؟

مذکورہ عبارت کا عربی میں ترجمہ کیجئے درج ذیل افعال سے جمع مذکر غائب بنایئے اور جملوں میں استعمال کیجئے۔

ذهب، لعب، رجع، اكل، ظلم۔ (ص ۹۶ ادب)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) اردو عبارت کا عربی میں ترجمہ (۲) مذکورہ افعال سے جمع مذکر غائب کے صیغے اور جملوں میں استعمال۔

جواب ..... ❶ اردو عبارت کا عربی میں ترجمہ۔ الطلاب جلسوا فی الفصول، الاساتذة دخلوا فی الفصول. الناس ركبوا على القطار. نحن سمعنا خطبة الجمعة وصلينا الجمعة. ايها الاولاد هل رأيتم

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

البحر. هل سافرتم في البلخرة۔

❷ مذکورہ افعال سے جمع مذکر غائب کے صیغے اور جملوں میں استعمال۔

افعال	جمع	جملے
ذَهَبَ	ذَهَبُوْا	ذهبوا الي الميدان
لَعِبَ	لَعِبُوْا	ولعبوا في الميدان
رَجَعَ	رَجَعُوْا	ثم رجعوا الي بيوتهم
اَكَلَ	اَكَلُوْا	واكلوا الطعام
نَامَ	نَامُوْا	وبعد صلوٰة العشاء ناموا

السوال الثالث ۱۴۲۶ھ

السؤال الاول ..... استيقظ كل يوم الساعة الخامسة صباحا، واتوضأ واصلي واتلو القرآن الكريم وفي الساعة السادسة والنصف أتناول الفطور واطالع كتبي قليلا، وفي السابعة والنصف اذهب الي المدرسة واستمر في الدروس حتي الساعة الحادية عشرة والنصف ثم ارجع الي بيتي واتناول الغداء واستريح قليلا وفي الساعة الواحدة والنصف اصلي الظهر وفي الساعة الثانية والنصف اذهب الي المدرسة واستمر في الدروس حتي الساعة الرابعة والنصف۔ مذکورہ عبارت کا اردو میں ترجمہ کیجئے۔ (ص ۱۳)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں فقط عربی عبارت کا اردو ترجمہ مطلوب ہے۔

الجواب ..... عربی عبارت کا ترجمہ:۔ میں روزانہ صبح پانچ بجے بیدار ہوتا ہوں اور میں وضو کرتا ہوں اور نماز پڑھتا ہوں اور قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہوں اور میں ساڑھے چھ بجے ناشتہ کرتا ہوں اور تھوڑی دیر اپنی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہوں اور ساڑھے سات بجے مدرسہ جاتا ہوں اور میں ساڑھے گیارہ بجے تک (مسلسل) سبقوں میں مشغول رہتا ہوں، پھر میں اپنے گھر لوٹتا ہوں اور دوپہر کا کھانا کھاتا ہوں اور تھوڑی دیر آرام کرتا ہوں اور ڈیڑھ بجے میں ظہر کی نماز پڑھتا ہوں اور میں اڑھائی بجے مدرسہ کی طرف جاتا ہوں اور میں سبقوں میں مشغول رہتا ہوں یہاں تک کہ ساڑھے چار بج جاتے ہیں۔

السؤال الثاني ..... اپنے حالات اور تعلیمی کیفیت کے حوالہ سے اپنے والد صاحب کے نام عربی میں ایک خط لکھئے، خط آپ کی امتحانی کاپی کے ایک صفحہ سے کم نہ ہو۔ (ص ۱۵۴۔ ادارہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں فقط تعلیمی کیفیت کے حوالہ سے اپنے والد کے نام عربی میں خط مطلوب ہے۔

الجواب ..... تعلیمی کیفیت کے حوالہ سے اپنے والد کے نام عربی میں خط:۔

Scanned with CamScanner

بسم الله الرحمن الرحيم

کراتشی

والدی الکریم ۔ حفظکم الله تعالی

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

وبعد السلام والتحیة ، انا بدعائکم بخیر وعافیة واسأل الله العظیم بصحتکم وطول عمرکم، فقد وصلت الی کراتشی فی عشر شوال، والتحقت بجامعة العلوم الاسلامیة بنوری تاؤن کراتشی وقبلت فی الصف الاوّل۔ وبدأت اتعلم اللغة العربیة والعلوم الاسلامیة (التفسیر، الحدیث، الفقه الاسلامی وغیرها) والآن بعد زمن قلیل اتکلم العربیة والفهها واعرف قراتها وکتابتها والحمدلله علی ذلك۔

وانی لفرح ان اکتب الیکم هذا الخطاب باللغة العربیة وارجوا ان اعود الیکم فی آخر هذا العام وقد تعلمت کثیرًا من اللغة العربیة والعلوم الاسلامیة ان شاء الله تعالی۔

وتحیاتی الی الوالدة المحترمة واخوانی واخواتی وجمیع اصدقائی۔

والسلام

ابنکم خالد

التاریخ یکم ربیع الاوّل ۱۴۲۷ھ۔

﴿الورقة السادسة: فی اللغة والأدب العربی﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۲۷ھ

السوال الاوّل ..... میں مسلمان ہوں، اسلام میرا دین ہے، قرآن میری کتاب ہے، آپ میرے دوست ہیں، وہ میرے استاد ہیں، پاکستان میرا ملک ہے، تمہارا بھائی کہاں ہے؟ اس کا کمرہ کہاں ہے؟ تمہارے استاد کون ہیں؟ ان کا گھر کہاں ہے؟ مذکورہ عبارت کا عربی میں ترجمہ کیجئے نیز مندرجہ ذیل اسماء اشارات کو مناسب جملوں میں استعمال کیجئے اور ترجمہ کیجئے۔

هذا، ذلك، ذانك، هذه، تلك، اولئك۔ (۱۰ نمبر)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل دو امور ہیں (۱) مذکورہ عبارت کا عربی میں ترجمہ (۲) اسمائے اشارات کا جملوں میں استعمال۔

جواب ..... ❶ مذکورہ عبارت کا عربی میں ترجمہ: انا مسلم ۔ الاسلام دینی۔ القرآن کتابی۔ انت زمیلی۔ ذالك استاذی۔ باکستان دولتی۔ این اخوك این غرفته۔ من استاذ ذلك۔ این بیته۔

❷ اسمائے اشارات کا جملوں میں استعمال:۔

اتفاظ	معانی	اتفاظ	معانی
هذا وجهه	یہ اس کا چہرہ ہے	ذلك ولد	وہ لڑکا ہے

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

ذانك طالبٌ	وہ طالب علم ہے	هذه ساعة	یہ گھڑی ہے
تلك شجرة	وہ درخت ہے	اولئك اساتذة	وہ اساتذہ ہیں

السؤال الثالث ..... فعل نہی کسے کہتے ہیں؟ فعل نہی (مذکر و مؤنث) بنانے کا طریقہ مثال کے ساتھ لکھئے نیز مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے۔

فاطمہ یہاں سے اٹھو اور کرسی پر بیٹھ جاؤ، زمین پر مت بیٹھو۔ زینب صبح اسکول جاتی ہے اور شام کو گھر لوٹ آتی ہے، وہ نماز پڑھتی ہے اور قرآن کریم کی تلاوت کرتی ہے، سعیدہ اپنی ماں کے پاس ادب سے بیٹھتی ہے۔ (ص ۶۰، ۶۱۔ ادارہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) فعل نہی کی تعریف (۲) فعل نہی بنانے کا طریقہ مع امثلہ (۳) درج ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ۔

جواب ..... ❶ **فعل نہی کی تعریف:۔** فعل نہی اس فعل کا نام ہے جس میں کسی کام کے نہ کرنے کا حکم دیا جائے جیسے لَاتَضْرِبْ (تو مت مار) لَاتَنْصُرْ (تو مت مدد کر)۔

❷ **فعل نہی بنانے کا طریقہ مع امثلہ:۔** طریقہ یہ ہے کہ علامت مضارع کو باقی رکھتے ہوئے شروع میں لائے نہی بڑھا دو اور حرف آخر کو ساکن کر دو امر کی طرح نہی میں بھی تثنیہ، جمع مذکر اور واحد مؤنث حاضر سے نون اعرابی حذف کر دیا جاتا ہے اور اسی طرح آخر میں اگر کوئی حرف علت ہو تو اسے بھی گرا دیا جاتا ہے۔

❸ **درج ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔** **یافاطمة قومی من هنا۔ واجلسی علی الکرسی ولاتجلسی علی الارض، زینب تذهب الی المدرسة صباحًا و ترجع الی البیت مساءً هی تصلی وتتلو القرآن الکریم، سعیدة تجلس عند امهات بادب۔**

﴿السؤال الثانی﴾ ۱۴۲۷ھ

السؤال الاول ..... (۱) تقول فاطمة لزینب (۲) سمعتُ صوتك (۳) وانت تقرئین القرآن ففرحتُ (٤) صوتك جمیل (٥) اخذتْ سعیدة زهرة من زمیلها و شَمَّتْ (٦) و قالت رائحتها طیبة و هی جمیلة.

معلمہ نے فیصہ سے کہا! میری بات غور سے سنو، بچی نے ماں کو دیکھا اور اس کی طرف دوڑی، ماں خوش ہوئی اور اسے اٹھا لیا اور اسے پیار کیا اور اسے ایک پھول دیا اور اس سے کہا اسے لے لو اور سونگھو۔

مذکورہ عربی جملوں کا اردو میں اور اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے۔ (ص ۸۲۔ ادارہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ (۲) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ۔

جواب ..... ❶ **عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔** ① فاطمہ کہتی ہے زینب کو ② سنی میں نے تیری آواز ③ اور تو پڑھ رہی تھی قرآن کریم کو، پس میں خوش ہو گئی ④ تیری آواز اچھی تھی ⑤ لیا سعیدہ نے گلاب کا پھول اپنی دوست و سہیلی سے اور سونگھا

Scanned with CamScanner

ذانك طالبٌ	وہ طالب علم ہے	هذه ساعة	یہ گھڑی ہے
تلك شجرة	وہ درخت ہے	اولئك اساتذة	وہ اساتذہ ہیں

السؤال الثانی ..... فعل نہی کسے کہتے ہیں؟ فعل نہی (مذکر و مؤنث) بنانے کا طریقہ مثال کے ساتھ لکھئے نیز مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے۔

فاطمہ یہاں سے اٹھو اور کرسی پر بیٹھ جاؤ زمین پر مت بیٹھو۔ زینب صبح اسکول جاتی ہے اور شام کو گھر لوٹ آتی ہے وہ نماز پڑھتی ہے اور قرآن کریم کی تلاوت کرتی ہے، سعیدہ اپنی ماں کے پاس ادب سے بیٹھتی ہے۔ (ص ۶۰، ۶۲۔ اداریہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) فعل نہی کی تعریف (۲) فعل نہی بنانے کا طریقہ مع امثلہ (۳) درج ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ۔

الجواب ..... ❶ **فعل نہی کی تعریف:۔** فعل نہی اس فعل کا نام ہے جس میں کسی کام کے نہ کرنے کا حکم دیا جائے جیسے لَاتَضْرِبْ (تو مت مار) لَاتَنْصُرْ (تو مت مدد کر)۔

❷ **فعل نہی بنانے کا طریقہ مع امثلہ:۔** طریقہ یہ ہے کہ علامت مضارع کو باقی رکھتے ہوئے شروع میں لائے نہی بڑھا دو اور حرف آخر کو ساکن کر دو، امر کی طرح نہی میں بھی تثنیہ، جمع مذکر اور واحد مؤنث حاضر سے نون اعرابی حذف کر دیا جاتا ہے اور اسی طرح آخر میں اگر کوئی حرف علت ہو تو اسے بھی گرا دیا جاتا ہے۔

❸ **درج ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔** یافاطمة قومی من هنا. واجلسی علی الکرسی و لاتجلسی علی الارض، زینب تذهب الی المدرسة صباحًا و ترجع الی البیت مساءً هی تصلی و تتلو القرآن الکریم، سعیدة تجلس عند امها بادب۔

﴿السؤال الثانی﴾ ۱۴۲۷ھ

السؤال الاول .....(۱) تقول فاطمة لزینب (۲) سمعتُ صوتك (۳) وانت تقرئین القرآن ففرحتُ (٤) صوتك جمیل (٥) اخذتْ سعیدة زهرة من زمیلها و شمّتْ (٦) و قالت رائحتها طیبة و هی جمیلة.

معلم نے نیر سے کہا! میری بات غور سے سنو۔ بچی نے ماں کو دیکھا اور اس کی طرف دوڑی، ماں خوش ہوئی اور اسے اٹھالیا اور اسے پیار کیا اور اسے ایک پھول دیا اور اس سے کہا اسے لے لو اور سونگھو۔

مذکورہ عربی جملوں کا اردو میں اور اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے۔ (ص ۸۲۔ اداریہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ (۲) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ۔

الجواب ..... ❶ **عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔** ① فاطمہ کہتی ہے زینب کو ② سنی میں نے تیری آواز ③ اور تو پڑھ رہی تھی قرآن کریم کو، پس میں خوش ہو گئی ④ تیری آواز اچھی تھی ⑤ لیا سعیدہ نے گلاب کا پھول اپنی دوست و سہیلی سے اور سونگھا

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

⑥اور کہا اس کی خوشبو اچھی ہے اور یہ خوبصورت ہے۔

❷ اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ قالت المعلمة لنعيمة . استمعي كلامي . الطفلة رأت الام وفرّت اليها فرحت الامّ وحملتها . و قبلتها واعطتها زهرة وقالت لها خذيها وشمّي۔

المسجد الثانی..... میدان میں دس مرد ہیں، باغ میں چھ لڑکے ہیں، درسگاہ میں نو طالب علم ہیں، مسجد کے چار دروازے ہیں، میرے تین بھائی ہیں، مسجد کے سامنے ایک میدان ہے، محمود کے پانچ بچے ہیں۔

في المصنع ثلاثون عاملا، على المحطة خمسة وعشرون راكبا، دخل القاعة واحد وعشرون ضيفا ، للمسجد اربعة وعشرون بابا۔ اردو جملوں کا عربی میں اور عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ کیجئے۔ (ص ۱۱۸، ۳۶ الادب)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ (۲) عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ۔

ترجمہ..... ❶ اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ في الميدان عشرة رجال، في الحديقة ستة اولاد، في الفصل تسعة طلاب ، للمسجد اربعة ابواب . لي ثلثة اخوة . امام المسجد ميدان. لمحمود خمسة اطفال۔

❷ عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔ کارخانہ میں تیس مزدور ہیں۔ اسٹیشن (اڈہ) پر پچیس سوار ہیں۔ ہال میں اکیس مہمان داخل ہوئے، مسجد کے چوبیس دروازے ہیں۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۷ھ

المسجد الاول..... الولد الصالح يطيع ربه ويحسن الى والديه، ويحب اخوانه واخواته، يكرم كبارهم ويرحم صغارهم ويحترم اعمامه واخواله وعماته وخالاته وأقاربه ويزورهم ويحسن اليهم.

نسب حامد کی بیوی ہے اور وہ اسکا خاوند ہے، خالد سعید کا پوتا ہے اور سعید اسکا دادا ہے آپ کے والد صاحب کیا کام کرتے ہیں؟ میرے والد صاحب تاجر ہیں، آپ کی عمر کیا ہے؟ میری عمر بیس سال ہے، خالد کے دادا فوت ہو چکے ہیں، محمود جمعہ کے دن پیدا ہوا ہے۔

مذکورہ عربی عبارت کا اردو میں اور اردو عبارت کا عربی میں ترجمہ کیجئے۔ (ص ۱۱۸، ۳۶ الادب)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ (۲) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ۔

ترجمہ..... ❶ عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔ نیک لڑکا اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرتا ہے اور اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرتا ہے اور اپنے بھائیوں و بہنوں سے محبت کرتا ہے وہ اپنے بڑوں کی عزت کرتا ہے اور اپنے چھوٹوں پر رحم کرتا ہے اور وہ اپنے چچاؤں ماموں پھوپھیوں خالاؤں اور رشتہ داروں کا احترام کرتا ہے اور ان (سب) سے ملاقات کرتا ہے اور انکے ساتھ بھلائی کرتا ہے۔

❷ اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ زينب زوجة حامد وهو زوجها، خالد فحيد سعيد وسعيد جده ، ملنا يعمل والدك والدي تاجر. ماعمرك ؟ عمري عشرون سنة، قدمات جد خالد۔ ولد محمود يوم الجمعة۔

Scanned with CamScanner

السؤال الثامن.....السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، سلمها الله، الاخت العزيزة فاطمة، فسررت جدا انك بدأت تتعلمين القرآن الكريم واللغة العربية، وصلني خطابك، وتجتهدين في دروسك، اعطيك جائزة ثمينة، وتحترمين المعلمة، تذاكرينها، وعند ما أتي الى ملتان في أخر هذا العام، الى الوالد والوالدة والاخوة والاخوات، بلغي تحياتي، والسلام.

مذکورہ خط کے جملے غیر مرتب ہیں آپ ان کو ترتیب سے لکھئے اور پھر ترجمہ کیجئے۔ (ص ۱۵۹۔ ادبی)

﴿خلاصۂ سوال﴾.....اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) غیر مرتب جملوں کی ترتیب (۲) جملوں کا ترجمہ۔

الجواب..... ❶ غیر مرتب جملوں کی ترتیب:۔ الاخت العزيزة فاطمة سلمها الله تعالى. السلام عليكم ورحمة الله. وصلني خطابك فسرت جدًا انك بدأت تتعلمين القرآن الكريم واللغة العربية وتجتهدين في دروسك. وتذاكرينها وتحترمين المعلمة وعندما أتي الى ملتان في أخر هذا العام اعطيك جائزة ثمينة بلغي تحياتي الى الوالد والوالدة والاخوة والاخوات والسلام۔

❷ جملوں کا ترجمہ:۔ پیاری بہن فاطمہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے، آپ پر سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، میرے پاس آپ کا خط پہنچا پس مجھے یہ بات جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ آپ نے قرآن مجید اور عربی سیکھنی شروع کر دی ہے اور آپ اپنے سبقوں میں محنت کرتی ہیں اور انہیں یاد کرتی ہیں اور استانی کا احترام کرتی ہیں اور اس سال کے آخر میں جس وقت میں ملتان آؤں گا تو میں آپ کو ایک قیمتی انعام دوں گا والد صاحب، والدہ صاحبہ بھائیوں اور بہنوں کو میرا سلام۔

﴿الورقة السادسة: في اللغة والأدب العربي﴾

﴿السؤال الأوّل﴾ ۱۴۲۸ھ

السؤال الأول.....درج ذیل الفاظ کے معانی تحریر کریں۔

سقف ۔ زاوية ۔ سجادة ۔ سطح ۔ دولاب ۔ ميزاب ۔ سلم ۔ حصير ۔ مرحاض ۔

درج ذیل مذکر کے مؤنث بنا کر لکھیں۔ هذا صالح ۔ هذا كاتب ۔ هذا متعلم ۔ هذا شريف ۔

مندرجہ ذیل اسماء اشارات کے لکھنے اور پڑھنے کے قواعد تحریر کریں۔ هذا ۔ ذاك ۔ ذالك ۔ هذه ۔ تلك ۔ (ص ۱۵۹۔ ادبی)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مذکورہ الفاظ کے معنی (۲) درج ذیل مذکر کے مؤنث (۳) اسمائے اشارات کے لکھنے اور پڑھنے کے قواعد۔

الجواب..... ❶ مذکورہ الفاظ کے معنی:۔

الفاظ	معانی
سقف	چھت نیچے کی طرف

الفاظ	معانی
زاوية	کونہ

الفاظ	معانی
سجادة	تالین

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

سطح	چھت اوپر کی طرف
سلم	سیڑھی

دولاب	الماری
حصیر	چٹائی

میزاب	پرنالہ
مرحاض	بیت الخلاء

❷ درج ذیل مذکر کے مؤنث:۔

مذکر	مؤنث
هذا صالح	هذه صالحة
هذا متعلم	هذه متعلمة

مذکر	مؤنث
هذا كاتب	هذه كاتبة
هذا شريف	هذه شريفة

❸ اسمائے اشارات کے لکھنے اور پڑھنے کے قواعد:۔ "هٰذِهٖ" (اسم اشارہ مؤنث قریب کیلئے) یہ پڑھنے میں الف کے ساتھ (هاذه) اور لکھنے میں الف کے بغیر (هٰذه) لکھا جاتا ہے۔

"ذاك" (اسم اشارہ مذکر کیلئے جبکہ وہ درمیانی مسافت پر ہو) الف کے ساتھ لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔

"ذٰلك" (اسم اشارہ مذکر بعید کیلئے) یہ پڑھنے میں الف کے ساتھ (ذالك) اور لکھنے میں الف کے بغیر (ذٰلك) لکھا جاتا ہے۔

"تلك" (اسم اشارہ مؤنث بعید کے لئے) یہ لکھنے و پڑھنے میں اسی طرح ہے۔

السؤال الثالث ..... انت طالب ، انت رجل ، انا تلميذ . انا مجتهد مذکورہ کلمات کی جمع بنا کر جملے لکھیں۔

هما ، ذانك ، هم . هن ، انتن۔ مذکورہ کلمات کن معانی کیلئے استعمال ہوتے ہیں وضاحت کریں۔

درج ذیل الفاظ کے معانی تحریر کریں۔ كوب ، نحيف ، ملعقه ، سمين . زميل . تلميذ۔ (ص ۳۸، ۳۹ اعادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مذکورہ کلمات کی جمع بنا کر جملے (۲) هما، ذانك، هم ، هن، انتن مذکورہ کلمات کا استعمال (۳) مذکورہ الفاظ کے معانی۔

الجواب ..... ❶ مذکورہ کلمات کی جمع بنا کر جملے:۔ انتم طلاب، انتم رجال، نحن تلامذة، نحن مجتهدون۔

❷ هما ذانك، هم، هن، انتن مذکورہ کلمات کا استعمال:۔ كما مرّ في الشق الاوّل من السوال الاوّل ١٤٢٦ھ

❸ مذکورہ الفاظ کے معانی:۔

الفاظ	معانی
كوب	پیالہ
ملعقه	چمچہ

الفاظ	معانی
سمين	موٹا
زميل	ساتھی

الفاظ	معانی
نحيف	کمزور
تلميذ	شاگرد

﴿السوال الثاني﴾ ١٤٢٨ھ

الشق الاوّل ..... اردو میں ترجمہ کریں۔ هذه قلنسوة بيضاء . هذه بقرة صفراء . لون السماء ازرق . الطاؤس طائر جميل . داؤد تلميذ نشيط ۔ (ص ۵۲، ۵۸ اعادیہ)

Scanned with CamScanner

عربی میں ترجمہ کریں۔ میں جاتی ہوں، میں کہتی ہوں، میں کاپی کھولتی ہوں، تم کتاب پڑھتے ہو، سلیم تم جاؤ، شاہد دروازہ کھولو۔
زمانہ حال یا استقبال سے تعلق رکھنے والے فعل کو کیا کہتے ہیں۔ نیز فعل مضارع میں متکلم مخاطب غائب کی علامات بتائیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) اردو میں ترجمہ (۲) عربی میں ترجمہ (۳) فعل مضارع میں متکلم مخاطب غائب کی علامت (۴) زمانہ حال یا استقبال سے تعلق رکھنے والے فعل کا نام۔

جواب ..... ❶ اردو میں ترجمہ:۔ یہ سفید ٹوپی ہے، یہ زرد گائے ہے، آسمان کا رنگ نیلا ہے، مور خوبصورت پرندہ ہے، داؤد چست شاگرد ہے۔

❷ عربی میں ترجمہ:۔ انا اذهب، انا اقول، انا افتح الكراسة، انتم تقرأون الكتاب، ياسليم اذهب، ياشاهد افتح الباب۔

❸ فعل مضارع میں متکلم مخاطب غائب کی علامت:۔ فعل مضارع میں متکلم کی علامت ہمزہ ہے جیسے أَضْرِبُ، أَنْصُرُ۔ مخاطب کی علامت تاء ہے جیسے تَضْرِبُ، تَنْصُرُ۔ غائب کی علامت یاء ہے جیسے يَضْرِبُ، يَنْصُرُ۔

❹ زمانہ حال یا استقبال سے تعلق رکھنے والے فعل کا نام:۔ جس فعل کا تعلق حال یا استقبال سے ہو وہ فعل مضارع ہے۔

السؤال الثالث ..... اردو میں ترجمہ کریں۔ اليوم يوم الجمعة . نحن لا نذهب اليوم الى المدرسة . اليوم نغتسل ونلبس الثياب النظيفة . ونذهب الى المسجد الجامع ونصلي الجمعة ثم نرجع الى البيت .

فعل مضارع کے واحد کے صیغہ سے جمع وتثنیہ مذکر وجمع مونث بنانے کا طریقہ تحریر کریں۔ (ص ۸۸، ۸۶، ۱۰۳۔ امدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) اردو میں ترجمہ (۲) فعل مضارع کے واحد کے صیغے سے جمع وتثنیہ مذکر وجمع مؤنث بنانے کا طریقہ۔

جواب ..... ❶ اردو میں ترجمہ:۔ كما مرّ في الشق الثاني من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ۔

❷ فعل مضارع کے واحد کے صیغے سے جمع وتثنیہ مذکر وجمع مؤنث بنانے کا طریقہ:۔ اگر مضارع کے واحد کے صیغے سے تثنیہ بنانا ہو تو اسکے آخر میں الف اور نون بڑھا دیتے ہیں اور مضارع کے آخر کو فتحہ دیتے ہیں جیسے يَذْهَبُ سے يَذْهَبَانِ، اگر جمع مذکر بنانا ہو تو واؤ اور نون اسکے آخر میں بڑھا دیتے ہیں جیسے يَذْهَبُ سے يَذْهَبُوْنَ۔ اگر جمع مؤنث بنانا ہو تو مضارع کے آخر کو ساکن کر دیتے ہیں اور اسکے آخر میں ان مفتوح کو بڑھا دیتے ہیں جیسے يَذْهَبُ سے يَذْهَبْنَ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۸ھ

السؤال الاوّل ..... عربی میں ترجمہ کریں۔ دن کو اللہ تعالیٰ نے کام کرنے کے لئے بنایا اور رات کو آرام کے لئے۔ کچھ نیک لوگ راتوں کو عبادت کرتے ہیں اور دن کو روزہ رکھتے ہیں، کام کرنے والے دن رات مشغول رہتے ہیں۔ (ص ۱۴۴۔ امدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں فقط عربی میں ترجمہ مطلوب ہے۔

جواب ..... عربی میں ترجمہ:۔ جعل الله النهار للعمل وجعل الليل للراحة. يوجد عباد صالحون

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

یعبدون باللیل ویصومون بالنهار. العمال یشتغلون باللیل والنهار۔

السؤال الثامن ..... مہتمم صاحب کے نام رخصت کی درخواست عربی میں لکھیں۔ (ص ۳۳۰، اعداد یہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں مہتمم صاحب کے نام رخصت کی درخواست مطلوب ہے۔

الجواب ..... مہتمم صاحب کے نام رخصت کی درخواست:۔

بسم الله الرحمن الرحيم

السيدمدير التعليم بجامعة امداد العلوم حفظكم الله تعالى۔

السلام عليكم و رحمة الله وبركاته.

لقدوصلني ان الحجاج ياتون على الطائرة الى ملتان غدًا وفيهم والدي ووالدتي ايضًا فاني اريد ان استقبل الحجاج على المطار غدًا فلهذا لااستطيع الحضور الى المدرسة غدًا فالرجاء التكرم باعطائي اجازة غدًا وسوف اطالع الدروس التي تفوتني يوم عطلتي وتقبلوا مني غاية شكري۔

والسلام مقدمه

محمد عمر، الطالب بالصف الاوّل

﴿الورقة السادسة: فی اللغة والأدب العربی﴾

﴿السؤال الاوّل﴾ ۱۴۲۹ھ

السؤال الاوّل ..... میں طالب علم ہوں، میرا نام خالد ہے، یہ میرا مدرسہ ہے، وہ میری درس گاہ ہے، یہ مدرسہ کا نشی ہے اور وہ مدرسہ کا چپڑاسی ہے، خالد کے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں، اسلم کے پاس دو گھڑیاں ہیں، یہ دو درخت ہیں اور وہ دو پھول ہیں۔

مذکورہ جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے۔ نیز درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیے اور اسماء اشارہ کی مدد سے مناسب جملوں میں استعمال کیجئے۔ بلد، مدينة، كسلان، تعبان، نشيط، زميلة۔ (ص ۳۳، اعداد یہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مذکورہ جملوں کا عربی میں ترجمہ (۲) الفاظ مذکورہ کے معانی (۳) اسمائے اشارہ کی مدد سے مناسب جملوں میں استعمال۔

الجواب ..... ① مذکورہ جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ أنا طالبٌ، اسمي خالد، هذه مدرستي، ذلك فصلي، هذا كاتب المدرسة و ذلك خادم المدرسة، لخالد اخوان واختان، عنداسلم ساعتان، هاتان شجرتان و تانك زهرتان۔

② الفاظ مذکورہ کے معانی:۔ شہر، شہر بست، تھکا ہوا، چست، سہیلی۔

② اسمائے اشارہ کی عدد سے مناسب جملوں میں استعمال:۔

هذا بلد، هذه مدينة، ذلك كمبلان، هذانعبان، ذلك نشيط، تلك زميلة.

السؤال الثالث ..... فعل امر کسے کہتے ہیں؟ فعل امر بنانے کا مکمل طریقہ وضاحت کے ساتھ تحریر کیجئے۔

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے۔ میں کہتی ہوں، میں کاپی کھولتی ہوں، تم کتاب پڑھتی ہو، فاطمہ جاتی ہے، زینب آتی ہے، سعیدہ تم جاؤ، نعیمہ تم بیٹھو اور بیٹھ جاؤ اور کتاب پڑھو۔ (ص ۵۸ ۔ امدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) فعل امر کی تعریف (۲) فعل امر بنانے کا طریقہ (۳) مذکورہ جملوں کا عربی میں ترجمہ۔

الجواب ..... ① فعل امر کی تعریف:۔ فعل امر اس فعل کا نام ہے جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے جیسے اُنْصُرْ (تو مدد کر)

② فعل امر بنانے کا طریقہ:۔ فعل امر حاضر معروف مضارع حاضر معروف سے بنایا جاتا ہے کہ سب سے پہلے علامت مضارع حذف کردی جائے۔ علامت مضارع حذف کرنے کے بعد پہلا حرف اگر ساکن رہ جائے تو شروع میں ہمزہ وصلی بڑھادیں اور آخری حرف کو ساکن کردیں جیسے تَكْتُبُ سے اُكْتُبْ مضارع کے عین کلمہ پر اگر ضمہ ہو تو ہمزہ وصل کو بھی ضمہ دے دو اور اگر مضارع کے عین کلمہ پر فتحہ یا کسرہ ہو تو دونوں صورتوں میں ہمزہ وصلی کو کسرہ دیا جائے جیسے تَفْتَحُ تَضْرِبُ سے اِفْتَحْ اِضْرِبْ اور اگر آخری حرف کوئی حرف علت ہو تو بالکل ہی حذف کردو جیسے تَدْعُوْ سے اُدْعُ چاروں تثنیہ اور دونوں جمع مذکر اور واحد مؤنث حاضر سے نون اعرابی گرادو۔

(۳) مذکورہ جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ انا اقول، افتح الكراسة، انت تقرئين الكتاب، فاطمة تذهب، زينب تأتي، يا سعيدة اذهبي، يانعيمة افتحي المروحة، واجلسي واقرئي الكتاب۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۹ھ

السؤال الأول ..... سعیدہ اور زینب کہتی ہیں، ہم اسکول کی طالبات ہیں، اپنا سبق پڑھتی ہیں اور اسے یاد کرتی ہیں، پھر اسے کاپی میں لکھتی ہیں، ہماری استانی صاحبہ ہم سے محبت کرتی ہیں اور ہم ان سے محبت کرتی ہیں، ہماری ایک چھوٹی بہن ہے ہم اس کے ساتھ کھیلتی ہیں، ہم اسے مارتی نہیں ہیں بلکہ اس سے محبت کرتی ہیں۔

تقول الوالدة لابنتها يابنتي استيقظي في الصباح الباكر وتوضئ وصلي الفجر في البيت، خذي الكتب واذهبي الى المدرسة وسلمي على معلمتك وزميلاتك.

مذکورہ اردو جملوں کا عربی میں اور عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ کیجئے۔ (ص ۹۸، ۱۰۰ ۔ امدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ (۲) عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ۔

الجواب ..... ① اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ سعيدة وزينب تقولان نحن تلميذتان في المدرسة نقرأ درسنا ونحفظه ثم نكتبه في الكراسة، معلمتنا تحبنا ونحن نحبها، لنا اخت صغيرة نحن نلعب

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

معها، لاتضربها بل نحبها۔

❼ عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔ والدہ اپنی بیٹی سے کہتی ہے کہ اے میری بیٹی تو صبح سویرے اٹھ اور وضو کر اور فجر کی نماز گھر میں پڑھ، کتابیں پکڑ اور مدرسہ جا اور اپنی استانی اور سہیلیوں کو سلام کر۔

السؤال الثامن ..... لڑکیاں اسکول میں داخل ہوئیں اور درسگاہوں میں بیٹھ گئیں اور انہوں نے اپنی استانی سے کہا ہم نے اپنا سبق یاد کرلیا ہے اور اسے اچھی طرح سمجھ گئی ہیں، بچیاں گھر سے نکلیں اور باغ میں چل گئیں اور تھوڑی دیر کھیل کر واپس گھر چلی آئیں۔

النساء اجتمعن فی البیت، الوالدات ارضعن اولادهن، الطالبات سلّمن علی معلمتهن والمعلمات علّمن الطالبات.

اردو جملوں کا عربی میں اور عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ کیجئے۔ (ص ۱۲۱۱ ۔ ادارہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ (۲) عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ۔

الجواب ..... ❶ اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ **البنات دخلن فی المدرسة وجلسن فی الفصول وقلن لمعلمتهن نحن حفظنا درسنا وفهمناه فهما جدًا، الطفلات خرجن من البیت ودخلن فی الحدیقة ولعبن قلیلًا ثم رجعن الی البیت۔**

❷ عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔ عورتیں گھر میں جمع ہوئیں، ماؤں نے اپنے بچوں کو دودھ پلایا، طالبات نے اپنی استانی کو سلام کیا اور استانیوں نے طالبات کو سکھایا۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۹ھ

السؤال الأول ..... خالد! کیا آپ کے پاس گھڑی ہے؟ جی ہاں میرے پاس گھڑی ہے، اس وقت کیا بجا ہے؟ اس وقت سات بجے ہیں، آپ مدرسہ کب جاتے ہیں؟ میں مدرسہ ساڑھے سات بجے جاتا ہوں، آپ مدرسہ سے کب واپس آتے ہیں؟ میں شام کو تین بجے واپس لوٹتا ہوں، آپ رات کو کب تک مطالعہ کرتے ہیں؟ میں رات کو گیارہ بجے تک مطالعہ کرتا ہوں۔

مذکورہ سوال وجواب کا عربی میں ترجمہ کیجئے۔ (ص ۱۲۱۱ ادارہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں فقط عبارت کا عربی میں ترجمہ مطلوب ہے۔

الجواب ..... عبارت کا عربی میں ترجمہ:۔ **یا خالد! هل عندك ساعة؟ نعم عندی ساعة، کم الساعة الآن؟ الساعة الآن السابعة، متی تذهب الی المدرسة؟ اذهب الی المدرسة الساعة السابعة والنصف، متی ترجع من المدرسة؟ ارجع الساعة الثالثة مساء، الی ماتستمر فی المطالعة لیلا؟ استمر فی المطالعة حتی الساعة الحادیة عشرة لیلا.**

السؤال الثانی ..... ہفتہ میں چھ دن تعلیم ہوتی ہے، عربی مدارس میں جمعہ کو چھٹی ہوتی ہے اور اتوار کو تعلیم جاری رہتی ہے، آج سخت گرمی ہے، آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہیں، شاید بارش ہو جائے۔

Scanned with CamScanner

جعل الله النهار للعمل، وجعل الليل للراحة، يوجد عباد صالحون يصلون بالليل ويصومون بالنهار، العمال يشتغلون بالليل والنهار بالصيف والشتاء، وبالبحر والبر، القطار يجري ليلا ونهارا وينقل الركاب من بلد الى بلد۔ اردو عبارت کا عربی میں اور عربی عبارت کا اردو میں ترجمہ کیجئے۔ (س ۱۴۲۳ھ ادبی)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) اردو عبارت کا عربی میں ترجمہ (۲) عربی عبارت کا اردو میں ترجمہ۔

الجواب..... ❶ اردو عبارت کا عربی میں ترجمہ:۔ كما مرّ في الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۴ھ۔

❷ عربی عبارت کا اردو میں ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے دن کام کرنے کیلئے بنایا ہے اور رات آرام کرنے کیلئے بنائی ہے۔ ایسے نیک لوگ پائے جاتے ہیں جو رات کو نماز پڑھتے ہیں اور دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ مزدور لوگ رات دن گرمیوں، سردیوں اور خشک وتر کام میں مشغول رہتے ہیں، ریل گاڑی رات دن چلتی ہے اور سواروں کو ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرتی ہے۔

﴿الورقة السادسة: في اللغة والأدب العربي﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۰ھ

الشق الاوّل..... یہ ایک لاغر بلی ہے، کسان کے پاس خرگوش، بلی، مرغی اور کبوتر ہے، خالد ڈاکخانہ جاتا ہے، میری سائیکل ریلوے اسٹیشن پر ہے، سعیدہ اور نعیمہ دونوں سہیلیاں ہیں، وہ دونوں کھڑی ہیں، وہ سب مرد بیٹھے ہیں، یہ لال کپڑا ہے۔

مذکورہ جملوں کو عربی میں لکھیں، درج ذیل الفاظ کو اسماء اشارہ کی مدد سے مناسب جملوں میں استعمال کیجئے اور بنائے گئے جملوں کا ترجمہ لکھئے۔ سرير، حافلة، ساقان، كبد، عقرب، أكواب۔

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ (۲) الفاظ کا اسماء اشارہ کی مدد سے جملوں میں استعمال و ترجمہ۔

الجواب..... ❶ اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ ① هذه قطّة هزيلة ② عند الفلّاح الأرنب والقطّة والدجاجة والحمام ③ خالدٌ يذهب الى مكتب البريد ④ درّاجتي في الحطّة ⑤ سعيدة ونعيمة زميلتان ⑥ هما قائمتان ⑦ أولئك الرجال جالسون ⑧ هذا ثوبٌ أحمر.

❷ الفاظ کا اسماء اشارہ کی مدد سے جملوں میں استعمال:۔

الفاظ	جملے	ترجمہ
سريرٌ	هذا سريري	یہ میری چارپائی ہے
حافلةٌ	تلك الحافلة واقفةٌ	وہ بس کھڑی ہے
ساقان	هاتان ساقان	یہ دو پنڈلیاں ہیں

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

كَبِدٌ	ذلك كَبِدٌ	وہ جگر ہے
عقربٌ	هذا العقربُ مُؤذٍ	یہ بچھو ایذاء پہنچانے والا ہے
أكواب	تلك الأكوابُ نظيفةٌ	وہ پیالیاں صاف ستھری ہیں

السؤال الثالث ..... فعل مضارع کس فعل کو کہتے ہیں؟ فعل مضارع میں مؤنث کی علامتیں کیا کیا ہیں؟ (ص ۵۲، ۵۳، ۵۸ امدادیہ)

مندرجہ ذیل مصادر سے فعل مضارع مؤنث کے جملے بنا کر ترجمہ کیجئے الأخذ، الفتح، الاغلاق، الجلوس، المشي، الخروج۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) فعل مضارع کی تعریف (۲) فعل مضارع میں مؤنث کی علامات (۳) فعل مضارع مؤنث کے جملے۔

الجواب ..... ❶ فعل مضارع کی تعریف:۔ كما مرّ في الشق الاوّل من السوال الثاني ۱۴۲۸ھ

❷ فعل مضارع میں مؤنث کی علامات:۔ واحد متکلم کی علامت ہمزہ (أ) ہے جیسے أَجْلِسُ۔ مخاطب کی علامت تا، اور آخر میں یَ (یاء ساکن ماقبل مفتوح) ہے جیسے تَجْلِسِيْنَ۔ غائب کی علامت تا، ہے جیسے تَجْلِسُ۔

❸ فعل مضارع مؤنث کے جملے:۔

مصادر	جملے	ترجمہ
الأخذ	فاطمةُ تأخذ كتابها	فاطمہ اپنی کتاب لیتی ہے
الفتح	أنت تفتحين باب الغرفة	تم کمرے کا دروازہ کھولتی ہو
الاغلاق	أنا أغلق الشبّاكَ	میں کھڑکی بند کرتی ہوں
الجلوس	عائشةُ وحفصةُ تجلسان على الحصير	عائشہ اور حفصہ چٹائی پر بیٹھتی ہیں
المشي	أنتما تمشيان في الحديقة	تم دونوں باغ میں چلتی ہو
الخروج	أنا أخرج من الفصل	میں درسگاہ سے نکلتی ہوں

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۳۰ھ

السؤال الاوّل ..... سلیم تم جاؤ شاید تم بیٹھ جاؤ اور کتاب پڑھو، فاطمہ جاتی ہے، ہوائی جہاز کا اڈہ شہر سے دور ہے، میں اپنا قلم لیتی ہوں اور کاپی میں لکھتی ہوں، مذنب سیب کھاتی ہے، سیب میٹھا ہے، استانی چاک لیتی ہیں اور بلیک بورڈ پر لکھتی ہیں۔

العصفور على الشجرة، الأزهار في الحديقة، فاطمة لها أخوان وأختان وزميلة واحدة، هذه شوارع نظيفة، هذا منديله ولونه أصفر، الحمام وراء المرجاض، تصيح الصبية، ياعائشة! اكتبي عريضة الى مدير التعليم.

Scanned with CamScanner

اردو جملوں کا عربی اور عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ کیجئے۔ (ص ۲۲،۲۳،۲۵،۲۶،۲۷،۲۸،۲۹،۳۰،۳۱،۳۲،۳۳،۳۴،۳۵،۳۶،۳۷،۳۸،۳۹،۴۰،۴۱،۴۲،۴۳،۴۴،۴۵،۴۶،۴۷،۴۸،۴۹،۵۰،۵۱،۵۲،۵۳،۵۴،۵۵،۵۶،۵۷،۵۸،۵۹،۶۰،۶۱،۶۲،۶۳،۶۴،۶۵،۶۶،۶۷،۶۸،۶۹،۷۰،۷۱،۷۲،۷۳،۷۴،۷۵،۷۶،۷۷،۷۸،۷۹،۸۰،۸۱،۸۲،۸۳،۸۴،۸۵،۸۶،۸۷،۸۸،۸۹،۹۰،۹۱،۹۲،۹۳،۹۴،۹۵،۹۶،۹۷،۹۸،۹۹،۱۰۰،۱۰۱،۱۰۲،۱۰۳،۱۰۴،۱۰۵،۱۰۶،۱۰۷،۱۰۸،۱۰۹،۱۱۰،۱۱۱،۱۱۲،۱۱۳،۱۱۴،۱۱۵،۱۱۶،۱۱۷،۱۱۸،۱۱۹،۱۲۰،۱۲۱،۱۲۲،۱۲۳،۱۲۴،۱۲۵،۱۲۶،۱۲۷،۱۲۸،۱۲۹،۱۳۰،۱۳۱،۱۳۲،۱۳۳،۱۳۴،۱۳۵،۱۳۶،۱۳۷،۱۳۸،۱۳۹،۱۴۰،۱۴۱،۱۴۲،۱۴۳،۱۴۴،۱۴۵،۱۴۶،۱۴۷،۱۴۸،۱۴۹،۱۵۰،۱۵۱،۱۵۲،۱۵۳،۱۵۴،۱۵۵،۱۵۶،۱۵۷،۱۵۸،۱۵۹،۱۶۰،۱۶۱،۱۶۲،۱۶۳،۱۶۴،۱۶۵،۱۶۶،۱۶۷،۱۶۸،۱۶۹،۱۷۰،۱۷۱،۱۷۲،۱۷۳،۱۷۴،۱۷۵،۱۷۶،۱۷۷،۱۷۸،۱۷۹،۱۸۰،۱۸۱،۱۸۲،۱۸۳،۱۸۴،۱۸۵،۱۸۶،۱۸۷،۱۸۸،۱۸۹،۱۹۰،۱۹۱،۱۹۲،۱۹۳،۱۹۴،۱۹۵،۱۹۶،۱۹۷،۱۹۸،۱۹۹،۲۰۰،۲۰۱،۲۰۲،۲۰۳،۲۰۴،۲۰۵،۲۰۶،۲۰۷،۲۰۸،۲۰۹،۲۱۰،۲۱۱،۲۱۲،۲۱۳،۲۱۴،۲۱۵،۲۱۶،۲۱۷،۲۱۸،۲۱۹،۲۲۰،۲۲۱،۲۲۲،۲۲۳،۲۲۴،۲۲۵،۲۲۶،۲۲۷،۲۲۸،۲۲۹،۲۳۰،۲۳۱،۲۳۲،۲۳۳،۲۳۴،۲۳۵،۲۳۶،۲۳۷،۲۳۸،۲۳۹،۲۴۰،۲۴۱،۲۴۲،۲۴۳،۲۴۴،۲۴۵،۲۴۶،۲۴۷،۲۴۸،۲۴۹،۲۵۰،۲۵۱،۲۵۲،۲۵۳،۲۵۴،۲۵۵،۲۵۶،۲۵۷،۲۵۸،۲۵۹،۲۶۰،۲۶۱،۲۶۲،۲۶۳،۲۶۴،۲۶۵،۲۶۶،۲۶۷،۲۶۸،۲۶۹،۲۷۰،۲۷۱،۲۷۲،۲۷۳،۲۷۴،۲۷۵،۲۷۶،۲۷۷،۲۷۸،۲۷۹،۲۸۰،۲۸۱،۲۸۲،۲۸۳،۲۸۴،۲۸۵،۲۸۶،۲۸۷،۲۸۸،۲۸۹،۲۹۰،۲۹۱،۲۹۲،۲۹۳،۲۹۴،۲۹۵،۲۹۶،۲۹۷،۲۹۸،۲۹۹،۳۰۰،۳۰۱،۳۰۲،۳۰۳،۳۰۴،۳۰۵،۳۰۶،۳۰۷،۳۰۸،۳۰۹،۳۱۰،۳۱۱،۳۱۲،۳۱۳،۳۱۴،۳۱۵،۳۱۶،۳۱۷،۳۱۸،۳۱۹،۳۲۰،۳۲۱،۳۲۲،۳۲۳،۳۲۴،۳۲۵،۳۲۶،۳۲۷،۳۲۸،۳۲۹،۳۳۰،۳۳۱،۳۳۲،۳۳۳،۳۳۴،۳۳۵،۳۳۶،۳۳۷،۳۳۸،۳۳۹،۳۴۰،۳۴۱،۳۴۲،۳۴۳،۳۴۴،۳۴۵،۳۴۶،۳۴۷،۳۴۸،۳۴۹،۳۵۰،۳۵۱،۳۵۲،۳۵۳،۳۵۴،۳۵۵،۳۵۶،۳۵۷،۳۵۸،۳۵۹،۳۶۰،۳۶۱،۳۶۲،۳۶۳،۳۶۴،۳۶۵،۳۶۶،۳۶۷،۳۶۸،۳۶۹،۳۷۰،۳۷۱،۳۷۲،۳۷۳،۳۷۴،۳۷۵،۳۷۶،۳۷۷،۳۷۸،۳۷۹،۳۸۰،۳۸۱،۳۸۲،۳۸۳،۳۸۴،۳۸۵،۳۸۶،۳۸۷،۳۸۸،۳۸۹،۳۹۰،۳۹۱،۳۹۲،۳۹۳،۳۹۴،۳۹۵،۳۹۶،۳۹۷،۳۹۸،۳۹۹،۴۰۰،۴۰۱،۴۰۲،۴۰۳،۴۰۴،۴۰۵،۴۰۶،۴۰۷،۴۰۸،۴۰۹،۴۱۰،۴۱۱،۴۱۲،۴۱۳،۴۱۴،۴۱۵،۴۱۶،۴۱۷،۴۱۸،۴۱۹،۴۲۰،۴۲۱،۴۲۲،۴۲۳،۴۲۴،۴۲۵،۴۲۶،۴۲۷،۴۲۸،۴۲۹،۴۳۰،۴۳۱،۴۳۲،۴۳۳،۴۳۴،۴۳۵،۴۳۶،۴۳۷،۴۳۸،۴۳۹،۴۴۰،۴۴۱،۴۴۲،۴۴۳،۴۴۴،۴۴۵،۴۴۶،۴۴۷،۴۴۸،۴۴۹،۴۵۰،۴۵۱،۴۵۲،۴۵۳،۴۵۴،۴۵۵،۴۵۶،۴۵۷،۴۵۸،۴۵۹،۴۶۰،۴۶۱،۴۶۲،۴۶۳،۴۶۴،۴۶۵،۴۶۶،۴۶۷،۴۶۸،۴۶۹،۴۷۰،۴۷۱،۴۷۲،۴۷۳،۴۷۴،۴۷۵،۴۷۶،۴۷۷،۴۷۸،۴۷۹،۴۸۰،۴۸۱،۴۸۲،۴۸۳،۴۸۴،۴۸۵،۴۸۶،۴۸۷،۴۸۸،۴۸۹،۴۹۰،۴۹۱،۴۹۲،۴۹۳،۴۹۴،۴۹۵،۴۹۶،۴۹۷،۴۹۸،۴۹۹،۵۰۰،۵۰۱،۵۰۲،۵۰۳،۵۰۴،۵۰۵،۵۰۶،۵۰۷،۵۰۸،۵۰۹،۵۱۰،۵۱۱،۵۱۲،۵۱۳،۵۱۴،۵۱۵،۵۱۶،۵۱۷،۵۱۸،۵۱۹،۵۲۰،۵۲۱،۵۲۲،۵۲۳،۵۲۴،۵۲۵،۵۲۶،۵۲۷،۵۲۸،۵۲۹،۵۳۰،۵۳۱،۵۳۲،۵۳۳،۵۳۴،۵۳۵،۵۳۶،۵۳۷،۵۳۸،۵۳۹،۵۴۰،۵۴۱،۵۴۲،۵۴۳،۵۴۴،۵۴۵،۵۴۶،۵۴۷،۵۴۸،۵۴۹،۵۵۰،۵۵۱،۵۵۲،۵۵۳،۵۵۴،۵۵۵،۵۵۶،۵۵۷،۵۵۸،۵۵۹،۵۶۰،۵۶۱،۵۶۲،۵۶۳،۵۶۴،۵۶۵،۵۶۶،۵۶۷،۵۶۸،۵۶۹،۵۷۰،۵۷۱،۵۷۲،۵۷۳،۵۷۴،۵۷۵،۵۷۶،۵۷۷،۵۷۸،۵۷۹،۵۸۰،۵۸۱،۵۸۲،۵۸۳،۵۸۴،۵۸۵،۵۸۶،۵۸۷،۵۸۸،۵۸۹،۵۹۰،۵۹۱،۵۹۲،۵۹۳،۵۹۴،۵۹۵،۵۹۶،۵۹۷،۵۹۸،۵۹۹،۶۰۰،۶۰۱،۶۰۲،۶۰۳،۶۰۴،۶۰۵،۶۰۶،۶۰۷،۶۰۸،۶۰۹،۶۱۰،۶۱۱،۶۱۲،۶۱۳،۶۱۴،۶۱۵،۶۱۶،۶۱۷،۶۱۸،۶۱۹،۶۲۰،۶۲۱،۶۲۲،۶۲۳،۶۲۴،۶۲۵،۶۲۶،۶۲۷،۶۲۸،۶۲۹،۶۳۰،۶۳۱،۶۳۲،۶۳۳،۶۳۴،۶۳۵،۶۳۶،۶۳۷،۶۳۸،۶۳۹،۶۴۰،۶۴۱،۶۴۲،۶۴۳،۶۴۴،۶۴۵،۶۴۶،۶۴۷،۶۴۸،۶۴۹،۶۵۰،۶۵۱،۶۵۲،۶۵۳،۶۵۴،۶۵۵،۶۵۶،۶۵۷،۶۵۸،۶۵۹،۶۶۰،۶۶۱،۶۶۲،۶۶۳،۶۶۴،۶۶۵،۶۶۶،۶۶۷،۶۶۸،۶۶۹،۶۷۰،۶۷۱،۶۷۲،۶۷۳،۶۷۴،۶۷۵،۶۷۶،۶۷۷،۶۷۸،۶۷۹،۶۸۰،۶۸۱،۶۸۲،۶۸۳،۶۸۴،۶۸۵،۶۸۶،۶۸۷،۶۸۸،۶۸۹،۶۹۰،۶۹۱،۶۹۲،۶۹۳،۶۹۴،۶۹۵،۶۹۶،۶۹۷،۶۹۸،۶۹۹،۷۰۰،۷۰۱،۷۰۲،۷۰۳،۷۰۴،۷۰۵،۷۰۶،۷۰۷،۷۰۸،۷۰۹،۷۱۰،۷۱۱،۷۱۲،۷۱۳،۷۱۴،۷۱۵،۷۱۶،۷۱۷،۷۱۸،۷۱۹،۷۲۰،۷۲۱،۷۲۲،۷۲۳،۷۲۴،۷۲۵،۷۲۶،۷۲۷،۷۲۸،۷۲۹،۷۳۰،۷۳۱،۷۳۲،۷۳۳،۷۳۴،۷۳۵،۷۳۶،۷۳۷،۷۳۸،۷۳۹،۷۴۰،۷۴۱،۷۴۲،۷۴۳،۷۴۴،۷۴۵،۷۴۶،۷۴۷،۷۴۸،۷۴۹،۷۵۰،۷۵۱،۷۵۲،۷۵۳،۷۵۴،۷۵۵،۷۵۶،۷۵۷،۷۵۸،۷۵۹،۷۶۰،۷۶۱،۷۶۲،۷۶۳،۷۶۴،۷۶۵،۷۶۶،۷۶۷،۷۶۸،۷۶۹،۷۷۰،۷۷۱،۷۷۲،۷۷۳،۷۷۴،۷۷۵،۷۷۶،۷۷۷،۷۷۸،۷۷۹،۷۸۰،۷۸۱،۷۸۲،۷۸۳،۷۸۴،۷۸۵،۷۸۶،۷۸۷،۷۸۸،۷۸۹،۷۹۰،۷۹۱،۷۹۲،۷۹۳،۷۹۴،۷۹۵،۷۹۶،۷۹۷،۷۹۸،۷۹۹،۸۰۰،۸۰۱،۸۰۲،۸۰۳،۸۰۴،۸۰۵،۸۰۶،۸۰۷،۸۰۸،۸۰۹،۸۱۰،۸۱۱،۸۱۲،۸۱۳،۸۱۴،۸۱۵،۸۱۶،۸۱۷،۸۱۸،۸۱۹،۸۲۰،۸۲۱،۸۲۲،۸۲۳،۸۲۴،۸۲۵،۸۲۶،۸۲۷،۸۲۸،۸۲۹،۸۳۰،۸۳۱،۸۳۲،۸۳۳،۸۳۴،۸۳۵،۸۳۶،۸۳۷،۸۳۸،۸۳۹،۸۴۰،۸۴۱،۸۴۲،۸۴۳،۸۴۴،۸۴۵،۸۴۶،۸۴۷،۸۴۸،۸۴۹،۸۵۰،۸۵۱،۸۵۲،۸۵۳،۸۵۴،۸۵۵،۸۵۶،۸۵۷،۸۵۸،۸۵۹،۸۶۰،۸۶۱،۸۶۲،۸۶۳،۸۶۴،۸۶۵،۸۶۶،۸۶۷،۸۶۸،۸۶۹،۸۷۰،۸۷۱،۸۷۲،۸۷۳،۸۷۴،۸۷۵،۸۷۶،۸۷۷،۸۷۸،۸۷۹،۸۸۰،۸۸۱،۸۸۲،۸۸۳،۸۸۴،۸۸۵،۸۸۶،۸۸۷،۸۸۸،۸۸۹،۸۹۰،۸۹۱،۸۹۲،۸۹۳،۸۹۴،۸۹۵،۸۹۶،۸۹۷،۸۹۸،۸۹۹،۹۰۰،۹۰۱،۹۰۲،۹۰۳،۹۰۴،۹۰۵،۹۰۶،۹۰۷،۹۰۸،۹۰۹،۹۱۰،۹۱۱،۹۱۲،۹۱۳،۹۱۴،۹۱۵،۹۱۶،۹۱۷،۹۱۸،۹۱۹،۹۲۰،۹۲۱،۹۲۲،۹۲۳،۹۲۴،۹۲۵،۹۲۶،۹۲۷،۹۲۸،۹۲۹،۹۳۰،۹۳۱،۹۳۲،۹۳۳،۹۳۴،۹۳۵،۹۳۶،۹۳۷،۹۳۸،۹۳۹،۹۴۰،۹۴۱،۹۴۲،۹۴۳،۹۴۴،۹۴۵،۹۴۶،۹۴۷،۹۴۸،۹۴۹،۹۵۰،۹۵۱،۹۵۲،۹۵۳،۹۵۴،۹۵۵،۹۵۶،۹۵۷،۹۵۸،۹۵۹،۹۶۰،۹۶۱،۹۶۲،۹۶۳،۹۶۴،۹۶۵،۹۶۶،۹۶۷،۹۶۸،۹۶۹،۹۷۰،۹۷۱،۹۷۲،۹۷۳،۹۷۴،۹۷۵،۹۷۶،۹۷۷،۹۷۸،۹۷۹،۹۸۰،۹۸۱،۹۸۲،۹۸۳،۹۸۴،۹۸۵،۹۸۶،۹۸۷،۹۸۸،۹۸۹،۹۹۰،۹۹۱،۹۹۲،۹۹۳،۹۹۴،۹۹۵،۹۹۶،۹۹۷،۹۹۸،۹۹۹،۱۰۰۰،۱۰۰۱،۱۰۰۲،۱۰۰۳،۱۰۰۴،۱۰۰۵،۱۰۰۶،۱۰۰۷،۱۰۰۸،۱۰۰۹،۱۰۱۰،۱۰۱۱،۱۰۱۲،۱۰۱۳،۱۰۱۴،۱۰۱۵،۱۰۱۶،۱۰۱۷،۱۰۱۸،۱۰۱۹،۱۰۲۰،۱۰۲۱،۱۰۲۲،۱۰۲۳،۱۰۲۴،۱۰۲۵،۱۰۲۶،۱۰۲۷،۱۰۲۸،۱۰۲۹،۱۰۳۰،۱۰۳۱،۱۰۳۲،۱۰۳۳،۱۰۳۴،۱۰۳۵،۱۰۳۶،۱۰۳۷،۱۰۳۸،۱۰۳۹،۱۰۴۰،۱۰۴۱،۱۰۴۲،۱۰۴۳،۱۰۴۴،۱۰۴۵،۱۰۴۶،۱۰۴۷،۱۰۴۸،۱۰۴۹،۱۰۵۰،۱۰۵۱،۱۰۵۲،۱۰۵۳،۱۰۵۴،۱۰۵۵،۱۰۵۶،۱۰۵۷،۱۰۵۸،۱۰۵۹،۱۰۶۰،۱۰۶۱،۱۰۶۲،۱۰۶۳،۱۰۶۴،۱۰۶۵،۱۰۶۶،۱۰۶۷،۱۰۶۸،۱۰۶۹،۱۰۷۰،۱۰۷۱،۱۰۷۲،۱۰۷۳،۱۰۷۴،۱۰۷۵،۱۰۷۶،۱۰۷۷،۱۰۷۸،۱۰۷۹،۱۰۸۰،۱۰۸۱،۱۰۸۲،۱۰۸۳،۱۰۸۴،۱۰۸۵،۱۰۸۶،۱۰۸۷،۱۰۸۸،۱۰۸۹،۱۰۹۰،۱۰۹۱،۱۰۹۲،۱۰۹۳،۱۰۹۴،۱۰۹۵،۱۰۹۶،۱۰۹۷،۱۰۹۸،۱۰۹۹،۱۱۰۰،۱۱۰۱،۱۱۰۲،۱۱۰۳،۱۱۰۴،۱۱۰۵،۱۱۰۶،۱۱۰۷،۱۱۰۸،۱۱۰۹،۱۱۱۰،۱۱۱۱،۱۱۱۲،۱۱۱۳،۱۱۱۴،۱۱۱۵،۱۱۱۶،۱۱۱۷،۱۱۱۸،۱۱۱۹،۱۱۲۰،۱۱۲۱،۱۱۲۲،۱۱۲۳،۱۱۲۴،۱۱۲۵،۱۱۲۶،۱۱۲۷،۱۱۲۸،۱۱۲۹،۱۱۳۰،۱۱۳۱،۱۱۳۲،۱۱۳۳،۱۱۳۴،۱۱۳۵،۱۱۳۶،۱۱۳۷،۱۱۳۸،۱۱۳۹،۱۱۴۰،۱۱۴۱،۱۱۴۲،۱۱۴۳،۱۱۴۴،۱۱۴۵،۱۱۴۶،۱۱۴۷،۱۱۴۸،۱۱۴۹،۱۱۵۰،۱۱۵۱،۱۱۵۲،۱۱۵۳،۱۱۵۴،۱۱۵۵،۱۱۵۶،۱۱۵۷،۱۱۵۸،۱۱۵۹،۱۱۶۰،۱۱۶۱،۱۱۶۲،۱۱۶۳،۱۱۶۴،۱۱۶۵،۱۱۶۶،۱۱۶۷،۱۱۶۸،۱۱۶۹،۱۱۷۰،۱۱۷۱،۱۱۷۲،۱۱۷۳،۱۱۷۴،۱۱۷۵،۱۱۷۶،۱۱۷۷،۱۱۷۸،۱۱۷۹،۱۱۸۰،۱۱۸۱،۱۱۸۲،۱۱۸۳،۱۱۸۴،۱۱۸۵،۱۱۸۶،۱۱۸۷،۱۱۸۸،۱۱۸۹،۱۱۹۰،۱۱۹۱،۱۱۹۲،۱۱۹۳،۱۱۹۴،۱۱۹۵،۱۱۹۶،۱۱۹۷،۱۱۹۸،۱۱۹۹،۱۲۰۰،۱۲۰۱،۱۲۰۲،۱۲۰۳،۱۲۰۴،۱۲۰۵،۱۲۰۶،۱۲۰۷،۱۲۰۸،۱۲۰۹،۱۲۱۰،۱۲۱۱،۱۲۱۲،۱۲۱۳،۱۲۱۴،۱۲۱۵،۱۲۱۶،۱۲۱۷،۱۲۱۸،۱۲۱۹،۱۲۲۰،۱۲۲۱،۱۲۲۲،۱۲۲۳،۱۲۲۴،۱۲۲۵،۱۲۲۶،۱۲۲۷،۱۲۲۸،۱۲۲۹،۱۲۳۰،۱۲۳۱،۱۲۳۲،۱۲۳۳،۱۲۳۴،۱۲۳۵،۱۲۳۶،۱۲۳۷،۱۲۳۸،۱۲۳۹،۱۲۴۰،۱۲۴۱،۱۲۴۲،۱۲۴۳،۱۲۴۴،۱۲۴۵،۱۲۴۶،۱۲۴۷،۱۲۴۸،۱۲۴۹،۱۲۵۰،۱۲۵۱،۱۲۵۲،۱۲۵۳،۱۲۵۴،۱۲۵۵،۱۲۵۶،۱۲۵۷،۱۲۵۸،۱۲۵۹،۱۲۶۰،۱۲۶۱،۱۲۶۲،۱۲۶۳،۱۲۶۴،۱۲۶۵،۱۲۶۶،۱۲۶۷،۱۲۶۸،۱۲۶۹،۱۲۷۰،۱۲۷۱،۱۲۷۲،۱۲۷۳،۱۲۷۴،۱۲۷۵،۱۲۷۶،۱۲۷۷،۱۲۷۸،۱۲۷۹،۱۲۸۰،۱۲۸۱،۱۲۸۲،۱۲۸۳،۱۲۸۴،۱۲۸۵،۱۲۸۶،۱۲۸۷،۱۲۸۸،۱۲۸۹،۱۲۹۰،۱۲۹۱،۱۲۹۲،۱۲۹۳،۱۲۹۴،۱۲۹۵،۱۲۹۶،۱۲۹۷،۱۲۹۸،۱۲۹۹،۱۳۰۰،۱۳۰۱،۱۳۰۲،۱۳۰۳،۱۳۰۴،۱۳۰۵،۱۳۰۶،۱۳۰۷،۱۳۰۸،۱۳۰۹،۱۳۱۰،۱۳۱۱،۱۳۱۲،۱۳۱۳،۱۳۱۴،۱۳۱۵،۱۳۱۶،۱۳۱۷،۱۳۱۸،۱۳۱۹،۱۳۲۰،۱۳۲۱،۱۳۲۲،۱۳۲۳،۱۳۲۴،۱۳۲۵،۱۳۲۶،۱۳۲۷،۱۳۲۸،۱۳۲۹،۱۳۳۰،۱۳۳۱،۱۳۳۲،۱۳۳۳،۱۳۳۴،۱۳۳۵،۱۳۳۶،۱۳۳۷،۱۳۳۸،۱۳۳۹،۱۳۴۰،۱۳۴۱،۱۳۴۲،۱۳۴۳،۱۳۴۴،۱۳۴۵،۱۳۴۶،۱۳۴۷،۱۳۴۸،۱۳۴۹،۱۳۵۰،۱۳۵۱،۱۳۵۲،۱۳۵۳،۱۳۵۴،۱۳۵۵،۱۳۵۶،۱۳۵۷،۱۳۵۸،۱۳۵۹،۱۳۶۰،۱۳۶۱،۱۳۶۲،۱۳۶۳،۱۳۶۴،۱۳۶۵،۱۳۶۶،۱۳۶۷،۱۳۶۸،۱۳۶۹،۱۳۷۰،۱۳۷۱،۱۳۷۲،۱۳۷۳،۱۳۷۴،۱۳۷۵،۱۳۷۶،۱۳۷۷،۱۳۷۸،۱۳۷۹،۱۳۸۰،۱۳۸۱،۱۳۸۲،۱۳۸۳،۱۳۸۴،۱۳۸۵،۱۳۸۶،۱۳۸۷،۱۳۸۸،۱۳۸۹،۱۳۹۰،۱۳۹۱،۱۳۹۲،۱۳۹۳،۱۳۹۴،۱۳۹۵،۱۳۹۶،۱۳۹۷،۱۳۹۸،۱۳۹۹،۱۴۰۰،۱۴۰۱،۱۴۰۲،۱۴۰۳،۱۴۰۴،۱۴۰۵،۱۴۰۶،۱۴۰۷،۱۴۰۸،۱۴۰۹،۱۴۱۰،۱۴۱۱،۱۴۱۲،۱۴۱۳،۱۴۱۴،۱۴۱۵،۱۴۱۶،۱۴۱۷،۱۴۱۸،۱۴۱۹،۱۴۲۰،۱۴۲۱،۱۴۲۲،۱۴۲۳،۱۴۲۴،۱۴۲۵،۱۴۲۶،۱۴۲۷،۱۴۲۸،۱۴۲۹،۱۴۳۰،۱۴۳۱،۱۴۳۲،۱۴۳۳،۱۴۳۴،۱۴۳۵،۱۴۳۶،۱۴۳۷،۱۴۳۸،۱۴۳۹،۱۴۴۰،۱۴۴۱،۱۴۴۲،۱۴۴۳،۱۴۴۴،۱۴۴۵،۱۴۴۶،۱۴۴۷،۱۴۴۸،۱۴۴۹،۱۴۵۰،۱۴۵۱،۱۴۵۲،۱۴۵۳،۱۴۵۴،۱۴۵۵،۱۴۵۶،۱۴۵۷،۱۴۵۸،۱۴۵۹،۱۴۶۰،۱۴۶۱،۱۴۶۲،۱۴۶۳،۱۴۶۴،۱۴۶۵،۱۴۶۶،۱۴۶۷،۱۴۶۸،۱۴۶۹،۱۴۷۰،۱۴۷۱،۱۴۷۲،۱۴۷۳،۱۴۷۴،۱۴۷۵،۱۴۷۶،۱۴۷۷،۱۴۷۸،۱۴۷۹،۱۴۸۰،۱۴۸۱،۱۴۸۲،۱۴۸۳،۱۴۸۴،۱۴۸۵،۱۴۸۶،۱۴۸۷،۱۴۸۸،۱۴۸۹،۱۴۹۰،۱۴۹۱،۱۴۹۲،۱۴۹۳،۱۴۹۴،۱۴۹۵،۱۴۹۶،۱۴۹۷،۱۴۹۸،۱۴۹۹،۱۵۰۰،۱۵۰۱،۱۵۰۲،۱۵۰۳،۱۵۰۴،۱۵۰۵،۱۵۰۶،۱۵۰۷،۱۵۰۸،۱۵۰۹،۱۵۱۰،۱۵۱۱،۱۵۱۲،۱۵۱۳،۱۵۱۴،۱۵۱۵،۱۵۱۶،۱۵۱۷،۱۵۱۸،۱۵۱۹،۱۵۲۰،۱۵۲۱،۱۵۲۲،۱۵۲۳،۱۵۲۴،۱۵۲۵،۱۵۲۶،۱۵۲۷،۱۵۲۸،۱۵۲۹،۱۵۳۰،۱۵۳۱،۱۵۳۲،۱۵۳۳،۱۵۳۴،۱۵۳۵،۱۵۳۶،۱۵۳۷،۱۵۳۸،۱۵۳۹،۱۵۴۰،۱۵۴۱،۱۵۴۲،۱۵۴۳،۱۵۴۴،۱۵۴۵،۱۵۴۶،۱۵۴۷،۱۵۴۸،۱۵۴۹،۱۵۵۰،۱۵۵۱،۱۵۵۲،۱۵۵۳،۱۵۵۴،۱۵۵۵،۱۵۵۶،۱۵۵۷،۱۵۵۸،۱۵۵۹،۱۵۶۰،۱۵۶۱،۱۵۶۲،۱۵۶۳،۱۵۶۴،۱۵۶۵،۱۵۶۶،۱۵۶۷،۱۵۶۸،۱۵۶۹،۱۵۷۰،۱۵۷۱،۱۵۷۲،۱۵۷۳،۱۵۷۴،۱۵۷۵،۱۵۷۶،۱۵۷۷،۱۵۷۸،۱۵۷۹،۱۵۸۰،۱۵۸۱،۱۵۸۲،۱۵۸۳،۱۵۸۴،۱۵۸۵،۱۵۸۶،۱۵۸۷،۱۵۸۸،۱۵۸۹،۱۵۹۰،۱۵۹۱،۱۵۹۲،۱۵۹۳،۱۵۹۴،۱۵۹۵،۱۵۹۶،۱۵۹۷،۱۵۹۸،۱۵۹۹،۱۶۰۰،۱۶۰۱،۱۶۰۲،۱۶۰۳،۱۶۰۴،۱۶۰۵،۱۶۰۶،۱۶۰۷،۱۶۰۸،۱۶۰۹،۱۶۱۰،۱۶۱۱،۱۶۱۲،۱۶۱۳،۱۶۱۴،۱۶۱۵،۱۶۱۶،۱۶۱۷،۱۶۱۸،۱۶۱۹،۱۶۲۰،۱۶۲۱،۱۶۲۲،۱۶۲۳،۱۶۲۴،۱۶۲۵،۱۶۲۶،۱۶۲۷،۱۶۲۸،۱۶۲۹،۱۶۳۰،۱۶۳۱،۱۶۳۲،۱۶۳۳،۱۶۳۴،۱۶۳۵،۱۶۳۶،۱۶۳۷،۱۶۳۸،۱۶۳۹،۱۶۴۰،۱۶۴۱،۱۶۴۲،۱۶۴۳،۱۶۴۴،۱۶۴۵،۱۶۴۶،۱۶۴۷،۱۶۴۸،۱۶۴۹،۱۶۵۰،۱۶۵۱،۱۶۵۲،۱۶۵۳،۱۶۵۴،۱۶۵۵،۱۶۵۶،۱۶۵۷،۱۶۵۸،۱۶۵۹،۱۶۶۰،۱۶۶۱،۱۶۶۲،۱۶۶۳،۱۶۶۴،۱۶۶۵،۱۶۶۶،۱۶۶۷،۱۶۶۸،۱۶۶۹،۱۶۷۰،۱۶۷۱،۱۶۷۲،۱۶۷۳،۱۶۷۴،۱۶۷۵،۱۶۷۶،۱۶۷۷،۱۶۷۸،۱۶۷۹،۱۶۸۰،۱۶۸۱،۱۶۸۲،۱۶۸۳،۱۶۸۴،۱۶۸۵،۱۶۸۶،۱۶۸۷،۱۶۸۸،۱۶۸۹،۱۶۹۰،۱۶۹۱،۱۶۹۲،۱۶۹۳،۱۶۹۴،۱۶۹۵،۱۶۹۶،۱۶۹۷،۱۶۹۸،۱۶۹۹،۱۷۰۰،۱۷۰۱،۱۷۰۲،۱۷۰۳،۱۷۰۴،۱۷۰۵،۱۷۰۶،۱۷۰۷،۱۷۰۸،۱۷۰۹،۱۷۱۰،۱۷۱۱،۱۷۱۲،۱۷۱۳،۱۷۱۴،۱۷۱۵،۱۷۱۶،۱۷۱۷،۱۷۱۸،۱۷۱۹،۱۷۲۰،۱۷۲۱،۱۷۲۲،۱۷۲۳،۱۷۲۴،۱۷۲۵،۱۷۲۶،۱۷۲۷،۱۷۲۸،۱۷۲۹،۱۷۳۰،۱۷۳۱،۱۷۳۲،۱۷۳۳،۱۷۳۴،۱۷۳۵،۱۷۳۶،۱۷۳۷،۱۷۳۸،۱۷۳۹،۱۷۴۰،۱۷۴۱،۱۷۴۲،۱۷۴۳،۱۷۴۴،۱۷۴۵،۱۷۴۶،۱۷۴۷،۱۷۴۸،۱۷۴۹،۱۷۵۰،۱۷۵۱،۱۷۵۲،۱۷۵۳،۱۷۵۴،۱۷۵۵،۱۷۵۶،۱۷۵۷،۱۷۵۸،۱۷۵۹،۱۷۶۰،۱۷۶۱،۱۷۶۲،۱۷۶۳،۱۷۶۴،۱۷۶۵،۱۷۶۶،۱۷۶۷،۱۷۶۸،۱۷۶۹،۱۷۷۰،۱۷۷۱،۱۷۷۲،۱۷۷۳،۱۷۷۴،۱۷۷۵،۱۷۷۶،۱۷۷۷،۱۷۷۸،۱۷۷۹،۱۷۸۰،۱۷۸۱،۱۷۸۲،۱۷۸۳،۱۷۸۴،۱۷۸۵،۱۷۸۶،۱۷۸۷،۱۷۸۸،۱۷۸۹،۱۷۹۰،۱۷۹۱،۱۷۹۲،۱۷۹۳،۱۷۹۴،۱۷۹۵،۱۷۹۶،۱۷۹۷،۱۷۹۸،۱۷۹۹،۱۸۰۰،۱۸۰۱،۱۸۰۲،۱۸۰۳،۱۸۰۴،۱۸۰۵،۱۸۰۶،۱۸۰۷،۱۸۰۸،۱۸۰۹،۱۸۱۰،۱۸۱۱،۱۸۱۲،۱۸۱۳،۱۸۱۴،۱۸۱۵،۱۸۱۶،۱۸۱۷،۱۸۱۸،۱۸۱۹،۱۸۲۰،۱۸۲۱،۱۸۲۲،۱۸۲۳،۱۸۲۴،۱۸۲۵،۱۸۲۶،۱۸۲۷،۱۸۲۸،۱۸۲۹،۱۸۳۰،۱۸۳۱،۱۸۳۲،۱۸۳۳،۱۸۳۴،۱۸۳۵،۱۸۳۶،۱۸۳۷،۱۸۳۸،۱۸۳۹،۱۸۴۰،۱۸۴۱،۱۸۴۲،۱۸۴۳،۱۸۴۴،۱۸۴۵،۱۸۴۶،۱۸۴۷،۱۸۴۸،۱۸۴۹،۱۸۵۰،۱۸۵۱،۱۸۵۲،۱۸۵۳،۱۸۵۴،۱۸۵۵،۱۸۵۶،۱۸۵۷،۱۸۵۸،۱۸۵۹،۱۸۶۰،۱۸۶۱،۱۸۶۲،۱۸۶۳،۱۸۶۴،۱۸۶۵،۱۸۶۶،۱۸۶۷،۱۸۶۸،۱۸۶۹،۱۸۷۰،۱۸۷۱،۱۸۷۲،۱۸۷۳،۱۸۷۴،۱۸۷۵،۱۸۷۶،۱۸۷۷،۱۸۷۸،۱۸۷۹،۱۸۸۰،۱۸۸۱،۱۸۸۲،۱۸۸۳،۱۸۸۴،۱۸۸۵،۱۸۸۶،۱۸۸۷،۱۸۸۸،۱۸۸۹،۱۸۹۰،۱۸۹۱،۱۸۹۲،۱۸۹۳،۱۸۹۴،۱۸۹۵،۱۸۹۶،۱۸۹۷،۱۸۹۸،۱۸۹۹،۱۹۰۰،۱۹۰۱،۱۹۰۲،۱۹۰۳،۱۹۰۴،۱۹۰۵،۱۹۰۶،۱۹۰۷،۱۹۰۸،۱۹۰۹،۱۹۱۰،۱۹۱۱،۱۹۱۲،۱۹۱۳،۱۹۱۴،۱۹۱۵،۱۹۱۶،۱۹۱۷،۱۹۱۸،۱۹۱۹،۱۹۲۰،۱۹۲۱،۱۹۲۲،۱۹۲۳،۱۹۲۴،۱۹۲۵،۱۹۲۶،۱۹۲۷،۱۹۲۸،۱۹۲۹،۱۹۳۰،۱۹۳۱،۱۹۳۲،۱۹۳۳،۱۹۳۴،۱۹۳۵،۱۹۳۶،۱۹۳۷،۱۹۳۸،۱۹۳۹،۱۹۴۰،۱۹۴۱،۱۹۴۲،۱۹۴۳،۱۹۴۴،۱۹۴۵،۱۹۴۶،۱۹۴۷،۱۹۴۸،۱۹۴۹،۱۹۵۰،۱۹۵۱،۱۹۵۲،۱۹۵۳،۱۹۵۴،۱۹۵۵،۱۹۵۶،۱۹۵۷،۱۹۵۸،۱۹۵۹،۱۹۶۰،۱۹۶۱،۱۹۶۲،۱۹۶۳،۱۹۶۴،۱۹۶۵،۱۹۶۶،۱۹۶۷،۱۹۶۸،۱۹۶۹،۱۹۷۰،۱۹۷۱،۱۹۷۲،۱۹۷۳،۱۹۷۴،۱۹۷۵،۱۹۷۶،۱۹۷۷،۱۹۷۸،۱۹۷۹،۱۹۸۰،۱۹۸۱،۱۹۸۲،۱۹۸۳،۱۹۸۴،۱۹۸۵،۱۹۸۶،۱۹۸۷،۱۹۸۸،۱۹۸۹،۱۹۹۰،۱۹۹۱،۱۹۹۲،۱۹۹۳،۱۹۹۴،۱۹۹۵،۱۹۹۶،۱۹۹۷،۱۹۹۸،۱۹۹۹،۲۰۰۰،۲۰۰۱،۲۰۰۲،۲۰۰۳،۲۰۰۴،۲۰۰۵،۲۰۰۶،۲۰۰۷،۲۰۰۸،۲۰۰۹،۲۰۱۰،۲۰۱۱،۲۰۱۲،۲۰۱۳،۲۰۱۴،۲۰۱۵،۲۰۱۶،۲۰۱۷،۲۰۱۸،۲۰۱۹،۲۰۲۰،۲۰۲۱،۲۰۲

اردو جملوں کا عربی اور عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ کیجئے۔ (ص ۱۲۳، ۱۲۴ الادب)

﴿خلاصۂ سوال﴾.....اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ (۲) عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ۔

الجواب ..... ❶ اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ ① فی جیبی ست عشرة روبیةً ② هؤلاء العاملون یعملون أربع عشرة ساعة ③ تتعطّل الدروس یوم الجمعة فی المدارس العربیة ④ الحرارة شدیدة الیوم ⑤ ستحمل باخرةُ الحجّاج یوم الأربعاء ⑥ قدمات جد خالدٍ ⑦ حامدٌ حفیدُ سعید ⑧ یبدأ الاختبار السنوی فی شهر شعبان۔

❷ عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔ ① تم سب عورتیں باغ میں داخل ہوگیں اور درختوں کے نیچے چلیں ② باپ بیٹے سے کہتا ہے ③ باغیچہ میں گھاس پر بیٹھو ④ اور کوئی پھل اور پھول نہ توڑو ⑤ اور راستہ پر چلو ⑥ اور دائیں بائیں توجہ مت کرو۔

السؤال الثانی .....اپنے والد کے نام عربی میں خط لکھئے اور انہیں سالانہ امتحان میں اپنی کامیابی کے بارے میں اطلاع دیجئے، خط کم از کم آٹھ سطروں پر مشتمل ہو۔

﴿خلاصۂ سوال﴾.....اس سوال میں خط والد کے نام امتحان میں کامیابی کا عربی میں خط مطلوب ہے۔

الجواب .....والد کے نام امتحان میں کامیابی کا عربی میں خط:۔

بسم الله الرحمن الرحیم

کراتشی

الأب المشفق ---- حفظکم الله تعالٰی دام ظلکم علینا

السلام علیکم و رحمة الله وبرکاته

أرجو أن تکونوا بأحسن حالٍ وأنتم عافیةٍ. لعله یسرك أن جاسمتي أعلنت نتائج الاختبار السنوی فی الیوم الماضي و نجحت فیه علی شرف المرتبة الاولٰی.

وذلك لم یکن الابرحمة الله وکرمه و بدعائکم المستجابة وشفقتکم المرفورة. سأنتظر لتهنئتکم وقت اللقاء. الوالدة والاخوة والأخوات کلهم بخیر ویسلمون علیکم ویدعون لکم.

والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

ابنتکم البارّة: عائشة

التاریخ: ۱۰/۹/۱۴۳۰ھ۔

○*○*○

Scanned with CamScanner

﴿الورقة السادسة : في اللغة والأدب العربي﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۱ھ

السوال الاوّل ..... عربی میں ترجمہ کریں۔ (۱) خالد باغ میں کھیلا (۲) محمود نے اپنا سبق یاد کیا (۳) تم نے اپنا چہرہ دھویا (۴) میں نے پانی پیا (۵) بچہ سو گیا (۶) چڑیا اڑ گئی (۷) محمود درخت کے نیچے بیٹھا (۸) مائیں اولاد کی تربیت کرتی ہیں (۹) لڑکیاں اپنی استانی کی عزت کرتی ہیں (۱۰) لڑکیو! تم کیا کرتی ہو؟ (۱۱) ہم اپنا سبق یاد کرتی ہیں اور ہم نماز پڑھتی ہیں (۱۲) اور روزے رکھتی ہیں اور اپنی ماؤں کی خدمت کرتی ہیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں مذکورہ جملوں کا عربی میں ترجمہ مطلوب ہے۔

الجواب ..... جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ ① لعب خالد في الحديقة ② حفظ محمود درسه ③ غسلت وجهك ④ شربت الماء ⑤ نام الطفل ⑥ طار العصفور ⑦ جلس محمود تحت الشجرة ⑧ الامهات يربين الاولاد ⑨ البنات يكرمن معلمتهن ⑩ ايها البنات ماذا تفعلين ⑪ نحن نحفظ درسنا و نصلي الصلوٰة ⑫ ونصوم و نخدم امهاتنا۔

السوال الثاني ..... تاء کی کتنی قسمیں ہیں؟ تمام کی وضاحت کیجئے، جملوں کی صورت میں مثالیں بھی ذکر کیجئے۔ مندرجہ ذیل کلمات سے فعل ماضی مؤنث کے جملے بنائیے ترجمہ بھی لکھئے البيتوتة، الاخذ، الشمّ، المساعدة، المخاصمة۔ (ص ۶۸، ۸۰)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) تاء کی اقسام کی وضاحت (۲) تاء کا جملوں میں استعمال (۳) مذکورہ مصادر سے ماضی مؤنث کے جملے مع ترجمہ۔

الجواب ..... ① تاء کی اقسام کی وضاحت:۔ تاء کی دو اقسام ہیں۔ تاء مربوطہ (گول تاء) تاء مفتوحہ (لمبی تاء)۔

① تاء مربوطہ (گول تاء): اگر تاء کسی مفرد اسم کے آخر میں آئے اور اس سے پہلے حرف پر زبر ہو تو اس کو گول لکھا جاتا ہے جیسے فاطمة، قاهرة، طالبة، معلمة۔ و جمع تکسیر جس کے مفرد کے آخر میں یا ہو وہاں بھی تاء گول لکھی جاتی ہے جیسے غازی کی جمع غزاة، داعی کی جمع دُعاة، قاضی کی جمع قُضاة۔

② تاء مفتوحہ (لمبی تاء): وہ تاء جو فعل کے آخر میں ہو اور اس کا ماقبل خواہ متحرک ہو یا ساکن ہو جیسے علمتُ، فهمتُ اور وہ تاء جو فعل کے آخر میں ہو اور اصلی ہو جیسے ثبت، يثبت اور وہ تاء جو مفرد کے آخر میں ہو اور اس کا ماقبل مفتوح نہ ہو جیسے زيت ثابت، تفاوت اور جمع مؤنث سالم کی تاء جیسے مسلمات ان تمام صورتوں میں تاء لمبی لکھی جاتی ہے۔

② تاء کا جملوں میں استعمال:۔ تاء مفتوحہ: أكلتُ الطعامَ، ثبتَ الأجرُ، هنّ مُسلِمَاتٌ۔

تاء مربوطہ: اسمي فاطمة، بلدي قاهرة، هذه تفاحة، هؤلاء قضاة دولتي، اولئك غزاة الاسلام۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

مذکورہ مصادر سے ماضی مؤنث کے جملے مع ترجمہ:

مصادر	جملے	ترجمہ
اَلْبَيْتُوْتَةُ	باتت سعيدة على الفراش	سعیدہ نے بستر پر رات گزاری
اَلْاَخْذُ	اَخَذْنَ الْقِطَّةَ	اُن کی عورتوں نے بلی پکڑا
اَلشَّمُّ	شَمَمْنَا الْوَرْدَةَ	اُن دو عورتوں نے گلاب کا پھول سونگھا
اَلْقَطْفُ	قَطَفْتُنَّ الزَّهْرَةَ	تم سب عورتوں نے پھول توڑا
اَلْمُسَاعَدَةُ	سَاعَدْتُمَا بِمَنْزِلِ الْبَيْتِ	تم دو عورتوں نے گھر کے کام میں کوشش کی
اَلْمُخَاصَمَةُ	خَاصَمَتْ زَيْنَبَ	تو ایک عورت نے زینب سے جھگڑا کیا

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۱ھ

السؤال الاول ..... اردو جملوں کا عربی اور عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ کیجئے۔

یہ چھوٹا ستون ہے، خرگوش کمزور جانور ہے، چڑیا اڑ گئی، میری استانی مجھ سے محبت کرتی ہے، اپنے گھر جاؤ اور راستہ میں مت کھیلو، گھر کے کام کاج میں اپنی والدہ کی مدد کرو، ہم آپ کی نصیحت پر عمل کریں گی، آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہیں۔

لمن تلك الساعة؟ ، هذه قلنسوته ولونها احمر، الاستاذ يكتب اسماء الطلاب في دفتر الحضور، تسمى حامدٌ كتابه في الفصل، لما رأيتك فرحت، استيقظي في الصباح البكر، ماذا اكلت في الفطور؟ لاتلتفت يمينا ولا يسارا. (ص ۲۲، ۲۳، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴،

جاتا ہے، مدرسہ کے طلبہ رمضان شریف میں اپنے گھروں کو جاتے ہیں، لڑکو! کیا تم نے ہوائی جہاز دیکھا ہے؟ محمود کے پانچ لڑکے ہیں۔

هذه حارتي، هذا وقت الصلوة، اذهب الى المسجد، خذ هذه التفاحة وكلها، يضع محمود الخضروات في السلة، الطفلة اكلت ولعبت ثم نامت، انظر الى اشجار الحديقة وازهارها، هؤلاء مائة عامل، ارسل احمد طلبًا الى مدير التعليم. (ص ۲۰۰ ادب)

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں فقط اردو جملوں کا عربی میں اور عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ مطلوب ہے۔

جواب..... اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ في غرفة سعيد شبّا كان، خالد عند جاره، كتبت الرسالة الى زميلتي، شاهد يسمع الجرس و يذهب الى المدرسة، طلبة المدرسة يذهبون الى بيوتكم بشهر رمضان، ايها الاولاد هل رأيتم الباخرة، لمحمود خمسة اطفال۔

عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔ یہ میرا محلہ ہے، یہ نماز کا وقت ہے، جاؤ مسجد کی طرف، لے تو یہ سیب اور اس کو کھا، محمود سبزیوں کو ٹوکری میں رکھتا ہے، بچی کھاتی ہے اور کھیلتی ہے پھر سوتی ہے، دیکھو باغیچے کے درختوں اور پھولوں کی طرف، یہ سو مزدور ہیں، احمد نے ناظم تعلیمات کی طرف درخواست بھیجی۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۱ھ

السؤال الاول..... اردو جملوں کا عربی اور عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ کیجئے۔ (ص ۲۸، ۵۹، ۷۰، ۷۶، ۹۳، ۹۶۔ ادب)

نعیمہ! اٹھو کھولو اور بیٹھ جاؤ، زینب قرآن کریم کی تلاوت کرتی ہے، شاہد اسلام آباد میں رہتا ہے، فاطمہ ذہین لڑکی ہے، پہلے سوچتی ہے پھر بولتی ہے، ماں نے بچی کو پیار کیا، خالد اور شاہد! کیا تم دونوں نے سبق یاد کرلیا؟ ہم نے جمعہ کا خطبہ سنا اور نماز ادا کی، اس شہر میں چودہ سڑکیں ہیں۔

هذه نظارة، هاتان وردتان، المدرسة وراء تلك البناية، نام الطفل في السرير، طعم هذا التفاحة لذيذ، هل رأيتم المسجد الملكي؟ اين وضعت الطلاسة؟ دخل الفان وتسعمائة طالب في الامتحان.

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں فقط اردو جملوں کا عربی میں اور عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ مطلوب ہے۔

جواب..... اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ يا نعيمة! افتحي المروحة واجلسي، زينب تتلوالقرآن الكريم، فاطمة بنت ذكية اولًا تتفكر ثم تتكلم، الام قبلت الطفلة، ياخالد وشاهد! اتحفظان الدرس؟ سمعنا خطبة الجمعة وصلينا الجمعة، في هذا البلد اربعة عشر شارعًا۔

عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔ یہ عنبک ہے، یہ دو گلاب کے پھول ہیں، مدرسہ اس عمارت کے پیچھے ہے، بچہ چارپائی پر سو گیا، اس سیب کا ذائقہ لذیذ و مزیدار ہے، کیا تم نے شاہی مسجد دیکھی؟ تو نے جہاز کو کہاں رکھی ہے؟ امتحان میں دو ہزار نو سو طلبہ داخل (شریک) ہوئے۔

السؤال الثاني..... ناظم تعلیمات کے نام عربی میں دو یوم کی رخصت کی درخواست لکھئے جس میں والدین کے حج سے واپس

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

آنے اور انہیں ہوائی اڈہ سے لینے کا ذکر کیجئے، درخواست کم از کم آٹھ سطروں پر مشتمل ہو۔

﴿خلاصہ سوال﴾.....اس سوال میں فنڈ حجاج کے استقبال کے لئے چھٹی کی درخواست مطلوب ہے۔

الجواب.....حجاج کے استقبال کے لئے چھٹی کی درخواست:۔

بسم الله الرحمن الرحيم

السيد مدير التعليم بجامعة خير المدارس العربية دام الله ظلكم علينا

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

بعد التحية لقد ذهب والدى ووالدتي قبل شهرين لفريضة الحج و زيارة البيت المكرم والآن يرجعان بالطائرة عنه وانا اذهب الى مطار كراتشي باخواني و اخواتي لا ستقبال الحجاج الكرام.

فالرجاء التكرم باعطائي اجازة يومين (يوم الاربعاء والخميس) و سوف اطالع الدروس التي تفوتني ايام عطلتي و تقبلوا مني غاية شكري.

والسلام

مقدمه محمد زكريا

الطالب بالصف الثاني

﴿الورقة السادسة: فى اللغة والأدب العربى﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۲ھ

السؤال الاول.....یہ بڑا عالم ہے، یہ چھوٹا بچہ ہے، وہ درمیانہ گھر ہے، اسلام آباد بڑا شہر ہے، یہ چھوٹا بازار ہے، میرا شہر ملتان ہے، ملتان پرانا شہر ہے، یہ بڑا کتب خانہ ہے، یہ چھوٹی موٹر ہے، وہ پرانی سائیکل ہے۔

مذکورہ جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں نیز درج ذیل الفاظ کے معنی بتائیں اور مناسب جملوں میں استعمال کریں "ملعقة، نحيف، زميل، كأس، قوي، سمين، مكتبة"۔(س ۳۰ ادبی)

﴿خلاصہ سوال﴾.....اس سوال کا حل دو امور ہیں (۱) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ (۲) مذکورہ الفاظ کے معانی و جملوں میں استعمال۔

الجواب..... ❶ اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ كما مرّ فى الشق الأوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۶ھ۔

❷ مذکورہ الفاظ کے معانی و جملوں میں استعمال:۔

الفاظ	معانی	جملے
ملعقة	چمچہ	هذه ملعقة

الفاظ	معانی	جملے
كأس	گلاس	هذا كأس جميل

Scanned with CamScanner

نحیف	کمزور	الارنب حیوان نحیف
قوی	طاقتور	الاسد حیوان قوی
مکتبة	کتب خانہ	المکتبة قریبة من المسجد
حارة	محلہ	هی حارة صغیرة

زمیل	دوست	زید زمیلی
سمین	موٹا	هو رجل سمین
کوب	پیالہ	هذا کوب
کراسة	کاپی	الکراسة علی المکتب

السؤال الثالث .....اردو جملوں کا عربی میں اور عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں۔

یہ چڑیا گھر ہے، اس میں شیر ہے، شیر طاقتور جانور ہے، اور اس میں خرگوش ہے خرگوش کمزور جانور ہے، اور اس میں ہاتھی ہے ہاتھی بڑا جانور ہے، اور اس میں ہرن ہے ہرن تیز جانور ہے، اس میں لمبے لمبے درخت اور خوبصورت پھول ہیں۔

خالد خلف الجدار، الحدیقة امام البیت، مکتب المدیر امام المکتبة، الاستاذ بین الطلاب، بیتی وراء هذا الشارع، الخادم داخل الغرفة، الحمام وراء المرحاض. (ص۵۰۔ادارہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾.....اس سوال میں فقط اردو جملوں کا عربی میں اور عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ مطلوب ہے۔

الجواب .....اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۳ھ و ۱۴۲۵ھ

عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔ خالد دیوار کے پیچھے ہے، باغیچہ گھر کے سامنے ہے، دفتر اہتمام کتب خانہ کے سامنے ہے، استاذ طلبہ کے درمیان ہے، میرا گھر اس سڑک کے پیچھے ہے، نوکر کمرہ کے اندر ہے، غسل خانہ بیت الخلاء کے پیچھے ہے۔

﴿السؤال الثانی﴾ ۱۴۲۴ھ

السؤال الاوّل .....(۱) میں اسکول نہیں گئی (۲) میں سویرے اٹھی اور نماز پڑھی (۳) تلاوت کی اور پھر ناشتہ تیار کیا (۴) میری بہن نے کمرہ صاف کیا (۵) میرا گھر مدرسہ کے نزدیک ہے (۶) کتب خانہ دفتر کے قریب ہے۔

مذکورہ جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔ (ص۵۲۔ادارہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾.....اس سوال میں فقط مذکورہ اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ مطلوب ہے۔

الجواب .....اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ ① ما ذهبتُ الی المدرسة ② استیقظتُ صباحًا وصلیتُ ③ تلوتُ ثم جهزتُ الفطور ④ تنظّفتْ اختی الغرفة ⑤ بیتی قریب من المدرسة ⑥ المکتبة قریبة من المکتب

السؤال الثالث .....اردو جملوں کا عربی میں اور عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں۔

بس میں ۱۱ سواریاں ہیں، کمرے میں ۵ لڑکے ہیں، میدان میں ۲۰ بچے ہیں، یہ ۱۸ کتابیں اور ۲۶ قلم ہیں، اس شہر میں ۱۴ سڑکیں ہیں، اس سڑک پر ۱۲ کھجے ہیں، میں ۱۹ دن کے بعد واپس آؤں گا، خالد ۷ دن سے بیمار ہے، مسجد میں ۳ دروازے ہیں۔

فی المصنع ثلاثون عاملًا، علی المحطة خمسة وعشرون راکبًا، دخل القاع واحد وعشرون

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

ضيفًا ، على المكتب ثلاثة و عشرون كتابا.

﴿خلاصہ سوال﴾.....اس سوال میں فقط اردو جملوں کا عربی میں اور عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ مطلوب ہے۔

جواب.....اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ كما مرّ في الشق الثاني من السوال الثالث ١٤٢٣ھ۔

عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔ كما مرّ في الشق الثاني من السوال الثاني ١٤٢٧ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٣٢ھ

الشق الاول.....استيقظ كل يوم الساعة الخامسة صباحًا ، واتوضا واصلي واتلو القرآن الكريم وفي الساعة السادسة والنصف اتناول الفطور واطالع كتبي قليلًا وفي الساعة السابعة والنصف اذهب الى المدرسة واستمر في الدروس حتى الساعة الحادية عشرة والنصف.

مذکورہ عبارت کا اردو میں ترجمہ کریں، عربی میں ہفتے کے دنوں کے نام لکھیں۔ (ص ۳۳ ادبی)

﴿خلاصہ سوال﴾.....اس سوال کا خلاصہ دو امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) دنوں کے عربی نام۔

جواب..... ❶ عبارت کا ترجمہ:۔ كما مرّ في الشق الاوّل من السوال الثالث ١٤٢٦ھ۔

❷ دنوں کے عربی نام:۔ السبت (ہفتہ) الاحد (اتوار) الاثنين (سوموار) الثلاثا (منگل) الاربعا (بدھ) الخميس (جمعرات) الجمعه (جمعہ)۔

الشق الثاني.....(۱) وہ ہوائی جہاز ہے (۲) ہوائی جہاز کا اڈہ شہر سے دور ہے (۳) یہ لڑکیوں کا مدرسہ ہے (۴) اور یہ اس کی طالبات ہیں (۵) سعیدہ آج بیمار ہے وہ مدرسہ نہیں جائے گی (۶) فاطمہ گلاب کا پھول سونگھتی ہے۔

درج بالا عبارت کا عربی میں ترجمہ کریں۔ (ص ۵۲، ۲۶ ادبی)

﴿خلاصہ سوال﴾.....اس سوال میں صرف مذکورہ عبارت کا عربی میں ترجمہ مطلوب ہے۔

جواب.....عبارت کا عربی میں ترجمہ:۔ ①تلك طائرة ②المطار بعيد من البلد ③هذه مدرسة البنات ④وهولاء طالباتها ⑤سعيدة اليوم مريضة، لاتذهب الى المدرسة ⑥فاطمة تشم الوردة.

﴿الورقة السادسة: في اللغة والأدب العربي﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ١٤٣٣ھ

الشق الاول.....عربی میں ترجمہ کریں۔ میں طالب علم ہوں، میرا نام خالد ہے، یہ میرا مدرسہ ہے، وہ میری درسگاہ ہے، وہ میری کتاب ہے اور یہ میری کاپی ہے، یہ میرے استاذ ہیں، وہ میرا دوست ہے، یہ مدرسہ کا نقشہ ہے اور وہ مدرسہ کا چپڑاسی ہے۔ (ص ۳۳)

درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں۔ اذن، عين، رجل، فخذ، كتف، ركبة، اخ، ساق، يد، اصبع، ام، بلد، ساعة، قدم۔

Scanned with CamScanner

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) عربی میں ترجمہ (۲) الفاظ کے معانی۔

الجواب ..... ❶ عربی میں ترجمہ: کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۹ھ۔

❷ الفاظ کے معانی:۔

الفاظ	معانی
أذن	کان
کتف	کتفها
ید	ہاتھ
+	+

الفاظ	معانی
عین	آنکھ
رکبة	گھٹنا
اصبع	انگلی
قدم	قدم

الفاظ	معانی
رجل	پاؤں
اخ	بھائی
ام	ماں
ساعة	گھڑی

الفاظ	معانی
فخذ	ران
ساق	پنڈلی
بلد	شہر
+	+

الشق الثانی ..... عربی میں ترجمہ کریں۔ یہ بڑا عالم ہے، یہ چھوٹا بچہ ہے، وہ درمیانہ گھر ہے، اسلام آباد بڑا شہر ہے، یہ چھوٹا بازار ہے، میرا شہر ملتان ہے، ملتان پرانا شہر ہے، یہ کتب خانہ ہے، یہ چھوٹی موٹر ہے، وہ پرانی سائیکل ہے۔

درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں، مناسب جملوں میں استعمال کریں (کسلان، مکوب، نحیف، سمین، زمیل، حارة، کراسة)

الجواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۶ھ و ۱۴۳۲ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۳ھ

الشق الاوّل ..... فعل امر کسے کہتے ہیں؟ فعل امر بنانے کا طریقہ تفصیل کے ساتھ لکھیں۔ (ص ۲۶ ۔ ادب)

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں، شاہد یہاں سے اٹھو اور کرسی پر بیٹھ جاؤ، خالد سکول جاتا ہے، اب نماز کا وقت ہے، میں مسجد جاتا ہوں، میں اپنے گھر لوٹتا ہوں، شاہد سکول سے واپس آتا ہے اور باغ میں کھیلتا ہے، بچہ اپنی ماں کی طرف چلتا ہے۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) فعل امر کی تعریف (۲) فعل امر بنانے کا طریقہ (۳) جملوں کا عربی میں ترجمہ۔

الجواب ..... ❶ و ❷ فعل امر کی تعریف اور بنانے کا طریقہ: کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۹ھ

❸ جملوں کا عربی میں ترجمہ: یا شاهد قم من هنا واجلس علی الکرسی، خالد یذهب الی المدرسة، الآن وقت الصلوٰة، أذهب الی المسجد، أرجع الی بیتی، شاهد یرجع من المدرسة و یلعب فی الحدیقة، الطفل او الولد یمشی الی امه۔

الشق الثالث ..... اردو میں ترجمہ کریں۔ الطلاب لعبوا فی المیدان، ثم رجعوا الی بیوتهم، الاطفال اکلوا وناموا، ذهبنا الی السوق واشترینا کتبا، ایها الاولاد هل حفظتم الدرس؟ وهل کتبتم الدرس؟ هل ذرتم لاهور؟ وهل رأیتم المسجد الملکی؟

عربی میں ترجمہ کریں۔ میرے دو بھائی ہیں، آج وہ بازار گئے ہیں، انہوں نے کتابیں اور کاپیاں خریدی ہیں، خالد اور شاہد کیا

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

تم دونوں نے سبق یاد کرلیا؟ جی ہاں ہم نے سبق یاد کرلیا۔ (ص ۹۲، ۹۳ ادب)

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ (۲) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ۔

الجواب ..... ❶ عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔ طلبہ میدان میں کھیلے، پھر وہ اپنے گھروں کو لوٹے، بچے نے کھایا اور سو گئے، ہم بازار کی طرف گئے اور ہم نے کتابیں خریدیں، اے بچو! کیا تم نے سبق یاد کرلیا ہے اور کیا تم نے سبق لکھ لیا ہے؟ کیا تم نے لاہور شہر دیکھا ہے اور کیا تم نے شاہی مسجد دیکھی ہے؟

❷ اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ لی اخوان والیوم ذهبا الی السوق ، اشتریا کتبا و کراریس ، یا خالد وشاهدا هل حفظتما الدرس ؟ نعم حفظنا الدرس .

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۳ھ

السؤال الاول ..... اردو میں ترجمہ کریں۔ فی المصنع ثلاثون عاملا ، علی المحطة خمسة وعشرون راکبًا ، دخل القاعة واحد وعشرون ضیفًا ، علی المکتب ثلاثة وعشرون کتابا، للمسجد اربعة وعشرون بابًا ، فی الکلیة ثمانیة وعشرون استاذًا۔

۲۱ سے ۹۹ تک عدد کی تمیز کس طرح آتی ہے؟ تفصیل سے لکھیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) اردو میں ترجمہ (۲) ۲۱ سے ۹۹ تک عدد کی تمیز کی وضاحت۔

الجواب ..... ❶ اردو میں ترجمہ:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۷ھ۔

❷ ۲۱ سے ۹۹ تک عدد کی تمیز کی وضاحت:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۲ھ۔

السؤال الثانی ..... (۱) میدان میں دس مرد ہیں (۲) باغ میں چھ لڑکے ہیں (۳) درسگاہ میں اس وقت نو طالب علم ہیں (۴) مسجد کے چار دروازے ہیں (۵) مسجد کے سامنے ایک میدان ہے (۶) میرے ہاتھ میں سات کتابیں ہیں۔

مذکورہ جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔ (ص ۱۱۹ ادب)

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں مذکورہ جملوں کا عربی میں ترجمہ مطلوب ہے۔

الجواب ..... مذکورہ جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ ①فی المیدان عشرة رجال ②فی البستان ستة اولاد ③فی الفصل الآن تسعة طلاب ④للمسجد اربعة ابواب ⑤امام المسجد میدان ⑥یدی سبعة کتب.

Scanned with CamScanner

﴿الورقة السادسة: فی اللغة والأدب العربی﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۴ھ

السؤال الاول ..... جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں۔ محمود ولد نشیط، یأخذ السلة صباحا، ویخرج من البیت ویذهب الی سوق اللحم فیشتری لحما ثم یذهب الی سوق الخضروات، فیشتری خضرة وفاکهة ویضعها فی السلة ثم یرجع الی بیته ویتناول الفطور ویشرب الحلیب ثم یذهب الی المدرسة۔

جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔ فاطمہ یہاں سے اٹھو اور کرسی پر بیٹھ جاؤ، زینب سکول جاتی ہے اور شام کو گھر لوٹ آتی ہے وہ نماز پڑھتی ہے اور قرآن کریم کی تلاوت کرتی ہے، بچی اپنی ماں کی طرف چلتی ہے، سعید اپنی ماں کے پاس ادب سے بیٹھتی ہے۔

اگر ہمزہ قطعی کسی لفظ کے درمیان میں آجائے اس کے لکھنے کے قاعدے تحریر کریں۔ (ص ۹۰، ۱۰۵، ۱۲۶، ۱۲۸، ۱۳۸ ادارہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ (۲) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ (۳) ہمزہ قطعی لکھنے کے قواعد۔

الجواب ..... ❶ عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔ محمود چست وہوشیار لڑکا ہے، وہ صبح ٹوکری لیتا ہے اور گھر سے نکلتا ہے، گوشت کے بازار کی طرف جاتا ہے اور گوشت خریدتا ہے پھر سبزی منڈی کی طرف جاتا ہے اور سبزی و میوے خریدتا ہے اور ان کو ٹوکری میں رکھتا ہے پھر اپنے گھر کی طرف لوٹتا ہے اور ناشتہ کرتا ہے، دودھ پیتا ہے پھر مدرسہ سکول چلا جاتا ہے۔

❷ اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۳ھ۔

❸ ہمزہ قطعی لکھنے کے قواعد:۔ ہمزہ قطعی اگر ابتداء میں آجائے تو فتحہ وضمہ کی صورت میں اس کو الف کے اوپر اور کسرہ کی صورت میں الف کے نیچے لکھا جاتا ہے جیسے أُمٌّ، أَبٌ، إِمْلَاءٌ۔

اگر ہمزہ مفتوحہ ہو اور اس کے بعد حرف مدہ نہ ہو تو اسے پہلے حرف کی حرکت کے مشابہ لفظ سے لکھا جاتا ہے جیسے زبر کی مثال سَأَلَ، زیر کی مثال فِئَةٌ، پیش کی مثال لُؤِیّ۔

اگر ہمزہ مفتوحہ سے پہلا حرف صحیح وساکن ہو تو اسے الف کی شکل میں لکھا جاتا ہے جیسے یَسْأَلُ، مَسْأَلَةٌ۔

ہمزہ مفتوحہ کے بعد حرف مدہ ہو تو اگر اس کا پہلا حرف بعد والے حرف سے ملا ہو تو اسے دندانے پر لکھا جائیگا مُکَافَئَات، فَلْجَتَانِ اور اگر اس کا ماقبل بعد والے حرف سے ملا ہوا نہ ہو تو اسے علیحدہ لکھا جائیگا جیسے جُزْءَانِ، یَقْرَءَانِ، لَمْ یَقْرَءَا۔

اگر ہمزہ قطعی درمیان کلمہ میں ہو اور اس پر ضمہ ہو اور اسکے بعد حرف مدہ نہ ہو تو اسکو واؤ کی صورت میں لکھا جاتا ہے یَسْؤُکَ، أَوْلَیٰ۔

اگر اسی مضموم ہمزہ کے بعد حرف مدہ ہو تو اگر اس کا ماقبل بعد والے حرف سے ملا ہوا نہ ہو تو اس ہمزہ کو علیحدہ لکھا جائے گا جیسے رُءُوْفٌ، یَقْرَءُوْنَ، رُءُوْسٌ اور اگر اس کا ماقبل مابعد سے ملا ہو تو ہمزہ کو دندانے پر لکھا جائے گا جیسے مَسْئُوْلٌ، مَقْرُوْءٌ، مُشْئِنُوْنَ۔

اگر ہمزہ قطعی کسی لفظ کے آخر میں ہو اور اس کا ماقبل متحرک ہو تو اس کو ماقبل کی حرکت کے مشابہ لفظ سے لکھا جائے گا جیسے ماقبل مفتوح ہو تو قَرَأَ، اَنْبَأَ۔ اگر ماقبل مکسور ہو تو قُرِئَ، اُنْبِئَ۔ اگر ماقبل مضموم ہو تو وَضُؤَ لکھا جائے گا۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

اگر آخر ہمزہ کا ماقبل ساکن ہو تو اس کو الگ لکھا جائے گا جیسے وِقْ: بُطْ: بِلْ: شَيْئٌ، فَيْئٌ۔

السؤال الثالث ..... درج ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔ یہ خالد ہے، وہ اپنی درسگاہ کے پاس ہے، میرا گھر مدرسہ کے نزدیک ہے، کتب خانہ دفتر کے قریب ہے، تمہارا کمرہ مسجد سے نزدیک ہے، میرا گھر بازار سے دور ہے، راولپنڈی کراچی سے دور ہے، ہوائی جہاز کا اڈہ شہر سے دور ہے اور بندرگاہ بھی دور ہے، آپ کی کتاب میرے پاس ہے۔

درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں، مناسب جملوں میں استعمال کریں۔ فلاح، قطّ، طاووس، ثور، حصان، جاموس، ثعلب، غزالة۔ (ص ۴۹۔ ادبی)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ (۲) الفاظ کے معانی و جملوں میں استعمال۔

الجواب ..... ❶ اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱٤۲۲ھ۔

❷ الفاظ کے معانی و جملوں میں استعمال:۔

الفاظ	معانی	جملے
فلّاح	کسان	الفلّاح یزرع
قطّ	بلی	فی البیت قطّ
طَاوُوْسٌ	مور	طَاوُوس طائر جمیل
ثَوْرٌ	بیل	الثورُ حیوان قوی

الفاظ	معانی	جملے
حِصَانٌ	گھوڑا	الحصانُ حیوان سریع
جَامُوْسٌ	بھینس	الجاموس حیوان کبیر
ثَعْلَبٌ	لومڑی	الثعلب حیوان ماکر
غَزَالَةٌ	ہرن	الغزالة حیوان ضعیف

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۲٤ھ

الشق الاوّل ..... ۱۱ سے لے کر ۱۹ تک عدد کا معدود کس طرح آتا ہے؟ وضاحت سے لکھیں۔

جعل الله النهار للعمل، وجعل الليل للراحة، يوجد عباد صالحون يصلون بالليل، ويصومون بالنهار، العمّال يشتغلون بالليل والنهار وبالصيف والشتاء، وبالحرو البرد، القطار يجري ليلًا ونهارًا، وينقل الرّكاب من بلد الى بلد۔

مذکورہ عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں، قمری مہینوں کے نام ترتیب سے ذکر کریں۔ (ص ۱۲۲، ۱۲۵۔ ادبی)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) ۱۱ سے ۱۹ تک معدود کی وضاحت (۲) عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ (۳) قمری (ہجری) مہینوں کے نام۔

الجواب ..... ❶ ۱۱ سے ۱۹ تک معدود کی وضاحت:۔ گیارہ سے انیس تک عدد مرکب ہوتا ہے اور اس کا معدود ہمیشہ مفرد منصوب ہوتا ہے جیسے عندی سبعة عشر کِتَابًا، فی المیدان ستة عشر رجلًا، فی السنة اثنا عشر شَهْرًا۔

❷ عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱٤۲۹ھ۔

Scanned with CamScanner

❷ تیسری (ہجری) مہینوں کے نام:۔ محرم الحرام، صفر المظفر، ربیع الأول، ربیع الثانی، جمادی الاولی، جمادی الثانی، رجب المرجب، شعبان المعظم، رمضان المبارک، شوال المکرم، ذیقعدہ، ذی الحجہ۔

السؤال الثالث ..... خالد ولد صالح، لا یتکلم کثیرا، وھو یحب السکوت ویحب النظافة ھو ینفع زملاءہ ویدلھم علی الخیر ویامرھم بالمعروف وینھاھم عن المنکر. مذکورہ جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں۔ (ص ۱۹۵ امدادیہ)

اپنے بھائی کو عربی میں ایک خط لکھیں جس میں ان کو سالانہ امتحان میں کامیابی کی خبر دیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل دو امور ہیں (۱) عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ (۲) بھائی کو سالانہ امتحان میں کامیابی کا خط۔

الجواب ..... ❶ عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔ خالد نیک لڑکا ہے، زیادہ بات چیت نہیں کرتا، وہ خاموشی اور صفائی و نظافت کو پسند کرتا ہے، وہ اپنے دوستوں کو نفع پہنچاتا ہے اور بھلائی کے کاموں پر ان کی راہنمائی و دلالت کرتا ہے، انہیں اچھے کاموں کا حکم دیتا ہے اور ان کو برے کاموں سے روکتا ہے۔

❷ بھائی کو سالانہ امتحان میں کامیابی کا خط:۔

بسم الله الرحمن الرحيم

كراتشي

الأخ الكريم ..... حفظكم الله تعالى

السلام عليكم و رحمة الله وبركاته

أرجو أن تكون بأحسن حال وأنتم عافية. لعلة يسرك أن جامعتي أعلنت نتائج الاختبار السنوي في اليوم الماضي، و نجحت فيه على شرف المرتبة الاولى.

وذلك لم يكن الا برحمة الله وكرمه و توفيقه و بدعائكم المستجابة وشفقتكم الموفورة. وارجو ان تعود في آخر هذا العام في الاجازة سأنتظر لقهنكم وقت اللقاء.

الوالد والوالدة والاخوة والأخوات كلهم بخير ويسلمون عليك ويدعون لك.

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

اختكم البارّة: عائشة

التاريخ: ۱۰/۰۹/۱۴۳۰ھ.

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۳۴ھ

السؤال الأول ..... اعراب کیا ہے، اسم کی اعرابی حالتیں کتنی ہیں؟ اعراب کتنی قسم کا ہوتا ہے؟ (ص ۱۹۲ اول، ۶۰ دوم، یکجہ العلم)

عربی میں ترجمہ کریں۔ ایک اونچا پہاڑ، دو گزرے ہوئے صحیح شہروں کے باغ کشادہ ہیں، مکہ سے مصر تک لمبا فاصلہ ہے، میں نے آج دو بہتی ہوئی نہریں دیکھیں، احمد کے بیٹے کے گھوڑے تیز رفتار ہیں۔ اسم آلہ کی تعریف اور اوزان مثالوں کیساتھ لکھیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) اعراب کی تعریف واقسام (۲) اسم کی اعرابی حالتوں کی وضاحت (۳) عربی میں ترجمہ (۴) اسم الہ کی تعریف واوزان مع امثلہ۔

جواب ..... ① **اعراب کی تعریف واقسام:۔** عامل کے اختلاف سے اسم کا آخر جن حرکات (زبر، زیر، پیش) وغیرہ سے بدلتا ہے ان کو اعراب کہتے ہیں، اور اعراب دو قسم پر ہیں ① اعراب بالحرکت جو زبر، زیر اور پیش سے ظاہر کیا جاتا ہے جیسے اُرْسِلَ زَيْدٌ مَكْتُوْبًا اِلٰى خَالِدٍ اس میں تینوں اعراب حرکت کی صورت میں ہیں۔

② اعراب بالحرف جو (زبر، زیر، پیش کو کھینچنے سے) الف، واؤ اور یاء کی صورت میں ظاہر کیا جاتا ہے جیسے جَاءَ نِيْ اَبُوْكَ بِاَخِيْكَ اس میں حالت رفعی واؤ سے اور حالت جری یاء سے ظاہر کی گئی ہے۔

② **اسم کی اعرابی حالتوں کی وضاحت:۔** اسم کی تین اعرابی حالتیں ہیں۔

① حالت رفعی: جب کوئی اسم فعل کا فاعل یا مبتدا یا خبر وغیرہ واقع ہو تو یہ حالت رفعی ہے جیسے زَيْدٌ عَالِمٌ، ضَرَبَ زَيْدٌ۔

② حالت نصبی: جب کوئی اسم مفعول واقع ہو یا فاعل ومفعول کی حالت کو بیان کرے تو یہ حالت نصبی ہے جیسے اَكَلَ زَيْدٌ طَعَامًا جَالِسًا۔

③ حالت جری: جب کوئی اسم مضاف الیہ یا کسی حرف جر کے بعد واقع ہو تو یہ حالت جری ہے جیسے غُلَامُ زَيْدٍ، كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ۔

③ **عربی میں ترجمہ:۔** جبل شامخ، شهران ماضيان، حدائق (بساتين) المدن واسعة، من مكة الى مصر فاصلة بعيدة، رأيت (نظرت) اليوم نهرين جاريين، افراس بني احمد سريع السير.

④ **اسم الہ کی تعریف واوزان مع امثلہ:۔** تعریف: اسم الہ وہ اسم ہے جو الۂ فعل یعنی اوزار والا معنی ادا کرے جیسے مِسْطَرٌ (لکیر لگانے کا آلہ) مِكْنَسَةٌ (جھاڑنے کا الہ) مِيْزَانٌ (وزن کرنے کا الہ)۔

اوزان: اسم الہ کے یہی تین اوزان ہیں جو تعریف میں گزرے ہیں، باقی گردان درج ذیل ہے مِفْعَلٌ (مِضْرَبٌ) مِفْعَلَانِ (مِضْرَبَانِ) مَفَاعِلُ (مَضَارِبُ) مِفْعَلَةٌ (مِضْرَبَةٌ) مِفْعَلَتَانِ (مِضْرَبَتَانِ) مَفَاعِلُ (مَضَارِبُ) مِفْعَالٌ (مِضْرَابٌ) مِفْعَالَانِ (مِضْرَابَانِ) مَفَاعِيْلُ (مَضَارِيْبُ)۔

السؤال الثانی ..... جملہ اسمیہ وفعلیہ میں کیا فرق ہے، جملہ اسمیہ اور مرکب توصیفی میں فرق بتائیں، مبتدا اور خبر میں مطابقت کتنی باتوں میں ہونی چاہیے؟ اسم تفضیل کسے کہتے ہیں اور وہ کس وزن پر آتا ہے؟ نیز گردان بھی تحریر کریں۔ (س ۳۵ تا ۳۷ سوال ۲ درجہ، مکتبہ اعلم)

عربی میں ترجمہ کریں۔ یہ طبیب عالم ہے، میرا یہ دوست دولت مند ہے، وہ دوست (جمع) دولت مند ہیں، بادشاہ کا لڑکا کتنی ہے، اے عبداللہ! کیا یہ تمہارا لڑکا ہے، وہ لڑکی نیک ہے اور وہ کیسی ہی اس کی ماں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) جملہ اسمیہ وفعلیہ میں فرق (۲) جملہ اسمیہ ومرکب توصیفی میں فرق (۳) مبتدا وخبر میں مطابقت والی اشیاء (۴) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ (۵) اسم تفضیل کی تعریف واوزان وگردان۔

جواب ..... ① **جملہ اسمیہ وفعلیہ میں فرق:۔** جملہ اسمیہ وفعلیہ میں دو فرق ہیں ① جملہ اسمیہ کا پہلا جزو اسم اور جملہ فعلیہ کا پہلا جزو ہمیشہ فعل ہی ہوتا ہے ② جملہ اسمیہ کا پہلا جزو مسند الیہ اور دوسرا جزو مسند ہوتا ہے جبکہ جملہ فعلیہ میں معاملہ برعکس ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

❹ جملہ اسمیہ و مرکب توصیفی میں فرق:۔ جملہ اسمیہ کا پہلا جزو عموماً معرفہ اور دوسرا نکرہ ہوتا ہے جبکہ مرکب توصیفی میں دونوں اجزاء کا تعریف و تنکیر (معرفہ و نکرہ ہونا) میں برابر موافق ہونا ضروری ہے۔

❺ مبتدا و خبر میں مطابقت والی اشیاء:۔ مرکب توصیفی کی طرح مبتدا و خبر میں بھی پانچ اشیاء (وحدت، تثنیہ و جمع اور تذکیر و تانیث) کے اعتبار سے مطابقت ضروری ہے البتہ ایک وقت میں دو چیزیں ہوں گی (وحدت، تثنیہ جمع میں سے ایک اور تذکیر و تانیث میں سے ایک)۔ پس مبتدا واحد یا تثنیہ یا جمع میں سے جو ہے خبر بھی اسی طرح واحد یا تثنیہ یا جمع ہوگی اور مبتدا معرفہ نکرہ ہے تو خبر بھی اسی طرح معرفہ یا نکرہ ہوگی۔ البتہ اگر مبتدا غیر عاقل کی جمع ہو تو پھر خبر عموماً واحد مؤنث ہوتی ہے جیسے اَلزَّیَاحِیْنُ مَرِیْضَۃٌ، اَلْبُیُوْتُ جَمِیْلَۃٌ

❻ اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ ھٰذَا الطَّبِیْبُ عَالِمٌ، حَبِیْبِیْ ھٰذَا غَنِیٌّ، أُولٰئِکَ الْأَحِبَّاءُ أَغْنِیَاءُ، اِبْنُ الْبَابِ جَوَّادٌ، یَاعَبْدَ اللّٰہِ ھَلْ ھٰذَا اِبْنُکَ، تِلْکَ بِنْتٌ صَالِحَۃٌ وَأَیْضًا أُمُّھَا (وَکَذٰلِکَ أُمُّھَا)۔

❼ اسم تفضیل کی تعریف، اوزان و گردان:۔ تعریف: اسم تفضیل وہ اسم ہے جس سے کسی چیز میں کسی صفت کی زیادتی دوسری چیز کے مقابلہ میں سمجھی جائے جیسے أَحْسَنُ بمعنی زیادہ خوبصورت، أَکْبَرُ بمعنی زیادہ بڑا۔

اوزان: جن اسماء صفت میں رنگ یا عیب کا معنی نہ ہو ان سے اسم تفضیل اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے جیسے صَعْبٌ سے أَصْعَبُ بمعنی زیادہ سخت، کَبِیْرٌ سے أَکْبَرُ بمعنی زیادہ بڑا، عَالِیْ سے أَعْلٰی بمعنی زیادہ بلند۔

جن اسماء صفت میں رنگ یا عیب کا معنی پایا جائے ان سے اسم تفضیل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ان کے مصدر پر لفظ أَشَدُّ یا أَکْثَرُ لگا دیں جیسے أَسْوَدُ سے أَشَدُّ سَوَادًا بمعنی زیادہ سیاہ اور أَحْمَرُ سے أَشَدُّ حُمْرَۃً بمعنی زیادہ سرخ۔

گردان: أَکْبَرُ أَکْبَرَانِ أَکْبَرُوْنَ أَکَابِرُ کُبْرٰی کُبْرَیَانِ کُبْرَیَاتٌ کُبَرُ۔

﴿الورقة السادسة: فی اللغة والأدب العربی﴾

﴿السؤال الاوّل﴾ ۱۴۳۵ھ

السؤال الاوّل ..... عربی میں ترجمہ کریں۔ یہ خالد ہے، وہ اپنی درسگاہ کے پاس ہے، میرا گھر مدرسے کے نزدیک ہے، کتب خانہ دفتر کے قریب ہے، تمہارا کمرہ مسجد سے نزدیک ہے، میرا گھر بازار سے دور ہے، شاباش تم دروازہ کھولو اور بیٹھ جاؤ، اور کتاب پڑھو، بچہ اپنی ماں کی طرف چلتا ہے، جمیل اپنے والد کے پاس ادب سے بیٹھتا ہے۔

اردو میں ترجمہ کریں۔ تقول الوالدة لابنتها یابنیتی استیقظی فی الصباح الباکر وتوضئ وصلی الفجر فی البیت واتلی القرآن الکریم، ثم اذهبی الی والدك وسلمی علیه، اشربی الحلیب، خذی الکتب واذهبی الی المدرسة۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں فقط اردو جملوں کا عربی اور عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ مطلوب ہے۔

الجواب ..... اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ یا شاهد افتح الباب واجلس واقرأ الکتاب، الطفل والولد

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

والصبي يمشي الى الفقيه جميل يجلس عند والده بأدب، بقيه كماعرّ في الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ۔

عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔ كماعرّ في الشق الاوّل من السوال الثاني ۱۴۲۵ھ۔

السوال الثاني ..... عربی میں ترجمہ کریں۔ خالد! کیا آپ کے پاس گھڑی ہے؟ جی ہاں! میرے پاس گھڑی ہے، اس وقت کیا بجا ہے، اس وقت سات بجے ہیں، آپ مدرسے کب جاتے ہیں؟ میں مدرسہ ساڑھے سات بجے جاتا ہوں، آپ مدرسے سے کب واپس آتے ہیں؟ میں شام کو تین بجے واپس لوٹتا ہوں، آپ رات کو کب تک مطالعہ کرتے ہیں؟ میں رات کو گیارہ بجے تک مطالعہ کرتا ہوں۔

درج ذیل الفاظ کے معانی تحریر کریں۔ ابرة، دقيقة، ساعة، ثانية، الصيف، الشتاء، القطار، الف، مليون، عشرة ملايين، سكان، جامعة، كلية، جندي۔ (ص ۱۳۳ تا ۱۳۶ امدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) عربی میں ترجمہ (۲) الفاظ کے معانی۔

الجواب ..... ❶ عربی میں ترجمہ:۔ كماعرّ في الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۹ھ۔

❷ الفاظ کے معانی:۔ سوئی، منٹ، گھنٹہ، سیکنڈ، گرمی، سردی، ریل، ہزار، دس لاکھ، ایک کروڑ، باشندے، یونیورسٹی، کالج، فوجی۔

﴿السوال الثاني﴾ ۱۴۲۵ھ

السوال الاوّل ..... عربی زبان میں ایک سے دس تک عدد اور معدود کے قواعد کو مکمل تفصیل اور مثالوں کے ساتھ لکھیں۔

عربی میں ترجمہ کریں (باغ میں ۱۶ درخت ہیں، اس ٹہنی کے ساتھ ۱۱ پھول ہیں، اس گھر میں ۱۲ مرغیاں ہیں، تھیلی میں ۱۸ انڈے ہیں، میری جیب میں ۱۹ روپے ہیں، اس عمارت میں ۱۹ کمرے ہیں، یہ مزدور ۱۲ گھنٹے کام کرتے ہیں۔ (ص ۱۱۸ تا ۱۲۲۔ امدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) ۱ سے ۲۰ تک عدد و معدود کے قواعد (۲) عربی میں ترجمہ۔

الجواب ..... ❶ ۱ سے ۲۰ تک عدد و معدود کے قواعد:۔ ایک اور دو کا عدد استعمال نہیں ہوتا بلکہ معدود کی شکل ہی اس عدد کو بیان کرتی ہے جیسے كِتَابٌ (ایک کتاب) كِتَابَانِ (دو کتابیں) سَاعَةٌ (ایک گھڑی) سَاعَتَانِ (دو گھڑیاں)۔

البتہ تاکید کیلئے عدد کو معدود کے بعد ذکر کر سکتے ہیں جیسے عندي كتاب واحد، عندي كتابان اثنان، عندي ساعة واحدة، في المسجد ساعتان اثنان۔

۳ سے ۱۰ تک معدود ہمیشہ جمع ہوگا اور مکسور ہوگا اور معدود اگر مذکر ہے تو عدد مؤنث ہوگا اور اگر معدود مؤنث ہے تو عدد مذکر ہوگا جیسے ثلاثة كتب، خمسة أساتذة، سبع ساعات، تسع دراسات۔

۱۱ سے ۹۹ تک معدود ہمیشہ مفرد منصوب ہوگا اور ۱۱ و ۱۲ میں معدود اگر مذکر ہے تو عدد کے دونوں جز مذکر ہوں گے اور معدود اگر مؤنث ہے تو عدد کے دونوں جز مؤنث ہوں گے جیسے احد عشر كتابا، إحدى عشرة ساعة۔

۱۳ سے ۱۹ تک عدد کا پہلا جز معدود کے مخالف اور دوسرا جز معدود کے موافق ہوگا۔ معدود مذکر کی مثال اربعة عشر كتابا، تسعة عشر طالبا۔ معدود مؤنث کی مثال خمس عشرة ساعة، ثماني عشرة دراجة۔

۲۰ سے ۹۰ تک دہائیوں کا عدد ایک ہی حالت پر رہتا ہے جیسے عشرون كتابا خمسون كرسيا۔

Scanned with CamScanner

❻ عربی میں ترجمہ:۔ فی البستان ست عشرة شجرةً ، علی هذا النصر احدی عشرة زهرةً ، فی هذا البیت اثنتا عشرة دجاجةً ، فی الکیس ثمانی عشرة بیضةً ، فی جیبی ست عشرة روبیة ، فی هذه البنایة تسع عشرة غرفةً ، هؤلاء العمّال یعملون اربع عشرة ساعةً .

السؤال الثامن ..... عربی میں ترجمہ کریں۔ یہ طبیب عالم ہے، میرا یہ دوست دولت مند ہے، وہ دوست (جمع) دولت مند ہیں، بادشاہ کا لڑکا کتنی ہے؟ اے عبداللہ! کیا یہ تمہارا لڑکا ہے، وہ لڑکی نیک ہے اور وہی ہے اس کی ماں۔

اپنے بھائی کو عربی میں خط لکھیں اور اس میں ان کو امتحان میں کامیابی کی خبر دیں۔

الجواب ..... مکمل جواب بکمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث والثانی ۱۴۲۴ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۵ھ

السؤال الأول ..... حرف اصلی کسے کہتے ہیں؟ اسم میں حروف اصلیہ کتنے ہیں اور فعل میں کتنے ہوتے ہیں؟ حروف اصلیہ کی تعداد کے لحاظ سے کلمہ کتنی قسم کا ہوتا ہے۔ (ص ۳۹ اوّل۔ نکتہ اعلم)

عربی میں ترجمہ کریں۔ میں آج ہرگز چائے نہیں پیوں گا، کون دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے، میں نے امرود کھائے یہاں تک کہ سیر ہو گیا، اگر تم کامیاب ہو گئے تو تم انعام پاؤ گے، اللہ نے انسان کو پیدا کیا تاکہ وہ اس کی پرستش کریں، کیا تم نے ریڈیو میں خبریں نہیں سنیں؟

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) حرف اصلی کی تعریف (۲) اسم و فعل میں حروف اصلیہ کی تعداد (۳) حروف اصلیہ کی تعداد کے لحاظ سے کلمہ کی تقسیم (۴) عربی میں ترجمہ۔

الجواب ..... ❶ حرف اصلی کی تعریف:۔ حرف اصلی وہ ہے جو تمام تصریفات و مشتقات میں موجود رہے، شاذ و نادر کسی موقع پر حذف ہو جائے یا دوسرے حرف سے بدل جائے اور اس کے مقابل حرف زائد وہ ہے جو کسی صیغہ و مشتق میں ہو اور کسی میں نہ ہو، جیسے حَفَدَ میں تینوں حروف اصلی ہیں اور حَامِدٌ میں الف زائد ہے باقی تین حروف اصلی ہیں۔

❷ اسم و فعل میں حروف اصلیہ کی تعداد:۔ اسم میں حروف اصلیہ تین، چار و پانچ ہوتے ہیں جیسے فَرَسٌ، بِلْبِلٌ، سَفَرْجَلٌ۔ فعل میں حروف اصلیہ تین و چار ہوتے ہیں جیسے ضَرَبَ ، بَعْثَرَ۔

❸ حروف اصلیہ کی تعداد کے لحاظ سے کلمہ کی تقسیم:۔ حروف اصلی کی تعداد کے اعتبار سے کلمہ کی تین اقسام ہیں۔

① ثلاثی: جس میں تین حروف اصلی ہوں جیسے قَمَرٌ، نَصَرَ۔ ② رباعی: جس میں چار حروف اصلی ہوں جیسے بِلْبِلٌ، دَحْرَجَ۔ ③ خماسی: جس میں پانچ حروف اصلی ہوں جیسے سَفَرْجَلٌ۔

❼ عربی میں ترجمہ:۔ لَنْ اشربَ الیومَ الشّایَ ، مَنْ یَقْرَعُ البابَ ، اکلتُ الکثیرةَ حتی شَبِعْتُ ، ان نجحتم تنالوا الجائزة ، خلق اللّٰه الانس لیبعدوه ، هل لم تسمعوا الاخبار فی الرادیو۔

السؤال الثانی ..... اعراب کیا ہے، اسم کی اعرابی حالتیں کتنی ہیں؟ اعراب کتنی قسم کا ہوتا ہے اسم کو رفعی، نصبی اور جری حالت میں کب پڑھنا چاہیے۔ تثنیہ، جمع مذکر سالم، مؤنث سالم اور غیر منصرف کے اعراب بیان کریں۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

عربی میں ترجمہ کریں۔ایک شخص نے ایک بڑے شیر کو مارا، میں نے حامد کے بھائی کو بھلایا، میری بہن نے مچھلی اور چاول کھائے، احمد نے محمود کو نیک گمان کیا، میرے باپ نے مجھے حیدرآباد بھیجا، میں کل اس کا جواب لکھوں گا۔ (ص ۶۴ اوّل۔ مکتبۃ العلم)

﴿خلاصۂ سوال﴾.....اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) اعراب کی تعریف واقسام (۲) اسم کی اعرابی حالتیں اور رفعی، نصبی وجری حالت کی وضاحت (۳) تثنیہ، جمع مذکر سالم، جمع مؤنث سالم اور غیر منصرف کا اعراب (۴) عربی میں ترجمہ۔

الجواب.....① و ② اعراب کی تعریف واقسام، اسم کی اعرابی حالتیں اور رفعی، نصبی وجری حالت کی وضاحت:۔

کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۳۴ھ.

③ تثنیہ، جمع مذکر سالم، جمع مؤنث سالم اور غیر منصرف کا اعراب:۔ تثنیہ: اگر کوئی اسم تثنیہ کا صیغہ ہو تو حالت رفعی میں آخر میں ان (الف ونون) اور حالت نصبی وجری میں۔یْنِ (یا ماقبل مفتوح اور نون مکسور) ہوگا جیسے اَرْسَلَ الرَّجُلَانِ رِسَالَتَیْنِ اِلَی الْمَرْءَتَیْنِ۔

جمع مذکر سالم: اگر کوئی اسم جمع مذکر سالم ہو تو حالت رفعی میں آخر میں وْنَ (واؤ ماقبل مضموم اور نون مفتوح) اور حالت نصبی و جری میں یْنَ (یا ماقبل مکسور اور نون مفتوح) ہوگا جیسے اَرْسَلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْمُجَاهِدِیْنَ اِلَی الظَّالِمِیْنَ۔

جمع مؤنث سالم: اگر کوئی اسم جمع مؤنث سالم ہو تو حالت رفعی میں آخر میں رفع (دو پیش) اور حالت نصبی وجری میں جر (دو زیر) ہوں گے جیسے طَرَدَ الْمُسْلِمَاتُ الْفَاسِقَاتِ اِلَی الْبَادِیَاتِ۔

④ عربی میں ترجمہ:۔ رَجُلٌ ضَرَبَ اَسَدًا کَبِیْرًا، اَنْسَیْتُ اَخَا حَامِدٍ، اَکَلَتْ اُخْتِیْ السَّمَکَ وَالْاُرْزَ، حَسِبَ اَحْمَدُ مَحْمُوْدًا صَالِحًا، اَرْسَلَنِیْ وَالِدِیْ اِلٰی حیدرآباد، اَکْتُبُ جَوَابًا غَدًا۔

﴿الورقة السادسة: فی اللغة والأدب العربی﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۶ھ

السوال الاوّل.....عربی میں ترجمہ کریں (ارے بچو! تم کہاں جارہے ہو؟ ہم باغ میں ہیں۔وہ بچے کون ہیں؟ وہ طلبہ ہیں۔وہ کہاں بیٹھے ہیں؟ وہ درخت کے نیچے بیٹھے ہیں۔اب تم کہاں ہو؟ اب ہم موٹر میں ہیں۔تم کہاں جارہے ہو؟ ہم گھر جارہے ہیں۔

اردو میں ترجمہ کریں (المفتاح عند الخادم، الصندوق عند الحمال، الولد عند الباب، دراجتی عند شاهد، دفتری عند زمیلی، اخی الصغیر عند والدی، الجریدة عند حامد، هل عندك علم بهذا؟)

﴿خلاصۂ سوال﴾.....اس سوال میں فقط اردو جملوں کا عربی اور عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ مطلوب ہے۔(ص ۵۲،۳۸۔امدادیہ)

الجواب.....اردو جملوں کا عربی اور عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔

عربی میں ترجمہ: ایها الاولاد این انتم تذهبون؟ نحن فی الحدیقة. من اولئك الاطفال؟ هم طلّاب. هم این جالسون؟ هم جالسون تحت الشجرة. الآن این انتم؟ الآن نحن فی السیارة. این انتم تذهبون؟

Scanned with CamScanner

نحن ذاهبون الى البيت۔

اردو میں ترجمہ: چابی خادم کے پاس ہے۔ صندوق مزدور کے پاس ہے۔ لڑکا دوڑنے کے پاس ہے۔ میری سائیکل شاہد کے پاس ہے۔ میری کاپی میرے دوست کے پاس ہے۔ میرا چھوٹا بھائی میرے والد کے پاس ہے۔ اخبار حامد کے پاس ہے۔ کیا تمہیں اس چیز کا علم ہے؟

الشق الثانی ..... عربی میں ترجمہ کریں (جمیل یہ خط لے لو، یہ تمہارے بھائی کا خط ہے، اسے کھولو اور پڑھو، پھر قلم اور کاغذ لو اور اس کا جواب لکھو۔ خالد آج بیمار ہے، وہ مدرسہ نہیں جائے گا، بھائی شاید کیا تم اپنے شہر جاتے ہو؟ اپنا پتہ لکھ دو)

درج ذیل الفاظ کے معانی تحریر کریں۔ سوق اللحم، مسلہ، فاکهة، سوق الخضروات، یواظب، ینظف سلة، زیت، طیور، الجرس، باخرة، الطائرة، قصیر، بطئ۔ (ص ۶۴۔ امدادیہ)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں۔ (۱) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ (۲) عربی الفاظ کے معانی۔

جواب ..... ❶ اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ: یاجمیل خذ هذه الرسالة. هذه رسالة اخيك. افتحها واقرء. ثم خذ القلم والورق واكتب جوابها. خالد اليوم مريض. هو لا يذهب الى المدرسة. اخي شاهد! هل تذهب الى بلدك؟ أكتب عنوانك.

❷ عربی الفاظ کے معانی:۔ گوشت بازار، شام، پھل، سبزی منڈی، پابندی کرتا ہے، صفائی کرتا ہے، نوکری، تیل، پرندے، گھنٹی، بحری جہاز، ہوائی جہاز، لکھنا، سست۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۶ھ

الشق الاول ..... عربی میں ترجمہ کریں (ہفتہ میں چھ دن تعلیم ہوتی ہے، عربی مدارس میں جمعہ کو چھٹی ہوتی ہے اور اتوار کو تعلیم جاری رہتی ہے، آج سخت گرمی ہے، آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہیں، شاید بارش ہو جائے، میرا بھائی جمعرات کو کراچی پہنچے گا، میں پیر کو لاہور روانہ ہو جاؤں گا، جمعہ کو ڈاک نہیں آتی، حاجیوں کا جہاز بدھ کو پہنچے گا)۔ (ص ۱۳۳ امدادیہ)

ہمزہ قطعی جب کسی لفظ کے آخر میں آئے تو اسے کس طرح لکھا جائے گا؟ مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں۔ (۱) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ (۲) ہمزہ قطعی لکھنے کا طریقہ مع امثلہ۔

جواب ..... ❶ اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ تكون الدراسة في الاسبوع ستة ايام. في المدارس العربية العطلة يوم الجمعة. وتستمر الدراسة يوم الاحد. اليوم حر شديد. السحاب منبعث على السماء. لعل المطر ينزل. اخي يصل الى كراتشي بيوم الخميس. أغادر الى لاهور بيوم الاثنين. لا يأتي البريد بيوم الجمعة. طائرة الحجاج يصل بيوم الاربعاء.

❷ ہمزہ قطعی لکھنے کا طریقہ مع امثلہ:۔ كما مرّ في الشق الاول من السوال الاول ۱۴۳۴ھ۔

الشق الثانی ..... اپنے بھائی کو عربی میں ایک خط تحریر کریں جس میں اس کو سالانہ امتحان میں کامیابی کی خبر دیں۔

جواب ..... مکمل جواب كما مرّ في الشق الثاني من السوال الثاني ۱۴۳۴ھ

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

السوال الثالث ۱۴۳۶ھ

السؤال الاول ..... عربی میں ترجمہ کریں (ایک چمکدار آنکھ، دو محنتی مرد، مشغول نانبائی، دو تھکے ہوئے بڑھئی، روشن دل، خوب صورت دوزخیں، تھکے ہوئے نوکر، سست درزی، بڑے جانور، سال رواں، ماہ گزشتہ، خوش دل خادم)۔ (ص ۳۳ ج ۱، ص ۵۸ ج ۲)

اسمائے مشتقہ کون کون سے ہیں؟ اسم ظرف، اسم آلہ، مصدر میمی کسے کہتے ہیں؟ ان میں سے ہر ایک کے اوزان تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ (۲) اسمائے مشتقہ کی نشاندہی (۳) اسم ظرف، اسم آلہ، مصدر میمی کی تعریف و اوزان۔

جواب ..... ① اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ عينٌ لامعٌ، رجلان مجتهدان، خبازٌ مصروفٌ، نجّاران تعبانان، يومٌ مُنيرٌ، خيّاطاتٌ حسناتٌ، خادمون تعبانون، خيّاطٌ كسلانٌ، الحيوانات الكبيرة، السنة الجارية، الشهرُ الماضي، خادمٌ مبسوطٌ۔

② اسمائے مشتقہ کی نشاندہی:۔ اسمائے مشتقہ سات ہیں ① اسم فاعل ② اسم مفعول ③ اسم ظرف ④ اسم آلہ ⑤ صفت مشبہ ⑥ اسم تفضیل ⑦ اسم مبالغہ۔

③ اسم ظرف، اسم آلہ، مصدر میمی کی تعریف و اوزان:۔

اسم ظرف: وہ اسم ہے جو کسی فعل کے وقوع کی جگہ یا وقت بتلائے یہ مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے اور باب ضرب سے مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے البتہ اس کی جمع مَفَاعِلٌ کے وزن پر ہی آتی ہے جیسے نَصَرَ سے مَنْصَرٌ (مدد کرنے کی جگہ یا وقت)۔ ضَرَبَ سے مَضْرِبٌ (مارنے کی جگہ یا وقت)۔ طَلَعَ سے مَطْلَعٌ (طلوع ہونے کی جگہ یا وقت)۔

بعض اوقات باب نصر سے بھی اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَسْجِدٌ (سجدہ کرنے کی جگہ) مَطْلِعٌ (طلوع ہونے کی جگہ) مَغْرِبٌ (غروب ہونے کی جگہ)۔

اسم آلہ: وہ اسم جو اوزار والا معنی ادا کرے اور وہ مِفْعَلٌ، مِفْعَلَةٌ اور مِفْعَالٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مِسْطَرٌ سے مِسْطَرٌ (لکیر لگانے کا آلہ) مِفْتَحٌ سے مِفْتَاحٌ (کھولنے کا آلہ) مِكْنَسٌ سے مِكْنَسَةٌ (جھاڑنے کا آلہ یعنی جھاڑو)۔

مصدر میمی: یہ بھی ثلاثی مجرد کے مصادر مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ، مَفْعَلَةٌ، مَفْعِلَةٌ کے وزن پر بھی بنائے جاتے ہیں جنہیں مصدر میمی کہتے ہیں جیسے مَنْظَرٌ (نظارہ، نظارہ کرنا) مَرْجِعٌ (لوٹنا) مَكْرُمَةٌ (بزرگی، بزرگ ہونا) مَوْعِدَةٌ (وعدہ، وعدہ کرنا) مَوْعِظَةٌ (نصیحت، نصیحت کرنا)

السؤال الثاني ..... عربی میں ترجمہ کریں (تیز رو ہوائیں اور تلواریں تیز ہیں، کیا تم ناخوش ہو؟ نہیں ہم خوش دل ہیں۔ بعض بادشاہ عادل ہیں، چائے کی پیالیاں خالی ہیں، کیا تم دوست ہو؟ جی ہاں اور ہم رشتہ دار ہیں، شاگرد اور استاد مدرسہ میں موجود ہیں)

ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی استمراری، ماضی تمنی اور ماضی شرطیہ کس طرح بنائے جاتے ہیں؟ ہر ایک کی مثال دیں۔ (ص ۶۰ ج ۱، ص ۲۰ ج ۲)

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ (۲) ماضی قریب، ماضی بعید،

Scanned with CamScanner

طرف دوڑی اور دروازہ کھولا، سمیرہ دروازے میں کھڑی تھی)۔

ترجمہ کریں الفاظ کے معانی تحریر کریں۔ (اَنْهَمُ، يَدْعُوْ، اَقْطِفُ، اَزُوْرُ، شَقِيْ، لَايَتَجَادَلُوْنَ، جَهَّزْتُ، اَلْعَصْفُوْرُ)

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) جملوں کا عربی میں ترجمہ (۲) الفاظ کے معانی۔

جواب..... ❶ جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ سميرة طفلة صغيرة، قامت من الفراش و مشت الى الباب، ثم فتحت الباب وخرجت من الغرفة، جاءت أم سميرة (او انت) الى فراشها ولم ترها على الفراش، فرّت الى الباب بسرعة، وفتحت الباب كانت سميرة قائمةً في الباب۔

❷ الفاظ کے معانی:۔ اَنْهَمُ (میں سمجھتا ہوں)، يَدْعُوْ (وہ بلاتا ہے)، اَقْطِفُ (میں توڑتا ہوں)، اَزُوْرُ (میں زیارت کرتا ہوں)، شَقِيْ (سوگھڑو ایک عورت)، لَايَتَجَادَلُوْنَ (وہ لڑائی و جھگڑا نہیں کرتے)، جَهَّزْتُ (میں نے تیار کیا)، اَلْعَصْفُوْرُ (چڑیا)۔

﴿السوال الثانی﴾ ١٤٣٧ھ

السؤال الاول..... عربی میں ترجمہ کریں۔ (عورتیں گھر میں جمع ہوئیں اور انہوں نے آپس میں باتیں کیں، لڑکیاں سکول سے واپس ہوئیں اور گھر پہنچیں اور سب نے دودھ پیا پھر اپنی والدہ کا گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹایا، وہ تھوڑی دیر تک کھیلیں پھر اپنا سبق یاد کیا، ان کی والدہ نے ان کو بلایا اور ان کو نصیحت کی)۔

عربی زبان میں بیس تک عدد اور معدود کے قاعدے لکھیں۔

﴿خلاصہ سوال﴾..... اس سوال کا حل دو امور ہیں (۱) جملوں کا عربی میں ترجمہ (۲) عربی میں بیس تک عدد اور معدود کے قاعدے۔

جواب..... ❶ جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ النساء جمعن في البيت وتكلمن فيما بينهن، البنات رجعن من المدرسة و وصلن الى البيت وشربن الحليب كلهن ثم تساعدن أمهن في امور المنزل، يلعبن قليلاً ثم حفظن درسهن، دعت والدتهن كلهن ونصحت لهن۔

❷ عربی میں بیس تک عدد اور معدود کے قاعدے:۔ ① عربی زبان میں ایک اور دو کا عدد استعمال نہیں ہوتا بلکہ معدود ہی مفرد اور تثنیہ کی شکل میں عدد کو بیان کرتا ہے جیسے كِتَابٌ (ایک کتاب)، كِتَابَانِ (دو کتابیں)۔

② تین سے دس تک عدد کے بعد معدود ہمیشہ جمع مکسور آئیگا جیسے عِنْدِيْ عَشَرَةُ كُتُبٍ۔ پھر یہ معدود اگر مذکر ہے تو عدد مؤنث آئے گا جیسے مذکورہ مثال میں عدد مؤنث ہے اور اگر تمیز مؤنث ہو تو عدد مذکر آئے گا جیسے اَرْبَعُ سَاعَاتٍ، عَشْرُ سَاعَاتٍ۔

③ گیارہ اور بارہ میں اگر معدود مذکر ہے تو عدد کے دونوں جز مذکر ہوں گے جیسے اَحَدَ عَشَرَ كِتَابًا اور اگر معدود مؤنث ہے تو عدد کے دونوں جز مؤنث ہوں گے جیسے اِحْدَى عَشْرَةَ سَاعَةً۔

④ گیارہ سے انیس تک عدد مرکب ہوتا ہے اور اس کا معدود ہمیشہ مفرد منصوب ہوتا ہے جیسے خَمْسَةَ عَشَرَ كِتَابًا، تِسْعَ عَشْرَةَ سَاعَةً۔

⑤ تیرہ سے انیس تک اگر معدود مذکر ہے تو عدد کا پہلا جز مؤنث اور دوسرا جز مذکر آئے گا جیسے ثَمَانِيَةَ عَشَرَ كِتَابًا۔ اور اگر

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

معدود مؤنث ہو تو عدد کا پہلا جزء مذکر اور دوسرا جزء مؤنث آئے گا جیسے أربع عشرة مسلمة۔

① دہائیوں کا عدد یعنی بیس، تیس اور چالیس وغیرہ مذکر و مؤنث کے ساتھ ایک ہی حالت میں رہتا ہے اور ان کا معدود ہمیشہ منصوب ہوتا ہے جیسے ثلاثون رجلاً، خمسون امرأة۔

السؤال الثاني ..... عربی میں ترجمہ کریں۔ (زینب حامد کی بیوی ہے اور وہ اسکا خاوند ہے، خالد سعید کا بیٹا ہے اور سعید اسکا دادا ہے، آپ کے والد صاحب کیا کام کرتے ہیں؟ میرے والد صاحب تاجر ہیں، آپ کی عمر کیا ہے؟ میری عمر بیس سال ہے، خالد کے دادا فوت ہو چکے ہیں، محمود جمعہ کے دن پیدا ہوا ہے)۔

ناظم صاحب کو عربی میں ایک دن کی رخصت کی درخواست لکھیں اسلئے کہ آپ ایئرپورٹ حاجیوں کے استقبال کیلئے جا رہی ہیں۔

الجواب ..... مکمل جواب کما مرّ فی السوال الثالث ۱۴۲۷ھ و ۱۴۲۸۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۷ھ

السؤال الأول ..... عربی میں ترجمہ کریں۔ (تمہارا نام عبدالرحمٰن ہے؟ جی ہاں! میرا نام عبدالرحمٰن ہے۔ کیا تمہارے پاس سونے کی گھڑی ہے؟ نہیں، میرے پاس چاندی کی گھڑی ہے۔ کیا یہ وزیر کے بیٹے کا گھر ہے؟ نہیں وہ بادشاہ کے بیٹے کا گھر ہے۔ تیرے چھوٹے بھائی کے دونوں ہاتھ صاف ہیں؟ جی ہاں، لیکن اس کے دونوں پاؤں میلے ہیں)۔

جملے میں فاعل فعل کے بعد آئے تو فاعل کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع سے فعل پر کیا اثر ہوگا اور اگر جملے میں فاعل فعل سے پہلے آجائے تو فاعل کے اختلاف سے فعل میں کیا تغیر و تبدل ہوگا؟

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) جملوں کا عربی میں ترجمہ (۲) فعل فاعل کی تقدیم و تاخیر سے جملوں میں تبدیلی کی وضاحت۔

الجواب ..... ① جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ هل اسمك عبدالرحمٰن؟ نعم اسمي عبدالرحمٰن. هل عندك ساعة ذهب؟ لا بل عندي ساعة فضة. هل هذا بيت ابن الوزير؟ لا بل ذالك بيت ابن الملك. أ بدا اخيك الصغير صافيتان؟ نعم، لكن رجلاه وسختان۔

② فعل فاعل کی تقدیم و تاخیر سے جملوں میں تبدیلی کی وضاحت:۔ جب فعل اپنے فاعل سے پہلے آئے تو فعل ہمیشہ واحد ہی رہے گا فاعل خواہ واحد ہو، تثنیہ ہو یا جمع ہو البتہ تذکیر و تانیث میں فعل فاعل کے مطابق ہوگا جیسے كتب المعلم، كتب المعلمان، كتب المعلمون، كتبت المعلمة، كتبت المعلمتان، كتبت المعلمات۔

اگر فاعل جمع مکسر غیر عاقل ہو خواہ مذکر ہو یا مؤنث ہو، دونوں صورتوں میں فعل عموماً واحد مؤنث ہی آتا ہے جیسے جاءت الجمال، ذهبت النوق۔ اور اگر فاعل جمع مکسر عاقل ہو خواہ مذکر ہو یا مؤنث ہو تو فعل کا مذکر و مؤنث دونوں طرح لا سکتے ہیں جیسے قال الرجال، قالت الرجال، قال نسوة، قالت نسوة۔

جب فاعل فعل سے پہلے مذکور ہو تو فعل و فاعل باہم مطابق ہوں گے جیسے المعلم كتب، المعلمان كتبا، المعلمون

Scanned with CamScanner

کتبوا، المعلمة کتبت، المعلمتان کتبتا، المعلمات کتبن۔ (ص ۱۰۰ دوم)

السؤال الثالث..... عربی میں ترجمہ کریں۔ (ہر حال میں شکر گزار رہو، غم نہ کرو، کوئی شخص مسجد سے نہ نکلے، یہاں تک کہ اجازت نہ دی جائے، اے میرے بیٹو! گھر میں داخل ہو جاؤ اور وہاں بیٹھ جاؤ، اے لڑکیو! مدرسے جاؤ اور قرآن پڑھو، میرے چچا نے کہا آج تو گھر مت جاؤ، میں نہیں گیا، اگر کپڑا نجس ہو تو دھو لیا جائے)۔

اسماءِ استفہام کون کون سے لفظ ہیں اور حروفِ استفہام کون کون سے ہیں اور دونوں میں فرق کیا ہے؟ وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) جملوں کا عربی میں ترجمہ (۲) اسماءِ استفہام اور حروفِ استفہام کی نشاندہی اور ان میں فرق۔

الجواب..... ❶ جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ کن شاکرًا فی کل حالٍ، لا تحزن، لا یخرج احدٌ من المسجد حتّٰی یسمح، یا اولادی ادخلوا البیت واجلسوا هناك، ایتها البنات اذهبن الی المدرسة، واقرئن القرآن، قال عمی لاتذهب الی بیتك الیوم، فلم اذهب۔ ان کان الثوب نجسا فلیُغسل۔

❷ اسماءِ استفہام اور حروفِ استفہام کی نشاندہی اور ان میں فرق:۔ حروفِ استفہام: هل، أ (ہمزہ استفہام)۔

اسماءِ استفہام: مَنْ (کون) مَا (کیا) مَاذَا (کیا) أَیش، أَیُّ شیئ (کیا) أَیُّ (کون سا) أَیَّةٌ (کون سی) کَمْ (کتنا) کَیْفَ (کیسا) أَیْنَ (کہاں) مَتٰی (کب) لِمَا (کیوں) لِمَاذَا (کیوں) أَنّٰی (کہاں سے، کس طرح سے)۔

فرق: ① حروفِ استفہام جملے میں مبتدا یا فاعل وغیرہ نہیں بن سکتے اور اسمائے استفہام مبتدا، فاعل، مفعول بن سکتے ہیں۔

② اسماءِ استفہام جملوں کے شروع میں آتے ہیں البتہ جب وہ مضاف الیہ واقع ہوں تو پھر قاعدہ کے مطابق مضاف کے بعد ہی آتے ہیں۔ البتہ مضاف الیہ ہونے کی صورت میں ان پر لام (حرفِ جر) بڑھا کر جملے کی شروع میں بھی لا سکتے ہیں جیسے لِمَنِ الْکِتَابُ۔ (ص ۸۷ اول)

.....تمت بحمد اللّٰه و کرمه.....

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان عالیشان

جو شخص مندرجہ بالا کلمات دن میں سو مرتبہ پڑھے گا۔ اس دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ تمام انسانوں سے افضل ہوگا سوائے اسکے جو انہی کلمات کو سو مرتبہ سے زائد پڑھے گا

(بخاری و مسلم)

Scanned with CamScanner

والدین کیلئے دعا

DUA FOR PARENTS

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا

اے اللہ ان پر ویسے ہی رحم کر جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں پالا پوسا تھا

جب رسول اللہ ﷺ بیمار تھے تو جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ پر یہ دم کیا تھا

بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ أَوْ حَاسِدٍ، اللّٰهُ يَشْفِيكَ، بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ

((اللہ کے نام سے میں آپ پر یہ دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف پہنچائے، ہر جاندار، شر یعنی اور حاسد کے شر سے، اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دے، میں اللہ کے نام سے آپ پر دم کرتا ہوں))

(سنن ابن ماجہ: 3523)

سچی توبہ کا عملی طریقہ

1. گناہ پر ندامت ہو، دل سے توبہ کریں اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم مصمم کریں۔
2. گناہ کے ساتھ ساتھ گناہ کے اسباب اور گناہ کے راستے بھی چھوڑ دیں۔
3. گناہ کا خیال بھی دل میں نہ لائیں۔
4. برے لوگوں کو چھوڑ کر نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں۔
5. اگر کسی کی حق تلفی کی ہو تو زبانی توبہ کافی نہیں بلکہ حق دار یا اس کے ورثاء کو حق ادا کریں۔
6. اگر کسی کو ایذاء پہنچائی ہو تو توبہ، استغفار کے ساتھ ساتھ اس بندے سے بھی معافی مانگیں۔
7. اگر فرض روزے رہ گئے ہوں تو زبانی توبہ کافی نہیں بلکہ روزوں کا حساب لگا کر قضاء روزے رکھنا شروع کر دیں۔
8. اگر فرض نمازیں رہ گئی ہوں تو زبانی توبہ کافی نہیں بلکہ نمازوں کا شمار کر کے قضاء پڑھنا شروع کر دیں۔
9. حج فرض ہو جانے کے بعد ادا نہیں کیا تو زبانی توبہ کافی نہیں بلکہ حج ادا کرنے کی کوشش کریں۔
10. زکوٰۃ اور مالی عبادات میں کوتاہی ہو گئی ہو تو زبانی توبہ کافی نہیں بلکہ گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ کا حساب لگا کر ادائیگی کریں۔

میری دُعا قبول نہیں ہوتی

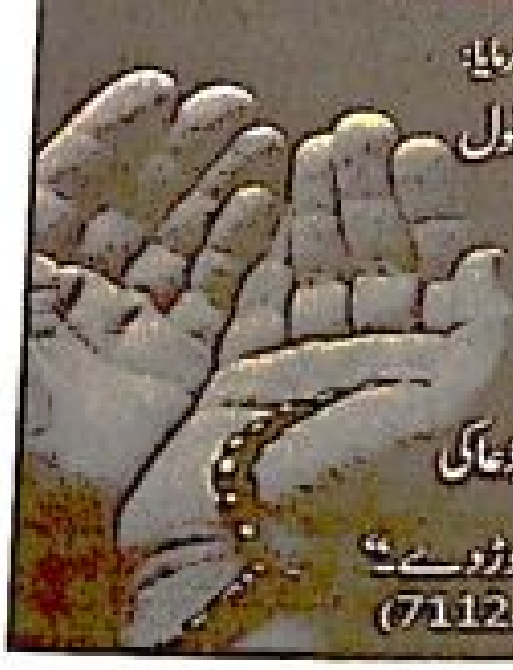

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"انسان جب تک گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے اس کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے بشرطیکہ وہ جلد بازی نہ کرے۔"

پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ! جلد بازی کرنے کا کیا مطلب؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(جلد بازی یہ ہے کہ) انسان یوں کہے: میں نے دعا کی، پھر دعا کی لیکن مجھے تو دعا قبول ہوتی نظر نہیں آتی اور اکتا کر دعا کرنا چھوڑ دے۔"

(صحیح مسلم 7112)

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

﴿الورقة الاولیٰ فی التفسیر﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۸ھ

الشق الاوّل ..... عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝ (باء ۳۰ ع ۱)

آیات کریمہ کا ترجمہ لکھیں، خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق لکھیں، آیات کی مختصر تفسیر لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) کلمات مخطوط کی لغوی تحقیق (۳) آیات کی تفسیر۔

جواب ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ کس چیز کے بارے میں پوچھتے ہیں وہ کفار مکہ، پوچھتے ہیں وہ بڑی خبر کے بارے میں کہ جس میں وہ اختلاف کرنے والے ہیں، ہرگز نہیں عنقریب وہ کفار مکہ جان لیں گے، پھر ہرگز نہیں عنقریب وہ کفار جان لیں گے۔

(بقیہ ترجمہ تفسیر و تحقیق کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۳۰ھ)

❷ کلمات مخطوط کی لغوی تحقیق:۔ "يَتَسَآءَلُوْنَ" صیغہ جمع مذکر غائب مضارع معروف (تفاعل) بمعنی ایک دوسرے سے سوال کرنا۔

"اَلنَّبَاُ" مفرد ہے اسکی جمع "اَنْبَاءٌ" ہے۔ مصدر از باب فتح بمعنی خبر دینا۔ "مِهٰدًا" مفرد ہے اسکی جمع "مَهْدٌ، اَمْهِدَةٌ" ہے بمعنی بچھونا۔

"اَوْتَادًا" "وَتِدٌ" کی جمع ہے بمعنی میخیں۔ مصدر (ضرب) بمعنی میخ لگانا۔ "اَزْوَاجًا" زوج کی جمع ہے بمعنی جوڑا۔

"سُبَاتًا" معنی راحت و آرام۔ مصدر (نصر، ضرب) ہفتہ کے دن میں داخل ہونا، سباتا کے اصل معنی قطع کے آتے ہیں۔

❸ آیات کی تفسیر:۔ عم یتساءلون اہل مکہ کیسی عظیم الشان اور ہولناک چیز کے بارے میں ایک دوسرے سے سوال کر رہے ہیں حق تعالیٰ پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں اسلئے ان کے کلام میں استفہام سوال کیلئے نہیں تھا بلکہ مقصد اس چیز کی عظمت اور اہمیت کو بیان کرنا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے جب قیامت وغیرہ کے متعلق نازل شدہ آیات اہل مکہ کو سنائیں تو وہ چہ میگوئیاں کرنے لگے کیونکہ ان کے نزدیک بعث بعد الموت محال تھا تو اللہ نے شروع میں انکا یہ حال بیان فرما کر آگے وقوع قیامت کا دعویٰ عجیب حاکمانہ انداز میں بیان فرمایا کلا سیعلمون ثم کلا سیعلمون مطلب یہ ہے کہ یہ چیز (قیامت کا وقوع) سوال و جواب اور بحث و تحقیق سے سمجھ میں آنے والی نہیں وہ تو جب سامنے آئے گی حقیقت واضح ہو جائے گی۔

الشق الثانی ..... هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۝ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۝ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۝ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۝ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝

(نازعات: ۱۵ تا ۲۶)

آیات کریمہ کا ترجمہ و مختصر تفسیر ذکر کریں، خط کشیدہ کلمات کے صیغے اور باب تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) کلمات مخطوط کے باب و صیغے۔

Scanned with CamScanner

الجواب ..... ❶ و ❷ آیات کا ترجمہ و تفسیر:۔ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ

❷ کلمات مخطوطہ کے باب اور صیغے:۔ "اَلْمُقَدَّمُ" صیغہ واحد مذکر بحث اسم مفعول از باب تفعیل۔
"طَغٰی" صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل ماضی معلوم از باب فتح۔ "تَوَلّٰی" صیغہ واحد مذکر حاضر بحث فعل مضارع معلوم از باب تفعل۔
"اَلْهٰكُمُ" صیغہ واحد متکلم بحث فعل مضارع معلوم از باب ضرب۔ "اَرَاٰهُ" صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل ماضی معلوم از باب افعال۔
"نَادٰی" صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل ماضی معلوم از باب مفاعلہ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۸ھ

الشق الاول ..... اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤی ۙ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی ؕ اِنَّ اِلٰی رَبِّكَ الرُّجْعٰی ؕ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰی ۙ عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ؕ اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَی الْهُدٰۤی ۙ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی ؕ اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ؕ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی ؕ (علق: ۱۳۶۱)

آیات کا ترجمہ کریں، شانِ نزول اور مختصر تفسیر تحریر کریں، پہلی آیت کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کا شانِ نزول و تفسیر (۳) پہلی آیت کی ترکیب۔

الجواب ..... ❶ آیات کا ترجمہ:۔ پڑھ تو اپنے پروردگار کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا، اس نے پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے، پڑھ تو اور تیرا پروردگار سب سے بڑا کریم ہے، وہ ذات جس نے قلم کے ساتھ سکھایا اور انسان کو وہ چیز سکھائی جو وہ نہیں جانتا تھا۔

(بقیہ ترجمہ و تفسیر اور شانِ نزول کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۴ھ)

❷ آیات کا شانِ نزول و تفسیر:۔ یہ ابتدائی پانچ آیات رسول اللہ ﷺ پر نازل شدہ سب سے پہلی وحی ہے، اس میں سب سے پہلے قراءت کا ادب سکھلایا گیا ہے کہ آپ جب بھی پڑھیں اس پاک ذات کا نام لیکر پڑھیں جس نے تمام مخلوق کو پیدا کیا ہے، بالخصوص انسان کو جمے ہوئے خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا، آپ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے عذر بیان کیا تھا "ما انا بقارئ" کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ آپ ﷺ پڑھیں آپکا پروردگار بڑا کریم ہے وہ جو چاہتا ہے اور جسکو چاہتا ہے عطاء کرتا ہے، اسنے پڑھے لکھے ہوئے لوگوں کو قلم کے ذریعہ تعلیم دی اور عمومی انسانوں کو دیگر ذرائع سے تعلیم دی جن کو وہ نہیں جانتے تھے۔

❸ پہلی آیت کی ترکیب:۔ اقرأ فعل امر صیغ فاعل با جار و اسم مضاف و ب مضاف الیہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر موصوف الذی اسم موصول خلق فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول و صلہ ملکر صفت، موصوف صفت ملکر مضاف الیہ، اسم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے، فعل امر اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

الشق الثانی ..... اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ؕ اَلَمْ یَجْعَلْ كَیْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ۙ وَّاَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ۙ تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ ۙ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ؕ (فیل)

سورۃ مبارکہ کا واضح ترجمہ کریں، شانِ نزول اور مختصر تفسیر تحریر کریں، آخری آیت کی ترکیب کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (۱) سورۃ کا ترجمہ (۲) سورۃ کا شانِ نزول (۳) سورۃ کی تفسیر

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

(۳) آخری آیت کی ترکیب۔

الجواب ..... ❶ تا ❷ ترجمہ، شانِ نزول و تفسیر:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۳۱ھ۔

❷ آخری آیت کی ترکیب:۔ فاما فعل جعل تنازع فاعل ھو مفعول بہ لہ، جار مجرور متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۸ھ

الشق الاوّل ..... قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھنا کیوں ضروری ہے؟ تجوید کی ضرورت کو قرآن و حدیث سے ثابت کریں۔ اسکان یا روم یا اشمام کے ساتھ وقف کا کیا طریقہ ہے؟

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) تجوید کے ضروری ہونے کی وجہ اور ثبوت (۲) اسکان، روم، اشمام کے ساتھ وقف کا طریقہ۔

الجواب ..... ❶ تجوید کے ضروری ہونے کی وجہ اور ثبوت:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۳۵ھ۔

❷ اسکان، روم، اشمام کے ساتھ وقف کا طریقہ:۔ موقوف علیہ یعنی کلمہ کے آخری حرف پر پیش کی صورت میں اُسے ساکن کرکے پڑھنا اور ہونٹوں کو گول کرکے پیش کی طرف اشارہ کرنا وقف بالاشمام کہلاتا ہے۔

موقوف علیہ یعنی کلمہ کے آخری حرف کو سانس لیتے ہوئے ساکن کرکے ٹھہرنا وقف بالاسکان کہلاتا ہے۔

موقوف علیہ یعنی کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کو سانس لیتے ہوئے آہستہ پڑھنا وقف بالروم کہلاتا ہے۔

(وقف بالاسکان ہر حرکت میں ہوتا ہے، جبکہ وقف بالروم صرف زیر و پیش میں اور وقف بالاشمام صرف پیش میں ہوتا ہے۔)

الشق الثانی ..... ہمزہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ وصلیہ و قطعیہ کی پہچان کیا ہے؟ مکمل وضاحت کریں۔ اجتماع ساکنین علی غیر حدہ ناجائز ہے تو کیا کرنا چاہئے؟۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) ہمزہ کی اقسام اور وصلیہ و قطعیہ کی پہچان (۲) اجتماع ساکنین کو ختم کرنے کے طریقے۔

الجواب ..... ❶ ہمزہ کی اقسام اور وصلیہ و قطعیہ کی پہچان:۔ ہمزہ کی دو قسمیں ہیں۔ قطعیہ و وصلیہ۔

① ہمزہ قطعیہ وہ ہمزہ ہے جو ہر حال میں پڑھا جائے اور کبھی حذف نہ ہو جیسے اَطْفَئَتْهُ، اَلْقِيَا، اَخْرَجَ، اَنْذِرْ، اُدْعُوْا۔

② ہمزہ وصلیہ وہ ہمزہ ہے جو عبارت کے شروع میں تو پڑھا جائے مگر عبارت کے درمیان میں آئے تو نہ پڑھا جائے جیسے فَانْفَجَرَتْ اصل میں فَاِنْفَجَرَتْ ہے۔

دونوں ہمزہ کی پہچان یہ ہے ① تمام اسموں کے شروع میں اَلْ کا ہمزہ وصلیہ ہوتا ہے جیسے الکوثر، الحمد، الذی۔ یہ ہمزہ مفتوح ہوتا ہے۔ ② وہ فعل جس کا تیسرا حرف مضموم ہو اس کا ہمزہ وصلی بھی مضموم ہوتا ہے جیسے اُقْتُلُوْا اور اگر تیسرا حرف مفتوح یا مکسور ہو تو ہمزہ وصلی مکسور ہوتا ہے جیسے اِنْفَجَرَتْ، اِئْتِقَامٌ۔ ③ سات اسموں کے شروع میں ہمزہ وصلی مکسور ہوتا ہے اِسم، اِبن، اِبنة، اِمرء، اِمرأة، اِثنان، اِثنتا۔

Scanned with CamScanner

نمبر ۲ یہ ہے کہ لوگ مسجد دین کے بارے میں فخر کرینگے۔

❷ آخری دو احادیث کی تشریح:۔ ان اللہ لیؤید الخ بعض اوقات اللہ تعالیٰ اس دین کی تائید و امداد کسی فاسق فاجر آدمی سے بھی کروادیتے ہیں، گویا دین کی نصرت و تائید کا کام کسی فاسق و فاجر آدمی سے بھی لیا جاسکتا ہے۔

ان من اشراط الساعۃ الخ قیامت کی علامات و نشانیوں میں سے ایک علامت و نشانی یہ ہے کہ لوگ اپنی اپنی مساجد کی تعمیر اور تزئین و آرائش پر ایک دوسرے سے مقابلہ و فخر کریں گے، گویا تعمیر کا مقصد رضاء الٰہی کا حصول نہ ہوگا بلکہ ریاکاری و تکبر ہوگا۔

❸ خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق:۔ "یُفْسِدُ" صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم از مصدر الفساد (افعال) بمعنی خراب کرنا۔

"کَثُرَ" صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم از مصدر کثرۃ (کرم) بمعنی زائد و کثیر ہونا۔

"یَهْدِیْ" صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم از مصدر ھدایۃ (ضرب، ناقص) بمعنی راستہ دکھانا اور راہنمائی کرنا۔

"لَیُؤَیِّدُ" صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم از مصدر تَاْیِیْدًا (تفعیل، مہموز واجوف) بمعنی قوی و مضبوط کرنا۔

"یَتَبَاهٰی" صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم از مصدر تَبَاهٍ (تفاعل، ناقص) بمعنی باہم فخر کرنا۔

النص العامر ..... مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ اَلْجِمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِلِجَامٍ مِّنَ النَّارِ. من افتی بغیر علم کان اثمہ علی من افتاہ. مَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِاَمْرٍ يَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِيْ غَيْرِهٖ فَقَدْ خَانَهٗ. من تحلی بما لم یعط کان کلابس ثوبی زور. من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام. من یضمن لی ما بین لحییہ وما بین فخذیہ اضمن لہ الجنۃ.

احادیث مبارکہ کا ترجمہ کریں، آخری دو حدیثوں کی تشریح کریں، خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کیجیے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) آخری دو احادیث کی تشریح (۳) خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق

الجواب ..... ❶ احادیث کا ترجمہ:۔ جس سے پوچھا گیا اس علم کے بارے میں جس کو وہ جانتا تھا پھر اس نے چھپایا اسکو تو وہ شخص قیامت کے روز آگ کی لگام پہنایا جائیگا۔ جو شخص بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا تو اسکا وبال اس شخص پر ہوگا جس نے اسکو غلط فتویٰ دیا۔ جس شخص نے مشورہ دیا اپنے بھائی کو ایسے کام کا وہ جانتا تھا کہ بیشک مصلحت اسکے علاوہ میں ہے تو اس نے اسکے ساتھ خیانت کی۔ جو شخص آراستہ ہوا ایسی چیز کے ساتھ جو اسکو نہیں دی گئی تو وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مثل ہوگا۔ جس نے کسی بدعتی کی تعظیم کی اس نے اسلام کو ڈھانے میں مدد کی۔ جو شخص مجھے اس چیز کی ضمانت دے جو دو جبڑوں کے درمیان ہے اور جو دو رانوں کے درمیان ہے تو میں اسکو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

❷ آخری دو احادیث کی تشریح:۔ من وقر صاحب بدعۃ الخ جس شخص نے کسی بدعتی کی تعظیم و تکریم کی یا اسکی مدد و نصرت کی تو گویا اس نے اسلام کے مٹانے و گرانے میں مدد کی کیونکہ اسکی تعظیم و تکریم کے نتیجہ میں یقیناً اسکو حوصلہ و تقویت ملے گی اور وہ اپنا بدعتی کام بڑھ چڑھ کر اور مزید زور و شور سے کریگا۔

من یضمن لی الخ جو شخص اپنی زبان و شرمگاہ کی حفاظت کرے اور گناہ نہ کرنے کی ضمانت دے تو میں قیامت کے دن اسکو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ اور یہ ارشاد کسی خاص زمانہ کے لوگوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ جس زمانہ میں بھی کوئی شخص یہ ضمانت دے آپ ﷺ اسکے لئے جنت کے ضامن ہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

⑫ درج ذیل کلمات کی صرفی تحقیق:۔ "تَفَقَّهَ" صیغہ واحد مذکر غائب ماضی مجہول از مصدر افتعال (افتعال ناقص) بمعنی فقہ حاصل کرنا۔
"أَلْجِمَ" صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول از مصدر الجام (افعال صحیح) بمعنی لگام دینا و پہنانا۔
"خَانَ" صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم از مصدر خَوْنًا و خِيَانَةً (نصر، اجوف) بمعنی امانت میں خیانت کرنا۔
"تَحَلَّى" صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم از مصدر تَحَلِّيًا (تفعل، ناقص) بمعنی زیور پہننا و آراستہ ہونا۔
"أَعَانَ" صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف از مصدر اعانۃً (افعال، اجوف) بمعنی مدد و اعانت کرنا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۸ھ

السؤال الاول ..... وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا، فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللَّهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ، قَالَ قَائِلٌ يَارَسُولَ اللَّهِ! مَا الْوَهْنُ؟ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ۔ (ص ۴۳ ابوداؤد)

حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں، حدیث کی واضح تشریح کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۴ھ۔

السؤال الثاني ..... جوامع الکلم کی آخری گیارہ احادیث عربی میں لکھیں۔

جواب ..... ①ان الاسلام یهدم ما کان قبله وان الهجرة تهدم ما کان قبلها وان الحج یهدم ما کان قبله ② الکبائر الاشراك بالله و عقوق الوالدین و قتل النفس و الیمین الغموس ③من نفّس عن مؤمن کربة من کرب الدنیا نفّس الله عنه کربة من کرب یوم القیامة ومن یسّر علی معسر یسّر الله علیه فی الدنیا و الآخرة ومن ستر مسلما ستره الله فی الدنیا والآخرة والله فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیه ④ کلّ بدعة ضلالة ⑤ابغض الرجال عند الله الالدّ الخصم ⑥الطهور شطر الایمان ⑦احب البلاد الی الله مساجدها ⑧لاتتخذوا القبور مساجد ⑨لتسوّنّ صفوفکم او لیخالفنّ الله بین وجوهکم ⑩من صلّی علیّ واحدةً صلّی الله علیه عشرًا ⑪انما الاعمال بالخواتیم.

﴿الورقة الثالثة فی الفقه والسیرة﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۸ھ

السؤال الاول ..... امام، منفرد اور مقتدی کی نماز میں کیا فرق ہے؟ تحریر کریں۔ رسول کون ہوتے ہیں، نبی کا کیا معنی ہے؟ نبی و رسول میں کیا فرق ہے؟۔ استنجاء کسے کہتے ہیں؟ استنجاء کا طریقہ اور حکم بیان کریں۔

جواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی السوال الاوّل ۱۴۳۰ھ، ۱۴۲۷ھ و ۱۴۳۵ھ۔

السؤال الثاني ..... مشہور آسمانی کتابوں کے نام اور جن پیغمبروں پر نازل ہوئیں انکے نام تحریر کریں۔ وہ سات اعمال جو نماز سے

Scanned with CamScanner

پہلے ضروری ہیں کیا ہیں؟۔ کن جانوروں کا جوٹھا پانی ناپاک ہے اور کن کا جوٹھا مکروہ ہے؟۔

الجواب ..... ❶ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۷ھ۔

❷ کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۸ھ۔

❸ کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۹ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۸ھ

الشق الاوّل ..... غسل سنت اور مستحب کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں؟۔ نماز کے اندر فرض کتنے ہیں تحریر کریں۔ گناہ کرنے والا آدمی مسلمان رہتا ہے یا نہیں؟ کیا توبہ کرنے سے ہر قسم کے گناہ معاف ہو سکتے ہیں؟ وضاحت کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) غسل سنت و مستحب کی نشاندہی (۲) نماز کے فرائض (۳) گناہگار کے مسلمان رہنے کا حکم اور توبہ سے معاف ہونے والے گناہ۔

الجواب ..... ❶ غسل سنت و مستحب کی نشاندہی:۔ کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۳۴ھ۔

❷ نماز کے فرائض:۔ کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۸ھ۔

❸ گناہگار کے مسلمان رہنے کا حکم اور توبہ سے معاف ہونے والے گناہ:۔ جو کوئی ایسا گناہ کرے جس میں کفر یا شرک پایا جاتا ہو وہ مسلمان نہیں رہتا بلکہ کافر اور مشرک ہو جاتا ہے اور جو کوئی بدعت کا کام کرے تو وہ مسلمان تو رہتا ہے لیکن اُس کا اسلام اور ایمان بہت ناقص ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو متبدع اور بدعتی کہتے ہیں اور جو کوئی کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ کوئی کبیرہ گناہ کرے وہ بھی مسلمان تو ہے لیکن ناقص مسلمان ہے اُسے فاسق کہتے ہیں۔

توبہ کر لینے سے خدا تعالیٰ گناہ معاف فرما دیتا ہے، توبہ اُسے کہتے ہیں کہ اپنے گناہ پر شرمندہ اور پشیمان ہو اور خدا کے سامنے رو کر گڑگڑا کر توبہ کرے کہ اے اللہ میرا گناہ معاف کر دے اور دل میں عہد کرے کہ اب کبھی گناہ نہ کروں گا۔ یاد رکھو کہ صرف زبان سے توبہ کہہ لینا اصلی توبہ نہیں ہے۔

الشق الثانی ..... آپ ﷺ کے متعلق مسلمانوں کے عقائد تحریر کریں۔ کتنی نمازیں سنت مؤکدہ ہیں؟۔ لاحق اپنی چھوٹی ہوئی نماز کس وقت اور کس طرح پوری کرے؟

الجواب ..... ❶ و ❷ کمامرّ فی السوال الثانی ۱۴۳۲ھ و ۱۴۳۶ھ۔

❷ سنت مؤکدہ نمازوں کی نشاندہی:۔ دو رکعتیں نماز فجر کے فرضوں سے پہلے اور چار رکعتیں (ایک سلام سے) نماز ظہر اور نماز جمعہ کے فرضوں سے پہلے اور دو رکعتیں نماز ظہر کے فرضوں کے بعد اور چار رکعتیں (ایک سلام سے) نماز جمعہ کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے فرضوں کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے فرضوں کے بعد سنت مؤکدہ ہیں اور رمضان شریف میں نماز تراویح کی بیس رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۸ھ

الشق الاوّل ..... رسول اللہ ﷺ کے پیدائشی و فطری اوصاف بیان کریں۔ آپ ﷺ کے متعدد نکاح کرنے کی ظاہری

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

حکمتیں بھی تحریر کریں۔

الجواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی السوال الثالث ۱۴۲۹ھ و ۱۴۲۸ھ۔

الشق الثالث ..... ملنے جلنے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے کیا اخلاق تھے؟ وضاحت کے ساتھ تحریر کیجئے۔ آپ ﷺ نے کس کس کو کہاں کہاں مؤذن مقرر کیا تھا؟ تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل دو امور ہیں (۱) ملنے جلنے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے اخلاق (۲) آپ ﷺ کے مؤذنین کی وضاحت۔

الجواب ..... ❶ ملنے جلنے کے متعلق آپ ﷺ کے اخلاق:۔ کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۳۳ھ۔

❷ آپ ﷺ کے مؤذنین کی وضاحت:۔ حضرت بلالؓ کو مسجد نبوی مدینہ طیبہ میں، حضرت عمرو بن مکتومؓ کو مسجد نبوی مدینہ طیبہ میں، حضرت سعد قرظؓ کو مسجد قبا، مدینہ طیبہ میں، حضرت ابو محذورہؓ کو مسجد حرام مکہ مکرمہ میں مؤذن مقرر کیا گیا تھا۔

﴿الورقة الرابعة فی الصرف﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۸ھ

الشق الاوّل ..... فعل ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ کیا ہے؟ فعل مضارع کے کون کونسے صیغے ہیں جن کے آخر میں نون اعرابی ہوتا ہے نون اعرابی کتنے صیغوں میں مفتوح اور کتنے میں مکسور ہوتا ہے؟ الترک مصدر سے صرف صغیر تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) فعل ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ (۲) نون اعرابی کی وضاحت (۳) الترک مصدر سے صرف صغیر۔

الجواب ..... ❶ فعل ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ:۔ ماضی کے پہلے حرف کو ضمہ (پیش) اور آخر سے پہلے حرف کو کسرہ (زیر) دے دیجئے، آخری حرف پر وہی حرکت (زبر) رہے گی جو ماضی معروف کے آخری حرف پر ہے جیسے ضُرِبَ، فُعِلَ، ذُهِبَ وغیرہ۔ لیکن جن افعال کی ماضی تین سے زائد حروف پر مشتمل ہو وہاں ماضی کے پہلے حرف کو ضمہ (پیش) آخری سے پہلے حرف کو کسرہ (زیر) آخری حرف کو فتحہ (زبر) اور باقی تمام حروف کو ضمہ (پیش) دے دیجئے جیسے اِنْتَهَمَ سے اُنْتُهِمَ، اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ، اِسْتَخْرَجَ سے اُسْتُخْرِجَ۔

❷ نون اعرابی کی وضاحت:۔ کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۳۴ھ۔

❸ الترک سے صرف صغیر:۔ یہ گردان نصر کی طرح ہے کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۴ھ۔

الشق الثالث ..... لام تاکید بانون ثقیلہ بنانے کا قاعدہ لکھیں۔ اسم مفعول کی تعریف، بنانے کا قاعدہ و گردان تحریر کریں۔

مضرب، مفتاح، مقراض سے اسم آلہ کی گردان لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) لام تاکید بانون ثقیلہ بنانے کا قاعدہ (۲) اسم مفعول کی تعریف، بنانے کا قاعدہ و گردان (۳) مضرب، مفتاح، مقراض سے اسم آلہ کی گردان۔

الجواب ..... ❶ لام تاکید بانون ثقیلہ بنانے کا قاعدہ:۔ لام تاکید بانون ثقیلہ بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مضارع مثبت کے

Scanned with CamScanner

شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون ثقیلہ لگادو اور سات صیغوں سے نون اعرابی گرادو، جمع مذکر غائب اور جمع مذکر حاضر کے صیغوں سے واؤ اور واحد مؤنث حاضر کے صیغہ سے یا بھی گرادو۔

جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر کے صیغوں میں نون ثقیلہ سے پہلے الف بڑھادو تاکہ دونوں کے جمع ہونے سے صیغہ ثقیل نہ ہو، اس الف کو الف فاصلہ کہتے ہیں۔

نون ثقیلہ سے پہلے چھ صیغوں (تثنیہ کے چار صیغے اور جمع مؤنث غائب و جمع مؤنث حاضر) میں الف ہوتا ہے اور جمع مذکر غائب و جمع مذکر حاضر میں نون ثقیلہ سے پہلے پیش ہوتا ہے اور واحد مؤنث حاضر میں نون ثقیلہ سے پہلے زیر ہوتا ہے اس کے علاوہ بقیہ صیغوں (واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم) میں نون ثقیلہ سے پہلے زبر ہوتا ہے۔

الف کے بعد نون ثقیلہ مکسور ہوتا ہے اور بقیہ تمام صیغوں میں مفتوح ہوتا ہے۔

❷ اسم مفعول کی تعریف، بنانے کا قاعدہ و گردان:۔ تعریف: جو لفظ اُس آدمی یا چیز کی نشاندہی کرے جس پر کام واقع ہو اُس کو اسم مفعول کہتے ہیں۔

قاعدہ: ثلاثی مجرد سے اسم مفعول واحد مذکر مفعولٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے نَصَرَ سے مَنْصُوْرٌ، ضَرَبَ سے مَضْرُوْبٌ۔ ثلاثی مجرد کے علاوہ بقیہ تمام ابواب سے اسم مفعول مضارع مجہول سے بنتا ہے اُس کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع مجہول سے علامت مضارع کو گرا کر اُس کی جگہ میم مضموم لگادیں اور آخر میں تنوین کا اضافہ کردیں جیسے یُکْرَمُ سے مُکْرَمٌ۔ یُجْتَنَبُ سے مُجْتَنَبٌ۔ یُقَاتَلُ سے مُقَاتَلٌ۔

گردان: مَنْصُوْرٌ، مَنْصُوْرَانِ، مَنْصُوْرُوْنَ، مَنْصُوْرَةٌ، مَنْصُوْرَتَانِ، مَنْصُوْرَاتٌ۔

❸ مضرب، مفتاح، مقراض سے اسم آلہ کی گردان:۔ مِضْرَبٌ، مِضْرَبَانِ، مَضَارِبُ۔

مِفْتَاحٌ، مِفْتَاحَانِ مَفَاتِيْحُ۔ مِقْرَاضٌ، مِقْرَاضَانِ، مَقَارِيْضُ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۸ھ

السؤال الاوّل ..... امر حاضر معروف بنانے کا قاعدہ تحریر کریں۔ رباعی مزید فیہ کی اقسام، ہر ایک قسم کے ابواب کے نام مثالوں کے ساتھ لکھیں۔ الاحرنجام مصدر سے صرف صغیر کی گردان لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) امر حاضر معروف بنانے کا قاعدہ (۲) رباعی مزید فیہ کی اقسام و ابواب (۳) الاحرنجام مصدر سے صرف صغیر۔

الجواب ..... ❶ و ❷ کما مرّ فی السوال الاوّل ۱۴۳۴ھ و ۱۴۲۷ھ۔

❸ الاحرنجام مصدر سے صرف صغیر:۔ اِحْرَنْجَامٌ (افعلال صحیح) بمعنی جمع ہونا۔ اِحْرَنْجَمَ يُحَرْنِجِمُ اِحْرِنْجَامًا فهو مُحَرْنِجِمٌ وأُحْرُنْجِمَ يُحَرْنَجَمُ اِحْرِنْجَامًا فذاك مُحَرْنَجَمٌ مَا اَحْرَنْجَمَ مَا اَحْرُنْجِمْ لَمْ يُحَرْنِجِمْ لَمْ يُحَرْنَجِمْ لَا يُحَرْنِجِمُ لَا يُحَرْنَجِمُ لَنْ يُحَرْنَجِمَ لَيُحَرْنَجِمَنَّ لَيُحَرْنَجِمُنَّ لَيُحَرْنَجِمَنَّ الآمر منه اِحْرَنْجِمْ لِتُحَرْنَجِمْ لِيُحَرْنَجِمْ لِيُحَرْنَجِمْ اِحْرَنْجِمَنَّ لِتُحَرْنَجِمَنَّ

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

لِيَخْرَنْجِمَنَّ لِيَخْرَنْجِمَنَّ اِخْرَنْجِمَنَّ لِتَخْرَنْجَمَنَّ لِيَخْرَنْجِمَنَّ لِيَخْرَنْجَمَنَّ والنهي عنه لَاتَخْرَنْجِمَنَّ لَاتَخْرَنْجِمَنَّ لَايَخْرَنْجِمَنَّ لَاتَخْرَنْجِمَنَّ لَاتَخْرَنْجِمَنَّ لَايَخْرَنْجِمَنَّ لَايَخْرَنْجِمَنَّ لَاتَخْرَنْجِمَنَّ لَاتَخْرَنْجِمَنَّ لَايَخْرَنْجِمَنَّ لَايَخْرَنْجِمَنَّ الظرف منه مُخْرَنْجَمٌ مُخْرَنْجَمَانِ مُخْرَنْجَمَاةٌ.

السؤال الثالث ..... ملحق بالمجرد کے کتنے ابواب ہیں سب کے نام مثالوں کے ساتھ لکھیں۔ قَلْنَسَةٌ (ٹوپی اوڑھنا) سے صرف صغیر کی گردان لکھیں۔

صحیح اور غلط کی نشاندہی کریں۔

① باب افعال کے امر حاضر کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے۔ (غلط)

② ملحق بالمجرد کے دو باب ہیں۔ (صحیح)

③ باب نصر کے مضارع میں عین کلمہ مکسور ہوتا ہے۔ (غلط)

④ معتل کی پانچ قسمیں ہیں۔ (صحیح)

⑤ مہموز اسکو کہتے ہیں جس کا کوئی حرف اصلی ہمزہ ہو۔ (صحیح)

الجواب ..... ① ، ② کمامرّ فی السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ و ۱۴۳۰ھ۔

③ صحیح اور غلط کی نشاندہی:۔ کمامرّ فی السوال آنفًا

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۸ھ

السؤال الاوّل ..... یغنیٰ، یُخَافُ، یُقَالُ۔ مذکورہ صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل کریں، ان میں جاری شدہ قاعدے تحریر کریں۔ الدعوۃ سے صرف صغیر کی گردان لکھیں۔ اَلرِّضیٰ مصدر سے لام تاکید بانون تاکید خفیفہ معروف کی گردان لکھیں

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) یغنیٰ، یُخَافُ، یُقَالُ کی اصل، تعلیل و جاری شدہ قواعد (۲) الدعوۃ سے صرف صغیر (۳) اَلرِّضیٰ مصدر سے لام تاکید بانون تاکید خفیفہ معروف کی گردان۔

الجواب ..... ① یغنیٰ، یُخَافُ، یُقَالُ کی تعلیل وقواعد:۔ کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۲۶ و ۱۴۳۳ھ

② الدعوۃ سے صرف صغیر:۔ کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۲ھ۔

③ اَلرِّضیٰ مصدر سے لام تاکید بانون تاکید خفیفہ معروف کی گردان:۔ لَيَرْضَيَنْ لَيَرْضَوُنْ لَتَرْضَيَنْ لَتَرْضَيَنْ لَتَرْضَوُنْ لَتَرْضَيْنَ لَاَرْضَيَنْ لَنَرْضَيَنْ۔

السؤال الثانی ..... دُعِيَ، یُدْعٰی، رَضِيَ، مَرْمِيّ کی اصل بتا کر تعلیل کریں، ان میں جاری شدہ قاعدے تحریر کریں۔ الطیّ سے صرف صغیر کی گردان لکھیں۔ الذبّ مصدر سے فعل مضارع مجہول کی گردان لکھیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل، تعلیل وقواعد (۲) الطیّ سے صرف صغیر (۳) الذبّ سے فعل مضارع مجہول کی گردان۔

الجواب ..... ① مذکورہ صیغوں کی اصل، تعلیل وقواعد: کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۳۳ھ وفی الشق الاوّل من السوال الثالث ۱۴۲۲ھ۔

② الطیّ سے صرف صغیر:۔ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۳۲ھ

③ الذبّ سے فعل مضارع مجہول کی گردان:۔ يُذَبُّ يُذَبَّانِ يُذَبُّوْنَ تُذَبُّ تُذَبَّانِ يُذْبَبْنَ تُذَبُّ تُذَبَّانِ تُذَبُّوْنَ

Scanned with CamScanner

تُلَبِّيْنَ تُذَبَّانِ تُذَبِّيْنَ أَدَبٌ نُدَبٌ.

﴿الورقة الخامسة فی النحو﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۸ھ

الشق الاوّل..... مندرجہ ذیل اصطلاحات کی تعریف لکھیں، اسم متمکن، منتہی الجموع، جملہ معترضہ، عدل تقدیری۔

جملوں کی ترکیب لکھیں مررت بالذین ضربوك، هاتان البنتان أختان، اجلس حيث زيد جالس.

مرکب بنائی اور منع صرف پر کونسا اعراب ہوتا ہے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال کا حل تین امور ہیں (۱) اصطلاحات کی تعریف (۲) مرکب بنائی و منع صرف کا اعراب (۳) جملوں کی ترکیب۔

جواب..... ❶ اسم متمکن، منتہی الجموع، جملہ معترضہ، عدل تقدیری کی تعریف:۔ اسم متمکن: وہ اسم ہے جس پر تنوین تمکن داخل ہو یا وہ اسم جو غیر سے ملا ہوا ہو اور مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو جیسے زید جو کہ قام زید میں واقع ہے۔

منتہی الجموع: یعنی جمع کی انتہاء و آخر۔ جمع منتہی الجموع وہ جمع کا صیغہ ہے جس کے بعد کوئی دوسری جمع تکسیر نہ بنائی جا سکے یہ آخری جمع ہو جیسے مِصْبَاحٌ کی جمع مَصَابِيْحُ، مِفْتَاحٌ کی جمع مَفَاتِيْحُ، مَسْجِدٌ کی جمع مَسَاجِدُ ہے۔

جملہ معترضہ: كما مرّ في الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۳۵ھ

عدل تقدیری: كما مرّ في الشق الاوّل من السوال الثاني ۱۴۳۷ھ

❷ مرکب بنائی اور منع صرف کا اعراب:۔ مرکب بنائی کے دونوں اسموں پر ہمیشہ فتحہ رہتا ہے جیسے أَحَدَ عَشَرَ و تسعةَ عشرَ سوائے اثنا عشر کے کہ اس کا پہلا حصہ بدلتا رہتا ہے۔

منع صرف کا پہلا حصہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اور دوسرا حصہ بدلتا رہتا ہے جیسے يَفِلُّ بَكُّ.

❸ جملوں کی ترکیب:۔ مررت فعل و فاعل یا جار و الذین اسم موصول ضربوك فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ اسم موصول و صلہ ملکر مجرور، جار و مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

هاتان البنتان اشارہ و مشار الیہ ملکر مبتداء أختان خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اجلس فعل امر مع فاعل حيث ظرف قائم مقام مضاف زيد جالس مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر قائم مقام مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فعل امر اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

الشق الثانی..... کن صورتوں میں فعل کو مذکر و مؤنث لانے کا اختیار ہے، نیز کس صورت میں فعل کو جمع مذکر و واحد مؤنث دونوں طرح لانا جائز ہے؟ فاعل کی تعریف تحریر کر کے بتائیں کہ فاعل کتنی طرح کا ہوتا ہے؟

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب لکھیں۔ العالم ان جاءكم فأكرموه، لا رجلٌ افضل منك، يا رجلا خذ بيدي.

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) فعل کو مذکر و مؤنث لانے کی اختیاری صورتیں (۲) فعل کو جمع مذکر و واحد مؤنث لانے کی جوازی صورت (۳) فاعل کی تعریف و اقسام (۴) جملوں کی ترکیب۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

جواب ..... ❶ فعل کو مذکر و مؤنث لانے کی اختیاری صورتیں:۔ ① جب فاعل ظاہر مؤنث حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان فاصلہ ہو جیسے قرأ الیوم هند ، قرأت الیوم هند ② فاعل ظاہر جمع مکسر ہو جیسے قام الرجال ، قامت الرجال ③ فاعل ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہو جیسے طلع الشمس ، طلعت الشمس۔

❷ فعل کو جمع مذکر و واحد مؤنث لانے کی جوازی صورت:۔ جب فعل کا فاعل جمع مکسر کی ضمیر ہو تو فعل کو جمع مذکر و واحد مؤنث دونوں طرح لانا جائز ہے الرجال قاموا ، الرجال قامت۔

❸ فاعل کی تعریف و اقسام:۔ فاعل وہ ہے جس کی طرف فعل کی نسبت اس طرح ہو کہ وہ فعل اس کے ساتھ قائم ہو جیسے قام زید ، جاء خالد ۔ فاعل کی دو قسمیں ہیں ① ظاہر جیسے قام زید میں زید فاعل ظاہر ہے ② ضمیر جیسے زید قام میں فاعل ھو ضمیر ہے جو قام میں مستتر ہے۔

❹ جملوں کی ترکیب:۔ العلم ان جانکم فأکرموه: کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۳۵ھ۔

لا رجلٌ افضل منك : لا مشابہ بلیس رجل اسمہ لا اسم افضل اسم تفضیل منك جار و مجرور مل کر اسم تفضیل کے متعلق ہو کر خبر لا اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا رجلا خذ بیدی: یا حرف ندا قائم مقام ادعو فعل محذوف کے رجلا منادی مفعول بہ ، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر ندا ، خذ فعل امر مع فاعل بیا جارہ یدی مضاف و مضاف الیہ مل کر مجرور ، جارہ مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے فعل امر اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا ، ندا و جواب ندا مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۸ھ

الشق الاوّل ..... مفعول بہ ، مفعول مطلق اور مفعول لہ میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے مثالوں سے واضح کریں۔ صحیح اور غلط کی نشاندہی کریں۔ ① حروف مصدریہ دو ہیں۔ (غلط) ② ظرف زمان کی تین قسمیں ہیں۔ (غلط) ③ اگر شرط کی جزا امر ہو تو جزا میں "فا" لانا ضروری ہے۔ (صحیح) ④ حروف غیر عاملہ کی چودہ قسمیں ہیں۔ (غلط) ⑤ ظرف مکان مبہم میں "فی" مقدر ہوتا ہے۔ (صحیح) ⑥ "کما" تفسیر کے لئے آتا ہے۔ (غلط)

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) اصطلاحات کی تعریف (۲) صحیح اور غلط کی نشاندہی۔

جواب ..... ❶ اصطلاحات کی تعریف:۔ کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۳۵ھ۔

❷ صحیح اور غلط کی نشاندہی:۔ کمامرّ فی السوال آنفًا۔

الشق الثانی ..... فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف کون کون سے ہیں ، مثالوں کے ساتھ لکھیں۔ نیز یہ بتائیں کہ ان ناصبہ کتنی جگہوں پر مقدر ہوتا ہے ، وہ جگہیں کون کون سی ہیں؟ واضح کریں۔

صحیح اور غلط کی نشاندہی کریں۔ ① حروف جازمہ چار ہیں۔ (غلط) ② "غیر" کے بعد مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے۔ (غلط) ③ بدل الاشتمال وہ ہے جو غلطی کے بعد ذکر کیا جائے۔ (غلط) ④ تاکید لفظی وہ ہے جس میں لفظ مکرر ذکر کیا جائے۔ (صحیح) ⑤ اسم منقوص وہ ہے جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو۔ (صحیح) ⑥ حروف ندا پانچ ہیں۔ (صحیح)

Scanned with CamScanner

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف (۲) اُن ناصبہ مقدرہ کے مقامات (۳) صحیح اور غلط کی نشاندہی۔

جواب ..... ❶ فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف:۔ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاوّل ۱۴۲۴ھ۔

❷ اُن ناصبہ مقدرہ کے مقامات:۔ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۳۴ھ۔

❸ صحیح اور غلط کی نشاندہی:۔ کمامرّ فی السوال آنفًا

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۳۸ھ

الشق الاوّل ..... وَاللَّامُ لِلْاِخْتِصَاصِ نَحْوُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلِلزِّيَادَةِ نَحْوُ رَدِفَ لَكُمْ وَلِلتَّعْلِيْلِ نَحْوُ جِئْتُكَ لِاِكْرَامِكَ وَلِلْقَسَمِ نَحْوُ لِلّٰهِ لَاَيُؤَخِّرُ الْاَجَلُ وَلِلْعَاقِبَةِ نَحْوُ لِدُوا لِلْمَوْتِ وَابْنُوا لِخَرَابٍ۔ (ص۸۰، دعاء)

عبارت پر اعراب لگا کر تشریح کیجئے، پھر پوری عبارت کی نحوی ترکیب کیجئے۔

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب و تشریح (۲) عبارت کی ترکیب۔

جواب ..... ❶ عبارت پر اعراب و تشریح:۔ کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۳۱ھ۔

❷ عبارت کی ترکیب:۔ واو استیناف اللام حرف تاویل ھذا اللفظ مبتدا لام جار اختصاص مجرور، جار مجرور مکرر معطوف علیہ واو عاطفہ لِلزِّيَادَةِ وَلِلتَّعْلِيْلِ وَلِلْقَسَمِ وَلِلْعَاقِبَةِ سب جار مجرور مکرر معطوف، معطوف علیہ و معطوف مکرر ثابتۃ کے متعلق ہو کر خبر مبتدا خبر مکرر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (مثالوں کی ترکیب کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۳۱ھ)

الشق الثانی ..... اَلنَّوْعُ السَّابِعُ اَسْمَاءٌ تَجْزِمُ الْفِعْلَ الْمُضَارِعَ حَالَ كَوْنِهَا مُشْتَمِلَةً عَلٰى مَعْنٰى اِنْ وَهِيَ تِسْعَةُ اَسْمَاءٍ۔ فعل مضارع کو جزم دینے والے تو اسماء مثالوں کے ساتھ ذکر کیجئے۔ نیز مذکورہ عبارت کی ترکیب کیجئے۔

جواب ..... مکمل جواب کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الثانی ۱۴۲۷ھ۔

﴿الورقة السادسة فی اللغة والأدب العربی﴾

﴿السوال الاوّل﴾ ۱۴۳۸ھ

الشق الاوّل ..... عربی میں ترجمہ کریں: یہ میرا بھائی ہے، وہ طالب علم ہے، تمہارا بھائی کہاں ہے اور اس کا کمرہ کہاں ہے؟ تمہارے استاد کون ہیں؟ اور ان کا گھر کہاں ہے؟ یہ میرا ساتھی ہے، یہ اسکی کتاب ہے، یہ اسکی کاپی ہے۔

(اردو میں ترجمہ کریں) محمود ولد نشیط، یأخذ السلة صباحا ویخرج من البیت ویذهب الی سوق اللحم فیشتری لحما ثم یذهب الی سوق الخضروات فیشتری خضرة وفلکهة ویضعها فی السلة.

﴿خلاصۂ سوال﴾..... اس سوال میں اردو جملوں کا عربی میں اور عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ مطلوب ہے۔

جواب ..... اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ هذا اخی وذلك طالب، واین اخوك واین غرفته؟ من استاذك واین بیته؟ هذا زمیلی هذا کتابه هذه کراسته.

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۳۴ھ

السوال الثالث ..... (عربی میں ترجمہ کریں) تمہارے لئے یہ خط ہے، یہ تمہارے والد صاحب کا خط ہے، اسے کھولو اور پڑھو، پھر تم اور کاغذ لو اور اس کا جواب لکھو۔ سعیدہ آج بیمار ہے، وہ مدرسہ نہیں جائے گی۔ وہ اپنی معلمہ کو ایک درخواست لکھے گی، فاطمہ کہتی ہے میں اپنا قلم لیتی ہوں اور کاپی میں لکھتی ہوں۔

درج ذیل الفاظ کے معانی تحریر کریں۔ مفتاح، دفتر، ادارۃ البرید، الجریدۃ، مینناء، حمال، محطۃ القطار۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں۔ (۱) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ (۲) عربی الفاظ کے معانی۔

الجواب ..... ❶ اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ یاتی زینب خذی هذه الرسالة. هذه رسالة ابیك. افتحیها واقرئی. ثم خذی القلم والورق واکتبی جوابها. سعیدة الیوم مریضة. هی لا تذهب الی المدرسة. تکتب عریضة الی مدیر التعلیم، فاطمة تقول آخذ قلمی و اکتب فی الکراسة.

❷ عربی الفاظ کے معنی:۔

الفاظ	معانی
مفتاح	چابی
دفتر	رجسٹر، کاپی
ادارۃ البرید	ڈاکخانہ

الفاظ	معانی
الجریدۃ	اخبار
مینناء	بندرگاہ
حصیر	چٹائی

الفاظ	معانی
سجادۃ	قالین
حمال	قلی
محطۃ القطار	ریلوے اسٹیشن

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۳۸ھ

الشق الاوّل ..... (عربی میں ترجمہ کریں) خالد اذان سنتا ہے اور مسجد جاتا ہے، میں گلاب کا پھول سونگھتا ہوں، اور پانی تک چکھتا ہے مزید سمجھدار ہے، پہلے سوچتا ہے پھر بولتا ہے، اپنے استاد کے ساتھ ادب سے گفتگو کرتا ہے، شاہد گھنٹی کی آواز سنتا ہے اور مدرسہ جاتا ہے۔

اگر ہمزہ قطعی کسی لفظ کے درمیان میں آجائے اس کے لکھنے کے قاعدے وضاحت سے تحریر کریں۔

﴿خلاصہ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ (۲) ہمزہ قطعی لکھنے کے قاعدے

الجواب ..... ❶ اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ خالد یسمع الاذان و یذهب الی المسجد، اشم الوردة، ذاق الطباخ الملح. زید ولد ذکیّ اوّلا یتفکر ثم یتکلم، یتکلم مع معلمه بادب، شاهد یسمع الجرس و یذهب الی المدرسة.

❷ ہمزہ قطعی لکھنے کے قاعدے:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۳۴ھ۔

الشق الثانی ..... (اردو میں ترجمہ کریں) الولد الصالح یطیع ربه ویحسن الی والدیه ویحب اخوانه واخواته، یکرم کبارهم ویرحم صغارهم ویحترم اعمامه واخواله وعماته وخالاته وأقاربه ویزورهم ویحسن الیهم ویلعب مع زملائه بادب ولا یوذی احدا منهم ولا یضرب الصغار ولا یوذی جاره.

اپنے بھائی کو عربی میں ایک خط لکھیں جس میں انکو سالانہ امتحان میں کامیابی کی خبر دیں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال کا حل دو امور ہیں (۱) عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ (۲) سالانہ امتحان میں کامیابی کا خط۔

الجواب ..... ❶ عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ١٤٢٤ و١٤٢٧ھ۔

❷ سالانہ امتحان میں کامیابی کا خط:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ١٤٣٤ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٣٨ھ

الشق الاوّل ..... (عربی میں ترجمہ کریں) یہ طبیب عالم ہے، میرا ایک دوست دولت مند ہے، وہ دوست (جمع) دولت مند ہیں، بادشاہ کا لڑکا آتی ہے، وہ لڑکی خوبصورت ہے، یہ خوبصورت لڑکا نیک ہے، وہ لڑکے اپنے باپ کے سامنے کھڑے ہیں، دونوں بھائی ہیں، وہ دونوں بدکار ہیں۔ اسمائے مشتق کتنے ہیں؟ صرف نام و مثال تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) عربی میں ترجمہ (۲) اسمائے مشتق کی نشاندہی۔

الجواب ..... ❶ عربی میں ترجمہ:۔ هذا الطبيب عالم، حبيبي هذا غني، اولئك الاحبّاء اغنياء، ابن الملك جوّاد، تلك فتاة جميلة، هذا الولد الجميل صالح، اولئك الاولاد قائمون او واقفون امام الوالد، هذان اخوان، هما فاسقان۔

❷ اسمائے مشتق کی نشاندہی:۔ کما مرّ فی الشق الاوّل من السوال الثالث ١٤٣٦ھ۔

الشق الثانی ..... (عربی میں ترجمہ کریں) لڑکوں نے ناشتہ کیا پھر مدرسے گئے، کیا تمہارے بھائی مدرسہ گئے؟ میرے پاس ایک گاؤں سے تین شریف عورتیں آئیں اور مجھ سے لڑکیوں کے مدرسے کیلئے مدد طلب کی، میں نے ان کو پچاس روپے دیئے، انہوں نے میرا شکریہ ادا کیا اور اپنے گاؤں چلی گئیں۔ جمع مکسر کے کثیر الاستعمال اوزان میں سے دس تحریر کریں۔

﴿خلاصۂ سوال﴾ ..... اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) عربی میں ترجمہ (۲) جمع مکسر کے کثیر الاستعمال اوزان۔

الجواب ..... ❶ عربی میں ترجمہ:۔ تناول الاولاد الفطور ثم ذهبوا الى المدرسة، هل ذهبت اخواتك الى المدرسة، جاءت عندي ثلاث نسوة كريمات من قرية و طلبن منّي اعانة لمدرسة البنات، اعطيتهنّ خمسين روبية فشكرن لي و ذهبن الى قريتهنّ۔

❷ جمع مکسر کے کثیر الاستعمال اوزان:۔ ① اَفْعَال جیسے وَلَدٌ کی جمع اَوْلَادٌ، فَرَسٌ کی جمع اَفْرَاسٌ ② فُعُوْلٌ جیسے مَلِكٌ کی جمع مُلُوْكٌ، قَلْبٌ کی جمع قُلُوْبٌ ③ فِعَالٌ جیسے كَلْبٌ کی جمع كِلَابٌ، ثَوْبٌ کی جمع ثِيَابٌ ④ فُعَلٌ جیسے كِتَابٌ کی جمع كُتُبٌ، رَسُوْلٌ کی جمع رُسُلٌ ⑤ اَفْعُلٌ جیسے شَهْرٌ کی جمع اَشْهُرٌ، عَيْنٌ کی جمع اَعْيُنٌ ⑥ فُعْلَانٌ جیسے وَزِيْرٌ کی جمع وُزَرَاءُ، وَكِيْلٌ کی جمع وُكَلَاءُ ⑦ اَفْعِلَاءُ جیسے صَدِيْقٌ کی جمع اَصْدِقَاءُ، وَلِيٌّ کی جمع اَوْلِيَاءُ ⑧ فُعَلَانٌ جیسے فَارِسٌ کی جمع فُرْسَانٌ، بَلَدٌ کی جمع بُلْدَانٌ ⑨ فَعَالِيْلُ جیسے صُنْدُوْقٌ کی جمع صَنَادِيْقُ، سُلْطَانٌ کی جمع سَلَاطِيْنُ ⑩ فَعَالِلَةٌ جیسے اُسْتَاذٌ کی جمع اَسَاتِذَةٌ، تِلْمِيْذٌ کی جمع تَلَامِذَةٌ۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned with CamScanner

ہماری دیگر مطبوعات

مکتبہ زکریا

بالمقابل جامعہ خیر المدارس ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان

0300-6357913, 0313-6357913

Scanned with CamScanner